www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انّه من سلیما ن و انّه بسم اللّٰہ الرّ حمن الرّ حیم

تحریک ختم نبوت

۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء

حصہ دہم

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

مکتبہ قدوسیہ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت ۔ حصہ دہم
نام مؤلف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین
صفحات	۵۴۴
طبع اول	۲۰۰۹ء
زیر اہتمام	مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نذرانہ عقیدت۔ شیر خان جمیل احمد عمری	۷
عرض مؤلف	۹
الفتح الربانی (عربی متن)	۱۳
الفتح الربانی (اردو ترجمہ)	۲۶
کلمہ فضل رحمانی:	۳۶
خدا ورسول کے احکام سے مرزا کی مخالفت	۳۶
خلاصہ انجام آتھم مع جواب	۴۰
خلاصہ رسالہ خدا کا فیصلہ مع جواب	۴۵
خلاصہ دعوت قوم مع جواب	۴۷
خلاصہ مکتوب عربی بنام علماء مع جواب	۵۶
وفات مسیح پر قادیانی دلائل اوران کا جواب	۶۱
خلاصہ ضمیمہ انجام آتھم مع جواب	۷۸
مقام ظہور مہدی	۹۱
معیار شناخت کرعہ وکدعہ	۹۷
موضع قادیان کی تحقیق	۹۸
قادیانی اور سوڈانی مہدی	۱۰۲
صحیفہ مختومہ	۱۰۷
مرزائی دعوی نبوت	۱۱۱
مرزائی توہینات انبیاء	۱۱۴
عقائد مرزا	۱۱۷
اعمال مرزا	۱۲۴
قادیانی خطوط بنام احمد بیگ وغیرہ	۱۳۲
قادیانی خطوط سے متعلق خطوط	۱۳۷
دستاویز رہن پر تبصرہ	۱۴۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ کتاب کلمہ فضل رحمانی ۱۴۵

الھامات مرزا: ۱۴۷

دیباچہ طبع سوم و طبع ششم ۱۴۷

پیش گوئی متعلق ڈپٹی آتھم ۱۵۳

پیشگوئی متعلق لیکھ رام ۱۹۴

پیش گوئی متعلق سلطان محمد ۲۰۴

پیش گوئی متعلق محمدی بیگم ۲۰۹

پیش گوئی متعلق مولانا بٹالوی و رفقاء ہ ۲۱۴

پیش گوئی متعلقہ نشان آسمانی میعادی سہ سالہ ۲۲۸

پیشگوئی متعلق طاعون پنجاب ۲۴۲

پیش گوئی متعلق حفاظت قادیان از طاعون ۲۴۴

پیشگوئی متعلق عمر مرزا ۲۴۹

پیش گوئی متعلق ثناء اللہ: ورود قادیان ۲۵۰

پیش گوئی تخرج الصدور الی القبور ۲۶۱

آخری فیصلہ ۲۶۲

ھفوات مرزا: ۲۶۴

قادیانی کا مشرکانہ عقیدہ ۲۶۵

قادیانی تحریروں میں توہین انبیاء ۲۶۸

قادیانی تحریروں میں توہین صحابہ ۲۷۲

قادیانی تحریروں میں معاصر مسلمین کی توہین ۲۷۴

مرقع قادیانی: ۲۷۵

ڈوئی کی موت پر قادیانی الہام بافی ۲۷۵

سچے اور جھوٹے مسیح میں رقابت ۲۸۳

قادیانی مشین میں الہام بافی ۲۸۴

قادیانی فتوی متعلق طاعونی مردے ۲۸۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرسید احمد اور مرزا قادیان ۲۹۴

قادیانی الہامات کی کیفیت ۳۰۰

قادیانی تحریروں میں اختلاف ۳۰۲

چیستان مرزا۔نمبر ا ۳۰۶

چیستان مرزا نمبر ۲ ۳۱۰

ہم نے مسیح موعود کو کیا دیکھ کر قبول کیا ۳۱۶

مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر ۳۱۹

قادیانی سوال۔ثنائی جواب ۳۲۰

قادیانیوں کی خانہ جنگی: ۳۲۸

عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی ۳۳۱

مرزا قادیانی بنام عبدالحکیم ۳۳۵

عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی ۳۳۶

مرزا قادیانی بنام عبدالحکیم ۳۳۸

عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی ۳۳۹

مرزا قادیانی بنام عبدالحکیم ۳۴۱

عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی ۳۴۳

عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی ۳۵۳

اعلان مرزا درباره عبدالحکیم ۳۵۶

عبدالحکیم کا ردعمل ۳۵۸

حکیم نورالدین بنام عبدالحکیم ۳۶۱

عبدالحکیم بنام حکیم نورالدین ۳۶۲

نتیجہ خط وکتابت ۳۶۸

عبدالحکیم بنام حکیم نورالدین ۳۷۰

مسیح الدجال: ۳۷۷

منکر مرزا کی حیثیت ۳۷۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذاتی مشیخت کا جنون ۳۸۱

خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) بیوقوف سمجھنا ۳۸۲

متواتر خلاف عہدیاں ۳۸۳

کذب اور فحش گوئی ۳۸۴

آرام طلبی۔ شکم پرستی ۳۸۴

تفرقہ اندازی، جھوٹی شیخی اور کبریائی ۳۸۵

خلاف بیانیاں اور خالی دعوے ۳۸۶

الہامات ملہمین ۳۸۹

غلو اور کذب آمیز پیش گوئیاں ۳۹۰

مرزا دجال کذاب ہے ۴۰۷

بروئے حدیث مرزا، مسیح موعود نہیں ۴۱۰

چند دلائل مرزا کی تردید ۴۱۲

قادیانیوں کی چند مذبوحی حرکات ۴۱۵

الذکر الحکیم عرف کانا دجال ۴۱۹

مرزا منہاج نبوت کی رو سے مردود ہے ۴۱۹

مرزا مدعی نبوت و رسالت ہے ۴۳۲

مرزا اقوام عالم کے خون کا پیاسا ہے ۴۳۵

مرزا کے نزدیک قرآن و حدیث ناقابل اعتبار ہیں ۴۳۷

براہین سے متعلق قادیانی عیاری، بددیانتی ۴۵۳

ملہمین کا قادیانی پنجے سے نکل آنا ۴۶۲

قادیانی مباہلہ ۴۶۳

قطع وتین ۴۶۷

ردحقیقۃ الوحی ۴۷۴

تقریظات و تبصرے ۵۰۸

کتابیات ۵۴۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذرانہ عقیدت

{ الحمدللہ آپ کے ہاتھوں میں تحریک ختم نبوت کی دسویں جلد ہے۔ جب اس کام کا آغاز ہوا تو خیال تھا کہ ۳۸۲ صفحات کی ایک مختصر سی جلد کی تیاری سے جماعت کے ذمہ واجب الاداء قرض کی ادائیگی ہو جائے گی، لیکن ڈاکٹر صاحب کے جنون اور اخلاص نے یہ رنگ دکھلایا ہے کہ دسویں جلد کی تکمیل کے بعد بھی یہ جاری ہے۔ احباب کی دعاؤں نے شرف قبولیت حاصل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علمی صحرا میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو من حیث لا یحتسب کے خزانوں سے اتنا کچھ عطا فرما دیا ہے کہ ۵۳۲۸ صفحات نذر قارئین ہو چکنے کے باوصف کم و بیش ڈیڑھ ہزار صفحات قارئین کی خدمت میں پیش ہونے کے لئے اپنی باری کے انتظار میں ہیں۔ (یاد رہے کہ تحریک ختم نبوت حصہ اول کی ضخامت کے انداز پر موجودہ حصہ، ۱۴ واں حصہ محسوب ہوسکتا ہے اور مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کی تفسیر ثنائی کی ضخامت کے حساب سے یہ سلسلہ کتب ستائیسویں جلد تک پہنچ گیا ہے)۔

{ ڈاکٹر صاحب نے حصہ اول کے فاتحۃ الکتاب میں لکھا تھا:

ہماری اس تحریر کا مقصد نہ کسی کو گرانا ہے اور نہ کسی کو اٹھانا۔ یہ تاریخ کا بیان ہے، تاریخ سازی نہیں۔

اپنی بات کا پاس رکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے اپنا دامن عصبیت اور جانبداری سے پاک رکھا ہے اور زیر نظر دور میں جس اہل علم کی ردّ قادیانیت سے متعلق کوئی سرگرمی یا تحریر انہیں دستیاب ہوئی ہے اسے بلالحاظ مسلک پیش کر دیا ہے۔ جلد ششم میں انہوں نے لدھیانوی اہل علم کی ۱۸۹۷ء کی تحریر در ردّ قادیانیت ملخصاً شامل کرنے کے علاوہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی تحریروں سے اقتباسات بھی نقل کئے تھے۔ جلد نہم میں مولانا اشرف علی تھانوی اور شاہ احمد رضا خان بریلوی کی تحریریں تلخیص و اختصار کے ساتھ نقل فرمائیں۔ اور زیر نظر جلد میں قاضی فضل احمد لدھیانوی اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی تحریریں نقل کی ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ دستیابی کی صورت میں مزید تحریریں بھی نقل کی جاسکتی ہیں۔ بس قارئین ردّ قادیانیت کے ۱۸۹۱ء سے ۱۹۱۲ء تک وجود میں آنے والے لٹریچر کی طرف ہماری رہنمائی فرماتے رہیں۔

{ محسن جماعت ڈاکٹر بہاءالدین صاحب حفظہ اللہ شدید علالت کے باوجود ایک نہایت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم کام کو انجام تک پہنچانے کے لئے اپنے بستر سے لگاتار جفا کر رہے ہیں۔ دنیا یا دنیا داری کی انہیں مطلق فکر نہیں ہے، مالی اعتبار سے بھی آپ ماشاء اللہ بہت آسودہ ہیں۔ پریشان نظر آتے ہیں تو بس اس لئے کہ جماعت کے احیاء التراث کے اس سلسلے کو جلد سے جلد کیسے مکمل کیا جائے۔ یہ آپ کے اخلاص ہی کی برکت ہے کہ تحریک ختم نبوت کی دس جلدیں مکمل ہو چکی ہیں جب کہ مزید تین جلدوں کا مواد زیر ترتیب ہے۔ ادھر تاریخ اہل حدیث کی تین ضخیم جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز چوتھی اور پانچویں جلد کا مواد بھی زیر ترتیب ہے۔ ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ کے اس کارنامے پر برصغیر ہندو پاک کے بے شمار اہل علم، تاریخ دان، بالخصوص جماعت اہل حدیث کے اکابر حیران ہیں اور بہت خوش بھی کہ برطانیہ کے ایک کونے میں بیٹھ کر آپ جماعت کے اس قدیم قرض کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ، خیال وگمان سے کہیں زیادہ بہتر انداز میں، ادا کر کے جماعت پر احسان کر رہے ہیں۔ بلا شبہ یہ کھلی حقیقت ہے جس کا انکار کسی کے لئے ممکن نہیں۔

} ڈاکٹر بہاء الدین صاحب سے میرے تعلقات کی نوعیت بڑی عجیب وغریب ہے۔ آپ سے جہاں میری گہری دوستی اور قلبی لگاؤ ہے، وہیں میں اپنے اندر آپ کے لئے بے پناہ عقیدت پاتا ہوں۔ آپ ناموں کے ساتھ بڑے بڑے القاب کو لگانا پسند نہیں کرتے، لیکن میں نے جب بھی آپ کے تعلق سے قلم اٹھایا تو آپ کیلئے محسن جماعت سے کم کا خطاب غیر موزوں نظر آیا۔ برصغیر ہندو پاک کے جلیل القدر علماء نے ڈاکٹر صاحب کے اس کارنامے کا کھل کر اعتراف کیا ہے اور الحمد للہ یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

میں جہاں ڈاکٹر صاحب کی صحت وحفاظت کے لئے دعا گو ہوں، وہیں تمام قارئین سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ ڈاکٹر صاحب کے حق میں خلوص دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی آپ کو مکمل صحت وعافیت عطا فرمائے تاکہ تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث کا بقیہ کام بھی آپ بحسن وخوبی انجام دے سکیں۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز

(مولانا) شیر خان جمیل احمد عمری ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

عرضِ مؤلف

الحمد للّٰہ و کفی و الصّلوۃ و السلام علی سید الانبیاء

جلد ہذا کا آغاز شیخ حسین بن محسن انصاریؒ یمانی کی تحریر الفتح الرّبانی فی الرّدّ علی القادیانی سے ہو رہا ہے۔ یہ مختصر عربی رسالہ شیخ موصوف نے مختلف نشستوں میں لکھا تھا جسے اردو ترجمہ کے ساتھ مطبع انصاری دہلی سے باہتمام مولوی محمد عبدالمجیدؒ ۱۳۱۱ھ میں شائع ہوا یہ تحریک ختم نبوت کے ابتدائی لٹریچر میں شامل ہے۔ شیخ موصوف یمنی تھے اور بھوپال کے حکمران خاندان کی علم دوستی کے باعث بھوپال میں مقیم تھے اور برصغیر کے لاتعداد اہل حدیث اور حنفی علماء کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ شیخ صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تحریک ختم نبوت کے ابتدائی کارکنوں میں سے ہیں۔

اس کے بعد تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے ایک اور کارکن قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام قادیانی کو مختصراً نقل کیا گیا ہے۔ قاضی صاحب محکمہ پولیس میں کام کرتے تھے اور ان کی کتاب، مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب انجام آتھم وضمیمہ وغیرہ کے جواب میں ۱۳۱۴ھ کے اواخر میں لکھی گئی تاہم بعض اضافات کے ساتھ اغلباً ۱۸۹۸ء میں دہلی پنچ پریس لاہور سے طبع ہوکر شائع ہوئی۔ اس کتاب میں بعض اہم بحثیں ہوئی ہیں مثلاً مقام ظہور مہدی، اور کدعہ وکراع کی بحث۔ محمدی بیگم سے مرزا صاحب کے چلنے والے معاملے میں مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر ان سے نکاح نہ ہوا تو اپنے بیٹے فضل احمد سے اس کی بیوی کو طلاق دلوا دیں گے، اگر اس نے طلاق نہ دی تو اسے عاق کر دیں گے۔ اس سلسلے کی خط و کتابت بھی شائد پہلی مرتبہ اسی کتاب میں منظر عام پر آئی تھی۔ نیز معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی اس دھمکی کے منظر عام پر آنے کے بعد مرزائیوں نے مرزا فضل احمد کے مرزا غلام احمد کے بیٹے ہونے سے انکار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس انکار کی قلعی بھی اس کتاب میں اس انداز سے کھولی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے کہ اس کے بعد مرزائیوں کو مرزا فضل احمد کی ولدیت کو مشتبہ بنانے کی جرأت نہیں ہو سکی۔
اس کتاب کی ذریعہ ہماری ملاقات تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے ایک اور کارکن سے بھی ہوتی ہے یعنی قاضی صاحب نے مولانا خدا بخش واعظ کی فصل الخطاب لرڈ مسیح الکذاب سے تین پنجابی شعر بھی نقل کیے ہیں۔ واعظ مرحوم کا یہ رسالہ ہمیں دست یاب نہیں ہو سکا لیکن کلمہ فضل رحمانی میں اس کے حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ۱۳۱۴ھ میں شائع عوام تھا۔

قاضی صاحب کی اس کتاب کو ہم نے مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے طبع شدہ نسخے سے تقریظات، مکررات اور چند بحثیں حذف کر کے بعض ترمیمات واضافات کے ساتھ نیز کئی عنوانات اور عبارات کو لباس جدید پہنا کر نقل کیا ہے۔ یوں کافی حد تک یہ ایک نئی کتاب بن گئی ہے جس کی خوبیاں قاضی صاحب کے نامہ اعمال میں شامل ہیں اور خامیاں کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

اس کے بعد ہم نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ابتدائی دور کی ردقادیانیت پر تحریریں نقل کی ہیں۔ چونکہ ہم فی الحال اپنے موضوع کو ۱۹۱۲ء تک محدود کئے ہوئے ہیں اس لئے ان کے وہی رسائل ومضامین شامل اشاعت کئے جا رہے ہیں جو ۱۹۱۲ء کے دور کے ہیں۔ اور چونکہ اس دور کے چند رسائل مثل فاتح قادیان (جلد سوم میں) اور صحیفہ محبوبیہ (جلد ہشتم میں) نقل کر چکے ہیں نیز مولانا ثناء اللہ نے تفسیر ثنائی میں بھی ردّ قادیانیت پر خوب لکھا ہے اور وہ تحریریں بھی زیرنظر دور (۱۸۹۱ء تا ۱۹۱۲ء) کی ہیں اور انہیں کتاب ہذا کی جلد ششم میں نقل کیا جا چکا ہے۔

بنابریں جلد ہذا میں صرف الہامات مرزا، ہفوات مرزا، اور مرقع قادیانی کے دور اول کے مضامین شامل ہیں۔ الہامات مرزا پہلی مرتبہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا، جبکہ اس کا چھٹا ایڈیشن ۱۹۲۸ء میں اڈیشن شائع ہوا۔ ہمیں جامعہ سلفیہ بنارس کی لائبریری سے اڈیشن سوم (طبع ۱۹۰۴ء) دست یاب ہوا، اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی احتساب قادیانیت جلد ہشتم میں اڈیشن ششم میسر آیا ہے ان دونوں کو سامنے رکھ کر مناسب قطع وبرید کے بعد اسے لباس جدید میں قارئین کی نذر کیا گیا ہے بہت سے اشعار، اور مکررات حذف کر دیئے ہیں۔ نیز قاضی ظفر الدینؒ کے وہ اشعار بھی شامل نہیں کئے جنہیں مولانا امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث کے جنوری تا مارچ ۱۹۰۷ء کے شماروں میں شائع ہونے والے قصیدہ رائیہ سے منتخب کر کے الہامات مرزا طبع ششم میں نقل کیا تھا۔ ہمیں اخبار اہل حدیث کے مذکورہ شماروں کی تلاش ہے، اگر مل گئے تو قاضی ظفر الدین کا پورا قصیدہ کسی آئندہ موقع پر نذر قارئین کریں گے۔ تاہم مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کے جن اشعار کو مولانا نے الہامات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا میں نقل کیا تھا، انہیں ہم نے اعجاز احمدی سے مقابلہ کر کے نقل کر دیا ہے۔

اس کے بعد مولانا امرتسریؒ کا رسالہ ہفوات مرزا نقل ہوا ہے جو الہامات مرزا کی اشاعت اول کے فوری بعد پہلی مرتبہ شائع ہوا تھا۔ پھر مرقع قادیانی طبع ۱۹۱۷ء سے مولانا کی ۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۸ء میں شائع شدہ متعدد تحریریں احتساب قادیانیت جلد ہشتم سے نقل کی ہیں۔

مولانا امرتسریؒ کا وہ کام جو زیر نظر دور کے بعد کا ہے وہ انکے دیگر رسائل اور اخبار اہلحدیث امرتسر کی فائلوں میں موجود ہے جس کے متعلق مولانا اللہ وسایا ڈیروی نے لکھا:

یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے رد قادیانیت پر مضامین جو ہفتہ وار اخبار اہل حدیث امرتسر اور ماہنامہ مرقع قادیان امرتسر میں شائع ہوتے رہے وہ بلا شبہ بڑے معرکۃ الآراء ہیں۔ ہفتہ وار اور ماہنامہ کی تمام فائلیں جمع کر کے صرف مولانا مرحوم کے مضامین کو یکجا کر دیا جائے تو ان رسائل (مصنفہ مولانا امرتسری، مندرجہ احتساب قادیانیت جلد ہشتم) کی ضخامت سے کئی گنا ضخامت کی اور جلدیں تیار ہوسکتی ہیں۔ افسوس ہمارے پاس دونوں اخبارات کی مکمل فائلیں نہیں ہیں اور نہ ہی اپنی موجودہ مصروفیت کو سامنے رکھ کر اس کام کو کرنے کی ذمہ داری قبول کر سکتے ہیں۔ کاش ہمارے بھائی اہل حدیث حضرات کا کوئی ادارہ اس کام کو کام سمجھ کر کرنا شروع کر دے تو حوالہ جات کے لئے جو تعاون ممکن ہوگا اس کی ہماری طرف سے پیش کش قبول فرمالی جائے۔ اہل حدیث حضرات کی تمام شخصیات و ادارے اس طرف توجہ فرمائیں۔ برادران اسلام یہ کام کرنے کا ہے۔ (احتساب قادیانیت جلد ۸۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان۔فروری ۲۰۰۲ء ص ۷)

ہم کئی سال سے اس کوشش میں ہیں کہ اخبار اہل حدیث کی فائلیں مہیا ہو جائیں۔ کچھ مل گئی ہیں بقیہ کی تلاش بھی جاری ہے۔ فی الوقت موجود شماروں میں سے ردّ قادیانیت پر کم و بیش ۸۰۰ صفحات پر مشتمل مضامین کی کمپوزنگ ہو چکی ہے۔ (مزید کی تلاش جاری ہے) اللہ تعالی کو منظور ہوا تو تحریک ختم نبوت کا یہ سرمایہ دو جلدوں کی صورت میں امت اسلامیہ کی نذر کیا جائے گا۔

مولانا امرتسری کی تحریروں کے بعد مرزا قادیانی کی زندگی کے آخری دور میں تحریک ختم نبوت کی صفوں میں شامل ہونے والے ایک کارکن، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے تین رسائل شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ پٹیالوی صاحب، برسوں مرزا صاحب کے مخلص مرید و خدمت گار رہے۔ ۱۹۰۶ء میں مرید کے پیر سے اختلافات شروع ہوئے اور پیر و مرید کی باہم خط و کتابت ہوئی۔ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط و کتابت کو الذکر الحکیم نمبر۴ کے عنوان سے ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۹۰۶ء میں شائع کروایا۔ پیرو مرید میں مزید دوری پیدا ہوئی، اور انہوں نے ، موسیٰ و فرعون درہستی ء تست ، کے مصداق مرزا صاحب کو بیک وقت مسیح اور دجال مانتے ہوئے اور المسیح الدجال نامی کتاب لکھی ۔ ادھر مرزا صاحب نے انہیں اپنی مریدی سے خارج کر کے مرتد کہنا شروع کر دیا لیکن ڈاکٹر عبدالحکیم نے کہا کہ ایک خواب کی بنا پر انہوں نے خود ہی مرزا کی بیعت کا جوا اتار پھینکا ہے۔ اسی اثنا میں انہوں نے کانا دجال کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور سابقہ پیر و مرید کی الہامی جنگ شروع ہوگئی۔

پٹیالوی صاحب کی مذکورہ بالا کتابوں سے بحث نجات، مکررات، بہت سے الہامات اور خوابیں حذف کر کے ان کی کل ضخامت کا کم و بیش نصف شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ اسے پڑھتے ہوئے یہ بات مدنظر رکھنا ہوگی کہ ان کا ایک حصہ تو اس وقت کا ہے جب پٹیالوی صاحب مرزائی تھے ، اور ایک حصہ اس وقت کا ہے جب وہ ، نیمے درون نیمے بروں ، کی حالت میں تھے۔ اور ایک حصہ اس وقت کا ہے جب وہ مرزائیت کے دائرے سے تو نکل چکے تھے لیکن اس دور کے مسلمانوں کے کسی مکتب فکر میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی تحریروں میں موجود کسی نامناسب بات کی ذمہ داری احناف یا اہل حدیث وغیرہ مکاتب فکر میں سے کسی پر بھی عائد نہیں ہوتی ۔ تاہم نجات کے متعلق مسلمانوں میں ان کے غیر مقبول نظریہ کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ردّ قادیانیت کے محاذ پر ان سے قابل قدر کام لیا ہے جو ان کی تصانیف میں بخوبی نظر آتا ہے اور ہم نے اپنی کتاب کے حصہ سوم میں بھی اس کا کچھ ذکر کیا ہے ۔

اس حصہ کی تیاری میں استعمال ہونے والے بیشتر لٹریچر کی فراہمی کے لئے میں ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری صدر جامعہ بنارس، مولانا محفوظ الرحمٰن لائبریرین جامعہ سلفیہ بنارس ۔ ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب کا سگنج ، مولانا محمد داؤد ارشد کوٹلی ورکاں، عزیزم محمد سہیل بوریوالہ کا ممنون ہوں برادرم شیر خان جمیل احمد عمری کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس موزوں الفاظ نہیں ہیں۔ مواد کی فراہمی، تنقیح و ترتیب اور تخریج و تصحیح میں ان کا تعاون انمول ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب محسنین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور کتاب ہذا کو اہل اسلام کے لئے نفع مند بنائے۔

ربّنا تقبّل منّا انک انت السّمیع العلیم

فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین** ۱۶۔ مئی ۲۰۰۹ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفتح الرّبانی

فی الرّدّ علی القادیانی

بسم اللّه الرّحمن الرّحیم ۔ الحمد للّه موھب کید الکاذبین و قاطع اعناق الملحدین بالحجج و البراھین... و اشھد ان لا اله الّا اللّه وحده لا شریک له.. و اشھد انّ محمّداً عبده و رسوله.. صلّی اللّه و سلّم علیه و علی آله الطّیّبین الطّاھرین و اصحابه .. و بعد

فانه حدث من بعض الملحدین فی الدّین قول مخالف لنصّ القرآن المبین و الاحادیث المتواترة عن الرّسول الامین و ھو انکار حیاة عیسی بن مریم علیه و علی سائر الانبیاء صلوات ربّ العالمین و انّه لم یرفع بجسمه الشریف بل بروحه و انّه لا ینزل الی الارض بذاته بل مثاله فاردتّ ایراد آیات قرآنیة و احادیث متواترة نبویة تردّ قول ھذا المفتری المضلّ المبین لتکون رادعة له ولمن سولت له نفسه الامارة بالسّوء صحّة دعوی ھذا الجاھل و اتباع فاسد رأیه و زوره الظّاھر المستبین ۔

فاقول و باللّه استعین وعلیه اتوکل فی الھدایة الی الصّواب و الیقین لا یخفی علی کلّ عالم منصف ان نزول عیسی علیه السّلام الی الارض حکماً مقسطاً بذاته الشّریفة ثابت بالکتاب و السّنّة و اتّفاق اھل السّنّة و انّه الآن حیّ فی السّماء لم یمت بیقین

اما الکتاب فقال اللّه تعالی فی کتابه المبین رداً علی الیھود المغضوب علیھم الزّاعمین انّھم قتلوا عیسی بن مریم ، و ما قتلوه یقیناً بل رّفعه اللّه الیه ففی ھذه الآیة اخبرنا اللّه انّ الّذی اراد الیھود قتله و اخذه ھو عیسی بجسمه العنصری لا غیر رفعه اللّه الیه و لم یظفروا منه بشئی و برفع جسده حیاً فسّره ابن عباس کما

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبت عنه باسناد صحیح فثبت بهذا انّه علیه الصّلوة رفع حیاً و یدلّ علی ما ذکرناه الاحادیث الصّحیحة المتواترة الآ تیة المصرحة بنزوله بذا ته الشّریفة الّتی لا تحتمل التّا ویل۔

و قال تعا لی: ان من اهل الکتا ب الّا لیؤمننّ به قبل موته ، ای قبل موت عیسی کما قال ابن عباسؓ و ابو هریرةؓ وغیرهما من السّلف وهو الظّاهر کما فی تفسیر ابن کثیر و فتح القدیر للشّوکانی و به قال المنکر القادیانی فی التّوضیح فثبت انّ عیسی لم یمت بل یموت فی آ خر الزّمان و یؤمن به کلّ اهل الکتا ب و قد ذکر اللّه فی کتابه العزیز انّ نزوله الی الارض من علامات السّاعة۔ قال اللّه تعالی:وانّه لعلم للسّاعة ۔ وقال الحافظ ابن کثیر فی تفسیره الصحیح انّ الضّمیر عائد الی عیسیؑ فانّ السّیاق فی ذکره و انّ المراد نزوله قبل یوم القیامة کما قال تعا لی و ان من اهل الکتاب الّا لیؤمننّ به قبل موته، ای قبل موت عیسی ثمّ یوم القیا مة یکون علیهم شهیداً و یؤیّد هذا المعنی القرأة و انّه لعلم للسّاعة یعنی بفتح العین و اللام ای امارة و دلیل علی وقوع السّاعة و قال مجاهد و انّه لعلم للسّاعة ای آ یة للسّاعة خروج عیسی بن مریم قبل یوم القیامة و هکذا روی عن ابی هریرة و ابن عباس و ابی العالیة و ابی مالک و عکرمة و الحسن و قتادة و الضحاک وغیرهم و توا ترت الاخبار عن رسول اللّه ﷺ انّه ا خبر بنزول عیسی قبل یوم القیا مة ا ماماً عادلاً و حکماً مقسطاً ۔

و قال ا لامام الشوکا نی فی تفسیره : و قال مجا هد و الضحاک و السّدی و قتاده انّ المرا د عیسی و ان خروجه ای نزوله ممّا یعلم به قیام السّاعة ای فربّما لکونه شرطاً من اشراطها لانّ اللّه سبحانه و تعالی ینزله من السّماء الی ا لارض قبل یوم القیا مة کما ان خروج الدّ جال من اعلام السّاعة وهذا اولی و قال ابن عباسؓ ای خروج

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی قبل یوم القیامة واخرجه الحا کم و ابن مردویه مرفوعاً عن ابی هریرة قرأ الجمهور لعلم للسّاعة بصیغة المصدر جعل المسیح علماً للسّاعة مبالغة لما یحصل من العلم بحصولها عند نزوله و قرأ جماعة من الصّحابة بفتح العین واللام ای خروجه علم من اعلامها و شرط من شروطها و قری للعلم بلا مین مع فتح العین و اللام ای للعلا مة التی یعرف بها قیام السّاعة ۔

و فی صحیح مسلم من حدیث حذیفه قال اطلع النّبی ﷺ علینا و نحن نتذا کر۔ فقال ما تذ کرو ن۔ قالوا نذ کر السّاعة۔ فقال انّها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر آ یات۔ فذ کر ا لدّ خان و الدّجال و الدّابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسی بن مر یم ۔ الحدیث ۔ ففی هذه الروا یا ت المذ کورة المر فوعة و المو قو فةد لالة ظاهرة علی انّ المراد بالعلم للسّاعة نزول عیسی لا وجوده فقط کما یزعمه هذا الکاذب و انّ الضمیر یرجع الی عیسی لا الی القرآن کما زعم هو ایضاً وغیره فهذه الروا یا ت المتوا تره اخر ج الامام مسلم بن الحجاج فی صحیحه من حد یث ابی هریره قال قال رسول اللّٰه و اللّٰه لینزلن عیسی بن مریم حکماً عادلاً فیکسرن الصّلیب و لیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیة و لیترکن القلاص فلا یسعی علیها و التذ هبن الشحناء و التباغض و التحاسد و لیدعون الی المال فلا یقبله ا حد ۔

و اخر ج الشیخان و ابو دا ؤد و الترمذی من حد یث ابی هریره قال قال رسول اللّٰه ﷺ و الّذ ی نفسی بیده لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصّلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة ویفیض المال حتّی لا یقبله احد حتّی تکون السّجدة الواحدة خیراً مّن الدّنیا و ما فیها ثمّ یقول ابو هر یره و اقرؤا ان شئتم: وان من اهل الکتا ب الّا لیؤمنن به قبل موته .. ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قال الحافظ السّیوطی فی الاکلیل قوله تعالی و ان من اهل الکتا ب الّا لیؤمننّ به قبل موته ۔ فیه نزول عیسی بن مریم ۔ اخرجه الحاکم عن ابن عباس و اخرجه ا حمد من حد یث ابی هریره مرفوعاً ینزل عیسی بن مریم فیقتل الخنزیر و یمحی الصّلیب و یعطی المال حتّی لا یقبل و یضع الجز یة قال ثمّ تلا ابو هریره وان من اهل الکتا ب الّا لیؤمننّ به قبل موته ، ففی هذه الروا یة دلا لة ظاهرة انّ الضّمیر فی قبل موته یعود علی عیسی و معناها وما من اهل الکتا ب ا حد یکون فی زمن نزول عیسی الّا آمن بعیسی و انّه عبد اللّه و ابن امته و یدلّ علی هذا انّه ﷺ اقسم بقوله الشّریف و اللّه لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً ، الحد یث ۔ کما تقدّ م قسماً مؤکّداً مصرحاً بانّ المرا د نزوله بذا ته و جسمه الشّریف و هو حیّ۔

و اخر ج مسلم من حد یث جابر قال قال رسول اللّه ﷺ لا تزال طائفة من امّتی ظاهرین علی الحقّ الی یوم القیامة فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صلّ لنا۔ فیقول لا انّ بعضکم علی بعضٍ امراء تکر مة اللّه هذه ا لامّة ۔و اخر ج مسلم من حد یث ابی هریره بلفظ کیف انتم اذا نز ل ابن مر یم فیکم فا مکم..

و عن ابی هریره مرفوعاً عند ابی دا ؤد باسناد صحیح کما قاله الحا فظ ابن حجر فی فتح الباری بلفظ لیس بینی و بین عیسی نبیّ و انّه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة و البیا ض ینزل بین ممصرتین کانّ رأسه یقطر وان لم یصبه بلل فیقا تل علی الاسلام و ید قّ الصّلیب و یقتل الخنز یر و یضع الجز یة و یهلک اللّه فی زمان المسیح الدّ جال فیمکث فی ا لارض اربعین سنة ثمّ یتوفّی فیصلّی علیه المسلمون ۔

و ا خر ج ا لامام احمد من حد یث ابی سعید باسناد فیه کثیر بن زید وثقه احمد وجماعة و بقیة رجاله رجال الصّحیح بلفظ ....

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسیح بن مریم ان ینزل حکماً مقسطاً فیقل الخنزیر و یکسر الصّلیب و تکون الدعوۃ واحدۃ فا قرؤہ من رسول اللّٰہ ﷺ و بعضہ فی الصحیح۔ و اخرج الامام احمد باسنادین رجالھما رجال الصحیح من حدیث ابی ھریرہ انّی لارجو ان طال بی عمر ان القی عیسی بن مریم فان عجل بی مو ت فمن لقیہ فلیقرأ منّی السّلا م

و ا خر ج الحا کم من حد یث ابی ھریرہ ایضاً بلفظ لیھبطن عیسی بن مر یم حکماً و اما ماً مقسطاً و لیسلکن فجا جاً حا جاً او معتمراً و لیا تین قبری حتی یسلم و لاردن علیہ۔

و غیر ذلک من الاحادیث المتواترہ الصریحۃ فی نزولہ الی الارض بذا تہ الشر یفہ التی لا تحتمل التا ویل۔

و فی صحیح مسلم ایضاً من حد یث عبد اللّٰہ بن عمرو بن العا ص قال قال رسول اللّٰہ ﷺ یخر ج الدّجال فی امّتی فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوماً او شھراً او اربعین عاماً فیبعث اللّٰہ عیسی بن مر یم کا نّہ عر وۃ بن مسعود فیطلبہ فیھلکہ .. الحد یث۔

قال الامام النووی فی شرح مسلم قولہ فیبعث اللّٰہ عیسی بن مر یم ای ینز لہ من السّما ء حا کماً بشرعنا۔

قال القاضی عیاض نزول عیسی و قتلہ الدجال حق و صحیح عند اھل السنّۃ للاحادیث الصحیحۃ و لیس فی العقل ولا فی الشّر ع ما یبطلہ فو جب ا ثبا تہ۔

و انکر ذلک بعض المعتز لۃ و الجھمیّۃ و من وا فقھم و زعموا انّ ھذہ ا لاحادیث مردودۃ بقولہ تعالی و خاتم النّبیین و بقولہ ﷺ لا نبیّ بعدی و باجماع المسلمین انّہ لا نبیّ بعد نبیّنا ﷺ و انّ شریعتہ موبدۃ الی یوم القیامۃ لا تنسخ و ھذا استدلال فاسد لانّہ لیس المراد بنزول عیسی انّہ ینزل نبیّاً بشر ع ینسخ شرعنا ولیس فی ھذہ الاحادیث ولا فی غیرھا شئی من ذلک بل صحّت ھذہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاحادیث هنا و ما سبق فی کتا ب الایمان وغیرها من انّ عیسی ینزل حکماً مقسطاً یحکم بشرعنا و یحیی من امور شرعنا ما هجره النّاس

و قال الامام الشوکانی فی رسا لته المسمّی با لتّوضیح فی توا تر ما جاء فی ا لاحاد یث فی المهدی و الد جال و قد ورد فی نزو ل عیسی من ا لاحادیث تسعة و عشرون حد یثاً و سردها و ما ذکر ناه فی هذه الرسا لة من ا لاحادیث هو من رسا لته المذ کوره و الحا صل انّ هذه الدّعوی من هذا الرّجل بانّ عیسی قد مات فتنة عظیمة فی الدّین و نزغة شیطانیّة من ابلیس العدو اللّعین لیهلک من هلک عن بیّنة و یحیی من حیّ عن بیّنة نسأل اللّه السّلا مة من ذلک و ان یو فقنا السلو ک انهج المسا لک

وقال الحا فظ ابن حجر فی فتح الباری توا ترت الا خبار بانّ المهدی من هذه الامة و انّ عیسی یصلّی خلفه ۔

و المقرر عند آئمة الحد یث والاصول و الفقه ان ردّ الاحادیث المتواترة و عدم قبو لها کفر

قال العلا مة احمد بن محمد القشاشی بضم القاف اکدنی فی منظومته فی العقاید، و الرا د اذ توتر الحد یث بدعة و طبعه خبیث ۔ فهو کردّ المحکم التنز یل ۔ و ردّه کفر لدی العلیم۔

قال تلمیذه العلا مه الشیخ ابرا هیم بن حسن الکر دی المد نی فی شرحها فاالمراد ای لما دلّ علیه الحد یث اذا توا تر بدعت و طبعه خبیث حیث لم یقبل الحق لانّ الطّیّب یقبل الحق و لا یردّه فهو ای ردّ الحد یث المتوا تر کردّ القر آ ن لکو نه ... دلا لة ؟ علم من الدین بالضرورة لان التوا تر یفید العلم الضروری بانّ هذا هو المراد من تلک ا لاحا دیث۔

ولا شکّ ولا ریب انّ هذا المدّعی مرزا القادیانی بدعت و طبعه خبیث حیث لم یقبل الحق و ما ذا بعد الحق ا لاالضّلا ل نسأل اللّه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السّلامة من ذلک و ان یوفّقنا طریق الصّواب و یجنبنا ما نستوجب به العقا ب۔

و اما استدلاله بقوله تعالی انّی متوفّیک و را فعک الیّ ... فلا دلیل له فی ذلک لانّ ظاهر الآیة کما قاله العلا مة الکرخی انّ الکلام علی حاله من غیر ادّعا تقدیم و تا خیر و معنی الآیة انّی متوفّیک ۔ای آ خذ ک وا فیاً ای مستوفی اجلک و مؤخرک و عاصمک من ان یقتلک الکفار الی ان تموت حتف انفک من غیر ان تقتل و را فعک الی سمائی و ذلک لانّ التّوفّی یستعمل فی اخذ الشّئی وافیاً ای کاملاً و الموت نوع منه و المعنی المتبادر من الآیة الموافق للاحادیث الصحیحة هو الاخذ وافیاً لا الموت و انّما ا حتاج اکثر المحققین من المفسّرین الی تفسیر المتوفّی بالاخذ وافیاً ای کاملاً لا النّوع المراد منه الموت لما صحّ فی الاخبار عن النّبی ﷺ من نزوله و قتله الدّ جال و کذلک ایضاً معنی قوله فلمّا توفّیتنی ای اخذ تنی وا فیاً الی السّماء۔

و قال الشوکانی فی تفسیره فتح القدیر تحت قوله متوفّیک قال الفرّا ء فی الکلام تقدیم و تاخیر۔ تقدیره انّی را فعک و مطهّرک من الّذ ین کفروا ومتوفّیک بعد انزالک من السّماء و قال ابو زید قابضک وقال فی الکشّاف مستوفی اجلک ومعناه انّی عاصمک من ان یّقتلک الکفار و مؤخر اجلک الی اجلٍ کتبته لک و ممیتک حتف انفک لا قتلاً باید هم و انّما اختار المفسّرون الی تاویل الوفاة بما ذکر لانّ الصّحیح انّ اللّه رفعه الی السّماء من غیر وفاة کما رجحه کثیر مّن المفسّرین و اختاره ابن جریر الطبری و وجهه ذ لک انّه قد صحّ فی الاخبار عن النّبی ﷺ نزوله و قتل الدّجال و قیل المراد بالوفاة هنا النوم و مثله وهو الّذی یتوفّاکم باللّیل ای ینیمکم و به قال کثیرون۔ انتہی بلفظه۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قال فی قوله تعالی فلمّا توفّیتنی ، قیل هذا یدلّ علی ان اللّٰه توفّاه قبل ان یّرفعه و لیس بشئی لانّ الاخبار قد تظاهرت بانّه لم یمت و انّه باق فی السّماء علی الحیاۃ التی کان علیها فی الدّنیا حتّی ینزل الی الارض آخر الزمان و انّما المعنی فلمّا رفعتنی الی السّماء قیل انّ الوفاۃ فی کتاب اللّٰه جاءت علی ثلاثۃ اوجه:
بمعنی الموت و منه قوله تعالی، اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها۔
و بمعنی النوم ،ومنه قوله تعالی، و هو الّذی یتوفّاکم باللّیل ای ینیمکم
و بمعنی الرفع و منه قوله تعالی فلما توفّیتنی ۔ انتہی بلفظه ۔

و قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری الصحیح ان عیسی رفع و هو حیّ ۔انتہی ۔
فمن زعم انّ عیسی لیس بحیّ و انّه قد مات و انّه لاینزل من السّماء الی الارض قبل یوم القیامۃ بذاته الشّریفه فهو ضال مضلّ مخالف لکتاب اللّٰه و سنّۃ رسول اللّٰه ﷺ المتواتره و اتّفاق اهل السّنۃ فماذا بعد الحق الّا الضّلال۔ فالواجب علی کلّ مسلم ان یبیّن للنّاس ضلال هذا الرّجل المفتری المدّعی انّ المسیح قد مات و انّه لا ینزل من السّماء الی الارض و انّه مثیل عیسی ۔ بل عیسی حیّ فی السّماء لم یمت و ینزل فی آخر الزمان بذاته الشریفه و یصلّی خلف المهدی و یقتل الدّجال و ممّا یؤید کذب هذ المفتری انّ نزول عیسی لا یکون الّا بعد وجود المهدی و الدّجال و هذا یدعی انه مثیل عیسی و لا وجود للمهدی و لا للدّجّال۔

و فی صحیح مسلم ان عیسی ینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق و لا المنارۃ البیضاء بلدۃ القادیانی و لا منارته فهذا صریح فی کذبه و افتراءه و انه ضال مضلّ ۔

و ایضاً فقد قال رسول اللّٰه ﷺ فی وصف عیسی بانّه رجل مربوع الی الحمرۃ و البیاض و انّه ینزل بین ممصرتین کانّ رأسه
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يقطر و ان لّم يصبه بلل و انّه بنزوله تذ هب الشّحناء و التّباغض و التّحاسد و انّه يد عوا الى المال فلا يقبله ا حد و انّه يحثو المال حثوا و انّه يقا تل على ا لاسلام و لا وجود لهذه ا لاو صاف الشّر يفة المذكورة فى هذا الرّجل المدّ عى انّه مثيل عيسى و ممّا يدلّ على كذبه و افترائه انّ عيسى يوحى اليه كما تدلّ على ذلك رواية مسلم ا لآ تية و دعاوى هذا المفترى كلّها امّا بالالها م الكاذ بة او الدّعاوى العقلية الوا هية الّتى ليست من شان من يوحى اليه و ممّا يؤيّد كذ به ان لفظ مثيل المسيح لم يرد فى كتاب اللّه و لا فى سنّة رسول اللّه ولا فى لسان الصّحابة و السّلف والخلف بل هو قول محد ث احد ثه من ا ضلّه اللّه و ختم على سمعه و قلبه و جعل على بصره غشا وة فمن يّهد يه من بعد اللّه۔ و منها ان عيسى لا اب له و هذا له اب و جد ۔ و ليس فيه من الصّفات ما يصح دعواه بل دعاويه كلّها اكاذيب واهية تدلّ على ضلاله... و فساد رأ يه ومن يّضلل اللّه فما له من ها د

و فى الفتاوى ا لحا فظ جلال الدين السّيوطى الحد يثية و قد سئل رحمه اللّه عن حياة عيسى و مقره فاجا ب با نّه حىّ فى السّماء الثّا نية لا يأ كل و لا يشر ب ملاز م للتسبيح كا لملا ئكة۔انتہى ۔

و قال العلامة الشيخ حسن العدوى الما لكى فى كتا به مشارق ا لانوار سئل شيخنا الاجهورى هل ينزل جبر يل على عيسى بعد نزوله من السّماء؟ فاجاب با نّه ينزل عليه جبر يل كما فى حد يث مسلم من قو له ﷺ فى ذكر يا جوج و ما جوج فا وحى اللّه الى عيسى انّى قد اخرجت عباداً لا يد لاحدٍ بقتالهم فحرّز عبادى الى الطّور الحد يث ۔ فانّه ظاهر فى نز ول جبريل اليه و اماما فى حديث الو فاة من قو له هذا آ خر و طأتى فى الا رض فضعيف ۔

و من جملة ضلا ل هذا الرّ جل انّه يزعم انّه ملهم من اللّه و انّ الالهام حجّة من الحجج القاهرة مقام الد لائل الشرعية و مراده

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بذلک التوصل الی صحّة دعواه انّه مثیل المسیح و هو فی ذلک کاذب ضال مضلّ مخالف الاقوال اهل السّنّة و الجماعة فانّ هذه الدّعاوی منه من الامانی الکاذبة و قد قال معاویة ایّاکم والامانی الّتی تضلّ اهلها کما فی الصحیح البخاری و قال تعالی: و منهم امّیّون لا یعلمون الکتاب الّا امانیّ و ان هم الّا یظنّون۔

و الالهام لیس بحجّة شرعیة یستدل به علی اثبات حکم او نفیه کما هو مقرر عند آئمة الحدیث و الاصول و الفقه۔

قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان المحدث منهم ای من هذه الامة اذا تحقق وجود الالهام منه لا یحکم بما وقع له بل لا بدّ عن عرضه علی القرآن فان وافقه او وافق السنّة عمل به و الّا ترکه و هذا و ان جاز ان یقع لکنه نادر لا یکون الا ممن کان امره مبینا علی اتباع الکتاب و السنة۔

و هذا الکاذب المفتری المدعی انّ عیسی قد مات و انّه مثیله و انّه ملهم فالهاماتهن الّتی یدعیها لیست من الالهامات الّتی توافق الکتاب و السنّة ولا حاله مبنیاً علی اتباع الکتاب و السنّة بل الکتاب و السنّة دالان علی حیاة عیسی و انّه ینزل الی الارض فی آخر الزّمان حکماً مقسطاً کما ثبت فی الاحادیث الصّحیحة المتواترة المرویة عن رسول اللّه ﷺ ۔ولفظ مثیل عیسی لم یرد فی کتاب اللّه و لا فی سنّة رسول اللّه ﷺ و لا فی لسان الصّحابة و السّلف و الخلف بل هو قول محدث و کلّ محدث بدعة و کلّ بدعة ضلالة و کلّ ضلالة فی النّار فالهامه المخالف لما ثبت فی الکتاب والسنة واقوال السلف و الخلف و اهل السّنّة من الالهامات الشیطانیّة و الشّهوات النّفسانیّة اعاذنا اللّه من ذلک۔ آمین۔

و لقد صدق رسول اللّه ﷺ حیث قال ما ضلّ قوم بعد هدی کانوا علیه الّا اوتو الجدل اخرجه الامام احمد فی مسنده (حدثنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالوا حد الحداد حد ثنا شھا ب بن خرا ش عن حجا ج بن دینار عن ابی غا لب عن ابی اما مة قا ل قا ل رسو ل اللّٰہ ما ضلّ قو م بعد ھدی کا نوا علیہ ا لّا او توا الجد ل ثم تلا ھذہ الا یة : ما ضربوہ لک ا لّا جد لاً ۔ بل ھم قوم خصمو ن ۔ مسند ا حمد حدیث نمبر ۲۱۱۴۳) و الترمذی و ابن ماجه و الحاکم من حدیث ابی امامة و فی مثل دعوی ھذا الکاذب الفا جر انزل اللّٰہ عزّ وجلّ فی کتا بہ العزیز: بل ھم قوم خصمون. فالواجب علی کلّ من لّہ قدرة من علماء المسلمین و حکام المؤمنین زجر ھذا المفتری الکاذب عن دعا ویہ الکاذبة و تعزیرہ و التعزیر الشدید الرادع عن دعاویہ الواھیة و تعزیر من اعانہ او نصرہ او قواہ و ھجرہ و ترک مودته للّٰہ عزّوجلّ کما قال اللّٰہ عزّ و جلّ: لتجد قو ماً یؤمنون با للّٰہ و الیو م ا لآخر یوادّون من حادّ اللّٰہ و رسولہ و لو کانوا آباء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم او لئک کتب فی قلوبھم ا لا یما ن .. ا لآیہ ۔(مجا دلہ :۲۲)

و ما استد لالہ بدلائل عقلیة عن سنن ...... او بغیر الکتاب المنزل علی خیر البریة او بغیر السنّة الصّحیحة النقیّة المرضیّة فلا یلتفت الی ذلک الّا من اتّبع ھواہ و ضلّہ اللّٰہ و خذ لہ و غواہ و فی ھوة الضّلا لة القاہ وارده ھذا ما ظھر للحقیر اسیر القصور و التقصیر من کلا م ا لآئمہ المحققین اھل المعرفة و التمکین فان کان صواباً فمِن اللّٰہ و الحمد اللّٰہ و ان کان خطأ فمِنّی و مِن الشّیطان و استغفر اللّٰہ و الحمد للّٰہ ربّ العالمین و حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل و لا حول ولا قوّة الّا باللّٰہ العلیّ العظیم و صلّی اللّٰہ علی خیر خلقه محمّد و آ لہ و صحبہ و سلّم ۔ و کان الفرا غ من تحریر ھذہ الرسا لة یوم الاثنین عشرین من شھر ربیع الثّانی ۱۳۰۸ھ .. فی بلدة بوفال بالتماس بعض الاحبّة منّی ذ لک و ان کنت ا ھلا لما ھنا لک ۔

ثمّ بعد الفرا غ من تحریر ھذہ الرّسا لة ورد علی الحقیر سوال آخر ایضاً یتعلّق بحال ھذا الرّجل المفتری الکاذب و لفظه :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما قول العلماء الاعلام الهادين الى نهج خير الانام فى القاديا نى و صنيعه با لوحيين اعنى الكتاب و السّنّة و صرفه النّصوص الشرعية عن ظاهرها بما تهواه نفسه الغويّة ۔هل تحريفه لذ لک من جنس تحريف المذموم المشابه لتحريف اليهود الّذين يحرفون الكلم عن موا ضعه ام لا؟ افيدونا جز يتم خير ۔

فاجبت بقولى بسم اللّه الرحمن الر حيم.. با للّه استعين با لتوفيق لا صابة الصواب۔ اعلم وفقنا اللّه للصّواب انّ اللّه سبحانه و تعالى ذم اليهود فى كتا به العزيز فقال تعالى :

يحرّفو ن الكلم عن موا ضعه و نسوا حظاً ممّا ذكروا به ۔

و لا تزال تطلع على خا ئنة منهم ، و تحريف هذالر جل المسئول عن حا له للآ يا ت القرآنيه و الاحاديث النّبوية و صرف النّصو ص عن ظاهرها من جنس تحريف اليهود بلا شک و لا ريب ۔ قال الامام ابن القيم فى اغاثة اللهفان و قد اختلف فى التوراة التى بايدى اليهود هل هى مبدلة ام التبديل وقع فى التّاويل دون التنزيل على ثلا ثه اقوال فقا لت طائفة كلّها او اكثر ها مبد لة و غلا بعضهم حتى قال يجوز الا ستنجاء بها و قالت طائفة من آئمة الحديث و الفقه و الكلام انّما وقع التبد يل فى التّاويل قال البخارى فى صحيحه يحرّفون يز يلون الكلم عن مواضعه و ليس ا حد يزيل لفظ كتاب من كتب اللّه و لكنّهم يتاولونه على غير تاويله و هو اختيار الرازى ايضاً و سمعت شيخنا يقول وقع النّزاع بين الفضلاء فاجاز هذا المذهب وهى غيره فا نكر عليه عليه فا ظهر خمسة عشر نقلاً به ۔

المقصود والغرض من نقلنا الكلام ابن القيم المذكور ان التّحريف على مذ هب البخارى و من وافقه يصدق على تاويله على غير معناه المو ضوع له شرعا فهذا المفترى قد شابه اليهود بتحريف معانى الآيات القرآنيه و الاحاديث النّبويّه على غير

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معناها ، منها شرعا فمن زعم ان فعل هذا الرجل المفترى ليس من التحريف المشابه لليهود على ما نقله ابن القيم فهو مثله ضال مضلّ و من يضلل اللّه فما له من ها د ـ

ختمنا اللّه بالايمان۔ ثمّ بعد الفراغ من تحرير هذه الرّسا لة المباركة انشاء اللّه وقفت على واقعةٰ ذكر ها الامام شيخ الاسلا م ابو العباس تقى الدّين احمد بن عبد الحليم بن تيميه فى رسالته المسمّى بغية المرتاد فى الردّ على المتفلسفة و القرامطه والبا طنيّه اهل الالحاد من القائلين بالحلول و الا تحاد ، و لفظها و قد كان عندنا بد مشق الشيخ المشهور الّذى يقال له ابن هود و كان من اعظم من رأيناه من هؤلا ء الاتحاديه زهداً و معرفة و ريا ضةً و كان من اشدّ الناس تعظيماً لابن سبعين و مفضلاً له عنده على ابن عربى و غلا مه ابن اسحاق و اكثر النّاس من الكبار و الصغار كا نوا يطيعون امره وكان ا صحابه الخواص به يعتقدون فيه انّه اعنى ابن هود المسيح بن مريم و يقولون ان امّه اسمها مريم و كانت نصرانية و يعتقدون ان قول النّبى ﷺ ينزل فيكم ابن مريم هذا و ان روحانيةعيسى تنزل عليه و قد ناظرنى فى ذلک من كان افضل النّاس عند هم اذ ذا ک معرفة بالعلو م الفلسفية وغيرها مع دخوله فى الزهد و التصوف و جرى لهم فى ذ لک مخا طبات و مناظرا ت يطول ذكرها، جرت بينى و بينهم حتّى بيّنت لهم فساد دعواهم بالاحا ديث الصحيحة الوا ردة فى نزول عيسى المسيح و ان ذلک الو صف لا ينطبق على هذا الرجل و بيّنت لهم فساد ما دخلوا فيه من القرمطة حتى ا ظهرت مباهلتهم و حلفت لهم ان ما ينتظرونه من هذا الرجل لا يكون و لا يتم و ان اللّه لا يتم امر هذا الشيخ فابر اللّه تلک الا قسام و الحمد للّه رب العا لمين هذا مع تعظيمهم لى و بمعرفتى عندهم و الّا فهم يعتقدون انّ سائر النّاس محجوبون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحال حقیقتھم و غوامضھم وانّ النّاس عند ھم کالبھائم۔

المقصود من نقل من ھذہ الحوالۃ وفیھا تائید لماحررت فی رسالتی من الاحادیث الصّحیحۃ الواردۃ فی نز ول عیسی و ان الاو صاف المذ کورۃ فیھا فی وصف عیسی لا ینطبق علی ھذا المدعی الفاجر مرزا القا دیا نی و للّٰہ الحمد علی ذلک۔

ربنا لا تز غ قلو بنا بعد اذ ھد یتنا و ھب لنا من لّد نک رحمۃ انک انت الوھاب و صلّ علی خیر خلقہ محمد و آ لہ و صحبہ اجمعین۔

☆☆☆

الفتح الربانی

(اردو ترجمہ)

حمد وصلوۃ کے بعد شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی لکھتے ہیں کہ دین میں کج روی کرنے والے بعض لوگوں نے مخالف نصوص قرآن اوراحادیث متواترہ کے یہ مذہب نکالا ہے کہ حضرت عیسی بن مریم کی مرچکے ہیں اور یہ کہ وہ اپنے جسم مبارک کے ساتھ زمین سے نہیں اٹھائے گئے بلکہ روح کے ساتھ، اور یہ کہ وہ بذاتہ زمین کی طرف ہرگز نہیں آئیں گے بلکہ ان کا ایک مثیل یعنی ہم شکل آوے گا۔اس لئے میں نے چاہا کہ آیات قرآنیہ اوراحادیث متواترہ ایک جگہ جمع کردوں جواس مفتری اور گمراہ کن کے مذہب کو ردّ کرتی ہیں تاکہ اس کو اور جس کو نفس امارہ نے اس جاہل کا دعوی درست اور صحیح کر دکھایا ہے اس دعوی باطل سے ہٹاوے اوراس کی رائے فاسد اور ظاہر باہر جھوٹ کی پیروی سے باز رکھے۔

سو میں کہتا ہوں اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اوراسی پر بھروسہ کرتا ہوں اس میں کہ وہ مجھے غلطی سے محفوظ کرکے یقینی اور صحیح بات پر قائم رکھے۔

ہر عالم منصف پر مخفی نہ رہے کہ عیسیٰؑ کا زمین کی طرف اترنا اپنے جسم عنصری کے ساتھ حاکم عادل ہوکر قرآن اور حدیث سے باجماع اہل سنت ثابت ہے اور یہ کہ وہ اب بھی آسمان میں زندہ ہیں اور یقیناً ہرگز نہیں مرے۔سو قرآن شریف کے دلائل یہ ہیں۔

اللہ تعالی یہودیوں کے ردّ میں، جن کا یہ زعم تھا کہ ہم نے عیسی بن مریم کو مار ڈالا، فرماتا ہے، نہیں قتل کیا انہوں نے یقیناً، بلکہ اس کو اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا۔سواس آیت میں اللہ نے ہم کو اس بات کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر دی ہے کہ یہود جس کو پکڑنا اور مار ڈالنا چاہتے تھے اور وہ جسم عنصری تھا نہ غیر، اس کو اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور یہود ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے اور اس آیت میں رفع جسمانی کی تفسیر خود ابن عباسؓ نے کی ہے جیسا کہ (تفاسیر میں) ان سے باسناد صحیح ثابت ہے۔ پس اس آیت وتفسیر ابن عباسؓ اور ہماری تقریر سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ اٹھائے گئے۔

اور اس پر دلالت کرتی ہیں احادیث صحیحہ متواترہ جو آگے آئیں گی جن میں نزول ذاتی کی صراحت ہے اور تاویل کی گنجائش ہی نہیں۔

اور اللہ فرماتا ہے وان من اھل الکتاب الّا لیومننّ بہ . یعنی سب اہل کتاب حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ یہ تفسیر ابن عباسؓ وابو ہریرہؓ ودیگر سلف سے باسناد صحیح ثابت ہے اور یہی ظاہر ہے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر اور شوکانی میں اسی کو ظاہر کیا ہے اور منکر قادیانی نے بھی توضیح مرام میں حضرت عیسیٰؑ کی طرف ضمیر پھیری ہے۔ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ نہیں مرے بلکہ آخر زمانہ میں بعد نزول کے، جب سب اہل کتاب ان پر ایمان لاویں گے، انتقال کرینگے۔

اور اللہ نے اپنی کتاب میں ان کے نزول کو علامت قیامت فرمایا، وانّہ لعلم للسّاعۃ یعنی حضرت عیسیٰؑ کا نزول قرب قیامت کی علامت ہے۔ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف عائد ہے کیونکہ سیاق انہیں کے ذکر میں ہے اور مراد اس سے ان کا نزول ہے قیامت سے پہلے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ نے فرمایا، سب اہل کتاب ان کے یعنی حضرت عیسیٰؑ کے مرنے سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے پھر قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔ اور شاہد اس تفسیر کا قرأت لعلم للسّاعۃ بفتح عین ولام ہے۔ مجاہد بھی اس کی تفسیر یہی کرتے ہیں کہ خروج عیسیٰؑ قیامت سے پہلے نشان قیامت ہے۔ اور یہی مروی ہے ابو ہریرہؓ وابن عباس، وابو عالیہ وابو مالک عکرمہ وحسن وقتادہ وضحاک وغیرھم سے اور احادیث نبویہ بھی متواتر آئی ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے نازل ہونگے حاکم وعادل ہوکر۔

امام شوکانیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مجاہدؒ اور ضحاکؒ اور سدیؒ اور قتادہؒ کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول قرب قیامت کا نشان ہے کیونکہ وہ علامات قیامت سے ایک علامت ہیں کہ اللہ ان کو قیامت سے پہلے آسمان سے زمین کی طرف نازل کرے گا جیسا کہ خروج دجال بھی قیامت کا ایک نشان ہے اور یہی تفسیر لائق قبول ہے۔ اور ابن عباسؓ نے بھی اس کی تفسیر خروج عیسی قبل از قیامت کے ساتھ کی ہے اور اس کو حاکمؒ وابن مردویہؒ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جمہور نے علم بصیغہ مصدر پڑھا ہے یعنی مسیح کے نزول کے وقت قرب قیامت کا علم ہو جائے گا تو مبالغۃً عیسی کو خود علم فرمایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جماعت صحابہ نے علم بفتح عین و لام پڑھا ہے یعنی حضرت عیسیٰؑ کا نزول علامات قیامت سے ایک علامت ہے، اور نزول کے علامت قیامت ہونے پر، حدیث صحیح مسلم بھی دال ہے کہ رسول خدا ﷺ ہم پر ظاہر ہوئے اور ہم کچھ تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ قیامت کا۔ فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس نشان نہ دیکھ لوگے۔ دخان، دجال، دابہ، طلوع آفتاب از مغرب، نزول عیسی بن مریم،.. الخ.

پس ان روایات مرفوعہ موقوفہ سے ثابت ہوا کہ مراد علامت سے ان کا نزول ہے نہ ان کا پیدا ہونا جیسا کہ مدعی کاذب سمجھا ہے۔ اور یہی ثابت ہوا کہ ضمیر حضرت عیسیٰؑ کی طرف پھرتی ہے نہ طرف قرآن کے جیسا کہ مرزا وغیرہ نے گمان کیا ہے۔

اور روایات مذکورہ ہر قول مخالف کو ردّ کرتی ہیں۔ پس ظاہر آیات قرآنیہ کا یہی ہے کہ اس سے مراد عیسیٰؑ کا نزول بذاتہ الشریف ہے اور یہ کہ وہ زندہ ہیں مرے نہیں، بخلاف اس مفتری کذاب کے قول کے

اور احادیث صحیحہ متواترہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی بے شک عیسی بن مریم حاکم عادل ہوکر نازل ہوں گے پھر صلیب توڑ دینگے اور خنزیروں کو ہلاک کرینگے اور جزیہ اٹھا دینگے اور حاملہ اونٹنی چھوٹی پھرے گی اور کوئی اس کو نہ پکڑیگا اور آپس کا کینہ اور بغض اور حسد جاتا رہے گا اور مال کو باوجود بلائے جانے کے کوئی قبول نہ کرے گا۔

اور بخاری و مسلم و ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ابن مریم تم میں نازل ہوں گے حاکم عادل ہوکر۔ پس صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو ہلاک کرینگے۔ اور جزیہ اٹھا دینگے اور مال بہت ہوگا یہاں تک کہ اس کو کوئی قبول نہ کریگا۔ الخ۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ (قرآن مجید میں بھی اس کی شہادت موجود ہے) چاہو تو پڑھو کہ سب اہل کتاب عیسیٰؑ کے مرنے سے پہلے ان پر ایمان لے آئینگے۔

اور سیوطی نے تفسیر اکلیل میں تحت آیت و ان مّن اھل الکتاب ... یوں لکھا ہے کہ اس میں دلیل ہے نزول عیسی بن مریم کی۔ اس کو حاکمؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ اور امام احمدؒ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ عیسیٰؑ بن مریم نازل ہونگے تو خنزیر کو ہلاک کردینگے اور صلیب کو مٹا دینگے پھر ابو ہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی، سب اہل کتاب، عیسیٰؑ کے مرنے سے پہلے ان پر ایمان لے آویں گے۔

پس اس روایت میں صریح دلالت ہے کہ قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰؑ ہی کی طرف راجع ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب اہل کتاب نزول عیسیٰؑ کے عہد مبارک میں ان پر ایمان لے آویں گے اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کی بندی مریم کے بیٹے ہیں ، اور اس پر دال ہے حضرت ﷺ کا قسم کھانا نہایت تاکید کے ساتھ صراحت کے ساتھ کہ مراد نزول ذات مع جسم شریف ہے اور وہ زندہ ہیں۔

مسلم نے روایت کی ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت سے ہمیشہ ایک گروہ حق پر رہے گا قیامت تک۔ پس اتریں گے عیسیٰؑ بن مریم تو کہے گا امیر انکا کہ آیئے نماز پڑھایئے۔ پس کہیں گے کہ میں نہیں پڑھاتا، بلکہ بعض تمہارا تم پر امیر ہے اور اللہ تعالی نے اس امت کو یہ عزت بخشی ہے۔

اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا پھر وہ تمہارا پیشوا ہوگا اور ابو داؤد میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسے کے درمیان کوئی نبی نہیں اور بے شک وہ اترنے والے ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو تو ان کی پہچان یہ ہے کہ ایک مرد ہیں، میانہ قد، گندم گوں، گیروے کپڑے پہنے ہوئے اتریں گے، گویا ان کا سر ٹپکتا ہوگا اگرچہ اس کو تری نہیں پہنچی۔ پس اسلام کے قبول پر جنگ کرینگے اور صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو ہلاک کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے اور اسلام کے سوا کل مذاہب کو اللہ مٹا دے گا اور مسیح دجال بھی ان کے زمانہ میں ہلاک ہوگا۔ پس زمین پر چالیس برس رہیں گے پھر وفات پائینگے تو مسلمان ان پر جنازہ پڑھیں گے۔

اور امام احمدؒ نے ابو سعید سے مرفوعاً روایت کی ہے جس کے کل راوی صحیح کے ہیں سوائے کثیر بن زید کے کہ اس کو بھی احمد اور ایک جماعت نے ثقہ کیا ہے۔ لفظ حدیث کے یہ ہیں کہ عنقریب مسیح بن مریم نازل ہوں گے حاکم عادل ہو کر پس خنزیر کو ہلاک کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اور دعوت اسلام کی ایک ہی ہوگی۔ پس جب وہ نازل ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ کا سلام ان کو کہہ دینا۔ اور بعض الفاظ اس کے صحیح میں بھی ہیں اور امام احمد نے دو اسناد سے، کہ جن کے کل راوی صحیح کے ہیں، ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو امید رکھتا ہوں کہ عیسی بن مریم سے ملاقات ہوگی اور اگر مجھے جلد موت آگئی تو جو کوئی ان سے ملاقات کرے ان سے میرا سلام کہہ دے۔ اور حاکم کے لفظ یہ ہیں کہ بے شک عیسی ابن مریم نازل ہوں گے حاکم اور امام عادل ہو کر اور حج یا عمرہ کرتے ہوئے پہاڑوں کے دروں میں چلیں گے اور میری قبر پر مجھ کو سلام کہیں گے اور میں سلام کا جواب دونگا۔ یہ اور ان کے مانند بہت سی احادیث متواترہ مروی ہیں جو نزول ذاتی میں صریح ہیں، تاویل کی گنجائش نہیں رکھتیں۔ اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں دجال نکلے گا پس زمین میں چالیس دن رہے گا (راوی کو یاد نہیں رہا کہ چالیس دن یا ماہ یا برس) پھر اللہ تعالی، عیسی بن مریم کو بھیجے گا شکل ان کی عروہ بن مسعود کے مانند ہوگی پس دجال کو ہلاک کریں گے . الخ۔ امام نووی اس حدیث کی شرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھتے ہیں کہ بھیجے گا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو یعنی آسمان سے اتارے گا ہماری شرع کے مطابق حاکم کر کے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ نزول عیسی کا اور ان کا دجال کو قتل کرنا بدلیل احادیث صحیحہ اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے اور شرع اور عقل دونوں میں اسکے بطلان کی کوئی دلیل نہیں تو اس کا قبول کرنا واجب ہوا اور بعض معتزلہ اور جہمیہ اور ان کے موافقین نے اس کا انکار کیا ہے اور گمان کیا کہ یہ حدیثیں مردود ہیں اللہ کے اس قول و خاتم النّبیین سے، اور آنحضرت ﷺ کے قول سے، لا نبیّ بعدی سے، اور مسلمانوں کے اجماع سے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس سے کہ ہمارے نبی کی شریعت قیامت تک ہے منسوخ نہیں ہوگی۔

یہ دلیل ان کی فاسد ہے اس لئے کہ نزول سے یہ مراد نہیں کہ وہ اتریں گے نبی ہو کر ساتھ ایسی شرع کے جو ہماری شریعت کی ناسخ ہو، اور نہ کسی حدیث میں یہ آیا ہے، بلکہ اس باب کی حدیثیں اور کتاب الایمان کی اور اس کے سوا اور حدیثیں صحیح وارد ہوئی ہیں کہ عیسیؑ حاکم عادل نازل ہوں گے اور ہماری شریعت کے ساتھ حکم کریں گے اور لوگوں نے جو ہماری شرع کی باتیں چھوڑ دی ہیں ان کو زندہ کریں گے۔

امام شوکانی اپنے رسالہ التوضیح فی تواتر ماجاء فی المھدی و الدجال و المسیح، میں لکھتے ہیں، کہ نزول عیسیؑ میں ۱۹ حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ پھر ان کو لکھا اور اس رسالہ کی حدیثیں اسی رسالہ سے ہم نے ذکر کی ہیں۔ حاصل یہ کہ اس شخص کا یہ دعوی کرنا کہ حضرت عیسیؑ فوت ہو گئے، دین میں ایک فساد عظیم برپا کرنا اور ابلیس لعین کا وسوسہ اور بہکانا ہے...

اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ حدیثیں متواتر آئی ہیں کہ مہدی اس امت سے ہوگا اور عیسیؑ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

اور آئمہ حدیث، اصول وفقہ، کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ احادیث متواترہ کا رد کرنا اور قبول نہ کرنا کفر ہے۔ علامہ احمد بن محمد قشاشی اپنی منظومہ عقائد میں کہتے ہیں کہ حدیث متواتر کا ردّ کرنے والا مبتدع اور خبیث الطبع ہے، حدیث متواتر کا ردّ کرنا آیہ محکمہ کا ردّ کرنا ہے اور علیم کے نزدیک کفر ہے۔ اور ان کے شاگرد شیخ ابراہیم بن حسن کردی بھی اس کی شرح میں یہی کہتے ہیں کہ خبیث الطبع اسلئے ہے کہ طبع پاکیزہ حق کو قبول کرتی ہے اور قرآن کی طرح متواتر احادیث میں بھی علم یقینی ہوتا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس مدعی مرزا قادیانی کی بدعت اور طبع بھی خبیث ہے جب کہ حق کو قبول نہ کیا اور حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے۔ اللہ اس سے محفوظ رکھے اور طریق صواب کی توفیق دے اور مستوجب عذاب سے بچاوے۔

اور اس کا استدلال کرنا آیت انّی متو فیک ... سے وفات عیسیؑ پر، سو اس پر کوئی دلیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیونکہ ظاہر آیت کے معنی بقول کرخی کے بغیر تقدیم وتاخیر کے یہ ہیں کہ میں تجھ کو بھر پور لینے والا ہوں یعنی لوگوں کے قتل کرنے سے محفوظ کر کے تیری اجل کو پورا کرنے والا اور مؤخر کرنیوالا ہوں اور تجھ کو آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور یہ اس لئے کہ توفی کے معنی شئی کو بھر پور لینے کے ہیں اور موت اس کی ایک نوع ہے اور احادیث صحیحہ کے موافق متبادر معنی آیت کے بھی بھر پور لینے کے ہیں، نہ اس کے ایک نوع یعنی موت کے۔ اور مفسرین نے اصلی معنی کو اس واسطے اختیار کیا ہے کہ احادیث صحیحہ میں ان کا نزول اور دجال کا قتل کرنا وغیرہ (دلائل حیات) وارد ہیں اور یہی معنی ہیں فلمّا توفّیتنی ...کے یعنی جب تو نے مجھ کو بھر پور آسمان کی طرف اٹھالیا۔

اور امام شوکانی اپنی تفسیر فتح القدیر میں فرماتے ہیں کہ فراء نے کہا اس کلام میں (از روئے معنی کے) تقدیم وتاخیر ہے۔ معنی یہ ہوئے کہ میں تجھ کو اٹھانے والا ہوں اور کافروں سے صاف وپاک کرنے والا ہوں اور مارنے والا ہوں تجھ کو آسمان سے اتار کر۔ اور ابوزید نے کہا یعنی تجھ کو (بھرپور) قبض کرنے والا ہوں۔ اور کشاف میں ہے کہ تیری اجل کو جہاں تک کہ میں نے لکھا ہے پورا کردونگا یعنی تجھ کو کفار قتل نہ کرسکیں گے تیری اصلی موت سے تجھ کو مارونگا، نہ ان کے ہاتھوں سے۔

اور مفسرین نے اس کے یہ معنی اختیار کئے ہیں اس لئے کہ صحیح یہ ہے کہ اللہ نے ان کو بغیر وفات کے اٹھالیا جیسا کہ اس کو بہت مفسرین نے ترجیح دی ہے۔ اور ابن جریر طبری نے اسی کو اختیار کیا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حدیثوں میں ان کا نزول اور دجال کا قتل کرنا صحیح ہو چکا ہے اور بعض نے وفات کے معنی نیند کے لئے ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں ہے کہ اللہ تم کو رات میں وفات دیتا ہے یعنی سلاتا ہے۔ اور بہت مفسرین یہی معنی نیند کے کرتے ہیں انتھی ما قال الشوکانی۔

اور آیت فلمّا توفّیتنی میں فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا کہ اللہ نے ان کو آسمان پر (زندہ) اٹھانے سے پہلے (تین یا سات ساعت) مارا تھا اور یہ قول باطل ہے اس لئے کہ احادیث سے ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ نہیں مرے اور آسمان پر اس زندگی کے ساتھ، جو دنیا میں تھی، زندہ ہیں یہاں تک کہ آخر زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔ اور آیت کے معنی یہی ہیں کہ جب تو نے مجھ کو آسمان کی طرف اٹھالیا۔ چنانچہ بعض نے کہا وفات، کلام اللہ میں تین معنوں پر آئی ہے۔ ایک بمعنی موت جیسا کہ اللہ کے اس قول میں اللّٰہ یتوفّی الانفس حین موتھا۔ دوم بمعنی نیند جیسے اللہ کے اس قول میں ھو الّذی یتوفّاکم باللّیل یعنی تم کو سلاتا ہے۔ سوم بمعنی رفع جیسا کہ اللہ کے اس قول میں فلمّا توفّیتنی یعنی تو نے مجھ کو اٹھالیا۔

اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ عیسیٰؑ زندہ اٹھائے گئے۔ انتہی۔ پس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی یہ گمان کرے کہ عیسیٰ زندہ نہیں ہیں مر گئے ہیں اور قیامت سے پہلے آسمان سے زمین کی طرف اپنی ذات بابرکات سے نہیں اتریں گے تو وہ گمراہ ہے، گمراہ کرنے والا، اور کتاب اللہ و سنت متواترہ اور اجماع اہل سنت کا مخالف ہے اور حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے۔ پس جو یہ دعوی کرتا ہے کہ مسیح وفات پا چکے اور وہ آسمان سے زمین کی طرف نہیں اتریں گے اور دعوی کرتا ہے کہ میں مثیل عیسی ہوں (جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے) ایسا شخص مفتری ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اسکی گمراہی کو لوگوں پر ظاہر کرے۔ بلکہ یہ اعتقاد رکھیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں مرے نہیں اور آخر زمانہ میں اپنی ذات بابرکات کے ساتھ نازل ہونگے اور مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اور اس مفتری کے کذب پر یہ بات بھی تائید کرتی ہے کہ نزول عیسی کا بعد وجود مہدی اور دجال کے ہوگا اور یہ دعوی کرتا ہے کہ میں مثیل عیسی ہوں (جس کا تم کو وعدہ دیا گیا) حالانکہ مہدی اور دجال ابھی تک نہیں ہوئے۔

اور مسلم میں حدیث ہے کہ عیسی دمشق کے سفید منارہ جانب شرق پر نازل ہوں گے اور شہر دمشق اور اس کا سفید منارہ قادیان اور اس کا منارہ نہیں اور یہ اس کے کذب اور افتراء اور گمراہی پر صریح دلیل ہے

نیز رسول اللہ ﷺ نے عیسیٰ کے اوصاف میں یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ ایک مرد ہیں، میانہ قد، گندم گوں، گیروے کپڑے پہنے ہوئے اتریں گے گویا کہ سر انکا ٹپکتا ہے اگر چہ ان کو تری نہیں پہنچی، اور یہ وصف کہ ان کے زمانہ میں آپس کے کینے اور بغض وحسد جاتے رہیں گے اور وہ مال کی طرف بلائیں گے تو اس کو کوئی قبول نہیں کرے گا اور مال کو لپیں بھر کر دیں گے۔ اور یہ وصف کہ وہ اسلام کے لئے قتال کریں گے۔ اور ان اوصاف شریفہ مذکورہ کا اس شخص مدعی مثیلیت مسیح میں وجود ہی نہیں اور اس کے کذب وافتراء پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ عیسی پر وحی نازل ہوا کرے گی جیسا کہ حدیث مسلم آئندہ دلالت کرتی ہے اور دعاوی اس مفتری کے الہامات کاذبہ یا عقلیہ واہیہ ہیں جو ان کی شان سے نہیں ہیں جن پر وحی آتی ہے۔

اور اسکے کذب پر یہ بات بھی دال ہے کہ مثیل مسیح کا لفظ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور محاورہ صحابہ اور سلف وخلف میں کہیں نہیں آیا۔ بلکہ یہ قول بدعت ہے، اس کو نکالا ہے اس شخص نے جس کو اللہ نے گمراہ کیا اور کان اور دل پر مہر لگائی اور آنکھ پر پردہ ڈالا ہے۔ پس اللہ کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے۔ اس کے علامات کذب سے یہ بھی ہے کہ عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں، اور اس کا باپ دادا موجود ہیں۔

غرض کہ اس میں ایسے صفات نہیں ہیں جو اس کے دعوی کی تصدیق کریں بلکہ اس کے کل دعوی جھوٹے ہیں جو اس کی گمراہی اور کوتاہی عقل اور فساد رائے پر دلالت کرتے ہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیوطیؒ کے فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ سیوطی سے عیسیٰؑ اور ان کے رہنے کی جگہ کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ دوسرے آسمان پر زندہ ہیں اور نہ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں فرشتوں کی طرح ہمیشہ تسبیح پڑھتے ہیں۔

شیخ حسن عدوی مالکی اپنی کتاب مشارق الانوار میں فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ اجھوری سوال کئے گئے کہ جبریل عیسی پر آسمان سے نازل ہوں گے یا نہیں؟ تو جواب دیا کہ جبریل ان پر نازل ہوں گے جیسا کہ صحیح مسلم میں ذکر یاجوج ماجوج میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ، عیسیٰؑ پر وحی نازل کرے گا کہ میں نے ایسے بندے ظاہر کئے ہیں جن کے ساتھ جنگ کی کسی کو طاقت نہیں پس میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ۔ الخ۔ پس یہ حدیث نزول جبریل میں دلیل ظاہر ہے اور حدیث وفات میں جبریل کا یہ قول کہ یہ آنا میرا زمین میں آخری ہے، سو یہ حدیث ضعیف ہے۔

اور منجملہ اس کی گمراہی کے اس کا یہ دعوی ہے کہ میں اللہ کی طرف سے ملہم ہوں اور الہام حجت ہے قائم مقام دلائل شرعیہ کے۔ اور اس کی غرض اس سے اپنے اس دعوی کو صحیح کرنا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں حالانکہ وہ اس میں کاذب اور اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے کیونکہ یہ کل دعوی اس کے خیالات کاذبہ اور اٹکلیں ہیں۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ معاویہ نے فرمایا کہ بچو خیالات اور اٹکلوں سے جو لوگوں کو گمراہ کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بعض یہود ان پڑھ ہیں کتاب کو نہیں جانتے مگر.... اپنی آرزوئیں اور ان کے پاس نہیں مگر اپنے خیال۔ اور الہام حجت شرعیہ نہیں ہے جس سے اثبات یا نفی کسی حکم کی ہو سکے جیسا کہ آئمہ حدیث واصول وفقہ کے نزدیک مقرر ہے۔ حافظ ابن حجر جو فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اس امت کے محدث کا الہام جب متحقق ہو تو اس سے کسی امر کے اثبات یا نفی کا حکم نہیں لگا سکتے بلکہ اس کو قرآن و حدیث پر پیش کرنا لابد ہے اگر ان کے موافق ہو تو عمل کرے ورنہ ترک کرے۔ اور وقوع اس کا اگرچہ ممکن ہے لیکن نادر ہے اور وہ بھی اس شخص کو جس کے کام کتاب وسنت پر مبنی ہوں۔ انتہی۔

اور یہ مفتری وفات عیسیٰؑ اور مثیل مسیح اور ملہم ہونے کا مدعی ہے، اس کے الہامات کتاب وسنت کے موافق نہیں ہیں اور نہ اس کے کام کتاب وسنت پر مبنی ہیں۔ بلکہ کتاب وسنت حیات عیسیٰؑ پر دلالت کرتی ہیں اور اس پر کہ وہ آخر زمانہ میں زمین کی طرف حاکم عادل ہو کر نازل ہوں گے..

اور لفظ مثیل عیسی کتاب وسنت میں وارد نہیں ہوا اور نہ صحابہ اور سلف وخلف سے ثابت ہے بلکہ یہ قول محدث ہے اور ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پس یہ الہام اس کا جو کتاب اور سنت اور اقوال سلف وخلف اور کل اہل سنت کے مخالف ہے الہامات شیطانیہ اور خواہش ہائے نفسانیہ سے ہے..

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ جو لوگ ہدایت کے بعد گمراہ ہو جاتے ہیں جھگڑالو ہوجاتے ہیں۔ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی وغیرہ نے ابو امامہ سے، اور حق میں مثل دعوی اس کا ذب فاجر کے اللہ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہ لوگ جھگڑالو ہیں۔ پس علماء مسلمین اور حکام مومنین سے جو قدرت رکھتا ہے اس پر واجب ہے اس مفتری کا ذب کو ان جھوٹے دعووں سے منع کرنا اور ادب دینا جس سے وہ رک جائے اور ادب دینا اس کو جو اس کی مدد کرے اور اس کو اور اس کی دوستی کو اللہ کے واسطے چھوڑ دیں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے کہ مومنوں کو اللہ و رسول کے دشمنوں کا دوست نہ پاؤ گے اگرچہ انکے باپ یا بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور دلائل عقلیہ یا کتاب وسنت کے ماسواء سے جو اس نے استدلال کیا سو اسکی طرف کوئی التفات نہیں کرتا مگر جو نفسانیت کا تابع اور چاہ ضلالت میں پڑا ہو۔

یہ اس فقیر نے کلام آئمہ محققین اہل معرفت وتمکین سے جو ظاہر ہوا لکھا ہے پس صواب اللہ کی طرف سے ہے اور خطا میری اور شیطان کی طرف سے ہے... یہ رسالہ دوشنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بھوپال میں مکمل ہوا۔ بعد فراغ تحریر ہذا میرے پاس یہ سوال آیا جو اس مفتری کا ذب کے بارے میں ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں اور جو قرآن وحدیث کو اس نے ظاہر سے پھیرا ہے کیا یہ تحریف مذموم یہودیوں کی سی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

تو میں نے جواب دیا۔ واضح ہو کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں یہود کی مذمت یوں فرمائی ہے: (ترجمہ) یہود کلام الہی کو اس کے ٹھکانوں سے پھیرتے ہیں اور بھول گئے ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے جو ان کو تھی اور ہمیشہ تو خبر پاتا ہے ان کے دغا کی۔

اور اس شخص مسئول عنہ کی تحریف اور اس کے نصوص کو ظاہر سے پھیرنا بلاشک یہود کی سی تحریف ہے۔ امام ابن قیمؒ، اغاثۃ اللھفان میں فرماتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے کہ توریت جو یہود کے پاس ہے اس میں تحریف لفظی ہے یا معنوی۔ اس میں تین قول ہیں ایک طائفہ نے کہا ہے کہ کل یا اکثر مبدل ہے۔ اور بعض نے غلو کیا کہ اس کے ساتھ استنجاء جائز ہے۔ ایک گروہ نے آئمہ حدیث وفقہ وکلام سے یہ کہا کہ تبدیلی فقط تاویل میں واقع ہوئی ہے۔ امام بخاری اپنی صحیح میں یحرّفون کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ دور کرتے ہیں کلام کو اس کے ٹھکانے سے۔ اور لفظ کتاب کو کتب اللہ سے کوئی زائل نہیں کرتا لیکن اس کی بے جا تاویل کرتے ہیں۔ اور رازی نے یہی اختیار کیا ہے اور میں نے اپنے شیخ (ابن تیمیہؒ) سے سنا وہ کہتے تھے فضلاء کے درمیان اس میں نزاع واقع ہوئی ہے پس اس قول کو صحیح اور غیر کو ضعیف کہا۔ پس اس پر ان کا انکار کیا گیا تو اس نے پندرہ نقلیں اپنی تائید میں پیش کیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا مقصود اور غرض اس کلام ابن قیمؒ سے یہ ہے کہ بموجب مذہب بخاری وغیرہ کے یہ مفتری بھی تحریف معنوی آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ میں یہود کے مشابہ ہے اور جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اس کی تاویل یہود کی سی تاویل معنوی نہیں ہے پس وہ بھی مثل اس کے گمراہ ہے گمراہ کرنے والا۔ اور جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔

پھر بعد فراغ اس تحریر کے میں ایک واقعہ پر مطلع ہوا جس کو ابن تیمیہؒ نے اپنے رسالہ بغیة المرتاد فی الردّ علی المتفلسفة و القرامطة و الباطنیة اهل الالحاد من القائلین بالحلول و الاتحاد میں ذکر کیا ہے کہ ہمارے پاس شہر دمشق میں ایک بڑا شیخ مشہور تھا جس کو ابن ہود کہتے تھے اور جن وحدت وجودیوں کو ہم نے دیکھا ہے وہ ان سب میں زہد و معرفت و ریاضت میں بہت بڑا تھا اور ابن سبعین کی بہت تعظیم کرتا تھا اور اس کو ابن عربی اور اس کے غلام ابن اسحاق پر بھی فضیلت دیتا تھا اور بہت سے بڑے اور چھوٹے اس کے حکم کی اطاعت کرتے تھے اور اس کے مریدان خاص اس کے حق میں یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ابن ہود، مسیح ابن مریم ہے اور کہتے تھے کہ اس کی ماں کا نام بھی مریم ہے اور وہ نصرانیہ تھی اور نسبت حدیث رسول کی کہ تم میں ابن مریم اترے گا، تو ان کا عقیدہ تھا کہ وہ یہی ابن ہود ہے اور اس پر حضرت عیسیٰؑ کی روحانیت نازل ہوئی ہے۔ اور مناظرہ کیا مجھ سے اس بارہ میں اس شخص نے جو ان لوگوں کے نزدیک اس وقت فلسفہ وغیرہ میں سب سے افضل تھا، علاوہ اس کے زہد و تصوف میں بھی دخل رکھتا تھا اور اس معاملہ میں ان سے کئی گفتگوئیں اور مناظرے واقع ہوئے کہ ان سب کے ذکر کرنے سے طول ہوتا ہے یہاں تک کہ میں نے ان کے دعوی کا بطلان ان احادیث صحیحہ سے اچھی طرح بیان کردیا جو نزول عیسی میں آئی ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کے وہ اوصاف بیان کئے جو ابن ہود پر مطابق نہیں آتے اور میں نے خرابی ان کی قرمطہ کی جس میں وہ داخل ہوگئے تھے وضاحت سے بیان کردی یہاں تک کہ میرا ان کا مباہلہ ٹھہرا اور میں نے ان سے حلف اٹھا کر کہہ دیا کہ جن باتوں کا تم انتظار کرتے ہو ہرگز پوری نہ ہونگی اور اللہ اس شیخ کا یہ ڈھکوسلا پورا نہیں کرے۔ سو اللہ نے میری ان سب قسموں کو سچا کیا اور اللہ کا شکر ہے یہ بھی اس واسطے ہوا کہ میں ان کے نزدیک معظم تھا اور مجھ کو خوب جانتے تھے ورنہ وہ تو یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ سب لوگ ان کی حقیقت اور باریک بھیدوں سے محجوب ہیں اور لوگ ان کے نزدیک مثل چوپایوں کے ہیں۔ انتہی۔

اس حکایت میں میری اس تحریر کی پوری تائید ہے کہ اوصاف عیسیٰؑ کے ابن ہود کی طرح مرزا پر مطابق نہیں آتے۔ و للّٰه الحمد علی ذلک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ فضل رحمانی

بجواب اوہام غلام قادیانی

قاضی فضل احمد لدھیانوی حمد وثنا کے بعد لکھتے ہیں :

آج کل (شعبان ۱۳۱۴ھ) میں ایک کتاب مسمی بانجام آتھم تصنیف مرزا غلام احمد قادیانی دیکھنے میں آئی ہے ... مرزا صاحب نے جو روش تحریر اس کتاب میں اختیار کی ہے اہل اسلام تو کیا دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی نہایت ناپسند ہوئی اور بنظر تحقیر دیکھی گئی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے احکامات الٰہی واحادیث رسول اکرم ﷺ واقوال وافعال جمہور کا نعوذ باللہ صرف اغماض ہی نہیں کیا بلکہ بصورت انکار ان کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ بطور نمونہ ایسی چند آیات واحادیث واقوال وافعال بزرگاں پیش کرتا ہوں۔

☆ خدا ورسول کے احکام سے مرزا کی مخالفت :

اللہ تعالی نے فرمایا: و اعتصمو بحبل اللّٰہ جمیعاً وّلا تفرّقوا ۔

یعنی خدا کے دین کو سب اکٹھے ہو کر مضبوط پکڑو اور متفرق نہ ہو جاؤ۔

ولا تکونوا کالّذ ین تفرّ قوا و اختلفوا

یعنی تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے فرق اور اختلاف کیا۔

ان ہر دو آیات کی تعمیل مرزا صاحب نے یہ کی کہ تمام اہل اسلام سے ایسی تفریق اور تخالف پیدا کر لی کہ کسی کو بھی اپنے ساتھ نہیں رکھا۔ حتی کہ حضرت رسول خدا ﷺ سے لے کر آج تک کوئی بھی آپ کے عقاید کے ساتھ متفق نہیں ہوا۔

خداوند کریم کا حکم ہے: انّما المؤمنون اخوۃ فا صلحوا ذا ت بینکم

یعنی مسلمان سب بھائی ہیں، بھائیوں میں اصلاح کرو۔

اس حکم کی تعمیل مرزا صاحب نے ایسی کی کہ بجائے اصلاح کرنے کے اور آتش فساد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتعل کر دی اور اپنے خاص بھائیوں کو دشمن بنا لیا۔

اللہ تبارک وتعالی کا حکم ہے: و لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم ۔

یعنی آپس میں مت جھگڑو، سست ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔

اس کی تعمیل میں مرزا صاحب نے رفع تنازع کے لئے ایسی کوشش کی کہ کوئی وقت، کوئی ساعت، جھگڑے فساد سے خالی ہی نہیں رکھی۔ کبھی کوئی کتاب، کبھی کوئی رسالہ، کبھی کوئی اشتہار نکالے ہی گئے جس سے جھگڑوں میں روزافزوں ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک پہونچے کہ ایک اشتہار (یکم جنوری ۱۸۹۶ء) جمعہ کے روز کی تعطیل کا نکالا اس میں اپنے مسلمان بھائیوں کے برخلاف گورنمنٹ کو اس امر کی توجہ دلائی کہ مسلمان لوگ گورنمنٹ کے ساتھ باغیانہ خیال رکھتے ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ جو لوگ نماز جمعہ نہیں پڑھیں گے وہ سرکار کے باغی اور بدخواہ سمجھے جائیں۔ مطلب اس کا یہ تھا کہ جو لوگ بباعث نہ پورا ہونے شرائط جمعہ کے شہروں یا دیہات میں نماز جمعہ نہیں پڑھتے وہ باغی سمجھے جاویں۔

حکم خداوندی ہے: و لا تفسدوا فی الارض۔ یعنی مت فساد کرو بیچ زمین کے۔

و لا تلمزوا انفسکم و لا تنا بزوا با لالقا ب ۔ بئس الا ثم الفسوق بعد الا یمان یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو۔

مگر افسوس مرزا صاحب کو فساد اور جھگڑوں میں ہی مزہ اور رونق ہے۔ طبیعت کا لگاؤ اور رجحان اسی طرف ہے۔ انہوں نے انجام آتھم میں علماء اور سجادہ نشینوں میں سے کسی کو دجال، کسی کو بطّال، کسی کو شیخ نجدی، کسی کو شیطان، کسی کو فرعون، کسی کو ہامان وغیرہ لقبوں سے یاد کیا ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں: قو لوا للنّاس حسناً لوگوں سے نیک اور بھلائی کی بات کہو۔

مرزا صاحب ایک ہی جسم میں ملہم، مجدد، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی مسعود ہیں لیکن ان کی زبان بے عنان سے فحش گالیاں مسلمان بھائیوں بالخصوص مولوی صاحبان اور سجادہ نشینوں کو دی جاتی ہیں جیسے بدذات، بے ایمان، دجال لعین، شیطان، فرعون، ہامان، ظالم، یہودی، بطال، خبیث، گدھے، کتے، سور، وغیرہ۔

{ احادیث، جن سے مرزا صاحب نے روگردانی کی:

حضرت معاذؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے توحید، نماز اور زکوۃ، روزہ اور حج، صدقہ، تہجد اور جہاد کا ذکر فرما کر ارشاد کیا کہ کہو تو بتاؤں تمہیں ان سب کی جڑ اور اصل کو۔ معاذؓ نے کہا ہاں اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نبی ﷺ ۔آپ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا کہ اس کو روکے رہو۔ (ترمذی۔ابن ماجہ)

۲۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من صمت نجا ۔ جو چپ رہا نجات پا گیا۔

۳۔ صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو لعنت کہنا مانند قتل کرنے اسکے ہے۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

۵۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گالی دینا مسلمان کو بڑے گناہ کی بات ہے۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گالی بکنے والا اور بے حیائی کی بات کرنے والا ہو، اسلام میں سے اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ (امام احمد، اور ابن ابی الدنیا بسند صحیح)

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے مسلمان طعنہ کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور فحش کہنے والا اور نہ بے ہودہ گو۔ (ترمذی۔بیہقی)

۸۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کی مدد چھوڑے، نہ اس کو ذلیل سمجھے۔

۹۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتاؤں وہ عمل جو روزہ صدقہ نماز سے افضل ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے کہا ہاں فرمایئے ۔آپ ﷺ نے فرمایا، صلح کرانا آپس میں۔ اور فساد ڈالنا، یہ خصلت دین کی جڑ اکھاڑنے والی ہے۔

۱۰۔حضرت موسیٰ نے اللہ تعالی سے عرض کی تیرے نزدیک تیرے بندوں میں کون سا بہت عزیز ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ کہ جب اسے کسی کی طرف سے ایذا پہنچے تو اس کو بخش دے۔

} اس کے بعد قاضی فضل احمد صاحب نے آثار صحابہ وتابعین اور اقوال وافعال علماء و مشائخ کا ذکر کیا ہے اور پھر مرزا صاحب کے ان الہامات وتحریرات کا ذکر کیا ہے جن پر خود مرزا نے عمل نہیں کیا۔ مثلاً

۱۔ انجام آتھم صفحہ ۵۵ میں کہا: مجھ کو خدا نے الہام کیا ہے کہ تلطف با لنّاس و ترحم علیھم ۔یعنی لوگوں کے ساتھ لطف اور مہربانی اور رحم کر۔

۲۔ اور اس انجام آتھم کے صفحہ ۶۰ میں ہے:

مجھے الہام ہوا ہے یا داؤد عامل بالنّاس رفقاً و احساناً ۔

۳۔ ہر ایک صاحب کی خدمت میں جو اعتقاد اور مذہب میں ہم سے مخالف ہیں، بصد ادب اور عجز عرض کی جاتی ہے کہ اس کتاب کی تصنیف سے ہمارا ہرگز یہ مطلب اور مدعا نہیں ہے جو کسی کے دل کو رنجیدہ کیا جائے ۔ (براہین احمدیہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بخدمت جملہ صاحبان یہی عرض ہے کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے تصنیف کی گئی ہے اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس میں کسی بزرگ یا پیشوا یا کسی فرقہ کی کسرشان آوے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایۃً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجہ کا شریرالنفس خیال کرتے ہیں۔ (براہین احمدیہ۔ص ۸۳)

۵۔ ناظرین پر واضح رہے کہ ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات ومجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلاف تہذیب ہونے کے ان لوگوں کیلئے مضر بھی ہے جو مخالفت رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ وجہ یہ کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی دل کو رنج پہنچ جائے، تو پھر برہمی طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ ایسی دلآزار کتاب پر نظر بھی ڈالے۔ (شحنہ حق۔صفحہ۔الف)

(قاضی صاحب بتاتے ہیں کہ جہاں تک عمل کی بات ہے) مرزا صاحب نے نہ تو احکام الٰہی کی تعمیل کی، نہ احکام رسول ﷺ پر کچھ توجہ کی، اور نہ اپنے الہامات کی پرواہ کی۔ ..جب یہ حالت ہے تو مرزا صاحب کے پاس کیا خاص وجہ ہے کہ باوجود ایسے صریح اور بدیہی احکام کی عدم تعمیل پر بھی لوگوں سے اپنی مسیح موعودی اور تاویلات خانہ زاد کو منوانا چاہتے ہیں۔

البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولوی صاحبان وسجادہ نشینوں نے کیوں مرزا صاحب پر تکفیر کا فتوی دیا؟ اور ممکن ہے کہ مرزا صاحب فرمائیں کہ جب انہوں نے کفر کے فتوے میری نسبت دیئے تو میں نے بھی ترکی بترکی گالیاں دیں۔...

یہ مانا کہ مرزا صاحب کو جب انہوں نے کافر کہا، دجال کہا، تب مرزا صاحب نے غصہ میں گالیوں سے بدلہ لیا۔ مگر افسوس مرزا نے یہاں بھی حکم خداوندی

فا صفح الصّفح الجمیل، اور و الکا ظمین الغیظ و العا فین عن النّاس و اللّٰہ یحب المحسنین،

کی تعمیل پر توجہ نہیں کی، بلکہ غضب وغیظ میں آ کر ایسی کاروائی کی ہے کہ تمام کوشش مسیح موعود ہونے کو یک دم ملیا میٹ کر دیا۔ تمام احکامات الٰہی واحادیث رسول ﷺ اور الہامات ووحی خود کے برخلاف ایسی چال چلے جس سے عوام کو بدظنی پیدا ہوگئی۔

مرزا صاحب! بجائے اس کے کہ آپ مسلمانوں کے بزرگ علماء مشائخ کو گالیاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر اپنا دشمن بنا لیتے، مناسب یہ تھا کہ اپنے اعجاز مسیحی اور ہدایت مہدویت سے ان کو گرویدہ کر کے اپنا حامی بنا لیتے اور کرامات وخوارق عادات کا اثر ان کے دلوں پر ڈال کر اور اپنی دعا سے، جو بجلی کی طرح کودتی ہے (انجام آتھم۔ ص ۲۷۵)، اپنی طرف جذب کر دیتے مگر افسوس آپ نے ایسا نہیں کیا۔...

(اس کے بعد قاضی فضل احمد فرماتے ہیں کہ اب میں اختصار کے ساتھ مرزا صاحب کی کتاب انجام آتھم وضمیمہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں)۔

☆ خلاصہ انجام آتھم مع جواب:

ڈپٹی عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور مر گیا۔ پہلی تاریخ مقررہ (۵ ستمبر ۱۸۹۴ء) تک جو نہیں مرا، تو اس کا باعث یہ تھا کہ اس نے رجوع الی الحق کر لیا تھا۔ پھر جب ہم (مرزا) نے ۳۰ نومبر ۱۸۹۵ء کو اشتہار دیا تھا کہ اگر اس نے رجوع الی الحق نہیں کیا تو قسم کھاوے، اس نے قسم نہیں کھائی، اس لئے وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مر گیا اور ہماری الہامی پیشین گوئی کے مطابق مرا۔ (ملخصاً از ابتداء تا ص ۳۳)

اور صفحہ ۲۱ میں مرزا صاحب نے جلی قلم سے لکھا ہے:

> اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔

(اس کے بعد ۵ جون ۱۸۹۳ء والی پیش گوئی بابت آتھم نقل کر کے قاضی صاحب نے بتایا ہے کہ) اس پیش گوئی کی میعاد کے پندرہ ماہ ۵۔۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی رات پورے ہوئے تھے۔ اس تاریخ کی کیفیت اخبار وفادار مطبوعہ ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء کے پرچہ سے بالفاظ ذیل نقل ہے:

> مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی مسٹر عبداللہ آتھم کی موت کی نسبت لاہور میں ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی رات تک بڑا چرچا رہا کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی کے اختتام کا وقت آج رات کو ختم ہے۔ جا بجا بڑے مجمعے اور طرف دار پارٹیوں کے لوگ مختلف قسم کے خیالات ظاہر کرتے رہے۔ ایسے ہی امید کی جاتی ہے کہ پنجاب کے تمام مقامات میں یہی کیفیت ہوگی۔ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی صبح کو مسٹر عبداللہ آتھم کی پارٹی بشاش اور مرزا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی پارٹی مغموم و پریشانی کی حالت میں تھی۔

پھر اخبار وفادار ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء میں لکھا ہے:

مرزا قادیانی کی پیش گوئی اور مسٹر عبداللہ آتھم کی مذہبی صداقت

مرزا قادیانی کی مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت پہلی پیش گوئی غلط، جھوٹ، اور سراسر جھوٹ ثابت ہونے پر بعض عام اور بازاری لوگ ناواقفیت سے اسلام پر بڑے نامعقول فقرات اور اعتراض جماتے ہیں اور خاص لوگ مگر غیر مذہب والے متانت سے اپنے مذہبی تعصب کے خیالات کے ظاہر کرنے میں اپنا زور قلم دکھا رہے ہیں جو بے شک زبردستی اور غلطی کر رہے ہیں۔ پہلے خیال کے لوگ مذہبی امور سے ناواقف ہیں مگر دوسرے واقف ہو کر اسلام کی تحقیر پر وضعداری سے کمر بستہ ہیں۔

ہم ان دونوں خیالات والوں کی علت غائی مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشگوئی سمجھتے ہیں نہ کچھ اور۔ جس کی وجہ سے ہم بلا تامل اصول مذہب اور مذہبی اشتعال کی وجہ سے ایسا کہنے میں دریغ نہیں کرتے کہ اسلام ایسے صادق مذہب اور اسلام کے بانی صادق پیغمبر خدا ﷺ کے اصول مذہب کو بدنام اور ان کی تحقیر کرنے والا مرزا قادیانی ہے نہ کوئی اور۔ جس کے بعد ہم ایسا کہنے میں بے اختیار ہیں کہ:

او مرزا! قادیانی! اور جھوٹے مسیح موعود! او غلام! او عبدالدراہم والدنانیر مرزا! خداوند خدا تجھے تیری بدنیتی اور تیری جھوٹی پیش گوئی کے صلہ میں اور (نہیں؟) تو خیر کم سے کم تیری جھوٹی پیش گوئی کے نتیجہ کے تمام فقرات کا تجھ پر ہی خاتمہ کر کے تمام دنیا میں تجھے عبرت مجسم بنا کر اسلام کی صداقت کی زیادہ تر صریح نظیر قائم کرے اور عام طور پر بتلا دے کہ تیری ایسی بدنیتی سے شہرت پسندی کے خیال سے ایسی جھوٹی پیش گوئی کرنے والے دنیا میں ایسے ذلیل ہوا کرتے ہیں۔

ناظرین! مرزا قادیانی نے پہلے یہ پیش گوئی کی جو شرمناک طور پر غلط ثابت ہوئی کہ آج سے ۱۵ ماہ تک آتھم بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا اور میری پیش گوئی کبھی نہ ٹلے گی خواہ زمین و آسمان ٹل جائیں۔ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو آفتاب غروب نہیں ہو گا جب تک آتھم نہیں مرے گا۔ اگر میری پیش گوئی جھوٹ ہو، تو مجھے ذلیل سمجھا جاوے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، میرا روسیاہ کیا جاوے اور مجھے لعنتی سمجھا جاوے، وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اب ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اسی مرزا نے جو پیش گوئی شائع کی ہے اس کے پورے اندراج سے گریز کر کے اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:

آتھم نے اپنے دل میں عظمت اسلام اور اسلام قبول کرلیا ہے جس کی وجہ سے وہ ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ ہاں اب بھی اگر وہ عام مجمع میں اسلام کے خلاف کہدے تو وہ ایک سال کے اندر مرجاویگا اگر نہ مرے تو میں ایک ہزار روپیہ اسے ایک سال کے بعد دونگا

ناظرین! آپ نے مرزا کی پہلی پیش گوئی کے فقرات ملاحظہ فرمائے ہوں گے اب دور اندیشی سے توجہ کے ساتھ خیال فرماویں کہ جس صورت میں مرزا کی پیش گوئی ایسی فاش غلط اور جھوٹی ثابت ہو چکی ہے تو کیوں نہ آپ دعا کریں گے کہ خدا تعالی ایسے شخص کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے جس کا مرزا قادیانی مستوجب ہے۔ پس کیوں نہ آپ آمین کہیں اور کیوں نہ خدا کی طرف سے ایسے شخص پر اس کا قہر نازل ہو جس نے کہ اسکے پیغمبر ﷺ کے برخلاف اپنے جھوٹے الہام کے نام سے عام شورش پھیلا دی۔ اے خدا تو ایسے مذہبی رخنہ انداز شخص کو دنیا سے ناپید کر اور ضرور کر۔ اور ہماری دعا ہے کہ تو حق پسند ہے، چونکہ مرزا نے محض بدنیتی اور جھوٹے الہام کے ذریعہ سے غریب عبداللہ آتھم اور اس کے متعلقین کو پندرہ ماہ تک مشوش اور پرخطر رکھا، تو اپنے انصاف سے کم سے کم پندرہ ماہ تک اسے نہایت سختی کے ساتھ دنیا سے اٹھالے تاکہ تیری قدرت اور تیرے پیغمبر ﷺ کے سیدھے راستہ میں پھر ایسے ٹائپ کے کسی دوسرے مسیح موعود کو رخنہ اندازی کا موقعہ نہ ملے۔

ناظرین! یہ جو کچھ لکھا گیا ہے مرزا کی پہلی پیش گوئی کے جھوٹ ثابت ہونے کی وجہ سے ہے۔ ذرا دوسری پیش گوئی کی تکذیب بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اے ہے! یہ شخص مسلمان ہے۔ اور اے تو یہ مسلمانی اسی کا نام ہے! خدا ایسے مسلمانوں اور ایسی مسلمانی سے بچاوے۔ مرزا کی جدید پیش گوئی کے بعد مسٹر آتھم کا ایک خط ہمارے پاس پہنچا ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں، وھو ہذا:

میں خدا کے فضل سے تندرست ہوں اور آپ کی توجہ صفحہ ۸۱۔۸۲ مرزا صاحب کی بنائی ہوئی کتاب نزول مسیح موعود کی طرف دلاتا ہوں جو میری نسبت اور دیگر صاحبان کی نسبت موت کی پیش گوئی ہے۔ اسے شروع کر کے آج تک جو کچھ گذرا ہے ان کو معلوم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔اب مرزا صاحب کہتے ہیں کہ آتھم نے دل میں اسلام قبول کر لیا ہے اس لئے نہیں مرا۔ خیر ان کو اختیار ہے جو چاہیں سو کہیں ۔ جب انہوں نے میرے مرنے کی بابت جو چاہا سو کہا اور اس کو خدا نے جھوٹا کیا ،اب بھی ان کو اختیار ہے جو چاہیں سو تاویل کریں، کون کسی کو روک سکتا ہے۔ میں دل سے اور ظاہر سے پہلے بھی عیسائی تھا اب بھی عیسائی ہوں اور خدا کا شکر کرتا ہوں ۔ جب میں امرتسر میں جلسہ عیسائی بھائیوں میں شامل ہونے کو آیا تھا تو وہاں بعض اشخاص نے پہلے تو ظاہر کر دیا تھا کہ آتھم مر گیا ہے،نہیں آوے گا۔ جب مجھے ریلوے پلیٹ فارم پر دیکھا گیا تو کہنے لگے کہ یہ آتھم کی شکل کا ربڑ کا بنا ہوا آدمی ہے ۔انگریز حکمت والے ہیں ،ربڑ کے آدمی میں کل لگا دی ہے ۔ایسی باتوں کا جواب صرف خاموشی ہے۔ میں راضی وخوشی تندرست ہوں۔ ویسے ایک دن مرنا تو ضرور ہی ہے، زندگی موت صرف رب العالمین کے ہاتھ میں ہے۔ اب میری عمر ...سال سے زیادہ ہے اور جو کوئی چاہے پیش گوئی کر سکتا ہے کہ ایک سو سال کے اندر اندر اس وقت کے جو باشندے اس دنیا کے ہیں سب مر جاویں گے۔

کیوں مرزا جی ! یہی آتھم کے اسلام قبول کرنے کا ثبوت ہے اور اسی پر آپ ایک ہزار روپئہ ..انعام میں دیتے ہیں ۔مرزا جی آپ کے بال سفید ہو گئے ہیں اب تو ایسی جھوٹی پیشگوئیوں سے توبہ کرو۔ یہ جھوٹا خضاب بجائے بال سیاہ کرنے کے چہرہ مبارک سیاہ کر رہا ہے ۔کیا اچھا ہوتا کہ آپ سچائی کی مہندی لگا کر دنیا کے تمام لوگوں میں اور علمائے دین کے سامنے سرخرو ہو جاتے مگر یہ کب ۔ جب آپ جھوٹے مسیح موعود بننے کا دعویٰ نہ کرتے ۔اب تو جو حال جھوٹ بولنے والوں کا چاہیے وہی آپ کا مناسب ہے بلکہ انسب ہے ۔مرزا قادیانی کی بابت ہم عام لوگوں کو عموماً اور عیسائی صاحبان کی خدمت میں خصوصاً عرض کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی پیش گوئی اگر درست نہیں ہوئی تو اس کا الزام مرزا کی ذات خاص پر آ سکتا ہے خدانخواستہ اسلام کے پاک اور سچے اصول پر مرزا کی نسبت پہلے ہی انڈیا کے علماء وفضلاء شائد تکفیر کا فتنہ صادر کر چکے ہیں ایسے شخص کی دروغ گوئی کا اثر ہرگز ہرگز اسلام کی سچائی پر کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ سچے مسلمان مرزا کی پیش گوئی کو ہمیشہ نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔(اخبار وفادار)

دوم ۔ مرزا صاحب کا مرید خاص لودیانوی میاں الہ دین جلد ساز (اگرچہ اس تحریر کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث اصحاب بدر میں اس کا نام نہیں لکھا گیا) اخبار نور علی نور میں مرزا صاحب کا بہت شد و مد کے ساتھ دروغ گو ہونا لکھتا ہے۔ تھوڑا سا خلاصہ اس کا بھی پیش ناظرین کرتا ہوں:

اب چونکہ اس پیش گوئی کی میعاد گذر کر بارہ تیرہ روز ہو لئے اور عبداللہ آتھم عیسائی اب تک زندہ اور بالکل تندرست ہے اور مرزا صاحب نے اپنے اشتہار فتح الاسلام میں جو تاویل کی ہے وہ بالکل قابل اطمینان نہیں ہے، پس ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے المرء یؤخذ باقرارہ آدمی اپنے اقرار کے سبب آپ گرفتار ہوتا اور پکڑا جاتا ہے۔ اور ہم مرزا صاحب کے عقائد جدیدہ، یعنی اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دینا، نہیں مانتے۔ ہمارے وہی عقاید ہیں جو پیغمبر ﷺ اور آپ کے اصحاب اور سلف صالحین فرقہ اہل سنت والجماعۃ سے برابر اب تک منقول اور متواتر ہیں۔

والسلام العبد کمترین الہ دین جلد ساز لدھیانوی۔ اخبار نور علی نور ۷ استمبر ۱۸۹۴ء

(قاضی فضل احمد لکھتے ہیں): اب میں عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کے اشتہار پیشین گوئی میں کوئی، اگر، مگر کا لفظ نہیں تھا اور نہ اس میں رجوع الی الحق کی شرط تھی۔ لیکن مرزا صاحب کی تاویلات کا پھاٹک کھلا ہے، تاویل درست ہو نہ ہو۔.. غلط ثابت ہونے پر کوئی نہ کوئی تاویل ضرور ہی کر دیں گے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ آتھم کی عمر ۶۸ سال سے زیادہ تھی جس وقت مرزا کی پیش گوئی سے بچ رہا تھا۔ اس سے بھی واضح ہے کہ آتھم اپنے پاؤں قبر میں لٹکائے بیٹھا تھا، آج نہ مرتا، کل مرتا مگر افسوس کہ اس وقت نہ مرا، تاکہ مرزا کی پیش گوئی سچی ہو جاتی۔ نیز قارئین کو یہ بھی یاد رہے کہ مرزا صاحب کی شرط اس بات پر تھی کہ میں مسیح موعود ہوں اور اس بات میں سچا ہوں، اسلام کی حقانیت پر شرط نہیں تھی۔ اگر صرف اسلام کے ہی مقابلہ میں ایسی شرط کی جاتی تو یہ ضرور تھا کہ مرزا صاحب کامیاب ہو ہی جاتے۔ مگر ان کا دعوی ایسا تھا جو خود اہل اسلام کے ہی مخالف اور غلط اور دروغ تھا۔ اسی لئے مرزا صاحب سخت مایوسی کی حالت میں ناکام رہے کیونکہ اہل اسلام کی طرف سے تو پہلے ہی بری نظر سے دیکھے جاتے تھے اور تکفیر کی تشہیر میں نزدیک و دور مشہور تھے یہی وجہ تھی کہ انہوں نے مولویوں اور سجادہ نشینوں کی گالیوں سے خبر لی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ خلاصہ رسالہ، خدا کا فیصلہ، مع جواب

یہ رسالہ صفحہ ۳۴ سے ۴۱ تک ہے۔ اس میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

{ الف۔ جیسا کہ ہم کتاب ست بچن میں سکھ صاحبان کو مخفی چولہ کی تمام گرو کے چیلوں کو زیارت کرادی ہے اسی طرح ہم یسوع کے شاگردوں کو بھی ان کے تین مجسم خداؤں کے درشن کرادیتے ہیں۔ (اور تین تصویریں بنائی ہیں بیٹا یسوع کی شکل پر، روح القدکبوتر کی شکل پر، باپ آدم کی شکل پر)

ناظرین! رسول اکرم ﷺ نے تصویر بنانے کی ممانعت کی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ مرزا اپنے لئے متبع سنت نبوی بڑے زور سے لکھتے ہیں اور عمل ان کا بالکل خلاف سنت ہے۔ شائد مرزا صاحب اس کا جواب دیں کہ ہم نے تو عیسائیوں کی ہی کتابوں سے تصویریں دیکھ کر اپنی کتاب میں بھی بنادی ہیں، کوئی جدید تصویریں نہیں بنائیں۔ ممکن ہے کہ ناظرین خیال کر بھی لیں۔ مگر جب کہ ان کی کتابوں میں تصویریں بنی ہوئی ہیں اور وہ روز درشن کرتے ہیں تو مرزا صاحب کو کون سی ایسی ضرورت سخت پڑی تھی کہ آپ بھی تصویریں بنا کر حکم خدا و رسول کے منکر ہوتے۔ جب کہ مرزا صاحب حکم خدا و رسول کی مخالفت میں قدم بڑھائے جاتے ہیں اور ان کو ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں، پھر کون شخص یا کون عالم اور مفتی ہے جو مرزا کو مردِ مسلمان بھی قبول کر سکے، چہ جائیکہ مرد صالح، الہامی، مجدد، محدث، نبی، رسول، مسیح موعود، مہدی مسعود منظور کرے گا۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ علماء و مشائخ و مفتیان عرب و عجم فوراً سنتے ہی ضرور کفر کا فتوی عداوتاً لگا دیویں گے، اس واسطے میں ان کے فتوی کا منتظر نہیں، البتہ مرزا کی ہی دستاویزات کو پیش ناظرین کرنا ضروری ہوا۔ سنئیے

۱۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنی درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی ﷺ کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا، چہ جائے کہ راہ راست کے اعلی مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہوسکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۳۸)۔

۲۔ (شرائط بیعت میں مریدوں کو فرماتے ہیں) یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللّٰہ و قال الرّسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ (تکمیل تبلیغ مصنفہ ۱۸۸۹ء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے تمام اپنی تالیفات میں اس بات کا ادّعا کیا ہے کہ ہم کامل متبع رسول اکرم ﷺ کے ہیں، اسی واسطے ہم یہ ہیں اور وہ ہیں۔ اب ان کی دو تین عبارتیں بھی نقل کر دی ہیں مگر میں پہلے بطور نمونہ کتنی آیات اور احادیث لکھ کر دکھلا چکا ہوں کہ مرزا صاحب نے ان کی طرف رخ ہی نہیں کیا۔ پس جو کوئی ایسا کرے اس کے لئے مفتیان شرع متین فتوی دیں اور مرزا صاحب خود اپنی تحریر کو سامنے رکھ کر قبول کر لیں۔ مگر امید نہیں کہ مرزا صاحب کوئی نہ کوئی تاویل نہ کریں۔ مگر صریح روگردانی کی کوئی تاویل قابل قبول نہیں ہے۔ نتیجہ ان تصاویر کے بنانے اور احکامات نصّی اور احادیث صحیحہ کے انکار کا یہی نکلتا ہے کہ مرزا صاحب کو آزادی مدنظر ہے۔ جب عیسائیوں کے کفارہ کی طرح آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوگئے ہیں تو تصویریں بنا لینے میں کون سا گناہ ان کے لئے مضر ہوسکتا ہے۔

{ ب ۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مسیح نے پہلے نبیوں سے بڑھ کر کیا دکھلایا۔ خدائی کی مد میں کون سے کام کئے۔ کیا یہ کام خدائی کے تھے کہ ساری رات آنکھوں میں سے رو رو کر نکالی پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی ۔ ایلی ایلی کہتے جان دی ۔ باپ کو بھی کچھ رحم نہ آیا اکثر پیش گوئیاں پوری نہ ہوئیں۔ معجزات پر تالاب نے دھبہ لگایا۔ فقیہوں نے پکڑا اور خوب پکڑا کچھ بھی پیش نہ گئی ۔ ایلیا کی تاویل میں کچھ جواب بن نہ پڑا اور نہ پیش گوئی کو اپنے ظاہر الفاظ پر پورا کرنے کے لئے ایلیا کو زندہ کر کے دکھلا سکا ۔ اور لما سبقتنی کہہ کر بصد حسرت اس عالم کو چھوڑا ۔ ایسے خدا سے تو ہندوؤں کا خدا، رام چندر ہی اچھا رہا۔ جیتے جی راون سے اپنا بدلہ لے لیا۔ (نور القرآن)

{ ج ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (انجام آتھم۔ص ۴۱)

ناظرین! مرزا صاحب کے کلمات اور الہامات توہین واستہزاء واستخفاف حضرت مسیح کی طرف غور فرمائیں کہ حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ ہیں یا نہیں ۔ اگر ہیں تو یہ بھی سوچ لیں کہ یہ ان کی کیسی توہین وتحقیر ہے۔ نعوذ باللہ کسی مسلمان کی طرف سے ایسا ہونا ممکن نہیں ۔ مسلمانوں کے عقاید میں ہے کہ حضرت مریم کا بیٹا حضرت عیسیٰؑ کے سوا (جو اولوالعزم پیغمبر ہیں) کوئی نہیں ۔ اور مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ پیغمبران علیہم السّلام میں سے کسی پیغمبر یا نبی کی توہین کفر ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہی قرآن شریف کی تعلیم اور احادیث کی تہذیب اور اپنے الہاموں کی تعمیل ہے کہ آیت شریفہ و لا تسبّو الّذین .. ا لآ یة کو کیسا نسیاً منسیاً کر دیا، کسی طرف بھی کوئی خیال نہیں کیا۔ عداوت اور غصہ پادریوں کے ساتھ ہے اور توہین اور گالیاں حضرت عیسی علیہ السلام کو۔ توبہ توبہ

مرزا صاحب شائد یہ تاویل کریں کہ مریم نامی ایک تیلن قادیان میں ان کے محلّہ میں رہتی ہے، تیل وغیرہ کے جھگڑے میں اس کی بابت لکھا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ مخاطب اس کے عیسائی ہیں تیلی نہیں۔ افسوس ادھر تو مریم کا بیٹا کشلیا کا بیٹا ہے اور ادھر خود مرزا صاحب ابن مریم ہیں۔ اس جگہ اتنا ہی لکھا گیا۔ باقی جو فحش اور گندی گالیاں مرزا نے اپنے ضمیمہ میں حضرت مسیح کو منہ پھاڑ پھاڑ کر دی ہیں ان کو اپنی جگہ ملاحظہ فرماویں۔

☆ سوم: دعوت قوم، کا خلاصہ مع جواب

یہ رسالہ صفحہ ۴۵ سے ۷۲ تک ہے اور اسی میں مرزا صاحب کا اشتہار مباہلہ بھی درج ہے۔

} الف۔ دجال اکبر پادری لوگ ہیں اور یہی قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اور مسیح موعود کا کام ان کو قتل کرنا ہے۔ (ملخص۔ صفحہ ۴۷)

پھر صفحہ ۵۱ سے الہامات مرزا، جو اکثر آیات قرآنی ہیں، اور مرزا صاحب پر بذریعہ وحی القاء ہوئے ہیں، جن کا ترجمہ اردو بہت اختصار کے ساتھ بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے جس سے مرزا کو نبی، پیغمبر، مرسل وغیرہ خطابات اور مراتب عطا ہوئے ہیں گویا دوبارہ نزول قرآن شریف آپ پر شروع ہو گیا ہے۔

اے وہ عیسی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو، تو میرے پیچھے ہو، تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

تیری شان عجیب ہے۔

تو میری جناب میں وجیہہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔

پاک ہے جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرایا۔

تجھے خوش خبری ہو، اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔

لوگوں سے لطف سے پیش آ اوران پر رحم کر۔

تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔

تو ہمارے پانی میں سے ہے۔

خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔

سب تعریف خدا کو ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔

کہہ میں ایک آدمی تم جیسا ہوں مجھے خدا سے الہام (وحی) ہوتا ہے۔

تیرا بدگو بے خیر ہے (میاں سعد اللہ مدرس لدھیانہ)۔

نبیوں کا چاند آئے گا۔

تو میرے ساتھ ہے میں تیرے ساتھ ہوں، تیرا بھید میرا بھید ہے۔

وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔

ان کو کہہ دے آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں، پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔

ابراہیم یعنی اس عاجز (مرزا) پر سلام۔

اے داؤد لوگوں کے ساتھ نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔

اے نوح اپنی خواب کو پوشیدہ رکھ۔

ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا (نعوذ باللہ) اس کا نام عمانوایل ہے۔

پھر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یہ کسی قدر نمونہ ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے ہیں اور ان کے سوا اور بھی بہت سے الہامات ہیں۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ جس قدر میں نے لکھا ہے وہ کافی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم۔ ص۶۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! الہامات وتحریرات مندرجہ بالا سے کیا مرزا صاحب کوئی پہلو ایسا نکال سکتے ہیں کہ مرزا پیغمبری کا کھلم کھلا دعویٰ نہیں کرتے۔ کیا پیغمبران علیھم السلام کے القابات سے ملقب نہیں ہوئے؟ کیا خدا تعالیٰ کا فرستادہ، رسول نہیں؟ کیا خدا کا مامور، پیغمبر نہیں؟ کیا خدا کا امین، نبی نہیں؟ کیا پیغمبر وقت پر ایمان لانا نہیں چاہیے؟ کیا پیغمبر کا دشمن جہنمی نہیں؟ ان دعاوی میں کوئی شبہ ہے کہ جس سے آپ مرزا صاحب کو پیغمبر یا نبی یا رسول نہیں کہہ سکتے؟ کیا جس قدر (گویا کلھم) مسلمان جو مرزا پر ایمان نہیں لائے نعوذ باللہ کافر نہیں ہیں؟ پھر تعجب یہ ہے کہ جب کوئی مرزا صاحب کو کہتا ہے کہ تم پیغمبری اور نبوت کا دعویٰ کرتے ہو، تو فوراً کہتے ہیں کہ: ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ، لیکن میں مرزا صاحب کی تحریرات والہامات سے ان کی نبوت ادعائی کے اثبات کو پیش ناظرین کرتا ہوں۔

الف۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے اور امور اسرار دقیقہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوت کے معنی بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔ اگر یہ عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی اس پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کلّ الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کیلئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔ (توضیح مرام)

ب۔ رسالہ شحنہ حق کے صفحہ ابتدائی ج پر جب کہ مرزا صاحب کو قادیان والوں نے سخت تنگ اور بے عزت کیا تو آپ اظہار نبوت اس طرح پر کر کے لکھتے ہیں:

حضرت مسیح کا قول ہے کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔

ج۔ جو شخص مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے وہ اس خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے جس نے مجھے مامور کیا اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اس خدا کو قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۳۶۔۳۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د۔اس عاجز کا نام خدا نے امتی بھی رکھا اور نبی بھی ۔ (ازالہ اوہام ۔ص ۵۳۳)

ھ ۔ مرزا صاحب اپنی کتاب آریہ دھرم کے اخیر نوٹس میں بصفحہ ۶۵ اپنا نام اس لقب کے ساتھ لکھتے ہیں : حضرت اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام

ناظرین انصاف فرمایئے کہ کیا پیغمبری رسالت و نبوت میں کچھ کسر باقی ہے؟ پھر ایسی ایسی وضع لعنتیں کس پر ہوئیں ۔ پھر مرزا صاحب کو ان لعنتوں پھٹکاروں اور گالیوں کی پرواہ نہیں بلکہ اس کو عین مذہب سمجھتے ہیں ۔ جب کہ مرزا صاحب کو ابتداء سے ایسی عادت ہے تو اس کے جواز کے واسطے قرآن شریف پر ہی الزام لگا کر اس طرح پر لکھتے ہیں (نقل کفر کفر نہ باشد)

الف ۔قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا ۔مثلاً زمانہ حال کے مہذبوں کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے ۔ (ازالہ اوہام ۔ص ۲۵۔۲۶)

ب ۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہری گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کیئے ہیں ۔ (ازالہ اوہام ۔ ص ۲۷)

نعوذ باللہ یہ عقیدہ مرزا صاحب ہی کو نصیب ہو کہ قرآن شریف میں بدتہذیبی اور گندی گالیاں بھری ہوئی ہیں ۔ کسی مسلمان سے خدا ایسی اہانت کلام الٰہی کی نہ کرائے جس سے مسلمانی سے خارج ہو جائے ۔مفتیان شرع اس گستاخی اور اہانت قرآن شریف کلام پاک پر مرزا صاحب کی نسبت خود فتوی دیں گے ۔ خدا تعالی مرزا صاحب کو بھی ہدایت بخشے اگر اس کی مشیت ہو۔

پھر مرزا صاحب لکھتے ہیں :

اب اے مخالف مولویوں اور سجادہ نشینوں ! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فئة قلیلہ ہے شائد اس وقت تک چار ہزار پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی (انجام آتھم ص ۶۴)

ناظرین ! ذرہ مرزا صاحب کے حافظہ کو ملاحظہ فرمایئے گا کہ چار پانچ ہزار کی تعداد اسی کتاب میں درج کی ہے ۔

پھر لکھا ہے کہ، اب خدا کے فضل سے آٹھ ہزار کے قریب ہیں ۔ (حاشیہ صفحہ ۵۶ ضمیمہ انجام)

لیکن صفحہ ۴۱ سے ۴۴ تک ضمیمہ میں کل فہرست اپنی جماعت کی ۳۱۳ لکھی ہے ۔ ممکن ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب ان اختلافات کی کوئی تاویل گھڑ لیں۔ اسکی بابت ضمیمہ کے خلاصہ میں بھی لکھا جائیگا۔

ج۔ میں کسی خونی مسیح کے آنیکا قائل نہیں اور نہ خونی مہدی کا منتظر (ص ۶۹۔ انجام آتھم)

ناظرین! مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ بروقت ظہور مہدی و نزول عیسی کفار دجال سے جہاد ہوگا۔ اس بات کو مرزا صاحب نے تمام اہل اسلام کے عقاید کی مخالفت میں، توہیناً استہزاءً و استخفافاً، حضرت مہدی وحضرت عیسٰی کو خونی کے لفظ اور لقب سے ملقب کیا ہے۔ اسی اعتقاد سے جہاد وغزا و سریہ وغیرہ حضرت رسول اکرم ﷺ وخلفاء راشدین وصحابہ کرام کو بھی کشت وخون سمجھ کر ان کو بھی نعوذ باللّٰہ منہا خونی پیغمبر اور خونی خلفاء سمجھا جاتا ہے۔ مفتیان شرع ذرا اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔ توبہ! توبہ! توبہ!

وجہ اس کی یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے میں اب تک کوئی جرأت یا حوصلہ نہیں دیکھتے اور نہ کچھ امید رکھتے ہیں کہ جنگی کارروائی کریں اگر چہ اپنی جماعت کو کبھی فئۃ قلیلۃ بیان کر کے ایک لاکھ فوج کی درخواست کی لیکن صرف پانچ ہزار سپاہی منظور ہوئے جیسا کہ لکھتے ہیں:

> کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر بیٹھا تھا، مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جاوے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں، پر اگر خدا تعالی چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی کم من فئۃٍ قلیلۃٍ غلبت فئۃً کثیرۃً باذن اللّٰہ۔
>
> (ازالہ اوہام۔ حاشیہ ص ۹۷۔۹۸)

ناظرین ذرا مرزا صاحب سے دریافت تو فرمایئے گا کہ ایک لاکھ فوج کی ضرورت کس کے واسطے ہوئی؟ مگر افسوس درخواست ایک لاکھ فوج کی دو انسانی صورتوں سے کی جاتی ہے اور صرف پانچ ہزار ہی سپاہی منظور ہوتے ہیں۔ یہ درخواست ۱۳۰۸ھ میں، جس کو عرصہ سات سال کے قریب گذر گیا ہے، کی تھی۔ اس وقت صرف ۷۵ ہی سپاہی لنگڑے کانے تھے اور اس وقت بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی صلیب کے توڑنے کا یہی کیا تھا، اور دجال پادریوں کے قتل کا۔ مگر افسوس منظور نہ ہوئی ورنہ ضرور تھا کہ غدر کر کے پادریوں کو قتل کرتے اور صلیب کو توڑتے اور اپنے دعوی کی تصدیق میں مسلمانوں پر بھی زور ڈالتے۔ اسی خیال سے اس رسالہ انجام میں اپنی جماعت کی تعداد چار پانچ ہزار بھی لکھی ہے۔ اور اس کے ضمیمہ میں آٹھ ہزار تک لکھ کر اپنا رعب دکھلایا ہے کہ جس سے گورنمنٹ کو بھی خیال ہو جائے۔ مگر افسوس یہ تعداد محض خیالی اور دماغی ہی ہے کیونکہ جب ضمیمہ میں فہرست لکھتے ہیں تو صرف تین سو تیرہ کے ہی نام درج کئے اور ان میں بھی بہت سے مردوں (اموات) کے نام لکھ کر تعداد پوری کی ہے جس سے ثابت ہوا کہ اسی قدر فوج مرزا صاحب کی مع مردوں (اموات) کے ہے جو درج فہرست کر دی ہے۔

افسوس تو اتنا ہے کہ مرزا صاحب کے پاس ایک لاکھ فوج نہیں ورنہ مرزا صاحب کے ہاتھ دیکھتے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جس وقت مرزا صاحب کے پاس پانچ ہزار سپاہی بھی ہو گئے اسی روز انہوں نے اپنے الہام کم من فئة قليلة .. الخ کے مطابق ضرور جنگ کرنی ہے۔

(اس جگہ حاشیہ میں قاضی صاحب، مرزا صاحب کے اس دعوی کی پڑتال کرتے ہیں جو وہ کہا کرتے تھے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں ہمارے باپ نے سرکار انگریزی کو بطور مدد گھوڑے مع سوار دئے تھے جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنے اشتہار، اسلامی انجمنوں کی خدمت میں التماس، مشمولہ براہین احمدیہ حصہ دوم میں لکھا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں ہمارے والد صاحب نے پچاس گھوڑے مع سوار بطور مدد کے سرکار میں نذر کئے۔ ملخصاً

قاضی صاحب بتاتے ہیں کہ یہ کہنا محض جھوٹ ہے کیونکہ مرزا غلام احمد کے والد کے دوست مولوی عبدالحکیم ساکن دہرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ اپنے رسالہ تحفہ مرزائیہ (مؤلفہ ۱۳۰۳ھ) میں لکھتے ہیں:

مرزا غلام مرتضی، والد مرزا غلام احمد صاحب ممدوح کے سکھوں کے عہد میں واسطے تلاش معاش راہی کشمیر ہو کر بسواری ایک چھوٹے سے ٹٹو پر راقم آثم کے مکان پر دھرم کوٹ رندھاوا وارد وفروکش ہوئے ماحضر پیش کیا گیا۔ یہاں سے منزل بمنزل... کشمیر میں پہنچ گئے۔ چند جگہ نوکری کی تلاش کی مگر میسر نہ ہوئی۔ آخر الامر جمعدار محمد بخش ککے زئی دہرم کوٹی کے پاس... واسطے تعلیم ان کے فرزندان مسمیان پیر بخش وامیر بخش کے بمشاہرہ ۵ روپئہ اور نان نفقہ کے چند مدت گزاری۔ اتفاق سے سردار میہاں سنگھ صوبہ کشمیر فوت ہو گیا تو وہ جمعدار اور مرزا صاحب واپس تشریف لائے اور پھر شہزادہ شیر سنگھ کے زمانہ میں پھر کشمیر کو گئے اور واپس آ گئے۔ شیر سنگھ صاحب بہادر، مرزا صاحب سے سخت ناراض ہو گئے تو مرزا صاحب اور قادی خان... طالب پورہ کو علیحدہ کر دیا۔ مرزا صاحب اپنے گھر موضع قاضیاں میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آکر پیشہ طبابت میں مشغول ہوئے۔ پھر ڈپٹی گوپال سہائے سے مرزا صاحب کی دوستی ہوگئی۔ سرکار انگریزی کے وقت میں ملکیت اراضی قاضیاں مغل کی ان کے نام کردی۔ وقت مفسدہ دہلی تو مرزا حکیم غلام مرتضی صاحب والد مرزا غلام احمد نے اپنے پاس سے ایک سوار بھی نوکر رکھ کر مدد سرکار نہیں دی اوراس وقت ان کے پاس ایک گھوڑی چھوٹی سی ... اپنی زیرسواری تھی اور مفسدہ سے پانچ یا چھ ماہ (بعد؟).مرزا غلام قادر خلف الرشید تھانہ داری دنیا نگر سے معزول ہوکر بے نوکر پیچھے پیچھے عملہ ضلع کے پھرتے تھے۔اورراقم الحروف ان دنوں دینا نگر میں مدرس تھا۔اگر مرزا صاحب کو توفیق مدد دہی سرکار کی تھی تو ان کا خلف الرشید کیوں مارا مارا پھرتا تھا۔فرضاً اگر سرکار کو اپنے رسالہ سے مدد دی تھی تو دفتر شاہی فوجی میں پتہ ہوگا اور اسکے صلہ میں کوئی انعام یا جاگیر ملی ہوگی۔اس وقت سرکار عام نوکر رکھتی تھی ، اگر قادیان کے دس پندرہ آدمی نوکر ہوئے تو کیا عجب ہے۔ انتہی بلفظہ

کہاں مرزا صاحب کے والد کا ۵ روپیہ ماہوار پرلڑ کے پڑھانے پر نوکر ہونا ، پھراس سے بھی برطرف ہونا ،اور کجا ۵۰ سوار بھرتی کر کے سرکار کو مدد دینا۔محض جھوٹ ہے۔)

د۔ مرزا صاحب نے اپنے مخالف مولویوں اور سجادہ نشینوں کے نام صفحہ ۶۹ سے ۷۴ تک اور ۲۸۲ پر درج کئے ہیں۔مولوی صاحب مقلدین وغیر مقلدین تعداد میں پچاسی ہیں اور سجادہ نشین ۴۹ ۔کل ایک سو چونتیس ہیں جو ہندوستان اور پنجاب میں مشہور اور معروف ہیں۔سب کو ایک ہی رستہ سے ہانکا ہے اور بہت سی لعنتیں دے دے کر مباہلہ کیلئے طلب کیا ہے اور لکھتے ہیں :

میں پھر ان سب کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کیلئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ میں آویں ۔ اگر نہ آئے اور نہ تکفیر وتکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے۔(بلفظہ صفحہ ۶۹)

ھ۔ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو، اور نہ تکفیر اور توہین چھوڑے ۔ (بلفظہ ص ۶۷)

و۔ لیکن میں نے یہ اشتہار دے دیا ہے کہ جو شخص اس کے بعد اس سیدھے طریق سے میرے ساتھ مباہلہ نہ کرے اور نہ تکذیب سے باز آئے وہ خدا کی لعنت،فرشتوں کی لعنت اور تمام صلحاء کی لعنت کے نیچے ہے وما علی الرسول الا البلاغ۔

(ص ۱۹۔ضمیمہ انجام آتھم)

ناظرین ! مرزا نے مباہلہ کی درخواست پر کس قدر مخالفین کو لعنتیں دی ہیں۔لیکن پہلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے جو کچھ مرزا صاحب اپنے غالی عقاید بیان کر چکے ہیں ان کو برائے ملاحظہ پیش کرتا ہوں:

ا۔ یہ نادان کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے جو مباہلہ کی درخواست کی تھی اس سے نکلتا ہے کہ مسلمانوں کا باہم مباہلہ جائز ہے مگر یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ابن مسعود نے اپنے اس قول سے رجوع نہیں کیا ...حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا، نبی اور رسول تو نہیں تھا۔ اس نے جوش میں اگر غلطی کھائی تو کیا اس کی بات کو ان ھو الّا وحی یّوحی میں داخل کیا جاوے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۹۶)

یہاں مرزا صاحب نے کمال تعلّی کی ہے اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں میں مباہلہ نہیں ہونا چاہیے اور یہ ناجائز ہے۔ اور ساتھ ہی حضرت ابن مسعودؓ صحابی کی کیسی بے ادبی کی ہے کہ ان کے نام کے ساتھ کوئی کلمہ تعظیمیہ نہیں لکھا۔ اور نہ کوئی کلام میں ادب ملحوظ رکھا، بلکہ لکھتے ہیں کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا اور اس نے جوش میں آکر غلطی کھائی ہے...

حضرت ابن مسعودؓ صحابی کو اپنے مقابلہ میں معمولی انسان سمجھتے ہیں اور کیسے گستاخانہ الفاظ سے تحریر کرتے ہیں۔

اس کے بعد ۱۸۹۲ء میں مرزا آئینہ کمالات اسلام میں اپنا الہام لکھتے ہیں:

اور مباہلہ کے بارے میں جو کلام الٰہی میرے پر نازل ہوا وہ یہ ہے:

نظر اللّٰہ الیک معطّرا۔ و قالوا اتجعل فیھا من یّفسد فیھا قال انّی اعلم ما لا تعلمون۔ قالوا کتاب ممتلئی من الکفر و الکذب قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا و انفسکم ثمّ نبتھل فنجعل لعنت اللّٰہ علی الکاذبین۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک معطر نظر سے تجھ کو دیکھا اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کر دے گا کہ دنیا میں فساد پھیلا وے۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کو جواب دیا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور ان لوگوں نے کہا کہ اس شخص کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ سو ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم معہ اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے، مباہلہ کریں۔ پھر ان پر لعنت کریں جو کاذب ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۶۳۔۲۶۵)

یہ وہ اجازت مباہلہ ہے جو اس عاجز کو دی گئی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۶۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مندرجہ بالا حکم اور اجازت کے پانچ سال بعد یہ مباہلہ کا اشتہار نہایت سختی کے ساتھ شائع کیا اور تحریف عبارات قرآن شریف، اور حضرت آدمؑ اور فرشتوں کی بات چیت جو قرآن میں ہے، اور الفاظ قرآنی اکھٹے کر کے اور ازالہ اوہام میں اپنے تئیں آدم، اور خلیفۃ اللہ قرار دے کر اتنے عرصہ بعد یہ الہام ہوا۔ اور آیت مباہلہ جو حضرت رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی تھی آپ پر بھی کئی بار نازل ہوئی۔ مگر افسوس مرزا صاحب نے پہلے مباہلہ کو خلاف شرع لکھ کر حضرت ابن مسعودؓ کی سخت بے ادبی کی اور عرصہ ۵ سال کا ہوا کہ آیت مباہلہ اور حکم مباہلہ نازل ہوا مگر اس کی تعمیل نہیں کی گئی۔ اب پھر وہی الہام ہوا اور آیت نازل ہوئی جس کو مرزا صاحب نے اپنے انجام آتھم میں لکھا ہے اور تاکیدی لعنتیں دی گئیں کہ اگر کوئی مولوی یا شیخ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد مباہلہ کیلئے حاضر نہ ہو گا اس پر لعنت ہے اور وہ لعنتوں کے نیچے مرے گا۔ لیکن اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد بہت سے علماء نے آپ کو مباہلہ کے واسطے بلایا مگر آپ نے اس کی طرف رخ بھی نہ کیا۔ حضرت مولانا غلام دستگیر ہاشمی دوم شعبان ۱۳۱۴ھ سے بعد لکھنے منظوری مباہلہ کے مع اپنے دو صاحبزادوں کے لاہور میں تشریف لے آئے۔ پہلے ۱۵ شعبان مقرر کی مگر مرزا صاحب لاہور میں حاضر نہ ہوئے۔ پھر انہوں نے ۲۵ شعبان مقرر کر کے لکھ بھیجا۔ پھر بھی مرزا صاحب لاہور میں میدان مباہلہ میں حاضر نہ ہوئے۔ بعد اس انتظار کے مولانا صاحب چار پانچ روز تک امرتسر میں مرزا صاحب کے منتظر رہے حتی کہ تمام شعبان اپنے گھر قصور سے علیحدہ رہ کر لاہور اور امرتسر میں مباہلہ کیلئے حاضر رہے مگر افسوس مرزا صاحب نے، باوجود لعنتوں اور تاکیدوں خود کے بھی، اس طرف رخ نہ کیا۔ جب یقین ہو گیا کہ مرزا محض اشتہاری ہیں اور حاضری مباہلہ سے انکاری اور فراری ہیں تب مولانا قصوری نے اشتہار شائع کر دیا کہ : مرزا صاحب لاہور میں مباہلہ کے لئے حاضر نہ ہوئے۔

اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ادھر ادھر کی باتیں (میعاد مباہلہ ایک سال نزول عذاب کے واسطے) لگا کر آخیر پر ایک جھوٹ کا الزام اس طرح پر لگا دیا کہ :

> مولوی (غلام دستگیر) صاحب کے نزدیک ضرورت کے وقت کذب کا استعمال جائز ہے بھلا ہم حضرت موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ کب اور کس وقت میرے دوست مولوی حکیم فضل الدین صاحب آپ سے ڈر کر قادیان میں بھاگ آئے تھے۔
>
> (اشتہار مرزا مطبوعہ ۳۰ شعبان ۱۳۱۴ھ صفحہ ۲)

اشتہار مولانا غلام دستگیر مطبوعہ ۱۶ شعبان مذکورہ اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز یہ الفاظ : حکیم فضل دین مجھ سے ڈر کر قادیان بھاگ گئے تھے : درج نہیں ۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا نے عمداً کذب کا استعمال کیا اور ناحق بہتان لگایا۔ مولانا کے اشتہار کے الفاظ اسکے متعلق صرف یہ ہیں :

حکیم مذکور (فضل دین) بغیر تصفیہ ترک میعاد کے قادیان کو چلا گیا۔

فرمایئے وہ الفاظ : ڈر کر قادیان بھاگ آئے ، کہاں درج ہیں ؟ افسوس مرزا صاحب ذرہ ذرہ بات پر جھوٹ اور کذب کے استعمال سے اجتناب نہیں کرتے ، تو باقی اہم اعلیٰ معاملات پر خدا حافظ ۔

ناظرین انصاف فرمائیں کہ ایسی تاکیدیں اور مباہلہ نہ کرنے والوں کو خدا اور فرشتوں اور تمام صلحاء کی لعنتیں لکھی ہیں ۔ جب علماء دین مباہلہ کے واسطے اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک دارالسلطنت میں دوبارہ، سہ بارہ اشتہار دے کر بلواتے ہیں تو مباہلہ شرعی سے گریز کر کے اس طرف رخ بھی نہیں کرتے ۔ پھر فرمایئے یہ کل لعنتیں کس کی طرف عود کرتی ہیں ۔

☆ مکتوب عربی بنام علماء ومشائخ کا خلاصہ

یہ مکتوب عربی مع ترجمہ فارسی مرزا صاحب نے صفحہ ۷۳ سے شروع کر کے نہایت طوالت کے ساتھ ایک ہی بات کا چند بار اعادہ کر کے صفحہ ۲۸۲ تک پہونچایا ہے۔ علماء ومشائخ کی سخت توہین کر کے گالیاں دی ہیں جن کے دہرانے ضرورت نہیں ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب نے بہت زبردستی کی ہے اور دور تک نوبت پہنچائی ہے ۔ اور نو علماء کی طرف اشارہ کر کے دس علماء ہند کے نام درج کئے ہیں اور سب علماء کے علاوہ ان کو اپنی پاک زبان سے بڑھ کر گالیوں کی خلعت عنایت کی ہے۔ ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے بلا دریافت اصلیت کے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ اور ظاہری طرز اور ادعائی اتقاء کی تعریف کی تھی اور مرد صالح لکھ دیا تھا اور جب مرزا صاحب کی اصلیت معلوم ہوگئی تو دجال اور کافر کہا تھا ۔ مرزا صاحب کے مکتوب عربی خلاصہ اختصار کے ساتھ یوں ہے :

اس میں بھی مرزا صاحب نے اپنے الہامات درج کئے ہیں : وھو ہذا

۱۔ خدا نے میرا نام مسیح ابن مریم اپنے فضل اور رحمت سے رکھا ہم دونوں ایک مادہ کے دو جوہر ہیں

۲۔ مجھ کو علم الغیب ازلی سے آگاہ کیا۔

۳۔ جس نے تیری بیعت کی اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے۔

۴۔ وما ارسلناک الّا رحمةً للعالمین تجھ کو تمام جہانوں کی رحمت کے واسطے بھیجا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۔ انّی مر سلک الی قوم المفسدین میں نے تجھ کو مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے

۶۔ مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ مر چکے اور دنیا سے اٹھائے گئے پھر دنیا پر نہیں آئیں گے۔ خدا نے حکم موت کا اس پر جاری کیا اور پھر کر آنے سے روک دیا۔ اور وہ مسیح میں ہی ہوں۔

۷۔ عیسیٰ کی موت پر مجھ کو رسول خدا ﷺ نے خبر دے دی ہے۔

۸۔ مجھ کو خدا نے قائم کیا، مبعوث کیا اور خدا میرے ساتھ ہم کلام ہوا۔

۹۔ مجھ کو اس امت کا مجدد بنا کر بھیجا اور عیسیٰ نام رکھا۔

۱۰۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی انسان آسمان پر گیا اور پھر واپس ہوا ہو۔

۱۱۔ میرے برابر کوئی کلام فصیح نہیں لکھ سکتا و ان لم یفعلوا ولن یفعلوا (اگر نہ کریں اور ہرگز نہ کرینگے)

۱۲۔ کیا تمہارا مسیح آسمان پھاڑ کر آوے گا۔

۱۳۔ خدا کا روح میرے میں باتیں کرتا ہے۔

۱۴۔ میرے پر دروازہ الہامات کا کھول دیا ہے مکاشفات کے باغوں کو مفتوح کر دیا ہے۔

۱۵۔ نو (۹) کس شریر اس ملک میں ہیں جنہوں نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے ان کے نام یہ ہیں: مولوی رسل بابا امرتسری۔ مولوی اصغر علی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی نذیر حسین دہلوی۔ مولوی عبدالحق دہلوی۔ مولوی عبد اللہ ٹونکی۔ مولوی احمد علی سہارن پوری۔ مولوی سلطان الدین جیپوری۔ مولوی محمد (احمد؟) حسن امروہی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی۔

اخیر پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں: آخرھم شیطان الاعمی و الغول الاغوی یقال لہ رشید احمد الجنجوھی و ھو شقی کا الامروھی ومن الملعونین

۱۶۔ مولوی حکیم نورالدین فاضل بزرگ ہے۔

۱۷۔ میرے پاس ایسی دعا ہے جو بجلی کی طرح کودتی ہے۔

☆ **جوابات** ملاحظہ ہوں:

۱۔ مرزا صاحب کا نام خدا نے مسیح ابن مریم رکھا اور وہ اور مسیح ایک مادہ کے دو جوہر ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے کوئی ترکیب نہیں بتلائی کہ کیونکر؟

حضرت مسیح، حضرت مریم کے فرزند تھے۔ کیا مرزا صاحب کی والدہ کا نام بھی مریم ہے؟ پھر آپ خود ہی مریم بھی ہیں اس صورت میں آپ عیسیٰ نہیں ہو سکتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عیسی تو انیس سو سال کا عرصہ ہوا، پیدا ہوئے تھے اور آپ اب (۱۲۵۹ھ) میں۔ یہ تفاوت کیوں؟ آپ کے والد کا نام غلام مرتضی ہے اور مسیح بے باپ پیدا ہوئے۔ اگرچہ آپ نے بھی سرسید احمد خان کی کاسہ لیسی سے ضرور لکھا ہے کہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔

وہ نجار اور آپ مغل حارث۔

وہ بے زن اور آپ کے دو زوجہ۔

وہ بے اولاد اور آپ کے کئی لڑکے اور لڑکیاں۔

ان کو بقول آپ کے یہودیوں نے سولی پر چڑھایا، آپ کا ابھی تک یہ موقعہ نہیں آیا جو آپ کے الہام کے مطابق پورا ہوگا کہ آپ نے اپنی براہین میں ایلی ایلی لما سبقتنی کا ترجمہ لکھا ہے: اے میرے خدا تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔

۲۔ مرزا صاحب علم غیب ازلی سے آگاہ کئے گئے ہیں۔ اس سے مرزا صاحب کا مقصد اپنے آپ کو نبی یا رسول ثابت کرنا ہے۔ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے فلا یظھر علی غیبہ احد الّا من ارتضی من رّسول۔ خدا اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا مگر جس کو پسند کرے رسول سے۔ اور دوسری جگہ خداوند کریم فرماتا ہے وما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب ولٰکنّ اللّٰہ یجتبی من رّسلہ من یشاء یعنی خدا غیب پر مطلع نہیں کرتا، لیکن خدا چن لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ پس رسالت اور نبوت کے اثبات میں ہی مرزا اپنا الہام کرتے ہیں کہ، مجھے علم غیب ازلی سے آگاہ کر دیا ہے۔ مگر افسوس علم غیب سے تو مطلع ہیں لیکن پیشگوئیوں کے غلط ہونے پر نہیں۔

۳۔۴۔۵۔ مرزا صاحب نے اپنی نبوت و رسالت کو کامل طور پر ثابت کیا ہے جس سے کسی شخص کو شبہ کرنے کی بھی گنجائش نہ رہے۔ مگر اس کے ثبوت کے دلائل میں ان کے پاس سوائے اپنے الہام کے اور کچھ نہیں۔ آیت شریفہ وما ارسلناک الّا رحمۃً للعالمین کا نزول بھی بڑی دلیری سے اپنے دعوی نبوت پر ثبت کیا ہے۔

ناظرین! رسول خدا ﷺ کا وجود باجود بموجب حکم خدا تعالی مسلّمہ ومتفقہ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ آپ حشر تک رحمۃ للعالمین ہیں۔ حضرت ﷺ کی برکت اور رحمت سے ایسی خیر و برکت اور رحمت ہوئی کہ خوب بارشیں ہوئیں، فصلیں میوہ جات بکثرت ہوئے۔ امراض دور ہوئے۔ مرزا صاحب کے ظہور ونزول آیت کے وقت سے تصدیق الہام یہ ہوئی کہ بارش کا نام ونشان نہیں۔ قحط ایسا عالمگیر ہوگیا کہ سینکڑوں آدمی فاقوں مرگئے۔ لوگوں نے اپنے مویشی ذبح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے کھا لئے ۔اپنے بال بچے چھوڑ دیئے ۔ خویش واقارب سے دور ہو گئے ۔..

اور استدراجاً رحمۃً کی ر پر نقطہ ہی پڑتا گیا (یعنی زحمت ہوگئی) اور آپ کا استدراج ثابت ہوا جیسا کہ مسیلمہ کذاب کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے پاس کسی شخص نے اس کے سوال کے جواب میں کہا تھا کہ حضرت محمد ﷺ کے بے شمار معجزات ہیں ۔ادنی ان میں سے یہ ہیں کہ اگر وہ اندھے کی آنکھوں پر اپنا دست مبارک رکھ کر دعا فرمائیں تو وہ بینا ہو جاتا ہے اور اگر کسی کڑوے کنویں میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیں تو فوراً پانی اس کا میٹھا ہو جاتا ہے۔ مسیلمہ نے کہا یہ تو کوئی بڑی بات نہیں، لاؤ ایسا تو میں بھی کر سکتا ہوں ۔اسی وقت ایک آدمی پیش کیا گیا جس کی ایک آنکھ نہ تھی ۔مسیلمہ نے اس آنکھ پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دوسری آنکھ بھی پھوٹ گئی ۔اسی طرح ایک کڑوے کنویں میں اپنا تھوک ڈالا تو وہ مزید کڑوا ہو گیا۔ اسی کا نام استدراج ہے اور ایسے استدراجات مرزا صاحب قادیانی کے بہت ہیں، جیسے:

الف ۔ اس نے دعا کی اور الہام ہوا کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ بجائے اسکے لڑکی پیدا ہوئی۔

ب۔ پھر کہا کہ لڑکا ضرور ہوگا جس سے قومیں برکت پاویں گی ۔ زمین کے کناروں تک مشہور ہوگا۔ تب لڑکا تو ہوا لیکن سولہ ماہ کا ہو کر اور اپنے باپ ملہم مرزا کو کاذب بنا کر الٹا داغ جگر پر دھر گیا۔

ج ۔ پھر کہا مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں ہمارے نکاح میں آئے گی باکرہ یا بیوہ ہو کر بھی ۔مگر وہ لڑکی اپنے خاوند کے گھر میں بخوشی وخورمی آباد اور صاحب اولاد ہے۔ مرزا کی مراد پوری نہ ہوئی ۔

د۔ اور کہا کہ عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ کے اندر مر جائے گا مگر وہ زندہ رہا۔ وغیرہ

ھ ۔مرزا صاحب کا الہام ہے:

میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا، تیری محبت دلوں میں ڈال دونگا۔ (ازالہ اوہام ۔ص ۱۳۴)۔

برعکس اس کے سخت بے عزتی اور نفرت کے ساتھ دور تک شہرت ہوگئی اور لوگوں کے دلوں میں نہایت شدت کے ساتھ درجہ غایت دشمنی وعداوت پڑ گئی۔

علی ہذا القیاس مرزا صاحب کے اور بھی استدراجات ہیں جن سے آپ کا دعوی نبوت ورسالت بطل اور کذب ثابت ہو رہا ہے۔

۶۔۷ ۔مرزا صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ عیسیٰؑ فوت ہو چکے اور دنیا پر آنے سے روک دیئے گئے ، اور مسیح موعود میں ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب اس سے پہلے ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھ چکے ہیں :

میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے ۔میرا یہ بھی دعوی نہیں کہ صرف مثیل مسیح ہونا میرے ہی پر ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ۔

اب فرمایئے مرزا صاحب کا کون سا الہام صحیح ہے اور کون سا غلط ؟ یا حافظہ نہیں ۔ مرزا صاحب کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ ۱۳۰۸ھ میں ہم کو مثیل مسیح کا عہدہ ملا تھا، اب چھ سال بعد ۱۳۱۴ھ میں مسیح موعود کا عہدہ مل گیا جب کہ حضرت مسیح من کل الوجوہ فوت ہو گئے اور مستقل عہدہ خالی ہو گیا ۔آپ کا عہدہ بھی روز بروز بڑھتا ہی گیا ۔ پہلے تو آپ صرف حارث (کاشتکار) تھے پھر مجدد ہوئے ۔ پھر مثیل مسیح، پھر مسیح موعود، مہدی مسعود دونوں خود ہو گئے ۔ پھر پیغمبران علیھم السلام بھی آپ بن گئے ۔ پھر حضرت علیؓ، پھر حضرت حسینؓ، پھر حضرت امام اعظمؒ بن گئے ۔ پھر ایسی چھلانگ ماری اور ایسے کودے کہ نعوذ باللہ خدا بھی بن گئے ۔ ناظرین اور مرزائی اس بات پر ضرور چونکیں گے کہ ہیں ! خدا کہاں بن گئے ؟ باقی عہدے تو ضرور مرزا صاحب نے الہاموں کے ذریعہ سے حاصل کر کے اختیار کئے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھے ہیں ، مگر خدا بننا تو کہیں نہیں لکھا ۔ لیجئے حضرات ! میں مرزا صاحب کا خدا بننا بھی ان کی تالیفات و تحریرات سے ہی نکال کر پیش کرتا ہوں ۔ وھو ہذا

الف ۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے ۔ اسی سے خدا تعالی نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی ۔ (ازالہ اوہام)

ب ۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ، قرآن شریف خدا کی کتاب ہے اور میرے منہ کی باتیں ہیں (اشتہار لیکھرام کی موت کی نسبت اور آریہ صاحبوں کے خیالات ۔ مورخہ ۱۵ مارچ ۔ ص ۳)

ان دونوں تحریرات مرزا سے یہ ثابت ہے کہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے جو مرزا صاحب کی تصنیف ہے ۔ اور کلام اللہ قرآن شریف مرزا صاحب کے منہ کی باتیں ہیں ۔ گویا قرآن شریف مرزا صاحب کی کلام ہے جو کلام الہی ہے ۔ پس اب فرمایئے مرزا صاحب کے نعوذ باللہ خدا ہونے میں کوئی شبہ باقی ہے ۔ جو شخص اپنی تصنیف کو خدا کی کلام کہے اور کلام الہی قرآن شریف کو اپنی کلام بتلاوے پھر کسی ادنی سمجھ دار کو بھی اس کے خدا ہونے میں کوئی تردد ہوسکتا ہے ؟ ہرگز نہیں

مرزا صاحب کچھ ایسے بے خوف ہیں کہ اندھا دھند جو چاہتے ہیں اور جو جی میں آتا ہے لکھے چلے جاتے ہیں ۔ جو کچھ قلم سے نکل جائے بس وہی الہام ہے اور جو کچھ زبان سے نکال دیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی قرآنی کلام ہے ۔ خدا بھی اسلیئے بن گئے ہیں کہ عیسائیوں کے خدا کو مردہ ثابت کرلیا ہے ۔ مرزا صاحب دراصل پکی کاروائی کرتے ہیں ۔ جب تک کسی عہدہ دار کو جان سے مار نہیں ڈالتے تب تک اس عہدہ پر قائم نہیں ہوتے ، اور نہ اس بات کو منظور کرتے ہیں کہ کسی پنشن خوار یا مستعفی یا رخصتی کا عہدہ اختیار کریں ۔ یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں واپس آ جائے اور نیچے اترنا پڑے یا برخاست ہونا پڑے ۔ جب تک اس کو قبر میں ہی داخل نہ کرلیں تب تک دم نہیں لیتے ۔

☆ وفات مسیح پر قادیانی دلائل :

مرزا صاحب نے انجام آتھم و دیگر تالیفات میں حضرت مسیح کی وفات پر چند دلائل اور ثبوت بطور دھوکہ تحریر کیئے ہیں ۔ پہلے انکے دلائل لکھے جاتے ہیں پھر انکے جوابات ہونگے ۔

اول: مرزا صاحب لکھتے ہیں، مجھ کو خدا نے خبر دی ہے یا عیسی انّی متوفّیک و رافعک الیّ ۔ عیسی مرچکے اب وہ واپس نہیں آئیں ۔ (انجام آتھم)

دوم: مرزا صاحب لکھتے ہیں: مرہم حوارین جس کا دوسرا نام مرہم عیسی بھی ہے:

> یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہے جو زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنے کیلیئے نہایت نافع ہے۔ طبیبوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ مرہم حواریوں نے عیسی کیلیئے تیار کی تھی یعنی جب کہ حضرت عیسیٰ یہود کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے اور یہودیوں نے چاہا کہ حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچ کر قتل کریں ۔ تو انہوں نے گرفتار کر کے صلیب پر کھینچنے کی کاروائی شروع کی مگر خدا تعالی نے یہود کے بدارادہ سے حضرت عیسی کو بچا لیا۔ کچھ خفیف سے زخم بدن پر لگ گئے سو وہ اس عجیب وغریب مرہم کے چند روز استعمال کرنے سے بالکل دور ہو گئے یہاں تک کہ نشان بھی ، جو دوبارہ گرفتاری کے لئے کھلی کھلی علامتیں تھیں ، بالکل مٹ گئے ۔ (ست بچن. حاشیہ متعلقہ ص ١٦٤ ۔ خزائن جلد ١١ ص ٣٠١)

سوم: مرزا صاحب کہتے ہیں:

> ہمارے متعصب مولوی یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ گئے ہیں اور آسمان پر موجود ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ وہ صلیب پر چڑھائے نہیں گئے بلکہ کوئی اور شخص صلیب پر چڑھایا گیا۔ لیکن ان بیہودہ خیالات کے ردّ میں ایک اور قوی ثبوت یہ ہے کہ صحیح بخاری کے صفحہ ٣٣٩ میں یہ حدیث موجود ہے لعنة اللّٰہ علی الیھود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و النّصاری اتّخذوا قبور انبیاء هم مساجد ۔یعنی یہود و نصاری پر خدا کی لعنت جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔

بلاد شام میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزار ہا عیسائی سال بسال جمع ہوتے ہیں۔سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر حضرت عیسی کی ہی قبر ہے۔ (ملخصاً حاشیہ در حاشیہ۔ص ۱۶۴۔ست بچن)

چہارم۔مرزا صاحب فرماتے ہیں:

اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ میں قریباً ۱۴ برس تک جموں اور کشمیر کی ریاست میں نوکر رہا ہوں۔...کشمیر میں ایک مشہور معروف ہے قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے کیونکہ یہ لفظ عبرانی کے مشابہ ہے۔.. دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غم گین ۔....مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے۔ پھر اجنبی زبان میں مستعمل ہو کر یوز آسف بن گیا۔مگر میرے نزدیک یسوع آسف اسم بامسمی ہے ....حضرت مسیح اپنے ملک سے نکل گئے...، کشمیر میں جا کر وفات پائی اور اب تک ان کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔.. ہاں ہم نے کسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی بلاد شام میں قبر ہے مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے۔.. حضرت مولوی نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ یسوع صاحب کی قبر جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے وہ جامع مسجد سے آتے ہوئے بائیں طرف واقع ہوتی ہے.عین کوچہ میں ہے اس کوچہ کا نام خان یار ہے (ملخص حاشیہ ص ۱۶۴ ست بچن خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۶۔۳۰۷)

پنجم۔مرزا صاحب فرماتے ہیں:

و اخبرنی انّ عیسی نبیّ اللّٰہ قد مات و رفع من ھذہ الدّ نیا و لقی الاموات و ما کان من الرّا جعین ... فما کان لہ ان یّنزل الّا بروزاً کالسّا بقین ۔ و قال سبحا نہ انک انت ھو فی حلل البروز

ومرا خبر داد کہ عیسی نبی اللہ وفات یافتہ است واز یں دنیا برداشتہ شدہ و بآناں پیوست کہ فوت شدہ اند..... پس نماند برائے او ایں گنجائش کہ باز در دنیا آید مگر بطور بروز چنانچہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشنیاں آمدند وگفت مرا اوسبحانہ کہ توئی مسیح در پیرایہ بروز۔(انجام آتھم۔ص ۸۰)

کہ مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ مرچکے اور اس دنیا سے اٹھائے گئے پھر دنیا پر نہیں آویں گے۔ خدا تعالی نے حکم موت کا اس پر جاری کیا اور پھر کر آنے سے روک دیا اور وہ (آنے والا) مسیح میں ہی ہوں۔

ازالہ دلیل اول

قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آیت انّی متو فّیک .. سے مسیح کا یقیناً فوت ہونا ثابت کیا ہے۔ اس آیت کا ترجمہ اور معنی جو مرزا صاحب نے کئے ہیں یا ان کے فاضل بزرگ حکیم نورالدین نے کئے ہیں انہیں کو پیش کرتا ہوں جس سے ناظرین کو واضح ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کی دلیل کیسی باطل اور ناقابل یقین اور غیر معتبر ہے۔

الف۔ مرزا صاحب کے فاضل بزرگ مولوی حکیم نورالدین تصدیق براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:

اذ قال اللّٰہ یا عیسی انّی متو فّیک و را فعک الیّ جب اللہ نے فرمایا اے عیسی میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف۔

ب۔ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں:

انّی متو فّیک و را فعک الیّ ...... میں تجھ کو پوری نعمت دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۵۹۱)

ج۔ مرزا صاحب پھر لکھتے ہیں:

یا عیسی انّی متوفّیک و را فعک الیّ۔ اے عیسی میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ (ص ۵۵۷۔ براہین احمدیہ)

ناظرین! مرزا صاحب کے بزرگ فاضل مولوی نورالدین متوفی کے معنی،

لینے والا ہوں، پوری نعمت دونگا،

کرتے ہیں اور خود بدولت،

پوری نعمت دونگا اور، کامل اجر بخشوں گا یا وفات دونگا،

لکھتے ہیں۔ فرمایئے کس کے اور کیا معنی صحیح سمجھے جاویں۔ اب مشکل یہ ہے کہ وہ (حکیم نوردین) تو مرزا کے فاضل بزرگ ہیں اور مرزا خود ملہم اور نبی اور مرسل ہیں۔ بہرحال مرزا صاحب کے کئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے معنی ہی صحیح سمجھے جاویں گے۔ لیکن ایک اور مشکل پڑ گئی کہ جب براہین احمدیہ میں دو دفعہ ترجمہ لکھا وہ بھی الہام سے، اور اب جو لکھا وہ بھی الہام سے، تو کون سا الہام سچا سمجھا جاوے اور کون سا جھوٹا۔

یا تو یہ مشتبہ الہام، پوری نعمت دونگا، یا کامل اجر بخشونگا، یا وفات دونگا، ان تینوں باتوں میں ایک کرونگا، یا تینوں۔ یا اب کا الہام کہ حضرت عیسیٰ اسی الہام کی سند سے فوت ہو چکے ہیں۔ کس بات کا اعتبار کیا جائے؟

د۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

> میرے بعد ایک دوسرا آنے والا ہے وہ سب باتیں کھول دے گا اور علم دین کو بمرتبہ کمال پہونچاوے گا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمان میں جا بیٹھے۔ (براہین احمدیہ)
>
> اس جگہ مرزا مانتے ہیں کہ حضرت مسیح آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔

ھ۔ مرزا صاحب کا مشہور الہام ہے:

> ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحقّ لیظھرہ علی الدّین کلّہ
>
> یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آوے گا اور جب مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جاوے گا۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۷۔۴۹۹)

لیجئے حضرات مرزا صاحب اپنے اس الہام کے نیچے آ کر دب گئے اور نہایت بری طرح سے کالعدم ہو گئے اور ساری کاروائی مسیح موعود ہونے کی ملیا میٹ ہو گئی۔ ان کی ہی تحریر اور الہام سے حیات حضرت مسیح کی واضح طور پر صاف صاف ظاہر ہو گئی۔ اور حضرت مسیح کا دوبارہ اس دنیا پر تشریف لانا اظہر من الشّمس بیان کر دیا۔

ازالہ دلیل دوم:

مرزا صاحب نے اپنے زعم میں یہ ثابت کیا ہے کہ مسیح صلیب پر ضرور چڑھائے گئے اور پھر اتارے گئے اس حالت میں کہ زندہ تھے اور زخموں کے واسطے حواریوں نے مرہم تیار کی جس سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ٹھیک ہو گئے اور کشمیر میں آ کر فوت ہوئے۔

ناظرین! مرزا صاحب سے پوچھئے کہ کیا اس آپ کی مرہم میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح کو یہود نے سولی پر چڑھا دیا تھا، اور پھر جلدی سے اتار لیا تھا، اور زخم جو ان کو لگے تھے ان کے واسطے یہ مرہم تیار کی گئی تھی؟ اگر یہ الفاظ یا بات اس مرہم میں لکھی ہوئی نہیں ہے (جو ہرگز نہیں ہے) تو پھر آپ یہ حکم کیسے لگا سکتے ہیں کہ ان کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اور اسی لئے یہ مرہم تیار ہوئی تھی۔

اس مرہم کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بارہ قسم کے امراض کی دافع ہے۔ کیا مسیح کو ان بارہ امراض میں سے کوئی ایک مرض تھی یا بارہ کی بارہ ہی بیماریاں تھیں۔ اگر بفرض محال تسلیم بھی کرلیا جائے کہ وہ مرہم حضرت مسیح کے واسطے ہی تیار کی گئی تھی، تو بھی اس سے یہ بات کہاں ثابت ہے کہ فی الواقع وہ مرہم صلیب ہی کے زخموں کے واسطے بنائی گئی تھی۔ جب یہ نہیں تو کچھ نہیں۔ پڑتال کتب طب ہی فضول ہوئی۔ اب میں ان امراض کے نام بھی ذیل میں درج کئے دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو بھی مرزا صاحب کی صداقت کلام میں امتیاز ہو۔ وھو ہذا۔

اورام حاشبہ۔ خنازیر۔ طواعین۔ سرعانات۔ تنقیہ جراحات (زخموں کا تنقیہ) اوساخ۔ جہت رویانیدن گوت، رفع شقاق واثار۔ حکہ۔ جوب۔ ... بواسیر

(قرابادین قادری ص ۴۸۷ طبع مجمع البحرین لودیانہ)

جہاں سے یہ مرہم شروع ہوتی ہے، وہ الفاظ یہ ہیں:

مرہم حوارئین کہ مسمی است مرہم شلیخا و مرہم رسل نیز وآنرا مرہم عیسی نامند۔

پس لفظ رسل سے جو رسول کی جمع ہے، ظاہر ہے کہ بہت سے پیغمبروں کا یہ نسخہ ہے اور اس نسخہ کے حوارئین، شلیخا، رسل، عیسی، چار نام ہیں۔ پھر اس پر مرزا صاحب کا فتوی کیونکر عیسی کے زخموں پر ہی قائم ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے ان بارہ بیماریوں میں سے کوئی بیماری مسیح کو بھی ہوئی ہو اور اکثر سفر کرنے سے، جیسے کہ ان عادت مبارک تھی، پاؤں میں شقاق ہو گیا ہو۔ یا کسی قسم کی حکہ (خارش جدید) یا اوساخ یا جرب (خارش) کی بیماری ہوگئی ہو جن کے لئے یہ مرہم تیار کی گئی ہو۔

ہاں اگر مرزا صاحب مرہم میں یہ الفاظ:

حضرت مسیح کو یہود نے صلیب پر چڑھا دیا تھا اور پھر جلدی اتار لیا تھا، اس وقت ان کو زخم ہو گئے تھے، ان زخموں کے واسطے یہ مرہم تیار کی گئی تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھے ہوئے نکال کر دکھاتے تو شاید کسی کو کچھ کسی قدر تامل کی گنجائش بھی ہوتی ۔مگر افسوس کہ مرزا صاحب ایسے ویسے خیال اور کمزور شہادت سے ایسے بڑے اہم امر کو ثابت کرنا چاہتے ہیں جو محض خیال ہی خیال ہے۔ پھر یہ کتنی بڑی زبردستی ہے کہ اپنی طرف سے ،یعنی، کر کے لکھتے ہیں :

یعنی جب کہ حضرت عیسیٰؑ یہود کے پنجہ میں گرفتار ہوئے اور صلیب پر چڑھانے کے وقت خفیف زخم بدن پر لگ گئے تھے اس مرہم کے استعمال کرنے سے بالکل دور ہوگئے اور نشان بھی مٹ گئے تھے۔

یہ ان کا اپنا خانگی الہام ہے ۔لیکن کسی طب کی کتاب یا اس مرہم میں ایسا کوئی لفظ نہیں جس سے آپ کا مدعا ثابت ہوسکے، نرے استعارات ہی استعارات ہیں ،اور بے سود۔

ازالہ دلیل سوم :

اس میں مرزا صاحب بزعم خود ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اور فوت ہوگئے، بلاد شام میں دفن ہوئے اور ان کی قبر کی پرستش نصاری ہر سال ایک تاریخ پر جمع ہوکر کرتے ہیں ۔اور حضرت رسول خدا ﷺ سے حدیث بھی نقل کی ہے لعن اللّٰه، کی بجائے لعنت اللّٰه لکھا ہے کہ یہود ونصاری پر لعنت ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا ۔پس اس استعارہ سے ثابت ہوگیا کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے جانے سے فوت ہوگئے اور قبر میں دفن کردیئے گئے تھے، اسی قبر کی بلاد شام میں پرستش ہوتی ہے۔

ناظرین دیکھئے ! یہاں وہ مرہم حوارین بالکل بے کار ہوگئی ۔اگر حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے جانے سے فوت ہوگئے تو ان کی دلیل نمبر دوم کی مرہم کس لئے تیار ہوئی تھی اور اس کی کیا ضرورت پڑی ؟ آپ کی ہر دو دلیلوں میں اجتماع ضدین وارد ہوگیا، جس کی کوئی تاویل گھڑنی پڑے گی ۔ اس دلیل کے اثبات میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔مگر فرمایئے توسہی اس حدیث میں یہ بات کہاں لکھی ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ مسیح فوت ہوگئے ۔اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہوکر قبر میں دفن نہیں ہوئے ،تو نصاری کس قبر کی پرستش کرتے ہیں؟

پھر مرزا صاحب اپنی تصانیف میں لکھ چکے ہیں کہ عیسائی، حضرت عیسی کو پیغمبر نہیں بلکہ خدا تصور کر کے پرستش کرتے ہیں لیکن حدیث شریف کی تصدیق کے لئے میں مانتا ہوں کہ یہود و نصاری اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں جانتے اور پرستش کرتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ جس قدر انبیاء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذرے ہیں، شاذو نادر ہی ہوں گے جن کو یہود ونصاری بالاتفاق نبی نہ مانتے ہوں۔ اور کل انبیاء جن کا ذکر تورات میں موجود ہے سب کو اپنے نبی جانتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوگیا کہ جو انبیاء یہود کے ہیں وہی انبیاء نصاری کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہود، حضرت عیسیٰ کو پیغمبر یا نبی نہیں مانتے لیکن اس میں کوئی شک شبہ نہیں رہا کہ جو انبیاء یہود ہیں وہی نصارے کے ہیں۔ اسی سے حدیث شریف کی تصدیق ہوگئی۔

مرزا صاحب اس بات پر بھی بہت زور دیتے ہیں کہ:

در حقیقت وہ قبر (شامی) حضرت عیسیٰ کی ہی قبر ہے۔

نصاری کا اعتقاد ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اور فوت ہوئے اور قبر میں دفن کئے گئے اور تیسرے روز کے بعد زندہ ہوگئے اور قبر سے نکل کر آسمان پر چلے گئے۔ جس قبر میں مسیح کو بقول واعتقاد مرزا صاحب ونصاری کے دفن کیا گیا تھا، کیا مرزا کو اس قبر کے قبر ہونے میں کچھ شبہ ہے؟ اگرچہ مرزا صاحب ونصاری کا اس اعتقاد میں فرق صرف اتنا ہی ہے کہ نصاری کہتے ہیں کہ تیسرے روز کے بعد زندہ ہوکر آسمان پر معہ جسد چلے گئے اور مرزا صاحب کا اعتقاد ہے کہ وہ قبر ہی میں رہے صرف روح آسمان پر گئی۔ مگر یاد رہے کہ یہ اعتقاد کسی اہل اسلام کا نہیں ہے۔ پس اگر نصاری اس قبر اعتقاد یہ چند روزہ کی پرستش کرتے ہوں تو کیا عجب ہے۔ یہ دوسری وجہ صداقت حدیث رسول خدا ﷺ کی ہوئی۔ مرزا صاحب نے مسیح کی وفات ثابت کرنے کیلئے خلاف اہل اسلام کیا کیا ہاتھ پاؤں مارے اور کیا کیا اعتقاد پلٹے، پھر بھی کچھ نہ بن سکا۔ بلکہ الٹی حافظہ کی خرابی اور دماغ کے تخیلات اور وہمات پائے گئے جیسے آگے آوے گا۔

ازالہ دلیل چہارم:

اس میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

اخویم حضرت مولوی نور الدین فرماتے ہیں ہم ۱۴ سال ریاست جموں اور کشمیر میں ملازم رہے۔ یسوع کی قبر کشمیر میں محلّہ خان یار میں معلوم ہوئی اور تحقیق سے معلوم ہوگیا کہ یسوع کی قبر کشمیر ہی میں ہے۔

حضرات! توجہ فرمایئے گا کہ حکیم صاحب کی شہادت مذہب کے مقابلہ میں وہ حدیث شریف صحیح الاسناد بھی نعوذ باللہ قابل اعتبار نہیں رہی۔ مرزا صاحب کی چغتائی بہادری نے مرزا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے دل میں ایسی بے خوفی پیدا کی کہ میاں نورالدین کی شہادت بے معنی کے مقابلہ میں اپنے استعارات واہیہ سے حدیث شریف حضرت رسول خدا ﷺ کو کیسے ساقط الاعتبار قرار دیا۔ العیاذ باللہ ۔اور کیسے واہی ڈھکوسلوں سے لفظ اور نام یوز آسف کو یسوع آسف یا یسوع صاحب بنایا گیا۔کیا ایسی خیالی باتوں سے آپ یہ ثابت کریں گے کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر فی الواقع کشمیر میں ہے ۔میں کہتا ہوں کہ ایسے ڈھکوسلے اور بھی بنا سکتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر۔سنیئے:

الف ۔ کیا وہ لفظ یوز آسف ، زوج آصف نہیں بن سکتا ؟ ممکن ہے کہ وہ حضرت سلیمانؑ کے وزیر آسف کی زوجہ کی قبر ہو ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کشمیر تشریف لے گئے تھے اور ان کے وزیر آسف برخیا بھی ساتھ تھے ۔اور یہ بھی کتابوں میں لکھا ہے کہ تخت سلیمان اس وقت تک موجود ہے ۔اغلب ہے کہ وزیر صاحب کی بیوی فوت ہوگئی ہو اور زوج آسف سے بگڑ کر یوز آصف یا آسف بن گیا ہو۔

ب ۔ یا یوز آسف ہو،یعنی وزیر آصف نے کوئی یوز یعنی چیتا یا شیر مارا ہو اور اس کی لاش کو وہاں دفن کر دیا گیا ہو۔

ج ۔ یا جوس اشعب ہو (لالچی آدمی کا جستجو کرنا) یعنی کوئی اشعب شخص کسی شئے کی تلاش میں آیا اور یہاں آکر مرگیا اور دفن کر دیا گیا ہو۔

د۔ یا یئوس عاسف (جو ناقہ ناامید ہوکر دم ہلاتی ہوئی مرجائے) ہو، ناامیدی کی حالت میں یہاں پر دم ہلاتی ہوئی مرگئی ہو اور دفن کر دی گئی ہو۔

غرض میں کہتا ہوں کہ ایسے ڈھکوسلے جس کا جی چاہے اور جتنے چاہے، بنالے۔لیکن کیا ان سے کوئی اصلی یا صحیح واقع ثابت ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔مگر یہ کیا بے تکی بات ہے کہ یسوع تو عبرانی کا لفظ ہو اور آسف اس کے ساتھ عربی کا لفظ لگا دیا جائے ۔اگر مرزا صاحب فرمائیں کہ جب وہ عبرانی ملک سے نکل کر غم گین حالت میں کشمیر میں چلے آئے تو یہاں کشمیریوں نے مسیح کو آسف (غم گین) کا خطاب دے دیا ،مگر میں کہتا ہوں کہ لفظ عربی کیوں لگایا؟ مناسب تو یہ تھا کہ کشمیری زبان کا لفظ اس کے ساتھ لگایا جاتا۔غرض مرزا صاحب کا یہ کہنا ڈھکوسلہ ہے کہ حضرت مسیح غمگین حالت میں تھے اور محض غلط ہے کیونکہ حضرت مسیح کبھی غمگین نہیں ہوئے جیسے کہ اکثر کتب سے ان کے خوش و خرم رہنے کا ثبوت ملتا ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت یحیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ میں گفتگو ہوئی ۔حضرت عیسیٰؑ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے، ہنستا منہ بہتر ہے اور حضرت یحیٰؑ کہتے تھے روتی آنکھ بہتر ہے۔ آخر دونوں صاحبوں نے فیصلہ اس کا حکم الٰہی پر رکھا۔ جبریل آئے اور کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں ہنستے منہ کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے فضل و کرم کا امید وار ہے اور رونے والی آنکھ اپنے فعلوں پر نگاہ کرتی ہے۔ پس چاہیے کہ خلق خدا کے ساتھ ہنسی سے پیش آئے اور درگاہ الٰہی میں تضرع و زاری رہے۔ ایک دن حضرت عیسیٰؑ نے حضرت یحیٰؑ سے کہا تم بہت رویا کرتے ہو کیا تم رحمت الٰہی سے مایوس ہوگئے ہو؟ حضرت یحیٰؑ نے جواب دیا کہ تم ہمیشہ خوش اور شگفتہ رہتے ہو، آیا تم خوف خدا سے ایمن ہوگئے ہو؟

(کتاب مقاصد الصالحین مطبوعہ طبع حقانی)

یہاں پر مرزا صاحب نے ایک اور غضب کیا کہ مولوی نورالدین کی شہادت کے مقابلہ میں حدیث شریف کو بھی ناقابل اعتبار کر کے پس پشت ڈال دیا جیسے کہتے ہیں:

ہاں ہم نے کسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے۔ حضرت مولوی نورالدین فرماتے ہیں کہ یسوع صاحب کی قبر جو یوز آسف کر کے مشہور ہے وہ جامع مسجد سے آتے ہوئے بائیں طرف واقع ہے عین کوچہ میں ہے اس کوچہ کا نام خان یار ہے۔

مرزا کا الہامی حافظہ بھی کیا خوب ہے۔ کہتے ہیں:

ہم نے کسی کتاب میں لکھا ہے کہ بلاد شام میں حضرت عیسیٰ کی قبر ہے،۔

حالانکہ اسی کتاب ست بچن کے حاشیہ پر لکھا ہوا موجود ہے ۔..

مرزا صاحب نے اپنا ڈھکوسلہ پیش کیا ہے الہام بھی نہیں۔ پھر اس ڈھکوسلے پر کس کو اعتبار ہوسکتا ہے۔ اور اعتبار ہو بھی کیسے، کیونکہ انہیں ایک بات پر قرار نہیں۔ جیسے خود لکھتے ہیں:

الف۔ یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی مسیح جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہوگیا۔ (ص ۴۷۳۔ ازالہ اوہام)

ب۔ یہ تیسری آیت باب الاعمال کی مسیح کی طبعی موت کی نسبت گواہی دے رہی ہے یہ گلیل میں اس کو پیش آئی۔ (ازالہ اوہام۔ ص۴۷۳۔۴۷۴)۔

ج۔ حضرت عیسیٰ کی قبر بلاد شام میں ہے جس کی پرستش عیسائی لوگ کرتے ہیں (ملخصاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۱۶۴ حاشیہ در حاشیہ کتاب ست بچن)

ھ۔ یسوع صاحب کی قبر کشمیر میں ہے۔(ملخصاً ص ۱۶۴ حاشیہ کتاب ست بچن)

اب فرمایئے مرزا صاحب کی کس تحقیق یا کس الہام یا بات پر اعتبار کیا جائے۔ کیا حضرت مسیح کی قبر گلیل میں ہے یا بلاد شام میں یا کشمیر میں؟ ممکن ہے کہ مرزا صاحب اس کا جواب استعارہ لگا کر یوں دیں کہ حضرت مسیح کی قبر تو گلیل میں ہے اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلاد شام میں، اور حضرت یسوع صاحب کی قبر کشمیر میں۔

مرزا صاحب کی تحقیقات وکشف والہامات پر قربان۔ یہی باتیں ہیں جن کو ہر تھوڑی سمجھ کا آدمی بھی سن کر ہذیان، مالیخولیا، خبط، مراق میں داخل کرے گا۔

ازالہ امر پنجم:

اس امر میں مرزا صاحب نے اپنے الہام قطعی اور یقینی سے ثابت کیا ہے کہ مسیح فوت ہوگئے ہیں، دوبارہ آنے سے روک دیئے گئے ہیں، اور آنے والا مسیح میں ہی ہوں، یہ مجھے خدا نے خبر دی ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ آیا مرزا صاحب کی وحی الہام، وحی رسول کی طرح قطعی اور یقینی ہے اور اس پر ایسے ہی ایمان لانا چاہیے جیسے پیغمبران کے الہام پر؟ نیز مرزا صاحب کا خدائے ملہم وہی ہے جو مسلمانوں کا خدا ہے یا کوئی اور؟ اس میں مجھے ان کے ہی الہامات سے کام لینا ہوگا، کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں۔

پہلا: مرزا صاحب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ میں انگریزی عربی عبرانی زبانوں کے الہامات درج کر کے کہتے ہیں کہ ان کے معنی مجھے معلوم نہیں ہوئے۔ کوئی انگریزی خوان اس وقت موجود نہیں، اس الہام کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ وغیرہ۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا خدا ایسا ہے کہ اپنے ملہم کو جو الہام کرتا ہے محض فضول اور بے سود کرتا ہے کہ اس کا مطلب ملہم اور ملہم دونوں کو نہیں آتے۔ یہ خوب ہوئی کہ مرزا صاحب کا خدا الہام کرتا ہے لیکن اس کے حکم اور کلام کے (جو اپنے نبی پر بھیجتا ہے) کچھ معنی نہیں ہوتے اور نہ کوئی مترجم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو ان الہاموں کا ترجمہ کر کے بتائے۔ اور نہ ان کا خدا ایسے الہام کرتا ہے کہ ان کی سمجھ میں آئے تاکہ وہ اس کے مطلب سے آگاہ ہو کر تعمیل احکام الٰہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔۔ کیا ان سے مرزا کو مسیح موعود مان لیا جاوے گا۔اس طرح پر کہ مرزا صاحب ملہم تو ہیں مگر الہاموں کے معنوں اور مطلبوں سے ناواقف اوران کے بیان کرنے سے عاری اور جاہل ہیں۔ مجھے یہاں ایک مشہور حکایت یاد آگئی جواس کے مطابق ہے۔اسے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں وھو ہذا:

اکبر بادشاہ کے وقت میں جب ان کو پیغمبر بننے کی سوجھی اوران کے بعض وزراء نے ان کو پیغمبر ثابت کرنا چاہا اور دین الٰہی کو قائم کرنے پر آمادہ ہوئے تو قرآن شریف کی ضرورت ہوئی اور پہلے ہی سے تجویز کر کے ایک نے ان میں سے بادشاہ سے کہا کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ جیسے حضرت رسول خدا ﷺ امّی تھے ایسے ہی آپ ہیں اور آپ پر بھی قرآن شریف نازل ہوا ہے اور ایک درخت میں ہے۔بادشاہ سلامت پیغمبری کی دھن میں لٹو ہو گئے اور بجمیعت کثیر نہایت تزک واحتشام سے درخت معلومہ میں سے قرآن وضعی نکالا گیا، جوزبان عربی میں تھا۔نہایت احتیاط سے وہ قرآن دربار میں لایا گیا اور ہر ایک شخص اس قرآن کو بوسہ دیتا، زیارت کرتا، مبارک دیتا، ادب سے رکھتا جاتا تھا۔اتنے میں ابوالحسن عرف ملا دوپیازہ بھی آ گئے۔انہوں نے بھی اس قرآن کو دیکھا اور بلا بوسہ دینے اور کسی ادب کے ایسی طرز سے رکھ دیا جس سے بادشاہ کو اچھا معلوم نہ ہوا۔بادشاہ نے ایسی حرکت کی بابت ملاّں سے پوچھا کہ کہو کیسا ہے۔ ملاں صاحب نے کہا ہاں خیر اچھا ہے۔اس پر بادشاہ کو اور بھی شبہ ہوا۔آخر بادشاہ کے زیادہ اصرار پر عرض کیا کہ قبلہ عالم جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ ملک کنعان میں تھے ان کی زبان عبرانی تھی اس لئے توریت عبرانی میں نازل ہوئی۔۔اور حضرت رسول کریم ﷺ ملک عرب میں پیدا ہوئے اس لئے خداوند کریم نے قرآن کریم کو زبان عربی میں نازل فرمایا۔اوریہی سنت اللہ ہے کہ ہر ایک پیغمبر پران کی ہی زبان میں کتاب یا صحیفہ نازل ہوتا رہا ہے جیسے کہ اللہ نے فرمایا و ما ارسلنا من رسولٍ الا بلسان قومہ یعنی ہم نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا جو اپنی قوم کی زبان نہ جانتا ہو۔پیغمبر کی زبان اوراس کی قوم کی بول چال ایک ہوتی ہے۔ایسا نہیں ہوتا کہ پیغمبر تو ہندوستان کا ہو اور قوم اس کی عرب کی ہو۔میں نہایت تعجب سے سوچ رہا ہوں کہ یہ قرآن عربی زبان میں ہے، ہندوستانی میں نہیں۔اس کو نہ تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں اور نہ کسی کو سمجھا سکتے ہیں۔ہاں اگر یہ قرآن ہندوستانی زبان میں ہوتا جو قبلہ عالم کی زبان ہے تو البتہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مان لینے کے قابل ہوتا۔ بادشاہ یہ سن کر چپ ہو گیا اور وہ قرآن وضعی گاؤ خورد ہو گیا۔

پس مرزا صاحب کی بعینہ اکبر بادشاہ کی سی مثال ہے کہ انہوں نے بھی پیغمبری کا دعوی کیا اور قرآن ان کا غیر زبان میں اترا جس کے سمجھنے اور سمجھانے سے بالکل لا چار رہے، اور مرزا صاحب نے بھی دعوی پیغمبری کیا لیکن الہامات آپ پر ایسی عربی انگریزی زبانوں میں نازل ہوئے کہ جس کے سمجھنے اور سمجھانے اور تعمیل حکم بجالانے میں باقرار خود قاصر اور لا چار رہے۔ پس ایسے مصنوعی قرآن مصنوعی الہاموں کا اعتبار مرزا صاحب کے ہی چند مریدوں میں ہوگا اور کسی کو کیوں ہونے لگا۔ ایسے ہی مرزا قادیانی کے خدا کا بھی کوئی پتہ نہیں ہے کیونکہ وہ خود براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ میں لکھتے ہیں:

مجھے الہام ہوا ہے کہ ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک نہیں کھلے)۔

لیجئے مرزا صاحب کو اپنے خدا کا بھی اب تک پتہ نہیں کہ وہ کون ہے۔ اے غضب اور افسوس! جس شخص کو اپنے خدا کا ہی پتہ نہ ہو کہ کون ہے اس کے الہاموں کا کیا پتہ ہو سکتا ہے کہ وہ کیا ہیں؟ پھر وہ قطعی اور یقینی بھی ہیں؟ ناظرین و مرزائی نہایت غور اور توجہ سے خیال فرمائیں کہ جس ملہم کو اپنے خدا ملہم کا بھی پتہ نہ ہو کہ وہ کیا اور کون ہے؟ پھر اس کے کسی الہام یا بات پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

خیر اب میں مرزا صاحب کے خدا کا پتہ دیتا ہوں جس کی بابت وہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ عاجی کے معنی معلوم نہیں ہوئے۔ اگر ملہم نے نہیں بتائے تو لغت کی کوئی کتاب دیکھ لیتے جس سے عاجی کے معنی معلوم ہو جاتے۔ یہاں اگر مرزا صاحب بوجہ قصور حافظہ یہ کہہ دیں کتاب لغت پر اعتبار نہیں ہو سکتا اور نہ ایسے لفظوں کے واسطے کوئی کتاب لغت دیکھے جانے کا حکم ہے، اور مرزائی یہ کہہ دیں کہ الہامی لفظوں کے معنی اور مطلب جو خدا ملہم بتائے یا سمجھائے، وہی ہو سکتے ہیں، تو ایسا کہنا ان کا لغو اور باطل ہوگا کیونکہ مرزا صاحب اپنی کتاب براہین احمدیہ میں پہلے ہی لکھ چکے ہیں:

اور یہ الہام اکثر معظمات امور میں ہوتا ہے کبھی اس میں ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں جن کے معنی لغت کی کتابیں دیکھ کر کرنے پڑتے ہیں۔ (براہین احمدیہ۔ص ۳۳۸)

اب مرزا صاحب ہی اس کا جواب دیں کہ انہوں نے کیوں عاجی کے معنی لغت کی کتاب سے نکال کر نہ کئے اور کیوں کہہ دیا کہ، اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سچا الہام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی قلم سے نکل گیا۔ جب بعد میں اس کے معنوں پر علم ہوا اور مخالف معلوم ہوئے تو لکھ دیا کہ اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے۔ مگر خداوند کریم کی حکمت ہے کہ مرزا صاحب ہی کے منہ اور قلم سے سچی بات نکل گئی لیجئے میں دو معتبر کتب لغت سے لفظ عاجی کے معنی پیش کرتا ہوں۔

لفظ عاجی میں اصل لفظ عاج ہے اور حرف ی اس کے ساتھ نسبتی ہے۔ پس لفظ عاج کے معنی یہ ہیں:

الف۔ استخوان فیل۔ ناقہ کہ جائے خواب او نرم باشد۔ سرگین۔ کلہ کہ بدان شتر رانند۔ راہ بر۔ ممتلی۔ (منتخب اللغات۔ ص ۳۰۴)

ب۔ عاج: منیّة، رجز للناقة والعاج الزبل والناقة اللبة الاعظام وعظم الصل۔ (قاموس ربع اول۔ ص ۱۲۷)

وعاج ممتلی۔ (قاموس ربع اول۔ ص ۱۲۶)

ج۔ و اماالعاج الذی ہو عظم الفیل فنجس عند الشافعی

د۔ قلبین من عاج ہو ... الزبل او ظہر السلحفاة و العاج الذی یعرفه العامة عظم انیاب الفیل۔ (مجمع بحار الانوار۔ ص ۴۳۱)

پس لفظ عاج کے معنی ہاتھی کے دانت کا، یا، والا۔ اونٹنی نرم جگہ پر سوئی کا، یا، والا، گوبر کا، یا، والا، رہزن والا لتھڑہ ہوا، یا لتھڑے ہوئے کا، یا، والا۔ پس بقول مرزا صاحب ثابت ہو گیا کہ ان کا خدا عاجی ہاتھی دانت کا، یا گوبر کا ہے۔

جب ان کے ہی خاص قطعی اور یقینی الہام سے ان کا خدا ملہم عاجی، ہاتھی کے دانت کا، یا ہاتھی کے دانت والا، یا گوبر کا ہے، تو پھر علماء وفضلاء ومشائخ مباہلہ کے لئے کیوں کوشاں ہو رہے ہیں۔ جتنی کاروائی مرزا صاحب کی اب تک ہوئی ہے سب خاک میں مل گئی۔ میرے خیال ناقص میں ہے کہ یہ صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ کا کسی کے زیر نظر یا مطالعہ میں نہیں آیا ورنہ پہلے ہی سب جھگڑے بکھیڑے ختم ہو جاتے۔ مگر اتفاق ہے کہ ایسا نہ ہوا۔ جب مرزا صاحب کا خدا ملہم عاجی (بمعنی مذکورہ بالا) ہے تب مرزا صاحب کے درج ذیل الہامات کے کیا معنی ہوئے:

جس نے میری بیعت کی اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ۔ (انجام آتھم۔ ص ۷۸)

مجھ کو دونوں جہانوں کی رحمت کے واسطے بھیجا۔ (انجام آتھم۔ ص ۷۸)

خدا نے میرا نام مسیح ابن مریم رکھا۔ (انجام آتھم۔ ص ۷۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی مر چکے، عیسی میں ہوں ۔ (انجام آتھم ۔ص ۸۰)

خدا نے میرا نام عیسی رکھا۔ (انجام آتھم ۔ص ۱۴۲)

ان الہاموں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی جس نے بیعت کی اس کا ہاتھ ہاتھی کے دانت والے، یا گوبر والے، کے ہاتھ پر ہوا ۔ گوبر والے نے دونوں جہانوں کی رحمت کے واسطے مرزا صاحب کو بھیجا ۔ یہ بھی ضرور ہے کہ آپ کے عاجی خدا نے آپ کا نام عیسی بھی رکھ دیا ہوگا ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا بلکہ نہایت ہی قرین قیاس اور یقینی امر ہے کہ خدا عاجی گوبر کا ہے تو اس کا عیسی بھی نفاست میں اس سے بڑھ چڑھ کر ہونا چاہیے ۔ سو میں اس عیسی کو جن کی تعریف مرزا صاحب نے خود کر کے اپنے پر منطبق کیا ہے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ضبط تحریر میں لاتا ہوں ۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

> مجھے سخت تعجب ہے کہ ہمارے علماء عیسی کے لفظ پر کیوں لڑتے ہیں۔ اسلام کی کتابوں میں تو ایسی چیزوں کا نام بھی عیسی رکھا گیا ہے جو سخت مکروہ ہیں۔ چنانچہ برہان قاطع میں حرف عین میں لکھا ہے:
>
> کہ عیسی دہقان کنایہ انگوری شراب سے ہے ۔
>
> عیسی نوماہہ اس خوشہ انگور کا نام ہے جس سے شراب بنایا جائے اور شراب انگوری کو بھی عیسی نوماہہ کہتے ہیں ۔
>
> اب غضب کی بات ہے کہ مولوی لوگ شراب کا نام تو عیسی رکھیں ۔ اور تالیفات میں بے محابا اس کا ذکر کریں اور ایک پلید چیز کی، ایک پاک کے ساتھ اسمی مشارکت جائز قرار دیں اور جس شخص کو اللہ تعالی جل شانہ اپنی قدرت اور فضل خاص سے دجالیت موجودہ کے مقابل عیسی کے نام سے موسوم کرے وہ ان کی نظر میں کافر ہو ۔
>
> (نشان آسمانی ۔ص ۲۰)

اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ خدا عاجی ایک پلید اور خبیث شئے گوبر ہے تو اس کا عیسی شراب جو ام الخبائث ہے درست اور بجا ہے یعنی خدا ملہم گوبر ۔ اور عیسی ملہم شراب ۔ کیا عمدہ مماثلت ہوئی ۔

ان تحریروں پر تو میں مرزا صاحب سے بالکل اتفاق کر کے صاد کرتا ہوں اور ان کے انصاف اور راست بازی کی داد دیتا ہوں اور یہاں علماء سے مجھے کلام ہے کیونکہ جب مرزا صاحب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے خدا کا نام عاجی، گوبر رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو عیسی نو ماہہ یا عیسی دہقان تحریر کرتے ہیں جو شراب انگوری ہے، تو پھران کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں اور عیسی کہلانے میں کیوں چڑتے ہیں۔ یہ بیشک ان کی زبردستی ہے ان کے پیچھے پڑنے اور چڑنے کی وجہ بتلانے میں مجھے اس لئے کسی قدر تامل ہے کہ مرزا صاحب نے کوئی خاص اشتہار جلی قلم کا انعامی یا مباہلی نہیں دیا کہ ہمارا خدا عاجی ہے (ہاتھی کے دانت کا، یا گوبر کا ہے) اور میں عیسی دہقان یا عیسی نو ماہہ شراب انگوری ہوں، جس سے علماء کو خبر ہو جاتی اور مخالفت سے ان کا منہ بند ہو جاتا۔ البتہ مرزا صاحب کا جواب یہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جب ہم نے کتابوں، رسالوں میں لکھ دیا اور کتابیں ہر جگہ موجود ہیں تو پھر ضرورت کسی اشتہار کی نہ تھی، یہ صحیح ہے۔ لیکن اگر اشتہار انعامی یا مباہلی بھی بطور تبلیغ شائع فرماتے اور مخالفین کو پہلے ہی سے یہ عقیدہ آپ کا معلوم ہو جاتا تو خواہ نخواہ بے سود علمی بحثیں کر کے تضیع اوقات نہ کرتے۔ اب میں نہایت ادب سے بخدمت شریف علماء وفضلاء اہل اسلام و دیگر طلباء ہدایت غیر اسلام عرض کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اب تو مرزا صاحب کا پیچھا چھوڑیں کیونکہ انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہمارا خدا عاجی، ہاتھی دانت کا، یا گوبر کا ہے، اور میں عیسی دہقان یا عیسی نو ماہہ، شراب انگوری ہوں، اس کی رہائش کا دیان (حرص والی)، ان کی الہامی کتاب (انجیل)، انجام آتھم معہ ضمیمہ ہے۔

۸۔۹۔ میں مرزا کا وہی دعوی پیغمبری ہے یہاں تک کہ جب حضرت موسی کلیم اللہ ہیں تو آپ بھی کلیم اللہ ہیں۔

۱۰۔ اس میں مرزا صاحب کو معراج جسمانی آنحضرت ﷺ سے انکار ہے۔ اور یہ کاسہ لیسی کسی ریفارمر صاحب بہادر کی ہے جو تمام اہل اسلام کی مخالفت میں آیات اور احادیث متواترہ واقوال جمہور علماء کا صریح انکار کر دیا ہے۔ یہاں پر ایک اور غضب کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی سخت توہین کی ہے۔ آپ ﷺ کے جسم اطہر کو توبہ نعوذ باللہ منہا کثیف (جو ضد ہے لطیف کی) لکھ دیا ہے...

> سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا۔
>
> (صفحہ ۴۷۔ ازالہ اوہام)

حالانکہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۰ میں خود ہی لکھ چکے ہیں:

> وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء ﷺ میں کئی نور جمع تھے۔ سو، ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الہی سے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود با جود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن گیا۔

خیال فرمایئے کہاں حضرت احمد مصطفیٰ ﷺ کا جسم مبارک مجمع الانوار تھا اور کہاں مرزا نے اسی جسم مبارک کو کثیف لکھ دیا۔ خدا پناہ میں رکھے ایسے مردود اعتقاد سے۔

اہل اسلام اور اہل سنت والجماعت کے عقاید میں ہے کہ اگر کوئی شخص توہیناً کسی نبی کے میلے کپڑے کو میلا کہے گا تو کافر ہو جائے گا چہ جائے کہ حضرت ﷺ کے جسم اطہر نور الانوار کو جسم کثیف لکھ دیا۔

میں (براہین احمدیہ۔ ص ۱۵ سے) مرزا صاحب کا ہی اعتقاد پیش کرتا ہوں کہ جو شخص حضرت ﷺ کے جسم مبارک کو کثیف کہے وہ کون ہے۔ وھو ہذا:

نور شان یک عالمے را در گرفت تو ہنوز اے کور در شور و شرے

لعل تاباں را اگر گوئی کثیف زین چہ کاہد قدر روشن جوہرے

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکان بود خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

لیجئے یہاں اپنی ہی مثبتہ اور مسلّمہ دلیل سے مرزا صاحب جو پیغمبری اور خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں، حضرت رسول اکرم ﷺ کے جسم مبارک مجمع الانوار کو کثیف کہہ کر خود فاجر ثابت ہو گئے۔ اب وہی کسی بزرگ کا قول بھی مرزا صاحب پر ثابت ہو گیا

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں برد

اللہ تعالیٰ اپنے قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ

و اذکر فی الکتاب ادریس انّہ کان صدّیقاً نبیّاً و رفعناہ مکاناً علیّاً

(سورہ مریم) یعنی یاد کر (اے رسول خدا ﷺ) حضرت ادریس کا حال، تحقیق تھا وہ سچا نبی اٹھالیا ہم نے اس کو مکان عالی پر۔

تمام تفاسیر اور کتب اہل اسلام میں یہی معنی اور یہی اعتقاد ہے کہ حضرت ادریسؑ یا الیاسؑ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے اور اسی جسم عنصری کے ساتھ۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللّٰہ الیہ۔ وہی رفع کا لفظ یہاں بھی ہے..

مرزا صاحب کیا آپ کو حضرت رسول خدا ﷺ کا جسمی معراج محالات سے معلوم ہوتا ہے؟ کیا خدا تعالیٰ کو آپ قادر نہیں سمجھتے؟ کیا آپ کے فلسفہ کو توڑنے کی قدرت اللہ تعالیٰ میں نہیں؟ ہاں البتہ آپ کے عاجی خدا میں ضرور قدرت نہیں ہے، اس لئے اپنے فلسفی ڈھکوسلے آیات و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث اور اجماع امت کے مقابلہ میں بڑے زور سے پیش کیا کرتے ہیں جو نہایت بودے ہیں۔

۱۱۔ یہ دعوی عربی دانی کا بھی محض غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب سے بڑے بڑے فاضل عربی اس وقت پنجاب و ہندوستان میں موجود ہیں جن کی عربی دانی مسلّمہ ہے۔

۱۲۔ آسمان پھاڑ کر مسیح کا آنا، مرزا صاحب کی طرف سے تمسخر اور استہزاء ہے۔ اور یہی استہزاء رسول خدا ﷺ کے معراج جسمانی میں ہے کہ آسمان پھاڑ کر تشریف لے گئے اور واپس تشریف لائے۔ آپ نے بھی آریوں سے لڑتے جھگڑتے یہ عقیدہ حاصل کر لیا کہ خدا قادر مطلق نہیں ہے جو کسی کو زندہ آسمان پر بجسد عنصری لے جا سکے۔

۱۳۔ مرزا صاحب میں تو خدا کی روح باتیں کرتی ہے اور دیگر آپ کے حواریوں میں نعوذ باللہ کسی معلم الملکوت کی روح باتیں کرتی ہے۔

۱۴۔ ہاں بے شک مرزا صاحب پر جھوٹے الہامات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔

۱۵۔ مرزا صاحب نے ۹ مولوی صاحبان کی طرف قلم اٹھایا مگر دس مولوی صاحبان کے نام درج کئے اور بعض مولوی صاحبان اہل حدیث جو آپ کے جانی دوست تھے وہ ایسی خلاف شرع دعوت نبوت سے جانی دشمن بن گئے۔

۱۶۔ حکیم نورالدین، مرزا صاحب کے فاضل بزرگ ہیں، تو کیا وہ بھی مرزا صاحب کے برابر کلام فصیح نہیں لکھ سکتے؟ جیسا کہ ان کا دعوی نمبر ۱۱ میں گذر چکا ہے۔ اگر حکیم صاحب مرزا صاحب کے برابر کلام فصیح نہیں لکھ سکتے، تو مرزا صاحب کے فاضل بزرگ نہیں۔ ایک نہ ایک بات تو ضرور غلط ہوگی کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے اور یہ اعتقاد بھی عجیب ہے کہ حکیم صاحب تو فاضل بزرگ ہوں اور دیگر تمام علماء ہندوستان و پنجاب ہیچ اور پوچ ہوں۔

۱۷۔ یہ بھی ہرگز صحیح نہیں۔ اگر مرزا صاحب کی ایسی دعا ہوتی جو بجلی کی طرح کودتی ہے تو آتھم کے واسطے ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو رخصت لے کر نہ چلی جاتی اور آپ کو وقت پر دھوکہ نہ دیتی۔ اور آپ کے معہ اہل بیت پر حوارییں کی تضرع وزاری کے وقت پر آموجود ہوتی۔ افسوس ایسی دعا بجلی کی طرح ہو اور قادیان سے امرتسر تک بھی نہ پہنچ سکے۔ اگر یہ دعا آپ کی پاس ہوتی تو ایک بھی مولوی زندہ نہ رہتا اور ایک بھی پادری دنیا پر نہ رہتا۔ ایک بھی آریہ صفحہ ہستی پر نہ رہتا اور لیکھ رام کو کئی سال تک فرشتے تلاش کرتے نہ پھرتے۔ اور آپکے قادیان کے رہنے والے سب کے سب غارت ہو جاتے حتی کہ آپ کو طلاق اور عاق کرنے کی بھی نوبت نہ پہنچتی۔ یہی دعا ہے جس کا آپ فخر کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جب کبھی آپ نے دعا کی تو یہ کہ فلاں پادری پندرہ ماہ کے اندر مرے گا، فلاں مولوی ایک سال تک مرے گا، فلاں آریہ چھ سال میں مرے گا، جو کوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے گا ایک سال میں مر جائے گا۔ نہایت ہی افسوس ہے کہ کبھی آپ نے یہ دعا نہ کی کہ میرے قادیان کے رہنے والے سیدھے ہو جائیں۔ کبھی یہ دعا نہ کی کہ پادری اور آریہ مسلمان ہو جائیں۔ کبھی یہ دعا نہ کی کہ میرے مخالف مولوی و دیگر اہل اسلام میرے دوست ہو جائیں۔ ایسی دعا اگر ریل کی طرح نہیں کسی لنگڑے گھوڑے کی طرح بھی چلتی، تب بھی منزل مقصود تک پہونچ جاتی۔ مگر مرزا صاحب نے کچھ نہ کیا۔ کیا تو یہ کہ حضرت مسیح کی وفات پر زور دے کر خود ان کی جگہ ہونے کا دعوی علی الاعلان کر دیا۔ یہاں مجھے ایک روایت بطور لطیفہ یاد آ گئی ہے۔

مرزا صاحب نے سرسید احمد خان کے پیرو سے کہا کہ انہوں نے مسلمانوں کو کیا بنا دیا۔ کون سی بڑی بات کر کے دکھلائی۔ کون سی نئی ریفارمری کی۔ اس پیرو نے کہا کہ سرسید صاحب نے بہت ہی بڑا کام کیا ہے وہ یہ کہ حضرت مسیح کا فوت ہو جانا ثابت کر دیا جس سے آپ کو اپنے مسیح موعود ہونے کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔

الحمدللہ کہ خلاصہ مع مختصر جوابات رسالہ انجام آتھم ختم ہوا۔

اس کے بعد مرزا صاحب نے انجام آتھم کا ضمیمہ بھی چھپوایا۔ اس کو بھی دیکھا گیا۔ ضرور ہوا کہ اس کا خلاصہ بھی ہدیہ ناظرین کیا جائے جس سے مرزا صاحب کی بہادری اور بھی بڑھ چڑھ کر معلوم ہو گی۔

☆ خلاصہ ضمیمہ انجام آتھم

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

۱۔ یہودی صفت مولوی ان (عیسائیوں) کے ساتھ ہو گئے۔ (ص ۳)

۲۔ مگر شائد بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں۔ (ص ۶)

۳۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیسا کہ کسی شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔ (ص ۵ حاشیہ)

۴۔ آپ (مسیح) کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے وجود سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں کی طرف میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے (ص ۷)

۵۔ مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا نے یسوع کی قرآن شریف کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا (ص ۹)

۶۔ اے مردار خور مولویو اور گندی روحو! اے ایمان اور انصاف سے بھاگنے والو! تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی ہے۔ بے انصاف اور اندھے مولوی (ملخصاً ص ۲۱۔۲۲)

۷۔ شیخ حمزہ بن علی ملک الطّوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں، جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی، مہدی موعود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:

در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔

قال النّبیّ ﷺ یخرج المھدی من قریة یقال لھا کدعه لیصدقه اللّٰه تعالی و یجمع اصحابه من اقصی البلاد علی عدّة اھل بدر ثلاث مأة و ثلاثة عشر رجلاً ومعه صحیفة مختومة (ای مطبوعة) فیھا عدد اصحابه باسمائھم و بلادھم و خلالھم

یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے)۔ پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی، کتاب میں درج ہوں گے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعوی کرے، اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو نام درج کر چکا ہوں۔ اب دوبارہ اتمام حجت کے لئے ۳۱۳ نام درج ذیل کرتا ہوں تا ہر منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی میرے ہی حق میں پوری ہوئی۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۴۰۔۴۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جواب ضمیمہ انجام آتھم

مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم میں پہلے تو مولوی صاحبان کو گالیاں دی ہیں۔ یہودی ، بدذات، مردار خور، گندی روح ، بے ایمان ، اندھے ، کتے وغیرہ کہا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح پر سخت زبان درازی کی ہے (نعوذ باللہ) جن کے نقل کرنے سے نہایت خوف آتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے نقل کرنے پر بھی خداوند کریم اخذ نہ کرے۔ لیکن مرزا کے ایمان پر نہایت تعجب ہے کہ باوجود ایسی گندی گالیوں اور توہین کے (جو ایسے اولوالعزم پیغمبر کی شان میں کی گئی ہے) پھر بھی ایمان میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے حتی کہ خدا تعالیٰ کے درجہ تک پہنچ گئے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی ہی ذات خاص تک نہیں بلکہ ان کی دادیوں نانیوں کو بھی نہ چھوڑا۔

لکھتے ہیں کہ ایک زنا کار کنجری نے آپ کے سر پر ناپاک اور حرام کمائی کا عطر ملا اور انہوں نے اس کو بغل میں لیا۔ وغیرہ۔

کیوں صاحبو! آپ نے ایسے ایسے الزامات واتہامات سبّ وشتم کہیں اہل اسلام کی کتابوں میں دیکھے یا سنے ہیں؟ العیاذ باللہ۔ اہل اسلام میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوا جو ایسے عقائد والے کو کافر نہ کہے بلکہ جن کے عقاید میں توہین انبیاء جائز اور سخت گندی گالیاں نکالنا درست ہو وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔ یہی علم کلام اور کتب عقاید میں درج ہے۔

مرزا صاحب نے (حضرت مسیح کے متعلق) جو ایک کنجری کو بغل میں رکھنا اور سر پر حرام کا عطر ملوانا لکھا ہے اس کا قصہ انجیل میں یوں لکھا ہے جسے مرزا نے کسی قدر محرف کیا ہے، وھو ہذا:

> اس شہر میں ایک عورت گنہ گار تھی جب جانا کہ وہ فریسی کے گھر کھانے بیٹھا ہے .. عطردان میں عطر لائی اور پیچھے پاؤں کے کھڑی تھی اور رو رو کے آنسوؤں سے اس کے پاؤں دھونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھ کے اس کے پاؤں کو شوق سے چوما اور عطر ملا۔ اور اس فریسی نے، جس نے اس کی دعوت کی تھی، یہ دیکھ کر دل میں کہا کہ اگر یہ نبی ہوتا تو جانتا کہ یہ عورت جو اس کو چھوتی ہے کون ہے اور کیسی ہے کیونکہ گنہ گار ہے ۔ یسوع نے اسے جواب میں کہا کہ اے شمعون میں تجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اے استاد کہہ۔ مسیح نے کہا ایک شخص کے دو قرض دار تھے۔ ایک پانچ سو دینار کا دوسرا پچاس کا۔ پر جب ان کو ادا کرنے مقدور نہ تھا تو دونوں کو بخش دیا۔ سو کہہ ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کون سا اس کو زیادہ پیار کرے گا ۔شمعون نے جواب میں کہا میری دانست میں وہ جسے اس نے زیادہ بخشا ۔تب اس نے کہا کہ تو نے ٹھیک فیصل کیا اور اس عورت کی طرف متوجہ ہو کے شمعون سے کہا کہ تو اس عورت کو دیکھتا ہے؟ میں تیرے گھر آیا تو نے مجھے پاؤں دھونے کو پانی نہ دیا ، پر اس نے میرے پاؤں آنسوؤں سے دھوئے اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھے ۔تو نے مجھ کو نہ چوما ، پر اس نے جب سے میں آیا میرے پاؤں کو چومنا نہ چھوڑا ۔تو نے میرے سر پر تیل نہ ملا پر اس نے میرے پاؤں پر عطر ملا۔ اس عورت سے کہا تیرے گناہ معاف ہوئے ۔ (لوقا: باب ۷ ۔آیات ۳۷ تا ۴۸)

Now one of the Pharisees invited Jesus to have dinner with him, so he went to the Pharisee's house and reclined at the table. When a woman who had lived a sinful life in that town learned that Jesus was eating at the Pharisee's house, she brought an alabaster jar of perfume, and as she stood behind him at his feet weeping, she began to wet his feet with her tears. Then she wiped them with her hair, kissed them and poured perfume on them.

When the Pharisee who had invited him saw this, he said to himself, "If this man were a prophet, he would know who is touching him and what kind of woman she is - that she is a sinner.

Jesus answered him, "Simon, I have something to tell you".

"Tell me, teacher", he said.

"Two men owed money to a certain money lender. One owed him five hundred denarii, and the other fifty. Neither of them had the money to pay him back, so he cancelled the debts of both. Now which of them will love him more?"

Simon replied, "I suppose the one who had the bigger debt cancelled."

"You have judged correctly", Jesus said.

Then he turned towards the woman and said to Simon, "Do you see this woman? I came into your house. You did not give me any water for my feet, but she wet my feet with her tears and wiped them with her hair. You did not put oil on my head, but she has poured perfume on my feet.

Therefore, I tell you, her many sins have been forgiven- for she loved much. But he who has been

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

forgiven little loves little.

Then Jesus said to her, Your sins are forgiven". (Luke 7: 36-48)

دیکھئے مرزا صاحب نے کتنا بڑا اندھیر اور کذب کا استعمال کیا ہے ۔ایک ذرہ بھر بھی خدا کا خوف نہ آیا کہ ایسا صریح بہتان ایک اولوالعزم پیغمبر کی شان میں لگا دیا، اور ایک گنہ گار عورت (بہ تقاضائے بشریت بجز پیغمبران، سب گنہ گار ہیں) کو کنجری زنا کار بنادیا۔ حالانکہ اس گنہ گار عورت نے محض اپنے گناہوں کی معافی کے واسطے حضرت مسیح کی طرف رجوع کیا تھا اور نہایت گریہ وزاری اور ادب سے حضرت کے پاؤں چومے اور ان پر عطر ملا اور پیچھے ہٹ کر پاؤں کے پاس کھڑی رہی

مرزا صاحب کے بہتانات یہ ہیں کہ یسوع نے اس کنجری کو بغل میں لیا اور حرام کی کمائی کا عطر اپنے سر پر ملوایا۔ لا حول ولا قوۃ ۔کیا اگر کوئی گنہ گار مرد یا عورت مرزا صاحب کے پاس بیعت کے لئے جاوے تو بیعت نہ کریں گے۔ اور اگر وہ مرد یا عورت بیعت کے اول یا بعد کوئی نذرانہ خوش بو عطر وغیرہ پیش کرے تو مرزا صاحب قبول کر کے اس کی مغفرت یا نجات کے لئے دعا نہ کریں گے، اور اس عطر کو جمعہ یا عیدین کو بھی ریش مبارک پر لگا کر مہکتے ہوئے نہ جائیں گے؟ ضرور بالضرور ایسا ہی کریں گے ۔کیا مرزا صاحب یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ ان کی خاص جماعت بلکہ فہرست اہل بدر بالکل معصوم اور بے گناہ ہے؟ اگر مرزا صاحب کا یہ اعتقاد ہے کہ ان کی جماعت کے لوگ گنہگار نہیں بلکہ معصوم ہیں، اس صورت میں سب کے سب انبیاء ہوئے۔ نعوذ باللّٰہ

الغرض یہ بہتانات مرزا صاحب نے حضرت مسیح پر جو لگائے ہیں اور سخت توہین کر کے گندی گالیاں دی ہیں، یہ ان کی سراسر زبردستی، اور خدا تعالیٰ سے بے خوفی اور لا پرواہی کا باعث ہے اور یہود ونصاریٰ کی پیروی ہے ۔سو اب میں ان سب بہتانات اور الزامات کا جواب مرزا صاحب ہی کی تحریرات سے پیش ناظرین کرتا ہوں اور انہیں کے عطیہ خطابات کو جو انہوں نے خود تجویز کر کے لکھے ہوئے ہیں، پیش کرتا ہوں ۔ سنئے:

اول، مرزا صاحب (آئینہ کمالات اسلام میں) لکھتے ہیں:

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو   رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

مرزا صاحب نے کیا عمدہ رحم کو گھٹا کر دعائیں دی ہیں ۔گالیوں کو نزدیک تک پھٹکنے نہیں دیا۔ رحم کو بے رحمی میں ڈال دیا، اور غیظ کو غضب الٰہی میں: برعکس نہند نام زنگی کافور

دوم۔ مرزا صاحب کہتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادرہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال وافعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے تصرف میں لانا۔ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا، استعمال کرنا اور لگانے سے روک نہ دینا۔ اور حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغگوئی میں داخل تھا۔ پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اس بنا پر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ حرام کا مال کھانے والا تھا، یا حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۹۸)

لیجئے مرزا صاحب! آپ کو مبارک ہوں وہی خطابات جن کو آپ اپنے الہامات سے پہلے لکھ چکے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ بموجب اپنے الہام قطعی اور یقینی کے وہی کچھ یعنی، پاک لوگوں کی فطرت کے مغائر وغیرہ وغیرہ، بقول اپنے ثابت ہو گئے اور عیسیٰ نو ماہہ کی پوری تصدیق ہو گئی۔

سوم۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مسیح کا بیان کہ میں خدا ہوں، خدا کا بیٹا ہوں، میری خودکشی سے لوگ نجات پا وینگے کوئی آدمی اس کو دانا یا راہ راست پر نہیں کہہ سکتا مگر الحمد للہ قرآنی تعلیم نے ہم پر کھول دیا ہے کہ ابن مریم پر یہ سب جھوٹے الزام ہیں (ملخصاً۔ نور القرآن جون تا اگست ۱۸۹۵ء)

یہاں پر مرزا صاحب نے خود حضرت مسیح پر جھوٹے الزام لگا دیئے ہیں جو خلاف تعلیم قرآنی ہیں۔ اور عمداً حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹے بہتان اور الزام لگائے گئے ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ وہ خود اپنی ہی تحریر سے نادان ہیں اور راہ راست پر نہیں۔ آگے چلئے:

چہارم۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ان دو مقدس نبیوں پر یعنی آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح علیہ السلام پر بعض بدذات اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

> خبیث لوگوں نے سخت افتراء کئے ہیں۔ چنانچہ ان پلیدوں نے لعنت اللّٰہ علیھم، پہلے نبی کو تو ... قرار دیا جیسا کہ آپ نے، اور دوسرے کو ولد الزنا کہا جیسا کہ پلید طبع یہودیوں نے۔ (بلفظہ ص ۳۔ سطر ۳۱۔ رسالہ نور القرآن ماہ ستمبر ۱۸۹۵ء تا اپریل ۱۸۹۶ء)

سبحان اللہ! کیا عمدہ معجزہ عیسیٰؑ ثابت ہوا کہ جیسے مرزا صاحب نے حضرت مسیح کو گالیاں دی تھیں اپنے ہی منہ سے ویسے بن گئے۔ اور جو اہل اسلام کے علماء وصلحاء کو لعنتیں اور گالیاں دی تھیں، وہی بعینہ الٹ کر ان پر وارد ہوگئیں۔ اور وارد بھی ایسی ہوئیں کہ اپنے ہی الہام قطعی اور یقینی کی رو سے، اور وہ حدیث شریف نہایت ہی صادق اظہر من الشّمس ہوئی جس میں ذکر ہے کہ جو شخص کسی پر لعنت کرتا ہے، اگر وہ نا قابل لعنت ہے، تو وہ لعنت، لعنت کرنے والے پر واپس آتی ہے۔ سو یہ لعنتیں آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے ہی الٹ کر مرزا صاحب پر عود کر گئیں جس کی مبارک باد دی جاتی ہے۔ یہاں علماء وصلحاء عظام کی کرامت بھی نمایاں ہوئی۔

ہاں ایک جگہ کتاب جنگ مقدس ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب اس طرح بھی لکھتے ہیں:

> میں حضرت مسیح کو ایک سچا نبی اور برگزیدہ خدا تعالیٰ کا پیارا بندہ سمجھتا ہوں۔
>
> (مباحثہ ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء ص ۱۴)

پھر لکھتے ہیں: گالی کا استعمال جو کیا گیا ہے وہ ان کا الزامی جواب ہے۔ ملخصاً

یہ بات ۱۸۹۳ء کی ہے جب کہ مرزا صاحب کے دل میں گالیاں بھری ہوتی تھیں۔ اور پھر ۱۸۹۵ء و ۱۸۹۶ء میں زبان پر، قلم پر، کتابوں پر آگئیں۔ پھر جو چاہا سو لکھ دیا۔ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ

> شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ بھی لے آتے ہیں۔ گویا وہ منصف مزاج ہیں۔ (ست بچن، ص ۱۳ حاشیہ)

یہی طریق مرزا صاحب نے بھی اختیار کیا جس سے خود ہی شریر بھی ثابت ہو گئے۔

یہاں ایک بات قابل غور بھی ہے کہ جب تک مرزا صاحب تمام جہان کے علماء فضلاء مشائخ عظام اور اولوالعزم پیغمبران علیھم السلام کو گالیاں نہ دیں، خوب توہین نہ کریں، اور ان کی اچھل اچھل کر گستاخی نہ کریں، تو ان کی بزرگی کی پٹڑی کیسے جم سکتی ہے۔ جیسے مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

> مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں۔ (ست بچن)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب اس جگہ خود ہی جاہل بھی ثابت ہو گئے۔

جب مرزا صاحب حضرت عیسیٰؑ کو گالیاں دے دے کر تھک گئے اور جو کچھ کہ سینہ سبّ و شتم کے گنجینہ میں بھرا ہوا تھا، خرچ کر چکے، تب خیال ہوا کہ میں نے یہ کام نہایت ہی برا کیا ہے، جس سے میں اہل اسلام کے تمام فرقوں میں سے نکل گیا ہوں۔ مسلمان لوگ فوراً مجھ کو کافر کہہ اٹھیں گے۔ تب کیا بات بناتے ہیں کہ:

مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ (ص ۹۔ ضمیمہ انجام آتھم)

اس کے لکھنے سے مرزا صاحب کی منشاء اور مراد یہ ہے کہ میں نے یسوع کو گالیاں دی ہیں جس کا قرآن میں کوئی ذکر نہیں۔ اگر قرآن میں ذکر ہوتا کہ یسوع پیغمبر ہے تو گالیاں نہ دیتا۔

ناظرین! ذرہ مرزا صاحب کے اس حیلہ پر غور فرمایئے گا۔ کیا جس پیغمبر کا قرآن میں ذکر نہ ہو، اس کو مرزا صاحب کے مذہب میں گالیاں دینا اور فحش الزام لگانا جائز ہیں۔ کیا مرزا صاحب کا ایمان ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر پر نہیں؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس پیغمبر کا ذکر قرآن میں نہیں ہے اس پر مرزا صاحب کا اعتقادی ایمان بھی نہیں۔ اس صورت میں جو ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبران پر ایمان لانا کتب عقاید میں لکھا ہے، کیا سب کا تذکرہ یا نام قرآن میں آ گیا ہے۔ ایک لاکھ کا نہیں، مرزا صاحب دس بیس ہزار کا تذکرہ ہی نکال کر دکھائیں۔ دس بیس ہزار تو جانے دو ایک ہزار ہی کا تذکرہ قرآن شریف سے نکال دیں۔ اچھا ایک ہزار نہ سہی ایک سو ہی نکال کر پیش کریں۔ ایک سو بھی جانے دیں، پچاس تک ہی کا نام اور تذکرہ قرآن سے نکال کر دکھلائیں۔ مگر افسوس مرزا صاحب نہیں دکھلا سکیں گے۔ پھر یہ بہانہ کیسا لغو اور بے ہودہ ہے کہ یسوع کا نام قرآن میں نہیں آیا اس واسطے ہم نے گالیاں دے کر بہتانات لگائے ہیں۔

مرزا صاحب کو معلوم نہیں کہ یوشع بھی نبی تھے جو حضرت نون کے بیٹے اور حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ تھے۔ تمام کتب اہل اسلام میں لکھا ہے کہ بعد وفات حضرت موسیٰؑ کے یوشعؑ بن نون خلیفہ ہوئے ان کے بعد کالب بن یوقنا خلیفہ ہوئے اور بعد ان کی وفات کے بعد حضرت حزقیل ہوئے۔ ان تینوں پیغمبروں کا نام قرآن شریف میں مذکور نہیں۔ اور تواریخ کی کتابوں میں جو ان کا مذکور ہے سوا اسی قدر ہے کہ یہ تینوں پیغمبر تھے۔ (بلفظہ کتاب روضۃ الاصفیاء)

یہاں یشوع اور یوشع میں صرف شین معجمہ اور مہملہ کا فرق ہے۔ نہایت تعجب ہے کہ مرزا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب یوز آسف سے یسوع آسف یا یسوع صاحب بنالیویں اور قطعی اور یقینی سمجھ لیں کہ یسوع صاحب کشمیر میں فوت ہوئے اور ان کی قبر وہاں موجود ہے۔اور یسوع اور یوشع میں فرق سمجھیں۔

اسی یوشع بن نون کو یشوع بن نون توریت میں بھی لکھا ہوا ہے دیکھو یشوع کی کتاب باب اول، آیت اول۔

Now after the death of Moses the servant of the Lord, it came to pass, that the Lord spoke unto Joshua the son of Nun, Moses' minister. (Joshua:1)

اوراسی یشوع یا یشوع بن نون کا ذکر قرآن شریف میں بھی آیا ہے جیسے قال اللہ تعالی:

> و اذ قال موسی لفتاہ لا ابرح حتّی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقباً۔ باتفاق علماء سیر وتواریخ لفظ فتی دریں آیہ کریمہ یوشع بن نون است واواز جملہ عظماء انبیاء است ۔ (روضۃ الاصفیاء۔ جلداول)

حضرت یسع ،اور یسوع میں کیا فرق ہے۔اگر چہ یسوع اور یسع جدا جدا ہیں مگر یہ کہہ دینا کہ یسوع کا نام قرآن شریف میں نہیں ،مرزا صاحب کی الٹی منطق ہے۔ہاں البتہ مرزا صاحب یہ جواب دیں گے کہ یسوع سے میری مراد وہ ہے جو میں نے رسالہ انجام آتھم میں لکھا ہے:

> اور یادرہے کہ یہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعوی کیا۔اور پہلے نبیوں کو چوراور بٹمار کہا۔(ص ۱۳۔انجام آتھم۔خزائن جلد ۱۱ص ۱۳)

اس کا جواب وہی ہے جو مرزا صاحب نے خود لکھا ہوا ہے کہ یہ سب جھوٹے الزام ہیں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

> مسیح کا بیان کہ میں خدا ہوں ، اور خدا کا بیٹا ہوں ، میری خودکشی سے لوگ نجات پا جاویں گے،کوئی آدمی دانا اور راست باز نہیں کہہ سکتا مگر الحمد للہ کہ قرآنی تعلیمات نے ہم پر کھول دیا ہے کہ ابن مریم پر یہ سب جھوٹے الزام ہیں ۔
>
> (ملخصاً۔نورالقرآن جون تااگست ۱۸۹۵ء)

فرمایئے مرزا صاحب کی رائے صائب ہے یا الہام اور قرآنی تعلیم کا انکشاف ۔ بہرحال الہام اور قرآنی تعلیم ہی مرزا صاحب کو قبول کرنے پر مجبور کرے گی مگر ممکن ہے کہ وہ اس پر بھی استعارات وکنایات سے ہی کام لیں ۔مگرافسوس تو یہ ہے کہ خود ہی جھوٹے الزامات کا حضرت مسیح پر ہونا ثابت کرتے ہیں اور پھر خود ہی الزامات اتہامات بڑی دلیری اور بہادری سے لگاتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایسے مخمصات میں غرق ہیں کہ ایک سے نکلنا چاہتے ہیں تو دوسرے میں گرتے ہیں اس سے نکلنا چاہتے ہیں تو تیسرے میں جا پڑتے ہیں اور غرق ہو جاتے ہیں۔

پنجم۔ اب میں یسوع کے نام اور لفظ کی تحقیق مختصر طور پر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

الف۔ یسوع، مقلوب ہے عیسیٰ کا۔ حرف واؤ کا بدل الف سے ہوا۔

ب۔ یہ نام اصل میں عبرانی زبان کا ہے اصل اس کی یسع ...کی لفظ سے یشوع سے ہوا دیکھو لغات عبرانی ص ۱۶۲۔ یشع کے معنی نجات اور یشوع نجات دینے والا اور یشوع کا یونانی زبان میں اے ای سوس بنایا گیا۔ اے ای سوس، عربی زبان میں عیسیٰ بن گیا دیکھو ڈکشنری گیٹس ص ۳۷۲۔ اور انگریزی میں جی سس۔ یسوع اس کا ترجمہ اردو کیا گیا جو ہر ایک چھوٹی موٹی ڈکشنری میں لکھا ہوا موجود ہے۔

پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اصل نام عبرانی زبان میں یشوع ہے اور یونانی میں اے ای سوس ہوا، اور انگریزی میں جی سس ہوا۔ اس کا ترجمہ اردو میں یسوع ہوا اور یونانی ای اے سوس سے عربی میں عیسیٰ ہوا۔ پس یسوع وہی ہیں جو عیسیٰ ہیں۔

(کیتھولک انسائیکلو پیڈیا میں اس موضوع پر یوں لکھا ہے:

The word Jesus is the latin form of the Greek Iesous, which in turn is the transliteration of the Hebrew Jeshua, or Joshua, or again Jehoshua, meaning "Jehovah is salvation". Thouh the name in one form or another occurs frequently in the Old Teastament, it was not borne by a person of prominence between the time of Joseu, the son of Nun and Josue, the high priest in the days of Zorobabel. It was also the name of the author of Ecclesiaticus, of one of Christ's ancestors mentioned in the genealogy, found in the Third Gospel (Luke 3:29), and one of the St. Paul's companions (Colossians 4:11). During the Hellenizing period, Jason, a purely Greek analogon of Jesus, appears to have been adopted by many.

The word Christ, Christos, the Greek equivalent of the Hebrew Messias, means "annointed." According to Old Law, priest (Exodus 29:29; Leviticus 4:3), kings (1 Samuel 10:1; 24:7), and prophets (Isaiah 61:1) were supposed to be annointed for their respective offices; now, the Christ, or the Messias, combined this threefold dignity in His Person. It is not surprising,

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

therefore, that for centuries the Jews had referred to their expected deliverer as "the Annointed". Thus the term Christ or Messias was a title rather than a proper name. .....

Only after the resurrection did the title gradually pass into a proper name, and the expression Jesus Christ or Christ Jesus became only one designation. But at this stage the Greeks and Romans understood little or nothing about the import of the word annointed; to them it did not convey any sacred conception. Hence they substituted Chrestus, or, "excellent" for Christus or "annointed", and Chrestians instead of Christians...'

The use of the definite article before the word Christ and its gradual development into a proper name shows the Chriatians indentified the bearer with the promised Messias of the Jews. He combined in His Person the offices of Prophet (John 6:41) of King (Luke 23:2) and of priest (Hebrews 2:17); he fulfilled all the Messianic predictions in a fuller and a higher sense than had been by the teachers of the Synagogue.)

ششم ۔ تمام اناجیل موجودہ میں یسوع مسیح یا صرف یسوع یا عیسیٰ لکھا ہوا ہے اس کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں ۔ آپ انجیل کو ہر جگہ پر دیکھ سکتے ہیں ۔

ہفتم ۔ یسوع اور مسیح، حضرت عیسیٰؑ کو کہتے ہیں ۔ (مقدمہ تفسیر حقانی) ۔

ہشتم ۔ اب میں مرزا صاحب کی کتاب سے یسوع کا نام نکال کر دکھلاتا ہوں ۔ مرزا صاحب اپنے اشتہار انگریزی و اردو مشمولہ کتاب سرمہ چشم آریہ کے اخیر ورق پر لکھتے ہیں ۔ تاریخ اشتہار ندارد ۔ بیس ہزار چھاپے گئے ۔

مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں ۔ اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے ۔

I am also inspired that I am the reformer of my time and that as regards spiritual and... to that of Jesus Christ

اس جگہ مرزا صاحب کے مترجم نے بمشورہ مرزا صاحب جی سس کرائسٹ (جس کا صحیح ترجمہ یسوع مسیح یا عیسیٰ مسیح ہے) کا ترجمہ مسیح ابن مریم لکھا ہے ۔ مگر معلوم نہیں ہوتا کہ مرزا صاحب یا ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مترجم نے ابن مریم کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے اور کہاں سے لیا ہے کیونکہ عبارت میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جس کا ترجمہ ابن مریم ہو سکے۔

نہم۔ مرزا صاحب نے کتاب شحنہ حق کے اخیر پر مسٹر الیگزینڈر رسل دب کی چٹھی میں جی سس کے معنی عیسی لکھے ہیں۔ اور جی سس کرائسٹ کے معنی بھی عیسی مسیح کئے ہیں۔ (رسل وب کے خط سے دو انگریزی فقرات، اور مرزا صاحب کا کروایا ہوا ان کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے

I have been led to believe that not only Muhammad but also Jesus, Gautama Budha, Zoraster and many others taught the truth.

مجھ کو یقین ہوا ہے کہ نہ صرف محمد صاحب نے بلکہ عیسی وگوتم بدھ وزوراشتر اور بہت سے لوگوں نے سچ کی تعلیم دی

But did not Jesus Christ also teach the way ?.

مگر کیا عیسی مسیح نے بھی سچا اور سیدھا راستہ نہیں بتلایا؟)

پس ثابت ہوا کہ وہی جی سس اردو میں یسوع، اور جی سس کرائسٹ یسوع مسیح یا عیسی مسیح ہیں جس کو مرزا صاحب نے بھی اپنے ازالہ میں مسیح یا عیسی مسیح لکھا ہے۔ یعنی جو نصاری کا نبی یا خدا یسوع ہے، وہی آپکا مسیح یا عیسی ہے جس کے تذکرہ سے قرآن شریف مملو ومشحون ہے۔..

مرزا صاحب اور لوگوں کو تو فوراً ہر چھوٹی موٹی بات پر مباہلے کے واسطے اشتہار دیا کرتے اور قسمیں کھانا لکھا کرتے ہیں، ذرہ مہربانی کر کے اس بات کی تو سچے دل سے قسم کھائیں اور اپنے ہی اعتقاد اور جان کے ساتھ مباہلہ کریں کہ یسوع اور ہیں اور عیسی اور مسیح اور ہیں۔ ایک سال کی میعاد بھی رکھ لیویں اور پھر انتظار کریں اور دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

دہم۔ یقین نہیں کہ آپ اس بات کو قبول کر کے اپنی زبان سے اقرار کریں کہ یسوع اور عیسی ایک ہی ہیں۔ بلکہ اصرار کر کے ضرور تاویلات رکیکہ واستعارات بعیدہ پر عمل کریں گے کہ نہیں یسوع اور ہیں اور حضرت مسیح اور ہیں۔ جو گالیاں یا توہینات یا فحش الزامات لگائے ہیں وہ یسوع کے حق میں لگائے ہیں جس کا قرآن شریف میں کوئی ذکر نہیں اور عیسی یا مسیح کے حق میں ہم نے کچھ نہیں کہا۔ اس صورت میں ضرور ہوا کہ یہ عذر بھی مرزا کا ان کی ہی تحریرات سے رفع کر دیا جائے اور وہ گالیاں جو حضرت مسیح کی شان میں بالتخصیص دی گئی ہیں ان کی ہی تالیفات سے نکال کر پیش ناظرین کی جاویں تا کہ مرزا صاحب کا اصرار اور زبردستی ظاہر اور بین ہو جائے۔ لیجئے:

ا۔ یسوع مسیح عیسائیوں کا خدا ۳۲ سال کی عمر پا کر اس دار الفنا سے گذر گیا (ملخصاً معیار المذاہب ص ۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔ تب وہ حضرت مسیح کی اس قدر بدتہذیبی سے تکذیب کرتے ہیں کہ خدائی تو بھلا کون مانے اس غریب کو نبوت سے بھی جواب دیتے ہیں۔ (رسالہ نورالقرآن اگست ۱۸۹۵ء)

ج۔ مسیح کا بیان کہ میں خدا ہوں، خدا کا بیٹا ہوں۔ (نورالقرآن مذکور۔ ص ۳۱)

د۔ ہاں مسیح کی دادیوں نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب بھی کبھی آپ نے سوچا ہوگا۔

(نورالقرآن ستمبر ۱۸۹۵ء تا اپریل ۱۸۹۶ء)

ھ۔ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا پیش کردہ عطر جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

حضرات ناظرین! مرزا صاحب سے دریافت فرمایئے کہ جس مسیح کی نسبت آپ نے مندرجہ بالا مقامات میں الزامات لکھے ہیں اس کا نام بھی یا تذکرہ قرآن شریف میں آیا ہے یا نہیں۔ اور یہ مسیح کون ہیں جن کو آپ نے غریب کے لفظ توہین سے لکھا ہے۔ یا مسیح کون ہیں جنکی دادیوں نانیوں کا ذکر کیا ہے۔ یا یہ مسیح کون ہیں جو ایک فاحشہ کے گھر میں چلے گئے تھے اور حرام کی کمائی کا عطر استعمال کیا تھا۔ وہاں تو پہلے آپ نے جھٹ کہد یا تھا کہ ہم نے یسوع کی نسبت گالیاں دی ہیں جن کا قرآن میں نام یا تذکرہ نہیں ہے۔ اب کہیے کیا اس حضرت مسیح کا بھی قرآن میں نام اور تذکرہ نہیں؟ نہایت ہی شرم کا مقام ہے کہ کہیں یسوع کے نام پر گالیاں نکال کر کہتے ہیں کہ اس کا نام قرآن میں نہیں، اور دوسری جگہ گالیاں حضرت مسیح کے نام مبارک پر لکھی ہیں، اور اس کا انکار ہو نہیں سکتا کہ حضرت مسیح کا نام قرآن میں نہیں ہے پھر ایسے واہی دعوی پیغمبری اور خدائی کرتے ہیں ۔مرزا صاحب کو چاہیے کہ خدا کا خوف کریں ایسے دعووں میں اپنی بیخ و بنیاد کو نہ اکھاڑیں۔ ڈریں، اللہ سے توبہ کریں۔ یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ نیک بندوں کے سینوں میں نیکی کے گنجینے ہوتے ہیں اور بدوں کے سینے بدی اور کینے سے پر ہوتے ہیں۔ ہر طرف سے وہی برآمد ہوتا ہے جو کچھ اس میں ہوتا ہے۔ کبھی آپ نے نہیں دیکھا ہوگا کہ سرکہ کی بوتل سے گلاب یا بید مشک نکلا ہو، جیسے مرزا صاحب خود اپنی الہامی براہین میں لکھتے ہیں:

> ہمارے اندر سے وہی خیالات بھلے یا برے جوش مارتے ہیں کہ جو ہمارے اندازہ فطرت کے مطابق ہمارے اندر سمائے ہوئے ہیں۔ (براہین۔صفحہ ۲۱۴)

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ مرزا صاحب کے اندر جو کچھ اندازہ فطرت کے مطابق سمایا ہوا تھا، اسی نے جوش مارا۔..اسی سے مرزا صاحب کی پیغمبری مسیح موعودی و مہدی مسعودی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خدائی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اسی کتاب انجام آتھم اور اس کے ضمیمہ ذمیمہ سے مرزا صاحب کے اندرونی ولولہ اور جوش پایہ ثبوت کو پہونچ گئے ہیں۔ اور مرزا صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ :

واقعی یہ رسائل خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور شعائر اللہ ہیں۔ اور درحقیقت ایک ربانی فیصلہ ہے۔ (ص ۸۔ اشتہار اخیر ضمیمہ انجام آتھم)

گویا جن رسائل میں لعنتیں اور فحش گالیاں تمام مسلمانوں کے علماء کرام، مشائخ عظام اور اولوالعزم پیغمبران کو بھری پڑی ہوں، وہی خدا کے نشان اور شعائر اللہ ہیں۔ کیا یہی طرز اور روش تحریر ربانی فیصلہ ہے؟ ہرگز نہیں۔

ہاں بقول مرزا صاحب یہ صحیح ہے کیونکہ یہ نشان اور شعائر اللہ اور ربانی فیصلہ مرزا صاحب کے خدا کا ہے جس کا نام عاجی ہے۔ اور یہ رسائل اسی عیسی پر نازل ہوئے جس کا نام عیسی دہقان یا عیسی نوماہہ ہے۔ اس کی بھی مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مبارک ہو۔

☆ مقام ظہور مہدیؑ

قاضی صاحب فرماتے ہیں مذکورہ بالا ایک تا چھ نمبروں کا جواب ختم ہوا۔ ساتویں نمبر میں مرزا نے جواہر الاسرار کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں بزعم خود یہ ثابت کیا ہے :

الف۔ مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (معرب قادیان)۔

ب۔ اور خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔

ج۔ اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا، وغیرہ۔ اور یہ پیش گوئی بھی میرے حق میں پوری ہوئی۔ (ص ۴۱)

ناظرین اول تو یہ حدیث کسی حدیث کی کتاب سے نقل نہیں کی گئی جس کی پڑتال ہو سکے۔ اربعین جس کا حوالہ جواہر الاسرار میں اور نیز اربعین فی احوال المھدیین (طبع ۱۲۶۸ھ کلکتہ مصری گنج،) جس میں یہ حدیث بالضرور ہونی چاہیے دیکھی گئی، لیکن کوئی حدیث درج نہ پائی۔

دوم، راویان حدیث کے نام درج نہیں جس سے صحت اور ضعف معلوم ہو سکے۔ لیکن خیر مرزا صاحب کی تحریر پر اعتبار کر کے عرض کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (کدعہ معرب ہے قادیان کا)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی قادیان کسی عجمی زبان کا لفظ ہے اس کا عربی میں کدعہ بنایا گیا ہے۔اس کی تصدیق کی دلیل مرزا صاحب کے الہام یا وہم اور خیال میں ہوگی ، کسی کتاب مستند سے تو انہوں نے نقل نہیں کیا۔قادیان کے لفظ کا عجمی یا کسی دیگر زبان کا ہونا بھی مرزا صاحب ثابت نہیں کر سکے بلکہ الٹا ان کے الہام قطعی اور یقینی سے لفظ قادیان خاص عربی زبان معلوم ہوتا ہے۔عربی میں بھی ایسا کہ خدا کی زبان خاص سے نکلا ہوا۔ جیسے مرزا صاحب کے خدا کا الہام ہے انّاانزلناہ قریباً مّن القادیان ۔ جب مرزا صاحب کا خدا لفظ ، قادیان ، اپنی عربی زبان سے نکال کر الہام کرتا ہے تو پھر مرزا صاحب اپنے الہام قطعی اور یقینی سے مخالفت کر کے کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ کدعہ قادیان کا معرب ہے، جب کہ قرآن میں بھی قادیان کا نام درج ہے جیسے مرزا صاحب لکھتے ہیں:

کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی غلام قادر قرآن شریف بلند آواز سے پڑھ رہے ہیں اور اس میں آیت انّا انزلناہ قریباً مّن القادیان لکھی ہوئی پڑھی اور مجھ کو دکھلائی تو میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شائد نصف کے موقعہ پر یہی عبارت لکھی موجود ہے تو میں نے کہا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ لکھا گیا ہے مکہ، مدینہ، قادیان (ازالہ صفحہ ۷۶۔۷۷)

لیجئے خاص آیت قرآن میں درج ہے اور اعزاز کے ساتھ بمثل مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ کے قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں ثبت ہے۔ پھر فرمایئے قادیان کو معرب کر کے کدعہ بنانے کی کیا ضرورت پیش آئی ؟ اور کیوں ؟ مگر افسوس مرزا صاحب کے حافظہ پر جو پہلے خود اس طرح (ص ۷۴۔ازالہ اوہام میں)۔لکھتے ہیں:

قادیان کا نام پہلے نوشتوں میں استعارہ کے طور پر دمشق رکھ کر پیش گوئی بیان کی گئی ہوگی کیونکہ کسی کتاب حدیث یا قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا پایا نہیں جاتا۔

ایک طرف مرزا صاحب کہتے ہیں کہ قادیان کا نام کسی کتاب حدیث یا قرآن مجید میں پایا نہیں جاتا۔ پھر کہتے ہیں کہ قرآن میں قادیان کا نام درج ہے۔ پھر لفظ قادیان کے قرآن میں موجود ہونے ، اور اس کے زبان عربی ہونے کے باوجود کدعہ کے لفظ کو قادیان کا معرب بنا دیا۔ مرزا صاحب کی کس بات کا اعتبار کیا جائے۔

ہاں مجھے یہاں پر ایک ضروری امر کا اظہار بھی ضرور ہے کہ مرزا قادیانی کا اعتقاد ہے کہ عبارت انّا انزلناہ قریباً مّن القادیان آیت قرآنی ہے اور قرآن میں موجود ہے اور قرآن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قادیان بھی لکھا ہوا ہے ۔مرزا صاحب فرمائیں کہ کس پارہ یا سورہ یا رکوع میں یہ عبارت درج ہے۔ جہاں آپ نے پتہ دیا ہے کہ نصف کے موقعہ پر دائیں صفحہ پر قرآن شریف کے ہے، تلاش کیا گیا ہے مگر افسوس ملا نہیں ۔مرزا صاحب اور ۳۱۳ مرزائی قرآن شریف سے نکال کر دکھائیں ۔لیکن ہرگز نہ دکھا سکیں گے ۔ اگر نہ دکھلائیں تو وجہ بتائیں کہ کہاں گئی ۔اس سے نعوذ باللہ قرآن مجید کا کم و بیش ہونا اور اس میں ترمیم و تنسیخ اور تحریف کا ہونا ثابت ہوتا ہے جب کہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ قرآن کا ایک شعشہ بھی کم و بیش نہیں ہوسکتا ۔خلاف حکم خداوندی انّا له لحا فظون کے مرزا صاحب کی یہ کاروائی ہے ۔حالانکہ خود مرزا صاحب پہلے لکھ چکے ہیں:

> ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب ساوی ہے۔ ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے۔ اور اب ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ (ازالہ اوہام)

لیجئے حضرات یہاں مرزا صاحب اپنے ہی اعتقاد اور تحریر الہامی سے جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہو گئے ۔کسی مولوی صاحب کے فتوے کی بھی ضرورت نہ رہی کیونکہ تمام اہل اسلام واہل سنت والجماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ قرآن شریف میں ایک شعشہ یا ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی ہوسکتی ہے، یا ہوئی ہے، یا ہوئی تھی، وہ ضرور کافر ہو گیا ۔اس سے کسی مسلمان کا انکار نہیں ۔لیکن برخلاف اس کے مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ انّا انز لناہ قریباً مّن القا دیا ن قرآن شریف کی آیت اور قرآن شریف میں موجود ہے۔. جملہ معترضہ ختم ہوا ۔اب میں پھر اسی لفظ کدعہ کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔

افسوس کہ کتاب جواہر الاسرار باوجود تلاش کے دست یاب نہیں ہوسکی لیکن میں یہ دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ لفظ کدعہ، ک د ع ہ، سے اصل حدیث میں ہرگز نہیں، یہ محض دھوکہ مرزا صاحب کا ہے ۔بفرض محال اگر ہو بھی، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ کاتب کی غلطی ہو گی ۔بہر حال لفظ کدعہ حدیث کا لفظ نہیں ہے ۔ہاں البتہ تحقیق سے صحیح لفظ حدیث کا ک رع ہ ثابت ہوا یعنی بجائے دال مہملہ کے را مہملہ ہے بوجوہات ذیل:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول: مولوی حافظ محمد لکھویؒ اپنی پنجابی کتاب احوال الآخرت (جو ۱۲۷۷ھ میں تالیف ہوئی اور ۱۲۹۱ھ میں بار ششم محمدی پریس لاہور میں طبع ہوئی) میں صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہیں:

حضرت علیؓ امام حسنؓ نوں دینہ دیکھ الایا
ایہ بیٹا میرا سید ہے جویں پیغمبر فرمایا
پشت اس دی تھیں مرد ہوسی اک نام محمد والا
خو اس دیں جویں خو نبی دی صورت فرق نرالا
عدلوں بھر سی خوب زمیں نوں مہدی ایہو جانو
آمنہ ناؤں مائی دا بھی عبداللہ باپ پچھانو
کرعہ نام یمن وچہ دسّی اس دا جمال پیارے
بولن لگا اڑ کر بولے پٹّاں تے ہتھ مارے

یعنی حضرت علیؓ نے ایک دن حضرت امام حسنؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس میرے بیٹے کی پشت سے ایک مرد پیدا ہوگا جس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کے ماں باپ کا نام میرے ماں ماں باپ کے نام کے مطابق آمنہ، عبداللہ ہوگا۔ عدل سے زمین کو بھر دے گا جیسا کہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ یمن میں ایک بستی جس کا نام کرعہ ہے پیدا ہوگا اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔

پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ یمن میں ایک قریہ ہے جس کا نام کرعہ ہے۔

۲۔ کراع الغمیم وادہ ہست میان مکہ و مدینہ بدو مرحلہ۔ (منتخب اللغات نولکشور ۱۲۹۳ھ ص ۳۴۹)

سوم۔ کراع الغمیم علی ثلاثہ امیال من عسفان۔ یعنی کراع الغمیم عسفان سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ (قاموس ربع ثالث۔ ص ۲۳)

چہارم۔ کراع الغمیم ھو اسم موضع۔ یعنی کراع الغمیم ایک جگہ کا نام ہے۔

(مجمع بحار الانوار جلد سوم ص ۲۰۷)

ب۔ موضع علی مرحلتین من مکہ عند بیر عثمان۔ یعنی کراع موضع ہے مکہ دو مرحلہ پر عسفان کے پاس۔ (حاشیہ مجمع بحار الانوار ج سوم۔ ص ۲۰۷)

پنجم۔ کراع۔ ھو .. موضع بین مکہ و المدینۃ یعنی کراع ایک چھوٹا موضع ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ (مجمع بحار الانوار ج سوم۔ ص ۲۰۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ششم ۔ عسفان قرية بين مكه و المدينه یعنی عسفان ایک گاؤں یا شہر ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے ۔ (مجمع بحارالانوار ۔ ج دوم ۔ ص ۳۸۶)

ہفتم ۔ رسالہ، الفصل الخطاب لرد مسیح الکذاب مصنفہ مولوی خدابخش واعظ ساکن محمد مندرانوالہ ضلع امرتسر میں جہاں حضرت مہدی کی پیش گوئی درج ہے، لکھا ہے:

عمرانہاں دی چالی برساں سیرت حضرت والی

کرعہ جمن ہوون انہاندی کہیا محمد ﷺ عالی

پس ان سب کتب معتبرات سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ کرعہ یا کراع ایک جگہ یا شہر یا گاؤں کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے ۔ اور وہ گاؤں یا بستی حضرت رسول خدا ﷺ کے زمانہ میں موجود اور آباد تھی اور اب بھی موجود ہے ۔

مرزا صاحب کے دو اعتراض اس میں نکلتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ کسی جگہ کرعہ لکھا ہے اور کسی جگہ کراع ۔ اگرچہ ہر دو ناموں میں چار چار ہی حروف ہیں حروف ہا ہوز اور الف کا آپس میں فرق ہے ۔ دوسرا یہ کہ کرعہ یا کراع ایک بستی بیان کی گئی ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے ۔

پہلے اعتراض کے جواب میں گذارش ہے کہ بہت سے شہر یا قصبات اور بستیاں اس قسم کی اسوقت موجود ہیں جن کے نام اول میں کچھ تھے، بعد میں بدل کر کچھ کا کچھ ہو گئے ۔ بلکہ بعض جگہوں یا شہروں کی صورت ہی مغائر ہوگئی ۔ مثال کے طور پر چند نام پیش کرتا ہوں:

۱ ۔ بکہ ، ب ک ہ تھا جس کو اب مکہ، م ک ہ کہتے ہیں ۔ اس میں ب اور م کا کتنا فرق ہے دیکھو منتخب اللغات صفحہ ۶۱ ۔ اگر کراع کو کرعہ لکھ دیا، یا ہوگیا، تو کون سی عجیب بات ہے ۔

۲ ۔ مدینہ منورہ کے بھی کئی نام ہیں جیسے طابۂ، طیبہ، طائبہ ۔ وغیرہ ۔

محاورہ عرب میں مدینہ منورہ کو المدینہ، الف اور لام سے بولتے ہیں لیکن عام بول چال میں المدینہ کوئی نہیں کہتا صرف مدینہ بولا جاتا ہے دیکھو جذب القلوب الی دیار المحبوب از شیخ عبدالحق محدث

۳ ۔ کشمیر کا اصل نام کاشمیر تھا لیکن اس کا مخفف کشمر یا کشمیر ہوگیا ۔ دیکھو غیاث الغات صفحہ ۳۶۱

۴ ۔ بغداد کا اصل نام باغ داد تھا، اب الف اس میں سے نکل گیا، صرف بغداد رہ گیا جو اس وقت مشہور ہے ۔

۵ ۔ دہلی کا نام اول اندر پرست تھا، پھر شاہجہان آباد ہوا، اب اکثر بول چال میں دلی مشہور ہے ۔

۶ ۔ امرت سر کو اکثر لوگ انبرسر بولتے ہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔لودھیانہ یعنی لودھی افغانوں کا آباد کیا ہوا،مگر کوئی اس کولودیانہ،کوئی لودہانہ،کوئی لدھیانہ،کوئی لدہانہ وغیرہ لکھتا ہے۔اسی طرح مرزا صاحب نے خودلدھیانہ کوکئی طرح سے لکھا ہے۔

۸۔مرزا صاحب کے قادیان کو ہی دیکھئے۔ بقول ان کے پہلے اس کا نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا،اب قادیان ہے۔(ازالہ اوہام۔ص ۱۲۲)۔ پھراسی قادیان کوکئی لوگ کادیان سے لکھتے ہیں بلکہ لدھیانہ کی کتاب ڈائرکٹری (فہرست دیہات) میں کادیان ایک گاؤں کا نام درج ہے جولدھیانہ سے تین کوس کے فاصلہ پرآباد ہےجس کا ذکرمرزا صاحب نے ازالہ اوہام کےص ۷۰۹ میں کیا ہے۔اس گاؤں میں بھی ایک شخص غلام احمد معروف غلام گوجر(بوقت تحریر کتاب یعنی ۱۳۱۴ء میں)موجود ہے۔

پس انہیں چند وجوہات سے کراع کا کرعہ ہوجانا نہایت اغلب ہے۔پس مرزا صاحب کا اعتراض انہی کی طرف عودکرگیا۔

دوسرے اعتراض کے جواب میں واضح رہے کہ ملک عرب یا حجاز،جس میں مکہ و مدینہ ہیں،اقلیم اول میں ہیں،اور ملک یمن بھی اقلیم اول اور دوم میں ہے۔اور ملک یمن کا نام اس واسطے یمن ہے کہ وہ کعبۃ اللہ یا مکہ کے دہنے طرف ہے جیسا کہ غیاث اللغات میں ہے۔

نیز کعبہ و مدینہ ہی یمن ہے جیسا کہ لغت شرح احادیث (مجمع البحار۔ج ۳ص ۵۰۳) مسلّمہ مرزا صاحب میں لکھا ہے:

لانّ الایمان بدأ من مکه و ھی تھامة و ھی ارض مّن ارض الیمن و اذاً یقال الکعبة الیما نیة۔یعنی تحقیق ایمان شروع ہوا مکہ سے اور وہ تہامہ میں سے ہے اور تہامہ یمن کی زمین سے ہے اسی واسطے کعبۃ الیمانیہ بولا جاتا ہے۔

نیز حدیث میں ہے ا لایمان یمان و الحکمة یمانیّه ۔رواہ ترمذی۔ یعنی ایمان یمن سے ہےاور حکمت بھی یمن سے ہے۔(مجمع البحار۔ج ۳ص ۵۰۳)

پس ثابت ہوگیا کہ حضرت مہدی یمن کے ملک یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان پیدا ہوں گے۔اگرچہ کئی حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ مہدی مدینہ میں پیدا ہوں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کرعہ یا کراع بستی جومکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، پیدا ہوں پھر مدینہ تشریف لے آئیں اور عین ظہور کے وقت کعبہ میں تشریف فرما ہوں۔اعتراض ثانی بھی باطل ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ معیار شناخت کرعہ وکدعہ

میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب نام اس بستی کا، جس میں مہدی پیدا ہوں گے، کدعہ بتلاتے ہیں اور اس پر اپنی طرف سے معرب قادیان لکھتے ہیں اور یہ نام ایک حدیث میں آیا ہے پس اس کی تصدیق کے لئے ہم کو کسی حدیث کی کتاب میں تلاش کرنا ہوگا یا کسی حدیث کی لغت میں ۔ کتب احادیث کی لغت یا شرح نہایت مشہور اور مستند کتاب مرزا کی مسلمہ مجمع بحار الانوار ہے اس میں سے مرزا صاحب یا ان کے حواری یہ نام نکال کر دکھلائیں اگر سچے ہیں؟ یا کسی اور ہی کتاب سے نکال کر پیش کریں ۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ وہ ہرگز نکال کر پیش نہیں کرسکیں گے (جیسے میں نے کتب معتبرہ سے نکال کر پیش کر دیا کہ وہ بستی کرعہ یا کراع ہے جس میں مہدی پیدا ہوں گے) خواہ وہ تمام عمر تلاش کریں ۔ اور تین سو تیرہ مرزائی مع مردوں (اموات) کے شامل ہو کر کوشش کریں ۔ اور مرزا صاحب بھی اپنے بیت الفکر میں بیٹھ کر الہاموں کا زور لگائیں ۔ اور اپنے خدا عاجی سے بھی دعائیں کر کے مدد لیں ۔

الغرض یہ ہرگز نہ ہوگا کہ حضرت مہدی، مرزا صاحب کے کدعہ معرب قادیان جو کعبۃ اللہ سے جانب مشرق ہے، پیدا ہو کر ظہور فرمائیں ۔ بلکہ معاملہ برعکس ہے کیونکہ اکثر احادیث صحیحہ میں ہے کہ دجال مشرق سے نکلے گا ۔ خود مرزا صاحب بھی کہتے ہیں:

الف ۔ دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک ہند زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے ۔ (ازالہ اوہام ۔ ص ۷۲۹)

ب : حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال ہندوستان سے نکلنے والا ہے ۔ (ازالہ اوہام)

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ مرزا صاحب کا گاؤں قادیان ملک ہندوستان میں ہے اور عین ملک حجاز سے مشرق کی طرف ۔ پس مرزا صاحب کا دعوی محض غلط ہی نہیں بلکہ بالکل جھوٹا نکلا ۔ جھوٹ بھی ایسا کہ گویا خود دجال ہی ثابت ہوگئے اگر چہ وہ بڑے دجال نہیں لیکن خلیفہ دجال ہوئے ہیں تو اس کتاب انجام آتھم کی تالیف کے وقت (۱۸۹۶ء) کوئی شک نہیں رہا جیسا کہ میرے جیسے ہیچ مدان کو بھی القاء ہوا ہے کہ هذا خليفة الدجال جس کے حروف کے اعداد سے پوری تاریخ ۱۸۹۶ء نکلتی ہے کیونکہ کسی حدیث میں نہیں ہے کہ حضرت مہدی ملک مشرق یا ہندوستان سے ہوں گے تمام احادیث میں ہے کہ وہ حضرت ملک عرب یمن میں پیدا ہوں گے ۔

سوم : مرزا صاحب کہتے ہیں مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ گاؤں کرعہ ہے جس کو مرزا صاحب کدعہ لکھتے ہیں، یہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا اور اب بھی موجود ہے اور خود مرزا صاحب کے ترجمہ حدیث اور اصل الفاظ سے ثابت ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قادیان، رسول اکرم ﷺ کے وقت میں ہرگز موجود نہ تھا۔ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

بابر بادشاہ کے وقت میں یہاں پنجاب میں ہمارے مورث اعلیٰ آئے، اور ایک قصبہ آباد کیا اس کا نام اسلام پور قاضیان ماجھی رکھا۔ (ازالہ اوہام۔ص۱۲۲ ملخصاً)

تواریخ کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بابر بادشاہ نے ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک ہند میں بادشاہی کی جس کو اب (یعنی ۱۸۹۷ء میں) ۳۷۱ سال ہو چکے ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی حدیث کو تیرہ سو سال کا عرصہ گذر گیا اور اس وقت وہ کرعہ گاؤں موجود تھا اور مرزا صاحب کی قادیان ہرگز موجود نہ تھی، اس لئے اس حدیث کا مصداق قادیان نہیں ہوسکتا۔

☆ موضع قادیان کی تحقیق

مرزا صاحب نے قادیان کی کوئی وجہ تسمیہ بیان نہیں کی کہ کیوں اس کا نام قادیان رکھا گیا اس لئے میں اس کی وجہ تسمیہ ظاہر کر کے ثابت کرتا ہوں کہ دراصل اس کا نام قادیان بھی نہیں ہے، اسلام پور قاضیاں تھا۔ جب روز بروز شریر لوگ پیدا ہوتے گئے حتی کہ بقول مرزا صاحب اس قصبہ کے باشندے یزیدی ہوگئے تو اسلام پور دور ہوگیا، محض قاضیاں رہ گیا۔ عربی تلفظ میں ض کو د سے مشابہت ہے اس لئے قاضیان کا قادیان بن گیا کیونکہ اصل میں آباد کیا ہوا قاضی ماجھی کا ہے جو مرزا صاحب کے مورث اعلیٰ معلوم ہوتے ہیں، جیسے مرزا صاحب لکھتے ہیں:

الف۔ ان دیہات کے وسط میں انہوں نے قلعہ کے طور پر ایک قصبہ اپنی سکونت کے لئے آباد کیا جس کا نام اسلام پور قاضی ماجھی رکھا۔ یہی اسلام پور ہے جو اب قادیان کے نام سے مشہور ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۲۲)

ب۔ اور اس جگہ کا نام جو اسلام پور قاضی ماجھی تھا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ابتدا میں شاہان دہلی کی طرف سے اس تمام علاقہ کی حکومت ہمارے بزرگوں کو دی گئی تھی اور منصب قضاۃ یعنی رعایا کے مقدمات کا تصفیہ کرنا ان کے سپرد تھا (ازالہ اوہام۔ ص ۱۲۳)

ناظرین مرزا صاحب کے مورث اعلیٰ قاضی ماجھی نے اس قادیان کا نام اپنے نام پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام پور قاضی ماجھی رکھا تھا، اسی واسطے اسلام پور قاضیاں کہلاتا تھا۔ پھر رفتہ رفتہ اسلام پور دور ہو گیا اور نرا قاضیاں رہ گیا۔ قاضیاں کا حرف ض، د سے مشبہ الصوت ہے اس لئے قادیاں بن گیا۔

مرزا صاحب اب لفظ کرعہ اور کراع میں بھی غور کریں اور قادیان کی وجہ تسمیہ اگر اس کے سوا کچھ اور ہے تو بیان کریں۔ لیکن ہرگز بیان نہیں کر سکیں گے کیونکہ اس کی تصدیق اور طرح بھی ہوتی ہے کہ قاضی ماجھی ضرور سکندر لودھی کے زمانہ (وہی زمانہ بابر بادشاہ کا بھی ہے) میں موجود تھے جس کی تصدیق ایک کتبہ سے ہوتی ہے (جو میں نے خود ایک مسجد واقعہ قصبہ ماچھی واڑہ ضلع لودھیانہ میں دیکھا ، اور یہ مسجد بھی قاضیان کی کہلاتی ہے اور فتح ملک بنت قاضی ماجھی کی تعمیر ہے۔ فضل احمد)، کتبہ یہ ہے:

قد بناء المسجد بندگی بی بی فتح ملک بنت ملا قاضی ماجھی فی عهد بندگی اعلی حضرت سلطان سکندر شاہ ابن بهلول شاه خلد الله ملكه من شهر رجب المرجب ۹۹۳ھ۔ تحقیق یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے (یہاں دو تین لفظ ٹوٹے ہوئے ہیں) بی بی فتح ملک بنت ملاں ماجھی کی طرف سے اعلی بندگی حضرت سلطان سکندر شاہ بن بہلول شاہ کے زمانہ ماہ رجب ۹۳۳ھ میں۔

اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ یہ ملاں ماجھی وہی قاضی ماجھی مورث اعلی مرزا صاحب کے ہیں جن کا ذکر آپ نے ازالہ اوہام صفحات ۱۲۲۔۱۲۳ وغیرہ میں کیا ہے اور وہی ۹۳۳ھ سلطان سکندر شاہ لودھی قریب بابر بادشاہ کے زمانہ کے ہے جس کو اس وقت ۱۳۱۴ھ میں تین سو اکانوے سال ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس کتبہ سے مرزا صاحب کی کسی قدر تکذیب بھی ہوتی ہے کیونکہ ملاں ماجھی سلطان سکندر شاہ کے وقت میں تھے اور بابر بادشاہ ابراہیم شاہ لودھی کے زمانہ میں کابل سے آیا تھا، اس نے اس ملک کو فتح کر کے ابراہیم شاہ کو شکست دی۔ یہ واقعہ ۱۵۲۴ء کا ہے جس کو تین سو تہتر برس ہوتے ہیں۔ اس میں اٹھارہ سال کا فرق ہے۔ سو خیر تاریخی جھگڑوں سے درگذر کر کے ثابت کرتا ہوں کہ یہ قصبہ قادیان چارسو سال کے اندر کا آباد شدہ ہے اس لئے حدیث مذکور کا اس سے ذرہ بھی تعلق نہیں بنتا۔ فهو المراد

چہارم۔ مرزا صاحب اپنی پیش کردہ حدیث میں لکھتے ہیں کہ: خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔

کوئی پوچھے کہ آپ کی تصدیق خدا نے کس طرح کی؟ اور اس تصدیق کی آپ کے پاس کیا تصدیق ہے؟ کیا مکہ کے لوگوں نے رکن یمانی پر آپ سے بیعت کر لی ہے (مکہ معظّمہ تو خواب یا الہام میں بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوا)۔۔ کیا غیب سے یہ آواز هذا خليفة اللّٰه المهدى فاستمعوا و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطیعوا پکاری گئی۔ حا شا و کلا۔ کبھی آپ نے کعبہ شریف کی طرف رخ نہیں کیا (خدا نصیب نہ کرے)۔ کبھی رکن یمانی کی زیارت بھی نصیب نہ ہوئی (خدا نصیب نہ کرے)۔... تمام جہان کے علماء فضلاء و مشائخ بے ریا و عوام مخالف ہیں بلکہ سخت دشمن۔ کیا یہی آثار تصدیق خدا کے ہوا کرتے ہیں کہ ہر طرف سے فتاوے پر فتاوے خارج از اسلام کے آرہے ہیں ہر جانب سے تکذیب ہو رہی ہے۔ ہاں اگر مرزا صاحب کی تصدیق ان کے خدا عاجی نے کی ہو تو کی ہو، ورنہ مسلمانوں کے خدا تبارک و تعالیٰ نے مرزا صاحب کی تکذیب حرمین شریفین میں بھی مشتہر فرمادی ہے اسی واسطے سارے جہان میں یہ آپ کی تکذیب پھیل گئی ہے۔ جب مکہ معظّمہ میں آپ کی تکذیب مشتہر ہوگئی تو بعدہ تمام اسلامی ملکوں میں نہایت ہی نفرت کے ساتھ آپ کی تکذیب مشتہر ہوگئی کیونکہ مکہ معظّمہ اسلام کا مرکز ہے جو امر وہاں پسند ہو دوسری اسلامی جگہوں میں بھی قابل تسلیم ہوتا ہے ورنہ قابل انکار اور نفرت۔ اس بات کو مرزا صاحب بھی پہلے قبول کر چکے ہوئے ہیں، جیسا کہ لکھتے ہیں:

مکہ اسلام کا مرکز ہے اور لاکھوں صلحاء اور علماء اور اولیاء اس میں جمع ہوتے ہیں اور ایک ادنی امر بھی جو مکہ میں واقعہ ہو فی الفور اسلامی دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے (ست بچن ص ۲۳)

پس مرزا صاحب جب بڑے گھر سے نکالے جا چکے ہیں تو پھر کیوں نہ تمام اسلامی دنیا میں آپ کی تکذیب کی تشہیر ہو۔ اسی پر مرزا صاحب کو نبی اور مرسل بننے کی آرزو اور دعوی ہے۔ جب آپ کو مکے سے بھی دھکے مل چکے ہیں تو پھر آپ کچے پکے ہیں۔ قرآن اور احادیث میں مقبولیت اور تصدیق و صداقت کی جو علامت ہے اس کو ناظرین کے لئے نقل کرتا ہوں بغور ملاحظہ فرما کر اندازہ کیجئے گا۔ وھو ہذا:

قرآن شریف میں سورہ مریم کے اخیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انّ الّذین آمنوا و عملوا الصّالحات سیجعل لھم الرّحمن ودّا
تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے البتہ کرے گا ان کیلئے رحمٰن محبت۔

تفسیر معالم التنزیل وغیرہ میں اس آیت کے نیچے مجاہد مفسر اہل سنت والجماعت سے لائے ہیں

یحبّھم اللّٰہ تعالیٰ و یحبّبھم الی عبادہ المؤمنین یعنی اللہ تعالیٰ ایمان داروں اور نیکو کاروں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور ان کی محبت اپنے ایماندار بندوں کے دلوں میں سما دیتا ہے۔

اور اسی تفسیر معالم التنزیل وغیرہ میں موطا امام مالک سے اسی آیت کے نیچے یہ حدیث نقل کی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللّٰہ اذا احبّ اللّٰہ العبد قال لجبریل قد احببت فلاناً فاحبہ فیحبّہ جبریل ثمّ ینادی فی اھل السّماء انّ اللّٰہ عزّ و جل قد احب فلانا فاحبّوہ فیحبّہ اھل السّماء ثمّ یوضع لہ القبول فی الارض ۔ الحدیث ۔ یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جب کسی کو اپنا دوست بناتے ہیں تو جبریل سے فرماتے ہیں کہ فلانے کو ہم نے اپنا محبوب بنایا ہے تم بھی اس کو اپنا دوست بنا لو۔ پس جبریل اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں پھر آسمانوں کے فرشتوں میں آواز کر دیتے ہیں کہ حق تعالی کا فلانے سے پیار ہے تم سب اسے پیار کرو۔ پس سارے فرشتے اس کو اپنا پیارا بنا لیتے ہیں۔ پھر زمین کے لوگ بھی اسے محبت کر کے قبول کر لیتے ہیں۔

اسی طرح خدا کے دشمنوں کا بھی حال اسی حدیث میں ہے کہ انکی دشمنی اور بغض خلق اللہ میں پھیل جاتا ہے ۔ یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی موجود ہے اور کرمانی شرح بخاری سے مجمع البحار میں لائے ہیں کہ اس حدیث میں کہا گیا ہے کہ بندوں کے دلوں میں محبت، حق تعالی کی محبت کی علامت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

ما رأہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن یعنی جو مسلمانوں کے نزدیک اچھا اور نیک ہے وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا اور نیک ہے۔

پس یہ کیا عمدہ فیصلہ اللہ تعالی اور رسول کریم ﷺ نے فرما دیا ہے جس میں کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ۔ اب سب صاحبان آیت شریف وحدیث شریف و دیگر تفاسیر کے ارشادات کی رو سے معلوم کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب مقبول ہیں یا مردود؟ محبوب خدا ہیں یا عدوّ اللہ؟ کوئی علامت صداقت وقبولیت کی ہے ؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ۔ علاوہ تمام کافہ اہل اسلام کے تمام جہان (جس میں ہزاراں لاکھوں علماء وفضلاء مشائخ صلحاء اولیاء اللہ عرب وعجم کے داخل ہیں) ان کا دشمن ہے۔ دوست کون ہیں اور کتنے ؟ وہی صرف تین سو تیرہ، وہ بھی مردوں (اموات) کی تعداد کے ساتھ۔ الغرض اس آیت شریف وحدیث شریف سے ثابت ہو گیا ہے کہ مرزا صاحب خداوند تعالی کے دشمن، جبریل کے دشمن، تمام فرشتوں کے دشمن، تمام خلق خدا کے، جو زمین پر موجود ہے، دشمن ہیں۔ پھر فرمایئے یہ مہدی ہیں یا ضال اور مضل۔

پنجم ۔ مرزا صاحب حدیث کے مضمون سے لکھتے ہیں:

دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا۔ یعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین سو تیرہ ہوں گے ۔ اور ان کے نام بقید مسکن اور خصلت کے چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے ۔

حضرات ناظرین! مرزا کے وہی تین سو تیرہ دوست ہیں جن میں انہوں نے سترہ آدمی مدتوں کے فوت شدہ کو لکھ کر تعداد پوری کی ہے ۔ اور یہ کیا عمدہ فخر کی بات ہے کہ کروڑوں مسلمانوں میں سے مرزا صاحب کے ۳۱۳ ہی دوست ہیں ۔ آپ صاحبان کو معلوم ہوگا مسیلمہ کذاب کے ساتھ بھی ایک لاکھ سے زیادہ معتقد تھا ۔ پھر مہدی سوڈانی کے پاس بھی تین لاکھ جان نثار تھے ۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک شخص باب نامی کے پاس جو ایران میں ہوا کس قدر جان نثار معتقد موجود تھے ۔ پھر ذرہ رام سنگھ کوکہ کو ہی دیکھئے کہ ایک لاکھ کوکہ تو اس کے ساتھ بھی مفت بلا تنخواہ ہی ہو گیا تھا ۔ اب بھی ہزاروں کوکے اس کی عدم موجودگی میں موجود ہیں پھر مرزا صاحب کو تین سو تیرہ پر کیا فخر ہوا ۔ سوچنے والے سوچ سکتے ہیں، سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں ۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ مرزا صاحب کی بھی ویسی ہی تمنا تھی مگر افسوس ایک لاکھ فوج جس کی درخواست آپ نے کی تھی منظور نہ ہوئی ورنہ مندرجہ بالا دعویداروں کی طرح آٹا نہیں تو دلیہ ضرور کر دکھلاتے ۔

☆ قادیانی اور سوڈانی مہدی

چونکہ مہدی سوڈانی محمد احمد نامی کا تذکرہ درمیان میں آ چکا ہے جس کی مطابقت مرزا صاحب کی تاریخ پیدائش وظہور دعوے وغیرہ امورات میں ٹھیک ہوتی ہے اس لئے میں ایک رسالہ سے جو (مولوی محمد فضل الدین مالک مطبع اخبار وفادار کا ۱۸۸۴ء کا مرتبہ ہے) ناظرین کے ملاحظہ کے لئے اقتباس پیش کرتا ہوں وھو ہذا:

> ان کے (مہدی سوڈانی) عالم وجود میں آنے کا زمانہ سن ہجری ۱۲۵۹ ہے اور سن عیسوی ۱۸۴۲ء، اور ان کے ظہور مہدویت کی تاریخ اگست مطابق رمضان ۱۸۸۱ء سے محسوب ہوتی ہے جسے ابھی تین سال بھی نہیں ہوئے ۔ گو ان میں پچھلی تاریخ دسمبر ۱۸۸۱ء عربی پاشا کی علانیہ بغاوت کی تاریخ سے تو مطابق نہیں ہوتی جس کا آغاز ۱۰ جولائی ۱۸۸۲ء کو ہوا تھا مگر اس میں شک نہیں کہ پاشا موصوف کے عہد سپہ سالاری مصر کی ان تاریخوں سے برابر مل جاتی ہے ۔ (ص۴)

انکے اعلان مہدویت کا خلاصہ یہ تھا کہ میں ہی وہ مہدی موعود ہوں جنکا تمہیں دس گذشتہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیوں میں انتظار تھا اور میں ہی وہ آخرالزمان ہوں جو اس مشکل مسئلہ کو حل کرونگا کہ مسلمانوں کے پولٹیکل نفاق کو دور کروں اور انکو ایک ہی سچی راہ (شریعت) پر چلاؤں اور... مخالفان اسلام کا مخالف اور محبان اسلام کا دوست اور حامی بنا رہوں۔ (ص ۵)

اور خود بدولت اپنے اشتہارات وغیرہ میں اپنا نام محمد احمد لکھتے ہیں جو غالباً زیادہ اعتبار کے لائق ہے۔ بہرحال تمام انسانی قرائن کے بموجب یہ مہدی صادق تو نہیں مگر ایک نہایت درجہ کے محتاط، پرہیزگار، فاضل، اسلام پرست، منتظم آدمی ہیں جن کی علمی اور تمدنی لیاقتوں کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ آج حضرت کے پاس کم و بیش ۳ لاکھ جان نثار خدا واسطے لڑنے والے موجود ہیں۔ (ص ۹)

ان کے تین ہم عصر اور بھی مہدی کہلاتے ہیں۔ (ملخصاً۔ص ۹)

سنا جاتا ہے کہ ان کی بیویاں بھی ۱۰ سے متجاوز ہیں۔ (ص ۹ سطر ۱۳)

حضرات! مرزا صاحب قادیانی کی مطابقت مہدی سوڈانی سے اس طرح پر ہے:

راقم آثم کے دل میں خداوندکریم کی طرف سے فتنہ پیدائش قادیانی کا یوں القاء ہوا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی سورۃ توبہ میں فرماتا ہے الا فی الفتنه سقطوا۔ یعنی آگاہ ہو جاؤ وہ فتنہ میں گرے۔ گویا عوام کو آگاہی دی گئی ہے کہ جو لوگ اس فتنہ پیدائش قادیانی میں آویں گے وہ فتنہ اور ابتلاء میں گریں گے اور اس آیت سے بحساب ابجد کل حروف کے اعداد ۱۲۵۹ھ سن پیدائش مرزا صاحب کا نکلا اور یہی ۱۲۵۹ھ مہدی سوڈانی کی پیدائش کا سن ہے۔ جیسا کہ خود مرزا کہتے ہیں:

سو یہی سن ۱۲۷۵ھ آیت و آخرین منهم لمّا یلحقوا بهم کے حروف کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس عاجز کے... پیدائش ثانی اور تولد روحانی کی تاریخ ہے۔

(ص ۲۲۰۔ آئینہ کمالات اسلام)

یعنی ۱۲۷۵ھ کو مرزا صاحب بالغ ہو کر جوان ہونے شروع ہوئے یہی سال شباب ظلم کا بھی ہے اس کے اعداد بھی ۱۲۷۵ ہیں۔ جب پندرہ سال بلوغت کے اس میں سے کم کر دیئے جائیں تو وہی ۱۲۵۹ھ پیدائشی سال نکلتا ہے گویا مرزا صاحب کی مقبولہ تاریخ پیدائش ۱۲۵۹ھ جس کی خبر خدا نے آیت شریف الا فی الفتنة سقطوا کے حروف کے اعداد ۱۲۵۹ میں دی ہے ثابت ہے اور یہی تاریخ پیدائش مہدی سوڈانی کی ہے۔

مہدی سوڈانی کی تاریخ ظہور ۱۸۸۲ء ہے جس کو ۱۵ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ وہی تاریخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۸۲ء مرزا صاحب کے ظہور دعوی مجددیت و مثیل مسیح وغیرہ کی ہے جیسے مرزا صاحب کی براہین کے حصہ سوم کے صفحہ اول پر ۱۸۸۲ء درج ہے جیسا کہ ((ازالہ اوہام ص ۱۸۵ میں) کہتے ہیں:

اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں ہے تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلائیں۔

پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ نام یہ ہے۔ غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۵)۔

لیکن یہاں پر مرزا صاحب کی یہ بڑی قوی دلیل ہے کہ میرے نام غلام احمد قادیانی کے پورے تیرہ سو عدد ہوتے ہیں اس واسطے میں مجدد اور مسیح ہوں۔ (قاضی فضل احمد پوچھتے ہیں) تو کیا اگر کسی اور کے نام کے بھی تیرہ سو عدد نکل آئیں تو کیا وہ بھی تیرھویں صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوگا؟ اگر یہی بات ہے تو لیجئے سنئے درج ذیل کے نام کے عدد بھی تیرہ سو ہیں:

سید احمد پیر لشکر نیچر علی گڈھی۔ ۱۳۰۰

مرزا صاحب کے بھائی صاحب جو پیغمبر خاکروباں بھی ہیں، یعنی

میرزا امام الدین ابواوتار لال بیگیاں کادیانی۔ ۱۳۰۰

مولوی حکیم نورالدین مستہام (حیران) بھیروی۔ ۱۳۰۰

مولوی کامل سید نذیر حسین دہلوی۔ (۱۳۰۰)

مولوی محمد حسین ہوشیار بٹالوی۔ (۱۳۰۰)

بندہ بے چارہ فضل احمد مجیب۔ (۱۳۰۰)

علی ہذا القیاس۔ جس قدر چاہوں اور ناموں کے عدد پورے ۱۳۰۰ کرتا چلا جاؤں لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ فلاں شخص مجدد یا مسیح موعود اور مہدی مسعود ہے۔ ہرگز نہیں۔ مرزا صاحب کا اپنے نام کے حروف کے اعداد نکال کر دعوی پیغمبری کرنا محض بے ہودہ اور ہیچ و پوچ بازیچہ اطفال ہے اور کوئی بھی ذی عقل اس طرف خیال کو جانے کی بھی اجازت نہیں دے گا۔

اس کے علاوہ اپنے دعوی پیغمبری مسیح موعودی کے اثبات میں حسب ذیل بھی لکھتے ہیں:

الف۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا۔ جو کمال طغیان اس کا اس سن ہجری میں ہوگا، آیت و انّا علی ذھا بٍ بہ لقادرون سے بحساب جمل مخفی ہے ۱۲۷۴ھ (ملخصاً ازالہ اوہام)

ب۔ جو اعداد آیت انا علی ذھاب بہ لقادرون سے سمجھا جاتا ہے یعنی ۱۸۵۷ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا زمانہ تو ساتھ ہی اس عاجز کا مسیح موعود ہونا بھی ثابت ہو جائے گا۔ اس آیت میں ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ عظیم پیدا ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ملک ہند سے ناپید ہو گئے تھے کیونکہ اس آیت کے اعداد بحساب جمل ۱۲۷۴ھ ہیں اور یہ سال ۱۸۵۷ء کے ساتھ مطابق ہوتا ہے۔ ضعف اسلام کا زمانہ یہی ۱۸۵۷ء ہے جس کی بابت آیت میں حکم ہے کہ قرآن زمین پر سے اٹھا لیا جاوے گا۔ سو ایسا ہی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت ہو گئی تھی کہ بجز بدچلنی اور فسق وفجور کے اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا ...اور سرکار انگریزی کے ساتھ بغاوت کی اور مولویوں نے فتوی جہاد کا دیا۔ انہیں مضمون سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا۔ جیسا لو کان الایمان معلّقاً بالثّریا .. الحدیث (ازالہ اوہام۔ ص ۷۲۴ وحاشیہ)

حضرات ناظرین! مرزا صاحب کے اختلافات کہ:

مسیح موعود کا دعوی اپنے نام غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ سے کیا جس کو قریباً ۱۵ سال ہوئے،

اور ۱۲۷۴ھ یا ۱۸۵۷ء بیان کرتے ہیں جس کو ۴۰ سال کا عرصہ گذرتا ہے،

اور قرآن شریف کے زمین پر سے اٹھائے جانے اور مرزا صاحب فارسی الاصل کا دوبارہ قرآن شریف کو زمین پر لانے،

پر نظر نہ کر کے اصل مدعا مرزا صاحب کا ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آیت شریف کے اعداد ۱۲۷۴ جو ۱۸۵۷ء کے مطابق ہے میرے (مرزا کے) مسیح موعود ہونے کا ثبوت ہے۔ سو اب آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ ہندوستان میں غدر ۱۸۵۷ء کے کس کس ماہ انگریزی میں ہوا تھا اور وہ ماہ انگریزی کس ماہ قمری کے اور سن ہجری کے مطابق ہیں۔

تواریخ (واقعات ہند) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ مئی ۱۸۵۷ء میں اول چھاؤنی میرٹھ میں غدر ہوا۔ یہ تاریخ دس مئی ۱۸۵۷ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۲۷۳ھ کے ہوتی ہے۔ اور ماہ جون وجولائی ۱۸۵۷ء کو دیگر اضلاع میں غدر اور جنگ ہوتی رہی اور پھر سرکار انگریزی کا تسلط ہو گیا۔ گویا شوال ذی قعد اور غایت الامر ذی الحج ۱۲۷۳ھ تک غدر کا خاتمہ ہو گیا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ ۱۸۵۷ء کے غدر کا زمانہ ۱۲۷۴ھ کے مطابق نہیں ہوا بلکہ ۱۲۷۳ھ کے مطابق ہے۔..

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مرزا صاحب کی تاریخ بلوغت کا حال سنیئے جو ۱۲۷۳ھ مطابق ۱۸۵۷ء زمانہ غدر گذرا ہے اس وقت کے لوگ اب بھی بہت سے زندہ موجود ہیں۔ زمانہ غدر میں جو کچھ گذرا ہے تاریخ میں درج اور لوگوں کو یاد ہے کہ کیا کیا حالتیں مخلوقات کی ہوئیں جو نا گفتہ بہ ہیں۔..

پھر جب ۱۳۰۰ھ سے اپنے نام غلام احمد قادیانی کی تاریخ نکالی جو ۱۸۸۲ء کے مطابق ہوئی جس پر بڑے زور سے دعوی مسیح موعودی کا کیا تب اپنے بھائی مہدی سوڈانی کے ساتھ اثر ہمعصری کا دکھلا کر خوب جنگ کروایا سخت کشت وخون ہوئے۔ پھر اب ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء جب مہدی مسعود ہونے کا دعوی کیا تو تمام جہان کو قحط سخت وامساک باراں وغیرہ نے برباد کر دیا اور یہ اثر آپ کا اب تک جاری اور روز بروز ترقی پر ہے۔ خداوند کریم مرزا صاحب کے ان تمام تاثیرات سے سب کو بچاوے۔ آمین۔

یہ ہیں مرزا صاحب کی پیدائش سے آج تک کے حالات جو حدیث شریف کی صداقت سے پورے ہوئے ہیں..۔ الغرض خلاصہ مرزا صاحب اور مہدی سوڈانی کی مطابقت کا یہ ہے کہ:

۱۔ مرزا صاحب بھی ۱۲۵۹ھ میں پیدا ہوئے اور مہدی سوڈانی بھی اسی سال پیدا ہوئے۔

۲۔ مہدی سوڈانی نے ۱۸۸۲ء میں دعوی مہدویت کیا مرزا صاحب نے بھی اسی سال دعوی نبوت اور مسیح موعود کا کیا۔

۳۔ مہدی سوڈانی کا نام محمد احمد تھا اور مرزا صاحب کا نام غلام احمد ہے۔ احمد کا نام دونوں میں موجود ہے۔

۴۔ مہدی محمد احمد سوڈان میں پیدا ہوئے اور مرزا صاحب قادیان میں۔

۵۔ مہدی سوڈانی اپنے آپ کو عالم فاضل اسلام پرست کہلاتے تھے مرزا صاحب بھی اپنے برابر کسی کو عالم فاضل اور اسلام پرست نہیں سمجھتے۔

۶۔ مہدی سوڈانی کے پاس کثرت ازدواج سے محل سرا بھری ہوئی تھی مرزا صاحب کو بھی کثرت ازدواج کا نہایت شوق ہے، گو میسر نہیں۔

البتہ مہدی سوڈانی ایک بات میں مرزا صاحب سے بڑھ کر ہیں کہ ان کے پاس تین لاکھ فوج للّٰہ جاں نثار موجود تھی مگر مرزا صاحب کے پاس صرف ۲۹۶، ایسے مرید خاص الخاص موجود ہیں۔ اور مرزا صاحب بھی ایک بات میں بڑھے ہوئے ہیں کہ مہدی سوڈانی نے صرف مہدویت کا دعوی کیا تھا، مرزا صاحب نے مسیح موعود اور مہدی موعود دونوں کا دعوی کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیفہ مختومہ

قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ اب میں اصل مطلب پر آتا ہوں وہ یہ کہ مرزا صاحب نے ایک عجیب بات لکھی ہے کہ مہدی مسعود کے پاس کے ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے دوستوں کے نام مع مسکن اور خصائل کے درج ہوں گے۔ سو عبارت حدیث میں لفظ صحیفہ مختومہ لکھا ہے جس کے معنی مرزا صاحب نے خطوط وحدانی میں (ای مطبوعہ) اپنی طرف سے لکھ کر چھپی ہوئی کتاب لکھے ہیں۔ مختوم کے معنی ہرگز ہرگز چھپی ہوئی کتاب کے نہیں ہیں جیسے اللہ سورہ بقرہ میں فرماتے ہیں:

ختم اللّٰه علی قلوبهم و علی سمعهم یعنی مہر کر دی اللہ نے ان (کافروں) کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر۔

پھر دوسری جگہ سورہ تطفیف میں فرماتا ہے:

یسقون من رحیق مختوم ختا مه مسک یعنی پلائے جاویں گے شراب خالص مہر کی ہوئی میں سے اور مہر کرنے کی چیز اس کی خوش بو (مشک) ہے۔

اسی طرح تمام احادیث اور مجمع البحار شرح کتب حدیث و دیگر کتب لغت میں مختوم کے معنی بموجب معنی قرآنی، مہر کی ہوئی، کے لکھے ہیں۔ ان کی عبارات کو نقل نہیں کیا گیا ہر کوئی خود دیکھ سکتا ہے۔ البتہ مرزا صاحب پر مجھے یقین نہیں کہ وہ کسی کتاب کو دیکھیں جب کہ وہ قرآن کی ہی مخالفت میں اپنے گھر کے معنی کر رہے ہیں، اور نہ وہ کسی کی بات کو قبول کریں گے جب کہ وہ خدا تعالیٰ کی بات اور حکم کو نہیں مانتے۔ لہذا ضرور ہے کہ مرزا صاحب کی ہی تحریرات الہامی کو پیش کیا جاوے تاکہ دوسرے حضرات ناظرین کو بھی معلوم ہو جائے۔ پھر مرزا صاحب کا اختیار ہے خواہ وہ اپنی الہامی تحریرات اور دستاویزات کو اختیار کریں یا انکار۔ مرزا صاحب کی عبارات ذیل میں لکھی جاتی ہیں:۔

الف۔ مرزا صاحب اپنے مرید میر عباس علی صاحب لدھیانوی کی نسبت (جب وہ مرزا صاحب کی بیعت توڑ کر ان کے سخت دشمن بن گئے تھے) لکھتے ہیں:۔

الف۔ انسان کا دل اللہ جل شانہ کے قبضہ میں ہے۔ میر صاحب تو میر صاحب ہیں اگر وہ چاہے تو دنیا کے ایک بڑے سنگ دل اور مختوم القلب آدمی کو ایک دم حق کی طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیر سکتا ہے۔ (رسالہ آسمانی فیصلہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کا اخیر ورق)

ب۔ اجنبیت کے ساتھ ترک ادب اور ترک ادب سے ختم علی القلب اور ختم علی القلب سے بھری عداوت۔ (آسمانی فیصلہ کا اخیر ورق)

کیا ان تحریروں میں مرزا صاحب نے مختوم القلب کے معنی چھاپہ شدہ دل اور ختم علی القلب کے معنی، چھاپہ او پر دل، کے لئے ہیں یا کئے ہیں؟ ذرہ مرزا صاحب ہی اپنے لکھے ہوئے پر غور کریں اور وہ اور ان کے مرزائی جمع ہو کر قرآن شریف یا کسی حدیث شریف یا کسی شرعی یا غیر شرعی کتاب سے نکال کر دکھائیں کہ مختوم کے معنی چھاپہ شدہ کے ہیں۔ ہرگز ایسا نہ کر سکینگے۔ بلکہ مرزا صاحب نے حدیث میں (ای مطبوعہ) کے لفظ کو اپنی طرف سے بڑھا کر اپنی طرف سے چھاپہ شدہ کے معنی کئے ہیں۔

تمام لوگ جن کو عربی الفاظ کے معنی سمجھنے کا کچھ بھی ملکہ ہے وہ سب حدیث مذکورہ کے معنی یہی کریں گے کہ حضرت مہدی ایک بستی میں پیدا ہوں گے جس کا نام کرعہ ہے، اس کی تصدیق خداوند کریم کرے گا اس کے دوستوں کو، جو اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ ہیں، جمع کرے گا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب مہر بند کی ہوئی ہوگی (جیسے ڈاک خانوں میں پمفلٹ یا پارسل وغیرہ بند ہو کر اور ان پر مہریں لگ کر دوسرے کے پاس بھیجی جاتی ہیں۔ تاکہ کوئی سوائے مکتوب الیہ کے کھول نہ سکے) اس کتاب میں ان کے دوستوں کے نام معہ مسکن شہروں اور خصلتوں کے درج ہوں گے۔

حضرات ناظرین! اب غور فرمایئے گا:

الف۔ مرزا صاحب کرعہ گاؤں میں پیدا نہیں ہوئے جو اس وقت عرب میں درمیان مکہ اور مدینہ کے اور چاہ عسفان کے پاس آباد موجود ہے۔

ب۔ خداوند کریم نے مرزا صاحب کی کوئی تصدیق نہ کی، بلکہ تکذیب کی۔

ج۔ مرزا صاحب کے دوست تین سو تیرہ ہیں جن کے نام فہرست میں لکھے ہیں ان میں سترہ آدمی نمبر ہائے ۹۱، ۹۳، ۹۶، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۷، ۱۱۳، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۴۱، ۱۴۸؟ ۱۶۹، ۲۸۳، ۲۹۳، ۳۱۰ مردہ ہیں جو مدتوں سے فوت شدہ درج کر دئے گئے ہیں۔ کیا حدیث کے لفظوں میں یہ بھی درج ہے کہ ان ۳۱۳ میں سترہ آدمی مرے ہوئے بھی ہوں گے۔ پھر بعض ناموں کے ساتھ معہ اہل بیت، ہر دو زوجہ وغیرہ بھی لکھا ہے۔ کیا حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان کی عورتیں بھی ساتھ ہوں گی۔

د۔ مرزا صاحب کے دوست مندرجہ فہرست کبھی قادیان میں ایک وقت پر جمع نہیں ہوئے اگرچہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندوں کا قادیان میں مرزا کے پاس جمع ہو جانا ممکن ہے لیکن جو ستره آدمی مردہ ہیں وہ تو کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔ جب مرزا کے پاس ان کے دوست جمع نہیں ہوئے تو حدیث کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں۔ البتہ مرزا صاحب کے مسمریزی روح جمع ہو گئے ہوں تو عجب نہیں۔

ھ۔ کیا کتاب مختومہ مرزا صاحب کے پاس اس وقت سے تھی جب کہ وہ ۱۲۵۹ھ میں پیدا ہوئے یا جب آپ نے ۱۳۰۰ھ میں ظہور فرمایا۔ اور وہ کتاب کس کے روبرو کھولی گئی اور کہاں اور کب؟ یا یہ کہ اب ۱۳۱۴ھ میں ایک فہرست پوچھ پاچھ کر لکھ دی، جب پورے ۳۱۳ نہ ہوئے تب ستره مردے بھی اس میں درج کر دیئے۔ چاہیے تھا کہ مرزا صاحب کے پاس پیدا ہوتے ہی کتاب ہوتی بشرطیکہ کاذب نہ ہوتے۔

و۔ ایک بہت بڑی علامت ان کی خصلتوں کی حدیث میں درج ہے مگر افسوس مرزا صاحب نے اپنے دوستوں میں سے ایک کی بھی کوئی خو اور خصلت درج نہیں کی۔

پھر کتاب جو مرزا صاحب اپنی حدیث کی صداقت میں پیش کرتے ہیں اس کا حال سنئے:

مرزا صاحب نے پہلے اپنے دوستوں کے نام جگہ جگہ سے بذریعہ خط دریافت کئے۔ پھر ان کو جمع کیا۔ پھر ان کی ایک فہرست بنائی۔ پھر وہ فہرست خوش نویس سے لکھوائی۔ پھر چھاپہ والوں کو دی۔ چھاپہ والوں نے اس کو پتھر پر جمایا۔ پھر پریس والوں نے اس کو چھاپ کر الگ الگ رکھا۔ پھر ورقوں اور صفحوں کو ملایا اور مرزا صاحب کے پاس پہنچایا۔ تب مرزا صاحب کی طرف سے دوستوں اور دشمنوں کو پہنچ گئی۔

سبحان اللہ! مرزا صاحب نے کیا کمال کیا ہے کہ ادھر ادھر کے نام بیعت کا بہانہ کر کے لکھوا منگوائے اور سب کو ایک فہرست میں لکھ کر چھاپنے کے واسطے دے دیئے اور اصحاب بدر کے نام سے مشہور کر دیئے جیسے خود لکھتے ہیں کہ

> مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض فوائد منافع بیعت کہ جو آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں اس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت وسکونت مستقل و عارضی کسی قدر کیفیت کے ساتھ اندراج پاویں اور چھپوا کر ایک ایک کاپی تمام بیعت کرنے والوں کے پاس بھیج دی جاوے۔
>
> (ملخصاً تکمیل تبلیغ طبع ۱۸۸۹ء ص ۱۔۲)

یہی اسماء مبارکہ ہیں جو مرزا صاحب نے پہلے ۱۸۸۹ء میں لکھوا منگوائے تھے اور اب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۶ء میں ضمیمہ میں چھپوا کر مہدی موعود ہونے کا بھی دعوی کر دیا۔اور مرزا صاحب نے یہاں یہ بھی لکھا ہے: پہلے اس سے آئینہ کمالات اسلام میں تین سو نام درج کر چکا ہوں۔

مگر جب میں آئینہ کمالات دیکھتا ہوں تو اس میں بھی ان کا دروغ بے فروغ ہی پایا جاتا ہے کیونکہ وہ لکھتے ہیں:

کیفیت جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء بمقام قادیان ضلع گورداسپور اس جلسہ کے موقع پر اگر چہ ۵۰۰ کے قریب لوگ جمع ہو گئے تھے لیکن وہ احباب اور مخلص جو محض للّٰہ شریک جلسہ ہونے کے لئے دور دور سے تشریف لائے تھے ان کی تعداد قریب ۳۲۵ کے پہنچ گئی تھی۔ (بلفظہ۔آئینہ کمالات اسلام۔ص ۱)

لیکن فہرست احباب جو صفحہ ۴ سے ۱۷ تک لکھی ہے اس میں ۳۲۷ نام لکھے ہیں:

جب میاں بٹالوی نے اس عاجز کے کافر ٹھہرانے میں توجہ فرمائی تھی اس وقت صرف ۷۵، احباب تھے اور اب اس جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس احباب شامل جلسہ ہوئے۔ (بلفظہ ملخصاً۔ص ۱۸)

اس کے آگے مرزا صاحب چندہ لینے بیٹھے تو کل ۹۲ ہی آدمی درج فہرست کئے۔

(ملخصاً ص ۲۰ تا ۲۳)

اب مرزا صاحب کے دروغ پر غور فرمایئے۔خود لکھتے ہیں:

ہم نے تین سو نام آئینہ کمالات میں درج کیا ہے۔

جب اس کو دیکھا جاتا ہے تو ایک جگہ ۳۲۵ لکھتے ہیں پھر اسی جگہ ۳۲۷ لکھتے ہیں۔ پانچ سو بھی لکھے ہیں۔اور چندہ دہندگان کے نام کل ۹۲ درج کئے ہیں۔اس سے یقین ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے دوست وہی ۹۲ تھے جنہوں نے چندہ دیا، باقی سب تماشائی تھے۔

پس تمام وجوہات بالا سے ثابت ہو گیا کہ حدیث مذکورہ سے مرزا صاحب کا ذرہ بھی لگاؤ نہیں، بلکہ برعکس اس کے ان کی تکذیب کی تائید ہوئی۔مرزائی اپنی آنکھیں کھول کر دیکھیں اور ایسے مہدی مضل سے سرخروئی حاصل کریں۔

ناظرین جب حضرت مہدی اس حدیث شریف کے مطابق ظہور پرنور فرمائیں گے تو ہر کہ ومہ کے دل میں اللہ تعالی ڈال دے گا اور ہر مسلمان ان کو شناخت کر لے گا کہ حضرت مہدی امام آخر الزمان یہی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے نہایت ہی تعجب اور حیرانی ہے اور سب سے زیادہ افسوس مرزا صاحب کے الہامی حافظہ پر ہے کہ ناحق انہوں نے مہدی موعود بننے کی کوشش کی اور خانہ زاد استعارات بے مغز کو کام میں لائے کیونکہ جس مہدی موعود ہونے کا خود بڑے زور سے دعویٰ کرتے ہیں پہلے اس کے وجود کا وثوق سے انکار کر چکے ہیں۔ مرزا صاحب کی الہامی دستاویزات ملاحظہ کے لئے نذر کرتا ہوں:

الف۔ سنت جماعت کا مذہب ہے کہ امام مہدی فوت ہو گئے۔ آخری زمانہ میں انہیں کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔ لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں

(ازالہ اوہام۔ ص ۴۵۷)

ب: امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں ہے جب مسیح ابن مریم آوے گا تو امام مہدی کی کیا ضرورت ہے۔ (ص ۵۲۷۔ ازالہ اوہام)

حاصل کلام کہ مرزا کا دعویٰ کہ میں مہدی موعود ہوں، علاوہ اس بحث اور دلائل کے جو پیچھے گذر چکے ہیں، ان کی اپنی ہی تحریرات سے باطل ہو گیا۔ باطل بھی ایسا کہ تاویل و استعارہ کی بھی گنجائش نہیں رہی۔ نہایت ہی شرم اور ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ خود ہی لکھتے ہیں کہ مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں، پھر اسی مہدی ہونے کے ادعائی بنتے ہیں کہ حدیث کے مطابق میں ہی ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ جب کسی کے دماغ میں فتور آجاتا ہے تو اس کو پچھلی باتیں یاد نہیں رہا کرتیں، مرزا صاحب اس میں مجبور و معذور ہیں۔

الحمد للہ خلاصہ رسالہ انجام آتھم وضمیمہ اور اس کے مختصر جوابات جو مرزا صاحب ہی کی تحریرات سے دیئے گئے ہیں، ختم ہوئے۔ اب قبل اس کے کہ مرزا صاحب کے عقاید و اعمال کی فہرست لکھوں، دو باتوں کا اظہار ضروری اور لابدی ہے۔ اول دعویٰ نبوت۔ دوم توہینات انبیاء جو مرزا صاحب نے اپنی تالیفات میں کی ہیں جس میں اہل اسلام کا متفقہ مسلّمہ فتویٰ ہے کہ یہ کفر ہے۔ اگرچہ اس مختصر رسالہ میں متعدد جگہوں پر ان ہر دو امور کا اجمالاً و تفصیلاً ذکر آچکا ہے لیکن ان اہم امور کو الگ الگ لکھ دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا، اس لئے اول دعویٰ نبوت۔ دوم توہینات انبیاء کا بیان ہوگا، پھر مرزا صاحب کے عقاید، اور اعمال لکھے جائیں گے۔ بتوفیقہ تعالیٰ

☆ مرزائی دعویٰ نبوت

ا۔ الہام: قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتّبعونی یحببکم اللّٰہ۔ یعنی اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو، تو میری تابعداری کرو۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۲۳۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے اور امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسول اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور اس سے انکار کرنے والا مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ (توضیح مرام۔ ص ۱۸)

۳۔مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی (ابتداء ٹائٹل پیج ازالہ اوہام)

۴۔ مجھ کو قادیان والوں نے نہایت تنگ کیا ہے حتی کہ میں یہاں سے ہجرت کرونگا میرے روحانی بھائی مسیح کا قول ہے کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ (ابتدائی صفحہ۔ ج۔ شحنہ حق)

۵۔ خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا، مثیل یوسف کہا، مثیل داؤد کہا، پھر مثیل موسیٰ کہا، پھر مثیل ابراہیم کہا، پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۳)

۶۔ پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل واحادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۱۳۔۴۱۴)

۷۔چونکہ آدم اور مسیح میں مماثلت ہے اسلئے اس عاجز کا نام آدم بھی رکھا گیا اور مسیح بھی (ازالہ ص ۴۵۶

۸۔خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ (ص ۵۳۳۔ازالہ)

۹۔ ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندہ (مرزا) مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۷)

۱۰۔ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی (ازالہ اوہام ص ۵۶۹)

۱۱۔محدث کا وجود انبیاء اور امم میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اگر چہ وہ کامل طور پر امتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۶۷)

۱۲۔احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسولٍ یّاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (صفحہ ۶۷۳۔ازالہ اوہام)

۱۳۔میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا تیری محبت دلوں میں ڈال دونگا۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۶۳۴)

۱۴۔اور یہ آیت کہ ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدّین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلّہ درحقیقت اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۵)

۱۵۔ وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۹۵)

۱۶۔ اور ہر ایک شخص روحانی روشنی کا محتاج ہو رہا ہے خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دے کر ایک شخص دنیا میں بھیجا۔ وہ کون ہے، یہی ہے جو بول رہا ہے۔ (ازالہ اوہام)

۱۷۔ حضرت اقدس امام الانام مہدی و مسیح میرزا غلام احمد علیہ السلام (رسالہ آریہ دھرم کا اخیر نوٹس)

۱۸۔ میں جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعویٰ کیا اور اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ ابتداء دعویٰ پر بیس برس سے بھی زیادہ گذر گیا۔ (انجام آتھم۔ص ۵۰)

۱۹۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو لو، تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (انجام آتھم۔ص ۵۲۔۵۳)

۲۰۔ اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے کہ میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم۔ص ۵۲)

۲۱۔ تیری شان عجیب ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۵۳)

۲۲۔ میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۵۲)

۲۳۔ پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ (انجام آتھم۔ص ۵۳)

۲۴۔ تجھے خوش خبری ہو اے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۵۵)

۲۵۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤنگا۔ (انجام آتھم۔ص ۵۵)

۲۶۔ تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۵۵)

۲۷۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۵۵)

۲۸۔ انّ شانئک ھو الابتر تیرا بدگو بے خیر ہے (میاں سعد اللہ مدرس لدھیانہ)۔ (انجام آتھم)

۲۹۔ نبیوں کا چاند آئے گا۔ (انجام آتھم۔ص ۵۹۔۶۰)

۳۰۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۵۹)

۳۱۔ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام۔ (انجام آتھم۔ص ۶۰)

۳۲۔ اے نوح اپنی خواب کو پوشیدہ رکھ۔ (انجام آتھم۔ص ۶۱)

۳۳۔ یہ کسی قدر نمونہ ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے الہامات ہیں۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ جس قدر میں نے کہا ہے وہ کافی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، خدا کی طرف سے آیا ہے جو کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ،اس کا دشمن جہنمی ہے (انجام آتھم)

۳۵۔ جس نے تیری بیعت کی اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ۔(انجام آتھم۔ص ۷۸)

۳۶۔وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا (انجام آتھم ص ۷۹)

۳۷۔ انّی مرسلک الی قوم المفسدین میں نے تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ (انجام آتھم۔ص ۷۹)

۳۸۔ مجھ کو خدا نے قائم کیا، مبعوث کیا اور خدا میرے ساتھ ہم کلام ہوا۔(انجام آتھم۔ص ۱۱۳)

۳۹۔خدا کا روح میرے ساتھ باتیں کرتا ہے۔(انجام آتھم۔ص ۱۶۷)

۴۰۔ جو شخص مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے وہ اس خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے جس نے مجھے مامور کیا اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اس خدا کو قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔(ضمیمہ انجام۔ص ۳۶)

۴۱۔خدا ان سب کے مقابل پر میری فتح کرے گا کیونکہ میں خدا کی طرف سے ہوں پس ضرور ہے کہ بموجب آیت کریمہ کتب اللّٰہ لا غلبنّ انا و رسلی میری فتح ہو۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

۴۲۔میرے پاس خدا کے نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۷ و ۶۳)

ناظرین کو یاد رہے کہ دعوی نبوت کفر ہے۔

☆ مرزائی توہینات انبیاء

ا۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا، وہ ہرگز نہ مرے گا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲)

۲۔جس قدر مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔(ازالہ اوہام۔ص ۷)

۳۔حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۸)

۴۔ سیر معراج حضرت ﷺ اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔(ازالہ اوہام۔ص ۴۷)

۵۔ بلکہ اکثر پیش گوئیوں میں ایسے اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں کہ خود انبیاء کو بھی جن پر وحی نازل ہو سمجھ نہیں آسکتی۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۴۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم عیسی کجاست تا بہ نہد پا بمنبرم (ازالہ اوہام)

۷۔ یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور طیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان سے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالی نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو مٹی کا ایک کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔ اور جیسے انسان میں قوی موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر مدد ملتی ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص۳۰۲۔۳۰۳ حاشیہ)

۸۔ اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور... ہر سال نئے نئے نکلتے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۳۰۴ حاشیہ)

۹۔ اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے.. اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ تھا۔ (ازالہ اوہام۔ ص۳۰۸۔۳۰۹ حاشیہ)

۱۰۔ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (عمل الترب) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۱۰ حاشیہ)

۱۱۔ یہ جو میں نے مسمریزی طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے، یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے اور اس عمل کے عجائبات کی نسبت یہ بھی الہام ہوا ھذا ھو الترّب الّذی لا یعلمون یعنی یہ وہ عمل الترب ہے جس کی اصل حقیقت کی زمانہ حال کے لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۱۲)

۱۲۔ ایک بادشاہ کے وقت میں چار (سو) نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۲۹)

۱۳۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو، اور نہ یاجوج ماجوج کے عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ھی ہی ظاہر فرمائی گئی ہو اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۹۱)

۱۴۔ سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتہ دے دیا تھا۔ یہ محض موسیٰ کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا (ملخصاً ص ۱۴۶۔ازالہ اوہام)

۱۵۔ حضرت ابراہیم کا چار پرندوں کے معجزہ کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ (ملخصاً ص ۷۵۲۔ازالہ اوہام)

۱۶۔ مسیح کی دادیوں نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب بھی آپ نے سوچا ہوگا۔

(رسالہ نور القرآن ۱۸۹۶۔۱۸۹۷ء)

۱۷۔ یسوع نے ایک کنجری کو اپنی بغل میں لیا اور عطر ملوایا تھا۔ (ایضاً نور القرآن)

۱۸۔ مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں۔ حضرت آدم ماں اور باپ دونوں نہیں رکھتے تھے۔ اب قریب برسات آئی ہے باہر جا کر دیکھئے کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ پیدا ہو جاتے ہیں۔ (جنگ مقدس۔ص ۷)

۱۹۔ (حضرت یسوع مسیح کی نسبت) شریر، مکار، موٹی عقل والا، بدزبان، غصہ ور، گالیاں دینے والا، جھوٹا، علمی اور عملی قویٰ میں کچا، چور، شیطان کے پیچھے چلنے والا، شیطان کا ملہم، اس کے دماغ میں خلل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، تین دادیاں نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا، آپ کا کنجریوں سے میلان جدی مناسبت سے تھا، زنا کاری کا عطر ایک کنجری سے سر پر ملوایا

(ملخصاً ص ۳ تا ۷۔ ضمیمہ انجام آتھم)

العیاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ یاد رہے کہ توہین انبیاء کفر ہے۔

☆ عقاید مرزا

۱۔ مرزا صاحب کا خدا (عاجی) ہاتھی دانت یا گوبر ہے۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۵۵۶)

۲۔ فرشتے کوئی نہیں جو کچھ عالم میں ہو رہا ہے وہ سیارات کی تاثیرات ہے۔ قولہ:

روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائکۃ اللہ کا ان کو لقب دیں، درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے۔ اور بہ حکمت کاملہ خداوند تعالی زمین کی ہر یک مستعد چیز کو اس کے کمال مطلوب تک پہنچانے کے لئے یہ روحانیات خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ ظاہری خدمات بھی بجالاتے ہیں اور باطنی بھی۔ جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری تمام روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔

حاشیہ: ملائک اس معنی سے ملائک کہلاتے ہیں کہ وہ ملاک اجرام سماویہ اور ملاک اجسام الارض ہیں۔ یعنی ان کے قیام اور بقاء کے لئے روح کی طرح ہیں اور نیز اس معنی سے بھی وہ ملائک کہلاتے ہیں کہ وہ رسولوں کا کام دیتے ہیں۔ (توضیح مرام۔ ۶۷۔ ۶۸)

۳۔ جبریل، انبیاء کے پاس زمین پر کبھی نہیں آئے اور نہ آتے ہیں:

قولہ: جبریل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر سے نہایت روشن حیز سے جدا نہیں ہوتا بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کے عکس سے تصویر ان (انبیاء) کے دل میں منقوش ہو جاتی ہے۔ (توضیح ملخصاً۔ ص ۶۸، ۷۰، ۸۵)

۴۔ بعض انبیاء جھوٹے ہوتے ہیں، دیکھو ازالہ اوہام ۶۲۸، ۶۲۹ جہاں مرزا صاحب نے بتایا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کی خوش خبری دی وہ جھوٹے نکلے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ معجزات حضرت سلیمان و مسیح محض عقلی اور بے سود از قسم شعبدہ بازی اور لوگوں کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ قولہ:

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندوں والا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا... الخ (ازالہ اوہام۔ ص۳۰۲)

۶۔ حضرت محمد ﷺ وحی سمجھنے میں غلطی کر جاتے تھے: قولہ:

آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ کا قصد کیا.. کچھ شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسی امید پر یہ سفر کیا تھا کہ اب کے سفر میں ہی طواف میسر آجائے گا اور بلا شبہ رسول اللہ ﷺ کی خواب وحی میں داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا... پھر جب آنحضرت ﷺ کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہی رائے تھی کہ درحقیقت جس بیوی کے لمبے ہاتھ ہیں وہی سب سے پہلے فوت ہوگی .. اسی طرح ابن صیاد کی نسبت صاف طور پر وحی نہیں کھلی تھی اور آنحضرت ﷺ کا اول اول یہی خیال تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے، مگر آخر میں رائے بدل گئی تھی.. ایسا ہی وہ حدیث جس کے یہ الفاظ ہیں فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب صاف صاف ظاہر کر رہی ہے کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے اپنے اجتہاد سے پیش گوئی کا محل و مصداق سمجھا تھا وہ غلط نکلا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۸۸۔۶۸۹)

۷۔ رسول اکرم ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت سے وحی الٰہی نے خبر نہیں دی۔ قولہ:

اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو۔ نہ یاجوج ماجوج کے عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماھی ہی ظاہر فرمائی گئی ہو (ازالہ اوہام ص ۶۹۱)

۸۔ مسیح، یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ (ازالہ اوہام)

قولہ: حضرت مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے تھے۔ (ازالہ اوہام)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ حضرت عیسیٰ مسمریزم میں مشق کرتے اور کمال رکھتے تھے۔ ازالہ اوہام میں مرزا لکھتے ہیں:

حضرت مسیح ابن مریم، الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔

نیز: یہ جو میں نے مسمریزی عمل کا نام عمل الترب رکھا ہے یہ الہامی نام ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ (ازالہ اوہام)

۱۰۔ آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار۔ قولہ:

نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہونچ سکے۔ ...پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۴۷)

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا (ازالہ اوہام ص ۴۷)

۱۱۔ قرآن میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ قولہ:

قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کران پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۵۔۲۶)۔

نیز: اس (قرآن) نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۷)۔

۱۲۔ براہین احمدیہ (مؤلفہ مرزا) خدا کی کلام ہے۔ قولہ: خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۳۳)

۱۳۔ قرآن شریف (کلام اللہ) مرزا صاحب کی کلام ہے۔ جیسا کہ لکھا:

اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

(اشتہار لیکھ رام کی موت کی نسبت مارچ ۱۸۹۷ء ص ۳ کالم ۲ سطر ۳۲، ۳۳، ۳۴)

۱۴۔ قرآن میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ قولہ:

ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں وعدہ کر چکا ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مر چکا اور واقعی موت جو اس کے لئے مقدر تھی اس پر وارد ہو چکی پھر دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا اور نہ دنیا میں دو موتیں اس پر وارد کی جائیں گی۔ اس جواب کے سننے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد پھر وہ ایک اور وہم پیش کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض مردے زندہ ہو گئے جیسے وہ مردہ جس کا خون بنی اسرائیل نے چھپا لیا تھا جس کا ذکر اس آیت میں ہے و اذ قتلتم نفساً فادّارء تم فیھا ۔ و اللّٰہ مخرج مّا کنتم تکتمون (بقرہ :۷۳)۔اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے قصوں میں قرآن کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی۔ بلکہ اس آیت پر غور کرنے سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے ایک خون کر کے چھپا دیا تھا اور بعض بعض پر خون کی تہمت لگاتے تھے۔سو خدا تعالی نے اصل مجرم کے پکڑنے کیلئے یہ تدبیر سمجھائی تھی کہ تم ایک گائے کو ذبح کر کے اس کی بوٹیاں اس لاش پر مارو۔اور وہ تمام اشخاص جن پر شبہ ہے ان بوٹیوں کو نوبت بنوبت اس لاش پر ماریں۔تب اصل خونی کے ہاتھ سے جب لاش پر بوٹی لگے گی تو لاش سے ایسی حرکات صادر ہونگی جس سے خونی پکڑا جائیگا اس قصہ سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔بعض کا خیال ہے کہ یہ صرف دھمکی تھی کہ تا چور بیدل ہو کر اپنے تئیں ظاہر کردے..اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق عمل الترب یعنی مسمریزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ بحرکت حیوانات پیدا ہو کر اس سے بعض مشتبہ اور مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے..علم الترب ایک عظیم الشان علم ہے جو طبیع کا ایک روحانی حصہ ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۷۴۸ تا ۷۵۰)

نیز: یاد رکھنا چاہیے کہ جو قرآن میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ ان کو اجزاء متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چاروں پہاڑوں پر چھوڑا گیا تھا پھر وہ بلانے سے آگئے تھے یہ بھی عمل الترب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ عمل الترب کے تجارب بتلا رہے ہیں کہ انسان میں جمیع کائنات الارض کو اپنی طرف کھینچنے کیلئے ایک مقناطیسی قوت ہے اور ممکن ہے کہ انسان کی قوت مقناطیسی اس حد تک ترقی کرے کہ کسی پرند یا چرند کو صرف توجہ سے اپنی طرف کھینچ لے۔(ازالہ اوہام ص ۷۵۲۔۷۵۳)

۱۵۔ قرآن میں یہ عبارت موجود ہے انّا انزلنا ہ قریباً مّن القادیا ن (یہ گویا مرزا صاحب کا کلام الٰہی میں کمی بیشی کرنا ہے) ۔ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۶۔۷۷ سے عبارت پہلے نقل ہو چکی ۔

۱۶۔ قادیان بمثل حرم کعبۃ اللہ ہے ۔قولہ:

الم نجعل لک سھولۃ فی کل امرِ بیت الفکر و بت الذ کر۔ و من

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دخلہ کان آمنا ...کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔اور جو شخص بیت الذکر میں باخلاص وقصد تعبد وصحت نیت وحسن ایمان سے داخل ہوگا وہ سوء خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔ بیت الفکر سے اس جگہ مراد وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کیلئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے .. (براہین احمدیہ۔ص ۵۵۸)۔

۱۷۔حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لاویں گے آنے والے مسیح مرزا صاحب ہیں ۔قولہ: یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۷۳۔۴۷۴)،

نیز: خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ عیسیٰ مر چکے خدا نے حکم موت کا اس پر جاری کر دیا اور آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ (انجام آتھم۔ص ۸۰، ۱۱۱)

۱۸۔ حضرت رسول اکرم ﷺ خاتم النبیین و المرسلین نہیں ہیں۔قولہ(توضیح مرام :ص ۱۸):

اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہو تی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے ۔

نیز: وحی الٰہی پر صرف نبوت کاملہ کی حد تک کہاں مہر لگ گئی ہے ۔اے غافلو! اس امت مرحومہ میں وحی کی نالیاں قیامت تک جاری ہیں ۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۲۱، ۴۲۲)

۱۹۔حضرت مہدی نہیں آئیں گے ۔ قولہ:

محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۵۷)

مہدی کے بارہ میں جو بیان کیا جاتا ہے کہ ضرور ہے کہ پہلے امام محمد مہدی آویں اور بعد اس کے ظہور مسیح ابن مریم کا ہو، یہ خیال قلت تدبر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے...دراصل یہ خیال بالکل فضول اور مہمل معلوم ہوتا ہے کہ باوجودیکہ ایک ایسی شان کا آدمی ہو کہ جس کو باعتبار باطنی رنگ اور خاصیت اس کی کے مسیح ابن مریم کہنا چاہیے دنیا میں ظہور کرے اور پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آنا بھی ضروری ہو۔کیا وہ خود مہدی نہیں ہے؟ کیا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پا کر نہیں آیا؟ کیا اس کے پاس اس قدر جواہرات وخزائن واموال معارف و دقائق نہیں ہیں کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں اور اس قدر ان کا دامن بھر جائے جو قبول کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جگہ نہ رہے۔ پس اگر یہ سچ ہے تو اس وقت دوسرے مہدی کی ضرورت ہی کیا ہے..ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اپنی صحیح میں لکھا ہے لا مھدی الّا عیسی یعنی بجز عیسی کے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۱۷۔۵۱۹)

۲۰۔ دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔قولہ:

اس بات پر قطع اور یقین کرنا چاہیے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں جن کے سحر کے مقابل پر معجزہ کی ضرورت تھی ...اب یہ سوال جو کیا جاتا ہے کہ ضرور ہے کہ مسیح ابن مریم سے پہلے دجال آ گیا ہو، اس کا جواب ظاہر ہو گیا اور بہ پایہ ثبوت پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔سواے بزرگو! دجال معہود یہی ہے جو آ چکا مگر تم نے اسے شناخت نہیں کیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۹۵۔۴۹۶)

۲۱۔ دجال کا یہی ریل گدھا ہے اور کوئی گدھا نہیں۔قولہ:

مدت ہوئی کہ گروہ دجال ظاہر ہو گیا ہے اور بڑے زور سے اس کا ظہور ہو رہا ہے اور اس کا گدھا بھی جو در حقیقت اسی کا بنایا ہوا ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ کا منشاء ہے مشرق و مغرب کی سیر کر رہا ہے اور وہ گدھا دجال کا بنایا ہوا ہونا، حدیث کے منشاء کے موافق ہے..احادیث صحیحہ کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ وہ گدھا دجال کا اپنا ہی بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں تو اور کیا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۸۵)

۲۲۔ یاجوج ماجوج کوئی نہیں۔قولہ:

یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۰۹ ملخصاً)

۲۳۔ دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں۔ قولہ:

ایسا ہی دابۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں۔لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۱۰)

۲۴۔ دخان کے بارے میں قادیانی خیال۔

قرآن پاک میں ہے: فارتقب یوم تاتی السّماء بدخانٍ مبین (دخان)

مرزا صاحب فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ دخان سے مراد قحط عظیم وشدید ہے جو سات برس تک آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں پڑا یہاں تک کہ لوگوں نے مردے اور ہڈیاں کھائیں ..لیکن آخری زمانہ کے لئے بھی جو ہمارا زمانہ ہے اس دخان مبین کا وعدہ تھا اس طرح پر کہ قبل ازظہور مسیح نہایت درجہ کی شدت سے اس کا ظہور ہوگا۔اب سمجھنا چاہیے کہ یہ آخری زمانہ کا قحط جسمانی اور روحانی دونوں طور سے وقوع میں آیا...قحط کی شدت اندر ہی اندر ایک عالم کو تباہ کررہی ہے۔اور روحانی طور پر صداقت اور امانت اور دیانت کا قحط ہوگیا ہے .. ہمارے زمانہ کی نئی روشنی جس کو دوسرے لفظوں میں دخان سے موسوم کرنا چاہیے عجیب طور پر ایمان اور دیانت اور اندرونی سادگی کو نقصان پہنچا رہی ہے ..سو یہ کامل درجہ کا دخان مبین ہے جو اس زمانہ میں ظاہر ہوا ہے (ازالہ اوہام ۵۱۳-۵۱۴)

۲۵۔ آفتاب کا مغرب سے نکلنا؟ قولہ:

طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا، ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت وکفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائینگے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔(ازالہ اوہام۔ص ۵۱۵)

۲۶۔ عذاب قبر نہیں ہے۔ قولہ:

قبر کے عذاب کی نسبت حدیثوں میں بکثرت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں گنہگار ہونے کی حالت میں بچھو ہوں گے اور سانپ ہوں گے۔اگر ظاہر پر ہی ان حدیثوں کو حمل کرنا ہے تو ایسی چند قبریں کھودو اور ان میں سانپ اور بچھو دکھلاؤ (ازالہ اوہام ص ۴۱۵)

۲۷۔ تناسخ صحیح ہے۔جیسا کہ ست بچن ص ۸۴ میں فرماتے ہیں:

ہفتد وہفتاد قالب دیدہ ام بارہا چوں سبزہ ہا روئیدہ ام

نیز: ہمیشہ انسان کے بدن میں سلسلہ تحلیل جاری ہے یہاں تک کہ تحقیقات قدیمہ وجدیدہ سے ثابت ہے کہ چند سال میں پہلا جسم تحلیل پاکر معدوم ہو جاتا ہے اور دوسرا بدن بدل ما یتحلل ہو جاتا ہے۔ (جنگ مقدس۔ص ۱۰)۔

۲۸۔ مرزا کا الہام قطعی اور یقینی مثل وحی انبیاء کے ہے۔قولہ:

وہ الہامات جن پر خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔(براہین احمدیہ۔ص ۲۲۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز: جب کسی دل پر نبوی برکتوں کا پرتوہ پڑے گا تو ضرور ہے کہ اس کو اپنے متبوع کی طرح علم یقینی قطعی حاصل ہو۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۲۳۲)

نیز: ایسے وقتوں میں وہی لوگ محبّ اسلام ٹھہرتے ہیں جن کا الہام قطعی اور یقینی ہوتا ہے۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۲۳۴)۔

نیز: رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کو (الہام مرزا کو) بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ (توضیح مرام۔ ص ۱۸)۔

نیز: اس جگہ (مرزا پر) الہام بارش کی طرح برس رہا ہے ... میں خدا سے یقینی علم پا کر کہتا ہوں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۷)

۲۹۔ خدا نے مرزا صاحب کے اگلے پچھلے گناہ سب بخش دیئے ہیں۔ قولہ:

الہام: ہم نے تجھ کو بخش چھوڑا ہے جو جی چاہے سو کر۔ (براہین۔ ص ۵۶۰)۔ اصل عربی عبارت یہ ہے۔ اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک

نیز: پھر فرمایا کہ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے یعنی کھلی کھلی فتح دیں گے تاکہ تیرا خدا... تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۷)۔

☆ اعمال مرزا

۱۔ مرزا صاحب مالک نصاب ہیں لیکن فرض حج ادا نہیں کرتے۔

اپنی جائیداد اور آمدنی کے بارے میں لکھتے ہیں:

ایسے مجیب کو بلا عذر و حیلے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دوں گا۔

(براہین احمدیہ۔ ص ۲۵۔۲۶)

نیز فرماتے ہیں: مجھ کو ۱۵ ہزار روپیہ کے قریب فتوح کا آیا جس کو شک ہو وہ ڈاکخانہ کی کتابوں کو دیکھ لے۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۲۸)

نیز فرماتے ہیں: حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس نے کئی ہزار روپیہ لگا دیا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۲۸)

نیز: شیخ رحمت اللہ دو ہزار روپیہ دے چکے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸۔۲۹)

۲۔ مرزا صاحب نماز پنجگانہ بھی دل سے با جماعت ادا نہیں کرتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ منشی جعفر تھانیسری لکھتے ہیں:

روپیہ کی طلب اور ھل من مزید کا نقشہ اور ترک جمعہ اور جماعت اور خوش معاملگی یا وعدہ خلافی اشاعت براہین احمدیہ اور سراج منیر میں اور بہت سی آپ کی دوسری عملی کاروائیاں آپ کو سیرت محمدی سے کوسوں دور پھینک رہی ہیں۔

(تائید آسمانی مؤلفہ منشی محمد جعفر وکیل۔ ص ۱۳)

نیز:

مرزا جمعہ جماعت کولوں تارک سنیا جاوے
حجرے دے وچہ رہے ہمیشہ مسجد وچہ نہ آوے

(الفصل الخطاب مولفہ مولوی خدا بخش واعظ امرتسر)

۳۔نماز پنجگانہ قبل از وقت پڑھ لیتے ہیں۔

اکتوبر ۱۸۹۱ء میں دہلی کی جامع مسجد میں ان کے ورود کی روداد بیان یوں بیان ہوئی ہے:

اور جواب ڈیڑھ بجے لکھا جس میں پہلے رقعہ کا اعادہ کیا گیا تھا ادھر سے بھی حجت تمام کرنے کی غرض سے اسی وقت جوابی رقعہ لکھا گیا اور ساتھ ہی یہ لکھ دیا گیا کہ ہم اب جلسہ میں جاتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس (مرزا) معہ چند خادموں کے دو بجے ہی جامع مسجد میں جاپہونچے... چنانچہ جب انہیں خبر ملی کہ مرزا صاحب تیار و مستعد مسجد میں تشریف رکھتے ہیں تو وہ بھی وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ بعد بصد جبر واکراہ آئے۔ٹھیک ساڑھے تین بجے تھے جب انہوں نے مسجد میں قدم رکھا اور نماز عصر کے ادا کرنے میں مصروف ہوئے۔حضرت اقدس (مرزا) اور ان کے خدام ظہر اور عصر جمع کر کے باجماعت ہی پڑھ آئے تھے۔ (ضمیمہ اخبار پنجاب گزٹ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۸۹۱ء کیفیت مناظرہ مرزا صاحب ومولوی نذیر حسین صاحب جو جامع مسجد دہلی میں اکتوبر ۱۸۹۱ء)

گویا ایک بجے دن کے جو ظہر کا وقت ہے،ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیا۔

۴۔مرزا صاحب روزے بھی رمضان شریف کے نہیں رکھتے:

روزہ رکھن ویلے بیماری دا عذر بناوے
تے حج زکاتوں تارک چنگا بھلا غنی دسیاوے

(الفصل الخطاب مؤلفہ مولوی خدا بخش واعظ۔ ص ۱۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اپنی مولفہ کتب میں اشتہارات انعامی شائع کرتے ہیں اور مقابلہ مناظرہ کے واسطے انعام کی شرطیں لگاتے ہیں مگرادانہیں کرتے۔

کوئی بھی کتاب یا اشتہار ایسا نہیں ہوگا جس میں کوئی نہ کوئی شرط بدی ہوئی موجود نہ ہو ابتداء براہین احمدیہ سے آج تک انجام آتھم واخیر ضمیمہ انجام آتھم تک کہ اس کے اخیر صفحہ دوسرے اشتہار میں ایک ہزار روپیہ کی شرط لگائی ہوئی موجود ہے جو شرعاً جائز نہیں۔

براہین احمدیہ میں دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا۔مولوی غلام دستگیر قصوری نے اس کی تردید لکھی اور پھر علماء ہندو پنجاب نے بھی تصدیق فرما کر مرزا کو اسلام سے خارج کر دیا مگر مرزا نے وہ دس ہزار روپیہ ادا نہیں کیا۔

۶۔قبل از تصنیف کتب وتیاری کے حق التصنیف فروخت کرتے ہیں اور قیمت وصول کرتے ہیں یعنی بیع فاسد آپ کا عمل مدامی ہے۔

مرزا صاحب کہتے ہیں:

نام ان صاحبان کے جنھوں نے خریداری کتاب سے اعانت فرمائی۔سید محمد حسن وزیر اعظم ریاست پٹیالہ، بابت خریداری کتاب مبلغ ....۔(براہین جلد اص ج)

یہ اس وقت کی بات ہے کہ ابھی کتاب کا وجود بھی نہیں تھا۔سترہ اٹھارہ سال ہوگئے اب تک لوگوں کو کتاب نہیں ملی۔ اول اس براہین کی قیمت ۵ روپے مقرر کی، پھر ۲۵ روپیہ، پھر دس روپیہ۔ (دیکھو اعلان براہین احمدیہ حصہ اول دوم)۔

پھر حصہ سوم کے آخر میں مرزا نے ایک گذارش لکھی ہے:

اب اصلی قیمت اس کتاب کی سو روپیہ ہے اور اس کے عوض میں دس یا پچیس روپیہ قیمت قرار پائی ہے پس اگر یہ ناچیز قیمت بھی مسلمان لوگ بطور پیشگی ادا نہ کریں تو گویا وہ کام کے انجام میں خود مانع ہیں۔

پھر رسالہ سراج منیر کے واسطے بہت سا روپیہ وصول کیا مگر اب تک اس کا وجود نہیں۔

(دیکھو اعلان مندرجہ شحنہ حق۔ ابتدائی صفحہ کا دوسرا صفحہ)

۷۔اپنا وعدہ ایفا نہیں کرتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔قولہ:

الف۔کتاب ہذا (براہین) بڑی مبسوط کتاب ہے یہاں تک کہ جس کی ضخامت سو جزء سے کچھ زیادہ ہوگی۔ (اعلان براہین صفحہ ابتدائی جلد اول)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب ۔ چونکہ کتاب (براہین) اب تین سو جزء تک بڑھ گئی ہے ۔

(براہین حصہ سوم گذارش ضروری صفحہ اخیر)

ج ۔ یہ امر بھی واجب الاطلاع ہے کہ پہلے یہ کتاب (براہین) صرف ۳۰، ۳۵ جزء تک تالیف ہوئی تھی پھر سو جزء تک بڑھا دی گئی مگر اب یہ کتاب تین سو جزء تک پہونچ گئی ہے ۔ (ٹائٹل پیج حصہ سوم براہین ص ۳)

د ۔ حصہ سوم کے چھپنے میں دو سال کا توقف ہو گیا ہے لوگ حیران ہوں گے ۔

(ملخصاً ص ۳ ٹائٹل پیج حصہ سوم براہین)

اب کی دفعہ ان صاحبوں کے نام جنھوں نے قیمت پیشگی بھیجی اور کتاب کی خریداری سے اعانت فرمائی ہے بوجہ عدم گنجائش لکھے نہیں گئے حصہ چہارم میں جو مصلحت ہو گی کیا جاوے گا ۔ (اعلام ۔ص دوم حصہ سوم براہین)

ہم اور ہماری کتاب ۔ ابتداء میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اس کی اور صورت تھی پھر بعد اس کے قدرت الہیہ ناگہانی تجلی نے اس احقر عباد کو موسیٰؑ کی طرح ایک ایسے عالم کی خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی اور ایک دفعہ پردہ غیب سے انّی انا ربک کی آواز آئی... اس کتاب کی خریداری کی مدد میں غریب لوگ ہیں مگر حضرت احدیت کا ارادہ ہے تو کسی ذی مقدرت کو بھی اس کام کے انجام کے لئے بھیج دے گا ۔

(براہین چہارم کا اخیر صفحہ)

اب یہ سلسلہ تالیف کتاب بوجہ الہامات البتہ دوسرا رنگ پکڑ گیا ہے اور اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب (براہین) تین سو جزو تک ضرور پہنچے ۔ (اشتہار ص ابتداء سرمہ چشم آریہ) (گویا صاف جواب دے دیا)

رسالہ سراج منیر ۱۴ سو روپیہ کی لاگت سے چھپے گا اور درخواستیں آنے پر چھپنا شروع ہو جائے گا ۔ قیمت ایک روپیہ ہو گی ۔ (اعلان ٹائٹل صفحہ دوم مندرجہ شحنۂ حق)

اور قصد کر لیا گیا ہے کہ ان توضیحات کے بعد علماء کو مخاطب نہ کرونگا (انجام آتھم ص ۲۸۲) بعد اس کے خلاف لکھتے ہیں :

میں نے اشتہار دے دیا ہے کہ اس کے بعد جو میرے ساتھ مباہلہ نہ کرے وہ خدا کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام علماء کی لعنت کے نیچے ہے ۔ (ص ۱۹، ضمیمہ انجام آتھم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں میرے دوستو میری اخیر وصیت سنو کہ عیسائیوں کے ساتھ بحث کرنا چھوڑ دو۔

(ازالہ اوہام)

اس کے بعد مرزا خود امرتسر میں پہنچ کر ۱۸۹۳ء میں عیسائیوں سے مباحثہ کرتے رہے۔

اکتوبر ۱۸۹۱ء میں قیام دہلی کے دوران اپنے اشتہار میں مرزا صاحب نے کہا: ہمارے پاس ازالہ اوہام کی جلدیں موجود ہیں جو صاحب تین روپیہ قیمت داخل کریں خرید سکتے ہیں۔، میں خود ازالہ اوہام لینے گیا۔ بعد اشتہار کے تین روز تک بہت آدمی روپیہ لے کر گئے آپ نے فرمایا میرے پاس ابھی طبع ہو کر نہیں آئی (جواب اشتہار مرزا غلام احمد ۔۲

اکتوبر ۱۸۹۱ء منجانب عبداللطیف خلف مولوی عبدالمجید مالک مطبع انصاری دہلی ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

۸۔ مرزا صاحب تمام مولویوں اور سجادہ نشینوں کو سخت گالیاں دیتے اور لعنتیں بھیجتے ہیں۔ دیکھو انجام آتھم وضمیمہ: قولہ:

آخرھم شیطان الاعمی و الغول الاغوی یقال له رشید احمد الجنجوھی و ھو شقی کا لا مروھی و من الملعونین۔ یعنی سب سے پچھلا تمام علماء ومشائخ کا اندھا شیطان اور دیو گمراہ جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں اور وہ بدبخت امروہی کی طرح ہے اور تمام ملعونوں میں سے ہے۔

۹۔ مسلمانوں کو برے لقبوں سے بلاتے ہیں۔ مثل دجال، بطال، شیخ نجدی، دیو، گمراہ، ہامان فرعون وغیرہ۔ (دیکھو انجام آتھم وضمیمہ)

۱۰۔ مرزا غیظ وغضب کا خوب استعمال کرتے ہیں۔ (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم)

۱۱۔ غیر مذاہب کے معبودوں کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

۱۲۔ مرزا مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں۔ کہتے ہیں:

جو شریر بد باطن نالائق نام کے مسلمان جمعہ کی نماز نہ پڑھیں گے وہ گورنمنٹ برٹش انڈیا کے باغی ہیں ان کو سزا ملنی چاہیے۔ (اشتہار جمعہ کی تعطیل۔ یکم جنوری ۱۸۹۶ء)

۱۳۔ مرزا صاحب اپنی کتابوں میں تصویریں بھی بناتے ہیں۔ قولہ:

ہم یسوع کے شاگردوں کو بھی ان کے تین مجسم خداؤں کے درشن کرا دیتے ہیں اور ان کے سہ گوشہ تثلیثی خدا کو دکھوا دیتے ہیں۔ چاہیے کہ اس کے آگے جھکیں اور سیسیں نواویں۔ اور وہ یہ ہے جس کو عیسائیوں کی شائع کردہ تصویروں سے لیا ہے۔ تصویر یسوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شکل پر مجسم بیٹا۔ تصویر کبوتر کی شکل پر مجسم روح القدس ۔ تصویر آدم کی شکل پر مجسم باپ۔ (انجام آتھم)

۱۴۔ خدا کی حفاظت سے ناامید ہو کر اپنی حفاظت کیلئے پولیس کی مدد درخواست کرتے ہیں۔

جب لیکھ رام آریہ ۷ مارچ ۱۸۹۷ء کو لاہور میں قتل ہوا تو بعض آریہ لوگوں نے سخت طیش میں آ کر مرزا صاحب کو قتل کی دھمکیاں دیں۔ تب انہوں نے گورنمنٹ میں درخواست کی کہ میری جان کی حفاظت کے واسطے پولیس کنسٹیبلان مقرر کیئے جاویں ورنہ میں ضرور قتل ہو جاؤنگا۔ گورنمنٹ نے ایسی لغویات پر کچھ بھی پرواہ نہیں کی ۔ مرزا صاحب نے اس موقع پر ایاّک نستعین پر عمل نہ کیا۔

۱۵۔ مرزا صاحب کا کوئی پیر و مرشد نہیں۔ قولہ:

یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسی بن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا۔ تب خدا تعالی خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندے کا نام ابن مریم رکھا ..پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسی بن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے۔ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۵۹، ۶۶۰)

۱۶۔ تعلیٰ اور غرور تکبر بہت کرتے ہیں۔ قولہ:

جو کچھ اس عاجز کو رؤیا صالحہ اور مکاشفہ اور استجابت دعا اور الہامات صحیحہ صادقہ سے حصہ وافرہ نبیوں کے قریب قریب دیا گیا ہے وہ دوسروں کو تمام حال کے مسلمانوں میں سے کسی کو ہرگز نہیں دیا گیا۔ (ازالہ اوہام۔ ص۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲)

نیز: میں بڑے اطمینان اور یقین کامل سے کہتا ہوں کہ اگر میری ساری قوم کیا پنجاب کے رہنے والے اور کیا ہندوستان کے باشندے اور کیا عرب کے مسلمان اور کیا روم و فارس کے کلمہ گو اور کیا افریقہ اور دیگر بلاد کے اہل اسلام اور ان کے علماء اور ان کے فقراء اور ان کے مشائخ اور ان کے صلحاء اور ان کے مرد اور ان کی عورتیں مجھے کاذب خیال کر کے پھر میرے مقابل پر دیکھنا چاہیں کہ قبولیت کے نشان مجھ میں ہیں یا ان میں۔ اور آسمانی دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر...تو بہت جلد ان پر ظاہر ہو جائے گا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ خاص فضل اور خاص رحمت جس سے دل مورد فیوض کیا جاتا ہے اسی عاجز پر اس کی قوم سے زیادہ ہے۔ کوئی شخص اس بیان کو تکبر کے رنگ میں نہ سمجھے بلکہ یہ تحدیث نعمت کی قسم میں سے ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۰۲۔۲۰۳)

نیز: یا احمد فاضت الرحمت... علی شفتیک (براہین احمدیہ۔ص ۲۴۱)

اے احمد فصاحت اور بلاغت کے چشمے تیرے لبوں پر جاری کیے گئے (ضمیمہ انجام۔ص ۶)

نیز: میرے برابر کوئی کلام فصیح نہیں لکھ سکتا۔ (انجام آتھم۔ص ۵۵)

نیز: میں علم عربی میں دریا ہوں۔ (انجام آتھم۔ص ۱۵۹)

۱۷۔ اپنے مریدوں سے چندہ یک مشت اور ماہ وار وصول کر کے اپنی آسائش اور آرام کے سامان تیار کرتے ہیں۔

لکھا ہے: ہم کو مکان فراخ کرنے کا دوبارہ الہام ہوا ہے جماعت مخلصین دو ہزار روپیہ جلد فراہم کریں اور پہلے سے ثابت قدم ہو جائیں۔ (اشتہار ۱۷ فروری ۱۸۹۷ء)

۱۸۔ مرزا صاحب، مسیح ہیں اور دجال کا گدھا ریل ہے۔ اسی گدھے پر ہمیشہ سوار ہوتے ہیں۔

۱۹۔ مرزا صاحب پکے طالب دنیا اور عبدالدینار والدراہم ہیں۔

قولہ۔ مالی فتوحات آج تک پندرہ ہزار کے قریب فتوح غیب کا روپیہ آیا جس کو شک ہو ڈاکخانہ کی کتابیں دیکھ لے۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

ب۔ حاجی سیٹھ اللہ رکھا تاجر مدراس نے کئی ہزار روپیہ دیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶)

ج۔ شیخ رحمت اللہ صاحب دو ہزار سے زیادہ روپیہ دے چکے ہیں (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸)

د۔ منشی رستم علی کورٹ انسپکٹر گورداسپور بیس روپیہ ماہوار دیتے ہیں (۔ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۹)

ھ۔ حیدر آباد کی جماعت مولوی سید مردان علی مولوی سید ظہور علی اور مولوی عبدالمجید دس دس روپیہ ماہوار اپنی تنخواہ سے دیتے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

و۔ خلیفہ نورالدین صاحب پانچ صد روپیہ دے چکے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۲۹)

علی ہذا القیاس ہر طرف سے روپیہ کی درخواست رات دن روپیہ کی آمدنی۔ منی آرڈر پر منی آرڈر آ رہے ہیں یا قوتیاں اور زیور تیار ہو رہے ہیں۔ العیاذ باللہ

۲۰۔ برائی اور حرام کی کمائی کے مال کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ منشی محمد جعفر بتاتے ہیں:

انہی دنوں میں مرزا صاحب کو معلوم ہوا کہ الہ دیا نام طوائف، ایک شخص برے کاموں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیشہ سے تائب ہو کر موحد مسلمان ہو گیا اور اس کے پاس چند ہزار روپیہ حرام کی کمائی کا موجود ہے جس کو وہ بوجہ اتقاء اور پرہیز گاری کے اپنے کام میں خرچ نہیں کرتا۔ مرزا نے یہ خبر فرحت اثر سن کر فوراً کہلا بھیجا کہ وہ روپیہ ہمارے پاس بھیج دو ہم اشتہارات و غیرہ میں خرچ کر دیں گے۔ جب الہ دیا مذکور نے دیگر علماء دیندار سے اس کے جواز کا فتوی پوچھا تو انہوں نے منع کر دیا کہ راہ خدا میں ایسے روپئہ کا دینا ہرگز جائز نہیں اس سبب سے مرزا صاحب کا شکار خالی گیا۔ (تائید آسمانی، اختر ہند پریس امرتسر ۲۳ جولائی ۱۸۹۲ء)

۲۱۔ اپنی بے گناہ نیک بیوی سے ناراض ہوتے ہیں اور اپنے فرزند سے اس کی بیوی کو طلاق دلوانے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔

ایک عجیب قصہ ہے کہ مرزا نے ایک الہام مشتہر کیا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی بڑی صاحبزادی میرے ساتھ مقدر ہے۔ لڑکی کے اولیاء کو نامنظور ہوا تو آپ نے چند لطائف الحیل وغیرہ پر ان کو راضی کرنا چاہا۔ وہ راضی نہ ہوئے چونکہ مرزا احمد بیگ مدعی مسیحیت کی زوجہ کے رشتہ دار تھے اس لئے مدعی مسیحیت نے اس کو اور اپنے دیگر رشتہ داروں کو وضعداری سے بلکہ صاف لفظوں میں دھمکا کر مجبور کیا کہ وہ اس لڑکی کا نکاح کسی دوسری جگہ نہ ہونے دیں اور جس طرح ممکن ہو روک کر میری طرف مائل کریں۔ جب ان سے یہ کاروائی نہ ہو سکی تو اپنی پہلی نیک بخت بیوی اور اس کے لائق فرزندوں سے ناراضگی ظاہر کر کے اپنے بیٹے کو عاق کرنے کی دھمکی میں یہ لکھا کہ اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دے گا تو میری وراثت سے ایک دانہ نہ پاوے گا وغیرہ۔ ایسی دھمکی سے مرزا صاحب کی غرض یہ تھی کہ فضل احمد کی منکوحہ جو مرزا احمد بیگ کی ہمشیرزادی تھی اس کو طلاق ملنے سے احمد بیگ اور اس کے دیگر قرابت داروں کو رنج پہنچے گا جس سے مرزا کی الہامی تائید کو مؤید ہو جائیں گے اور مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کا عقد مرزا غلام احمد کے ساتھ ہو جانے سے ان کے الہام کی تصدیق ہو جاوے گی۔ جس کی تصدیق ذیل کے خطوط (جو مرزا قادیانی کی قلم کے لکھے ہوئے ہیں) سے بوجہ احسن ہو جاوے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قادیانی خطوط بنام احمد بیگ وغیرہ

قاضی فضل احمد لکھتے ہیں: اس جگہ مرزا صاحب کے خاص دستخطی خطوط جو مجھے ایک دوست شیخ نظام الدین پنشنر راہوں کی معرفت مرزا علی شیر، سمدھی مرزا صاحب سے ملے ہیں درج کرتا ہوں جس سے مرزا صاحب کی مسیح موعودی اور نبوت بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ ان خطوں کے ملاحظہ سے ناظرین معلوم کرلیں گے کہ مرزا صاحب کیا ہیں۔کوئی ادنی اور جاہل مسلمان بھی ایسا نہیں کرے گا اور نہ کرسکتا ہے۔ یاد رہے کہ احمد بیگ کی زوجہ مرزا قادیانی کی تایازاد ہمشیرہ ہے۔ مرزا علی شیر کی لڑکی عزت بی بی، فضل احمد پسر مرزا قادیانی کی زوجہ ہے۔ اب مرزا محمد حسن ساکن راہوں کے خط سے معلوم ہوا کہ باوجود بہت بہکانے کے بھی فضل احمد نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی اس لئے فضل احمد کو بھی مرزا صاحب نے الگ کردیا۔

{ مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر ومطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں ۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کرلیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالی ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالی ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جاکر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالی کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالی کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالی سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالی آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالی عطا فرماوے اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

} مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ ورسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اگر میں اس کا ہونگا تو مجھے ضرور بچائے گا۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورانہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے ۔ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے ۔مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا ۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لا وارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں ۔اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے ۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں ۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم ۔ راقم خاکسار غلام احمد از لودہیانہ اقبال گنج ۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

{ مرزا صاحب بنام والدہ عزت بی بی

... والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالی کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لئے طلاقنامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالی کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالی میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔ راقم مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

{ عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔

(نوٹ از مرزا صاحب) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلا توقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دو تا کہ اس کو لے جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قادیانی خطوط سے متعلق خطوط

مرزا قادیانی کے دست خطی خطوط اور ان کے مضامین کی تصدیق سے متعلق خطوط اور مصنف کلمہ فضل رحمانی کا مذہبی خیال

{ بندہ مسکین محمد حسین عفی عنہ راہون ۔۴۔ اگست ۱۸۹۸ء

نحمدہ ونصلی ۔ حضور من السلام علیکم ۔ ورود اعزاز نامہ سے مشرف وممتاز فرمایا۔ اب اصل ماجرا عرض کرتا ہوں ۔ جس روز بندہ نے حضور کی خدمت میں خط لکھا اس سے اگلے روز قادیان سے میرے حضرت کا فرمان فیض بنیان معہ ایک نقل بیعنامہ رجسٹری شدہ کے شرف صدور لایا جو بجنسہ ارسال حضور ہے۔

۲۔ قادیانی نے اپنی جائیداد جدی میں سے ایک باغ اپنی منکوحہ کے نام رہن کر دیا ہے اور اس کے عوض اس سے زیور اور کرنسی نوٹ لئے ہیں چار ہزار کا زیور اور ایک ہزار کے نوٹ ۔ ہر ایک عقل مند سوچ سکتا ہے کہ یہ کام اس مرزا نے فقط اس غرض سے کیا ہے تاکہ دوسرے لڑکے جو پہلی بیوی سے ہیں محروم ہو جائیں ۔ بھلا خیال تو فرماویں کہ زیور اور نوٹ بیوی کہاں سے لائی ۔ آیا وہ اس کے والدین کی کمائی ہیں؟

دوسری، بعد لکھنے بیع نامہ کے مرزا صاحب نے وہ زیور کیا کیا؟ بیوی ہی کو دے دیا ہوگا۔ یہ فقط ایک دھوکہ تھا۔ حضور پر پہلے بھی روشن ہے کہ مرزا صاحب کے والد صاحب مرزا غلام مرتضی کے گھر میں ہمارے حضرت مرزا شیر علی کی حقیقی پھوپھی تھی ۔ اور علی ہذا القیاس مرزا غلام احمد کی بڑی بیوی بھی ہمارے حضرت کی حقیقی ہمشیرہ ہے جو عرصہ سے فوت ہوگئی ہے اور اس کے بطن سے دو بیٹے ہیں بڑے کا نام سلطان احمد ہے جو ملتان کے ضلع میں تحصیل شجاع آباد میں تحصیلدار ہے اور چھوٹے کا نام فضل احمد ہے جو حضرت صاحب کا داماد ہے۔ مرزا غلام احمد کے ایک بھائی ان سے بڑے اور تھے جن کا نام غلام قادر تھا وہ بے اولاد تھے۔ انہوں نے سلطان احمد فرزند کلاں مرزا صاحب کو اپنا متبنی کر لیا۔ لہذا کل جائداد میں نصف مرزا غلام احمد اور نصف سلطان احمد حصہ دار ہوئے ۔ اب فضل احمد چھوٹا بیٹا مرزا کی جائیداد کا حسب حصہ حق دار ہے کیونکہ مرزا کی دوسری بیوی سے جس کے نام باغ رہن کیا گیا ہے شاید دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے ۔ اب فضل احمد کو اس جدی حصہ سے محروم کرنے کے لئے مرزا صاحب نے یہ حیلہ کیا ہے کہ باغ بیوی کے نام رہن کر دیا۔ باقی جائیداد کا کوئی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوبست کرے گا۔ خیر حضور کو یاد ہو گا کہ مرزا کے دونوں خط خود علی شیر اور ان کی بیوی کے نام ہیں۔ انہیں حضور نے پڑھا ہو گا: کہ

اگر فضل احمد نے میرے کہنے سے اپنی منکوحہ دختر مرزا شیر علی کو طلاق نہ دیا تو وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔

مرزا صاحب اسی امر میں ساعی رہے کہ میرے ہر دو بیٹے اور مرزا علی شیر اور ان کی زوجہ جو مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ تھیں اپنے بھائی سے لڑ بھڑ کر ناطہ پر راضی کریں تا کہ میرا الہام سچا ہو۔ مرزا صاحب علی شیر کی ہمشیرہ یعنی اپنی بڑی بیوی کو انہوں نے ناراض ہو کر الگ کر دیا ہوا تھا۔ کہ اس نے کچھ نمایاں کام نہ کیا وہ اپنے بیٹے سلطان احمد (کے ساتھ تھیں) چونکہ ان متعلقین نے مرزا صاحب کی کچھ بھی مدد نہ کی لہذا ان سب کو الگ کر دیا اور کھانا پینا گفتگو بالکل ترک کر دیا۔ بلکہ یہ لوگ مرزا صاحب کی الہامی جورو کے نکاح میں شریک ہوئے ..اور اس کو مخبوط الحواس سمجھ کر جلدی اس امر میں کوشش کر کے اس کا نکاح موضع پٹی میں ایک لڑکے مسمی مرزا سلطان محمد سے کرا دیا۔ اور مرزا صاحب اپنے ایک خط میں فرما چکے ہیں کہ:

اس نکاح کے شریک میرے دشمن ہونگے۔

افسوس مرزا صاحب کی عقل پر، الہامی بات اور بندوں پر مخالفت کے سبب غصہ

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خیر فضل احمد نے مرزا صاحب اپنے والد کی عدول حکمی کی کیونکہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا اسی لئے فضل احمد اور اور متعلقین سے قطع تعلق کر بیٹھے ہیں۔

لہذا بعد مفصل حال کے عرض ہے کہ نقل رہن نامہ رجسٹری شدہ ارسال حضور ہے اس کو بھی درج کتاب فرماویں۔ حضرت صاحب نے یہ وثیقہ کی نقل حکم نامہ کے ساتھ بندہ کو بھیجی ہے اور بایں الفاظ لکھا ہے:

وثیقہ کا کاغذ بھیجا جاتا ہے اس کی نقل کر کے اپنے پاس رکھ لو اور اصل کاغذ کورٹ انسپکٹر (قاضی فضل احمد) صاحب کی خدمت میں بغرض اندراج کتاب بھیج دو۔

} باسمہ سبحانہ مخدوم مکرم بندہ حضرت مولانا صاحب السلام علیکم ..

آپ کا نوازش نامہ معہ دو کاپی کتاب کلمہ فضل رحمانی شرف صدور لایا اور مشکور فرمایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب من ! مرزائی گروہ کی معلومات سے صاف پایا جاتا ہے کہ انکو اپنے پیغمبر کے حالات اندرونی معلوم نہیں اسی لئے دھوکہ میں کتنی بڑی موٹی بات سے انکار کر دیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

بندہ خدا اگر فضل احمد ان کا کوئی بیٹا نہ ہو، تو مجھے اس کے بیٹے بنانے کی خواہ نخواہ کچھ ضرورت ہے۔ جو کچھ کہ خطوط مرزا قادیانی میں درج ہے اس میں ایک سر مو فرق نہیں۔ میں بھی باشندہ اسی ضلع کا ہوں مجھے خود اس کا علم ہے کہ مرزا سلطان احمد فرزند کلاں مرزا صاحب اور بندہ ایک ہی ماہ ستمبر ۱۸۷۷ء میں محکمہ پولیس گورداسپور میں ملازم ہوئے تھے اور اکٹھے قواعد پریڈ کرتے رہے اور وہ میرے نہایت دوست ہیں پھر محکمہ پولیس کو چھوڑ کر سول میں ملازم ہو گئے تھے۔ مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں حقیقی بھائی پہلی بیوی سے ہیں جس کو مرزا صاحب نے ناراض ہو کر الگ کر رکھا تھا۔ اب عرصہ دو ماہ سے ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرزا فضل احمد، مرزا صاحب قادیانی کا فرزند دل بند ہے جس نے باوجود سخت دھمکانے مرزا صاحب کے اور خوف دلانے محروم الارث کرنے کے اپنی بیوی کو جو مرزا شیر علیصاحب کی دختر ہے طلاق نہ دی جس کا نتیجہ مرزا صاحب نے حسب وعدہ خود یہ دکھلایا کہ ان کو محروم کرنے کے لئے اپنی جائیداد کو پانچ ہزار میں اپنی بیوی کے پاس رہن رکھ دیا جس کی نقل رجسٹری آپ کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہے۔ زیادہ طویل تحریر سے کچھ فائدہ نہیں۔

اب میں دوخط مرزا محمد حسین؟ ساکن راہوں ضلع جالندھر تلمیذ و مرید حضرت مرزا شیر علی سمدھی مرزا غلام احمد قادیانی آپ کی خدمت میں اس عریضہ کے ساتھ بھیجتا ہوں جس سے ایسی تسلی ہو جاوے گی کہ چون و چرا کرنے کی بھی نوبت نہ ہو گی۔ مجھے نہایت افسوس ہے اور ساتھ ہی تعجب ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائی لوگوں کے دماغ میں ایسی ضد بھر گئی ہے کہ جب کسی کو مخالف دیکھتے ہیں تو اس کو بھی دھمکی ایک سال کی پیش گوئی اس کی موت کی بابت دیتے ہیں۔ اس بات کو میں اپنی کتاب میں بھی درج کر چکا ہوں کہ مرزا صاحب نے کبھی یہ دعا نہ کی کہ میرے مخالف بقول ان کے راستہ پر آ جائیں۔ جب غصہ میں آئے یہی پیش گوئی کی کہ وہ ۱۵ ماہ مرے گا، وہ ایک سال میں مرے گا۔ مزہ تب تھا کہ مرزا صاحب کی دعا سے لیکھرام مسلمان ہوتا۔ پادری ہنری کلارک اسلام لاتا۔ ماسٹر مرلی دھر مسلمان ہوتے۔ عبداللہ آتھم ایمان قبول کرتے۔ مرزا امام الدین بیگ برادر کلاں مرزا برے نہ بنتے۔ مرزا صاحب کی اولاد بھی مرزا صاحب کو قبول کر لیتی قادیان کے لوگ بھی ایمان لے آتے۔ اتنی شوراشوری اور صرف ۳۱۳ مرید وہ بھی ڈھلمل یقین۔ مرزا صاحب کی الہامی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جورو جس کا نکاح مرزا صاحب کے خدا نے آسمان پر کیا تھا، مرزا کے دیکھتے دیکھتے اور ان کے خدا کی موجودگی میں دوسرے شخص مرزا سلطان محمد ساکن پٹی علاقہ لاہور کے گھر میں آباد شاد اور صاحب اولاد نہ ہوتی۔ افسوس۔

میں نے اپنی کتاب میں مرزا صاحب کو کافر، کذاب، مخالف بزرگان اسلام، مسلمانوں کا دشمن، عبدالدینار وغیرہ وغیرہ خارج از اسلام لکھ دیا ہے۔ میری کتاب کا پچھلا حصہ جس میں توہینات انبیاء، دعوی نبوت عقاید اعمال مرزا صاحب کے درج ہیں، صاف ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب بموجب اقوال خود کافر اور نائب دجال وغیرہ ہیں اور یہی میرا عقیدہ ہے اور ویسا ہی مرزا صاحب کو جانتا ہوں۔ ان کا دعوی مسیح موعود اور مہدی مسعود اور مجدد وغیرہ کا بالکل لغو اور جھوٹ ہے۔ پس جو مرزائی اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ فضل احمد مرزا صاحب کا کوئی بیٹا نہیں، وہ مرزا صاحب سے اس بات کا انکار لکھوا دے یا مرزا صاحب خود ان خطوط کا انکار کر کے اشتہار دیں کہ یہ خطوط جھوٹے اور جعلی ہیں اور پھر اپنی موت کے بارہ میں ایک سال یا جتنا مناسب سمجھیں، اقرار شائع کریں اگر وہ سچے ہیں، مگر وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ کی ان خطوط سے جو میں بھیجتا ہوں اور بھی تسلی ہووے گی اور مرزا صاحب اور مرزائی بخوبی نادم ہوں گے۔

مرزائی لوگوں کو شرم آنی چاہیے میں نے اپنا عقیدہ لکھ دیا ہے اور جو کتاب میں بدلائل لکھا ہے۔ مرزا صاحب یا ان حوارین ایک دفعہ نہیں، بیس دفعہ پیش گوئی کرتے پھریں اور میعاد بھی لگا لیں، بندہ ان گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتا۔ مرزا صاحب اپنی پیش گوئیوں سے عبداللہ آتھم کو تو مار چکے۔ اپنی الہامی جورو کے خاوند کو مار چکے۔ مرزا امام الدین کو مار چکے۔ پادریوں، آریوں کو مار چکے۔ اگر مرزا صاحب ایسا کر چکے ہیں، تو سچے ہیں ورنہ وہ ہی کذاب۔ جب یہ حالت ہے تو مسلمانوں کو موت کی پیش گوئی کی دھمکی دینا ہیچ ہے۔ پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ہی مارا ہوتا۔ یا مولوی عبدالحق امرتسری کو فنا کیا ہوتا۔ کیا شرم کی بات ہے، خدا کا خوف کرنا چاہیے۔

مخلص من! مرزائیوں کی ایسی ویسی باتوں پر امید ہے کہ آپ بالکل خیال نہ فرمائیں گے نہ فرمایا ہے۔ میں انشاء اللہ کبھی کوئی بات بلا تحقیق درج نہیں کرتا نہ کرونگا اور نہ کی ہے۔ مجھے مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہیں ہے، سوائے اس کے کہ انہوں نے تمام جہان کے بزرگوں، مولویوں اور انبیاؤں کو گالیاں دے کر عام مسلمانوں کا دل دکھایا ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں میں ملازم سرکار ہوں، مجھے کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا کیا ضرور۔ بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی اور اسلام کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کی غرض سے کتاب لکھ دی ہے خدا جس کو ہدایت دیوے تمام دنیا ایک طرف مرزا صاحب ایک طرف ....   نیاز مند فضل احمد عفی عنہ از لودہانہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۸ء

} از بندہ مسکین محمد حسین راہون ۳۱ مئی ۱۸۹۸ء

جناب من السلام علیکم: افتخار نامہ فیض شمامہ بدر کی طرح شرف ورود لایا۔ بندہ کے دل و جان کو سرفرازی سے سراپا روشن فرمایا۔ شافی مطلق جل شانہ بحرمت رسول مقبول ﷺ آنحضور کو صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

۱۔ حضرت مرشد مرزا صاحب علی شیر دام فیوضہ قادیان ہی کے باشندے ہیں اور مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی ہیں ۔ مرزا غلام مرتضی کے گھر میں ان کی حقیقی پھوپھی تھیں ۔ غلام احمد کی پہلی بیوی میرے حضرت کی حقیقی ہمشیرہ ہیں جن کے بطن سے دو فرزند بڑا سلطان احمد اور چھوٹا فضل احمد ہے۔ اول الذکر تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں تحصیل دار ہے اور فضل احمد کو مرزا صاحب علی شیر کی بیٹی بیاہی ہوئی ہے۔ گو مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے فضل احمد کو ہر طرح چاپلوسی کی اور جائداد سے بے تعلق کر دینے کی دھمکی بھی دی مگر اس نے ہرگز طلاق دینا منظور نہ کیا۔ اور وہ اپنے باپ کا سخت مخالف ہے اور اپنی بیوی سے ہر طرح راضی وخوشی ہے ۔ بڑا بیٹا بھی مخالف ہے مرزا سے ۔ ہاں مرزا صاحب نے اپنی بڑی بیوی ان دونوں کی والدہ کو اپنے سے علیحدہ کر دیا ہے اور مرزا صاحب علی شیر اپنے بھائی کے ہاں قادیان ہی میں رہتی ہے ۔ مرزا غلام احمد اور ہمارے حضرت کے مکان میں صرف ایک دیوار ہی ہے، بندہ خود قادیان جا کر دیکھ آیا ہے ایک طرف وہ رہتے ہیں ایک طرف وہ ۔ اور حضرت صاحب مرزا علی شیر کی ہمشیرہ کا نان نفقہ (سلطان محمد کرتا ہے؟)

۲۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ہمشیرہ ہمارے حضرت کے نکاح میں تھی جو کئی سال سے انتقال کر گئیں ۔ جن کی بیٹی کے بارے میں مرزا کا الہام ہے۔

۳۔ شاید حضور نے ایک شخص خاکی شاہ باشندہ راہون کا ملاحظہ فرمایا ہوگا جو مرزا غلام احمد کے معتقد اور مرزا صاحب کے خلیفہ حکیم نور الدین صاحب کے قدم بقدم چلنے والا ہے ۔ وہ چند مہینے ہوئے راہوں میں آیا اور اس نے مرزا صاحب کے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونیکی بابت بڑی وعظ کی اور آ کر شہر والوں کے اعتقاد میں فرق ڈالا ۔ اس شخص کو بندہ نے مرزا کا سارا حال سنایا کہ مرزا کے دستخطی خطوط میرے حضرت کے پاس ہیں اور ہم تو اس کو بڑا مکار اور کذاب جانتے ہیں ۔ بندہ نے حضرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں نیاز نامہ بطلب خطوط لکھا چونکہ حضرت عرصہ ڈیڑھ سال سے راہوں میں تشریف نہیں لائے تھے بندہ کی عرض پر مع ہرسہ خطوط تشریف لائے۔ خاکی شاہ پہلے ہی چلتا ہوا۔ راہوں میں یہ ہرسہ خطوط سب رؤساء کو دکھائے گئے جس سے مرزا کا مکروفریب اظہر من الشّمس ہوگیا، جب حضور کا فرمان طلبی ہرسہ خطوط کا صادر ہوا تھا اور معرفت چچا صاحب نظام الدین بندہ کو ملا تھا اس وقت میرے حضرت رڑکی مغلاں میں جو راہون سے چھ کوس کے فاصلہ پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے فرمان کو پڑھ کر بندہ خود جا کر ہرسہ خطوط بڑے اصرار سے لایا تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ کہیں گم نہ ہوجائیں۔ آج کل وہی خاکی شاہ قادیان میں ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خط جلدی راہوں سے میرے پاس روانہ کردو اس لئے بندہ نے حضور کی خدمت بابرکت میں عریضہ طلبی خطوط کا لکھا تھا۔ شاید آنحضرت نے اسی خاکی شاہ کو دکھلانے ہوں گے۔ آپ بلا اشتباہ ان خطوط کو مشتہر فرمادیں۔ بندہ حضور کو یقین دلاتا ہے کہ حضرت مرزا علی شیر صاحب ہرگز اس پائے کے آدمی نہیں کہ حق کی مخالفت کریں۔ حضرت حاجی محمود جالندھری نقشبندی کے خلیفہ ہیں اور اس وقت ان کی نظیر کا درویش باخدا کم ہوگا۔ شائد حضور نے بھی جالندھر پولیس میں آنحضرت کی زیارت کی ہوگی۔ جس وقت خط میں رڑکی سے لینے گیا تھا تو انہوں نے اس وقت بھی مجھے تاکیداً فرمایا تھا کہ دیکھنا کہیں گم نہ ہوجائیں اور لدھیانہ سے واپس آنے کے بعد رجسٹری کرا کر ہمارے پاس بھیج دینا۔ بندہ نے عرض کی کہ بہت خوب۔

۳۔ لہذا اب اخیری عرض یہ ہے کہ ہرسہ خطوط یا تو بسبیل ڈاک یا کسی خاص معتبر کے ہاتھ لفافے میں بند کرکے روانہ فرماویں۔ اور کسی طرح کا شک وشبہ اپنے خیال مبارک میں نہ لاویں بندہ نے مفصل سب حال عرض کردیا ہے۔ اب بندہ کو بھی انشاء اللہ امید ہے کہ حضور کے کل شبہات دور ہو جاویں گے۔

} از بندہ مسکین مرزا محمد حسین عفی عنہ۔

جامع فضائل وکمالات روحانی وایمانی حضرت مولانا مولوی صاحب وعلیکم السلام:

اشتہارات مرسلہ آنخضور معہ اعزاز نامہ پہنچے۔ حضور نے اپنے اخلاق بزرگانہ وطبع کریمانہ سے اس قدر اس عاجز کو ممنون احسان فرمایا ہے جس کا بیان مالا کلام ہے۔ البتہ اللہ تعالی اس کے عوض میں اپنی رحمت کاملہ سے آنخضور پر رحمت فرماوے اور اپنی درگاہ عالیہ سے حضور کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے خاصوں کے زمرہ میں منسلک فرماوے۔ آمین۔ بحرمت سید عالم سرور بنی آدم ﷺ، حضور کے اشفاق نامہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزائیاں بھائی صاحب فضل احمد کو مرزا غلام احمد کا بیٹا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور دختر مرشدنا حضرت مرزا علی شیر صاحب منکوحہ اخویم مرزا فضل احمد کو مرزا صاحب کی بہو ہونے سے بھی منکر ہیں یہ انکاران حضرات کی لاعلمی پر دال ہے۔ یہ احقر بھی حضور ہی کا فقرہ لکھتا ہے کہ افسوس ہے کہ مرزائیوں کو اپنے پیغمبر کے گھر کا حال بھی معلوم نہیں۔ بندہ نے جو کچھ پہلے عریضوں میں حالات عرض کئے ہیں بوجہ ہم قوم ہونے کے یہ جس طرح معلوم ہیں اس میں ہرگز کچھ بھی غلطی نہیں ہے جو صاحب اس کو غلط کہیں انہیں ان معاملات سے بے خبری ہے۔ کسی اور مرزا صاحب کے رشتہ دار سے اگر یہ امر دریافت کیا جاوے تو وہ بھی اسی طرح بیان کریں گے۔ مرزا صاحب خود بھی فضل احمد کے بیٹا ہونے سے انکار نہیں کر سکتے اگرچہ نکاح میں کوشش نہ کرنے کی وجہ سے اس سے ناراض ہیں۔ مرزا صاحب سے ان کے معتقدین دریافت کرلیویں۔

مرزا سلطان احمد و فضل احمد کی والدہ یا دوسرے الفاظ میں ہمارے حضرت صاحب کی حقیقی ہمشیرہ کو مرزا صاحب نے طلاق تو نہیں دی مگر ان کو جب سے ان کی الہامی زوجہ کا نکاح سلطان محمد سکنہ پٹی سے ہوا، الگ کر چھوڑا تھا۔ کسی قسم کا تعلق خرچ وغیرہ کا نہیں رکھا تھا۔ مرزا سلطان احمد اپنے بیٹے کے مکان میں ان کی والدہ شریفہ آگئی تھیں۔ بالکل آمدورفت کلام باہمی بند رہی حتی کہ چند ماہ کا عرصہ ہوا اس مرحومہ نے اس جہان سے رحلت کی۔ بندہ قادیان جا کر اخیر جنوری ۱۸۹۳ء میں یہ امر بچشم خود دیکھ آیا تھا اور وفات تک وہ اسی طرح گذر گئیں۔ کسی طرح سے مرزا صاحب نے ان سے صفائی نہیں کی بلکہ مجھے کامل امید ہے کہ ان کی تجہیز و تکفین میں بھی مرزا صاحب شریک نہیں ہوں گے کیونکہ اسی نکاح سے سب رشتہ داروں سے موصوف نے قطع تعلق کر دیا ہے ادھر مرزا صاحب حضرت خواجہ محمد علی شیر سے اور ادھر مرزا نظام الدین و کمال الدین سے (امام الدین پیر خاکروباں کے بھائی ہیں) رشتہ ناطہ مرگ شادی پر آمدورفت بند ہے۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے پوری واقفیت سے لکھا ہے اور یہ عین ٹھیک ہے اس سے زیادہ اور کیا عرض کروں۔

ایک بات بندہ پھر عرض کرے گا وہ کیا کہ مرزا صاحب اپنی بڑی بیوی صاحبہ کے جنازہ پر تشریف لے گئے ہیں یا نہیں اوپر کی سطروں میں بندہ نے اپنا قیاس ظاہر کیا ہے۔

دختر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے نکاح سے مرزا سلطان احمد صاحب تادم مرگ اپنی والدہ مرحومہ کے خرچ کے متکفل رہے اور مرزا صاحب نے انہیں کچھ مدد نہیں دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ دستاویز رہن پر تبصرہ

کتاب کلمہ فضل رحمانی کے صفحہ ۱۳۲۔ ۱۳۳ پر وہ دستاویز ہے جس کے ذریعہ مرزا صاحب نے اپنی جائداد کا ایک حصہ اپنی اہلیہ کے پاس رہن رکھا تھا۔ (یہ دستاویز ہم تحریک ختم نبوت جلد نہم میں نقل کر چکے ہیں اس لئے یہاں حذف کی جاتی ہے) اس کے بعد صفحہ ۱۳۴ پر اس دستاویز پر ملا محمد بخش قادری منیجر اخبار جعفر زٹلی لاہور کا تبصرہ ہے جو درج ذیل ہے:

اگر مرزا صاحب کو : اسپ وزن شمشیر وفا دار کہ دید ۔ کی خبر ہوتی تو ہرگز اپنی عورت کے نام رجسٹری نہ کراتے ۔ مرزا صاحب نے خواہ کتنا ہی لطائف الحیل طمع دنیوی سے نصرت بیگم کو راضی کرنے کی کوشش کی ۔ جب مرزا کو کچھ روپیہ کی ضرورت آ بنی تو اس نے ایک چھلہ تک نہیں دیا کہ مرزا صاحب کے وقت بے وقت کام آتا بلکہ اس نے زیورات کے عوض جناب سے تمام باغات زمین وغیرہ رہن وگرو کرالی اور رجسٹر کرالی ۔ کیا یہ سب باتیں اس کی اطاعت کی ہیں ۔ نہیں ہرگز نہیں اس نے ایسے شخص کا فر بلکہ اکفر کا ذرا بھی اعتبار نہیں کیا ۔ پس جب گھر کا یہ حال ہو رہا ہے تو دوسروں پر کیا شکایت

اول ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو زیور مالیتی پانچ ہزار روپیہ کے عوض باغات واراضی وغیرہ اپنی بیوی نصرت جہاں بیگم کے پاس گرو، رہن رکھ کر رجسٹری کرادی ہے تو یہ زیورات آپ کی اہلیہ کے پاس آپ کے دیئے ہوئے تھے یا نہیں؟ اگر آپ کے ہی تھے تو کیا آپ کو بوقت ضرورت اس سے عاریتا ... نہ تھا۔ اگر تھا تو اس کے عوض اس قدر اراضی باغات کا یہ گرونامہ رجسٹری کرا دینا دوسری بیوی سے فضل احمد وسلطان احمد صاحب کے حقوق کو زائل کر دینے کا منشا ظاہر نہیں کرتا۔ ... اس جہان سے گم ہوتے ہی ڈہائی منٹ میں یہ رجسٹری منسوخ ہو جاوے گی ۔ مرزا صاحب کیا خدا کا یہی حکم تھا کہ حقداروں کے حقوق چھین کر دوسروں کو دیئے جائیں ۔

دوم ۔ آپ کو (کون سی ایسی ؟) ضرورت تھی کہ آپ نے یہ کام بھی خلاف شرع کیا

سوم ۔ جب کہ آپ اس قدر مالدار ہیں ، اور مثیل مسیح ہیں کس طرح سچا سمجھا جاوے جب کہ خود مسیح جس کی مثیل آپ بنتے ہیں فرماتے ہیں : پرندوں کے لئے تو بسیرا کرنے کے لئے جگہ ہے مگر ابن آدم (یعنی مسیح) کے لئے کوئی جگہ نہیں کہ وہ سر چھپا سکے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم ۔ اگر آپ نصرت جہان بیگم سے زیورات مالیتی پانچ ہزار لے لیتے اور اس کے عوض باغات زمین وغیرہ نہ عائد ہوتو ہم کہتے ہیں کہ اپنے اس جھگڑے کو اپنی حین حیات مطابق شرع محمدی کیوں فیصل نہیں کیا۔

پنجم ۔ جو اراضی و باغات آپ نے نصرت بیگم کے پاس گروی رہن کردی ہیں اس کی آمدنی وخرچ وغیرہ آپ کی تحویل میں رہے گا یا نہیں ۔ اور آپ اس کام کی انجام دہی کے عوض کچھ ماہانہ لیا کریں گے یا نہیں ۔ اگر لیں گے تو بیوی کے نوکر کہلائیں گے یا نہیں ، اگر نہیں تو کیوں نہیں ۔

ششم ۔ اگر یہی خدمت کوئی دوسرا انجام دے تو آپ کی اجازت درکار ہے یا نہیں ۔ اگر ہے تو کیوں؟

ہفتم ۔ باغ کے پھل وغیرہ کو آپ اپنی بیوی کی بلا اجازت حاصل کریں گے یا نہیں ۔ اگر حاصل کریں گے تو کیوں؟

غرض کہ مرزا صاحب کو رتی رتی پھل پھول بشرط اجازت لینی پڑے گی ورنہ حرام کھائیں گے ۔

ملا محمد بخش قادری مینجر اخبار جعفر زٹلی لاہور

خاتمہ کتاب کلمہ فضل رحمانی:

قاضی فضل احمد لکھتے ہیں:

کتاب ہذا بجواب رسائل اربعہ انجام آتھم وضمیمہ تصنیف مرزا بباعث عدیم الفرصتی پانچ ماہ کے عرصہ میں ختم ہوئی ۔ میں نے اس میں مرزا صاحب کے خیالات ابتدائی وانتہائی کو حتی الوسع انہی کی تالیفات سے نہایت تہذیب کے ساتھ نقل کیا ہے ۔ بعد اس کے ان کے دعاوی نبوت اور توہینات انبیاء اور عقائد اور اعمال کو بھی انہی کی تصانیف الہامی سے ہدیہ ناظرین کیا ہے اور علمی بحث میں اور آیات واحادیث کی تاویلات اور منطقی جھگڑوں اور صرف ونحو کے بکھیڑوں سے مطلق تعلق نہیں رکھا کیونکہ عوام کو ان سے دلچسپی نہیں ہوتی اسی واسطے میں نے زیادہ تر عوام ہی کے سمجھانے کے لئے کوشش کی ہے اور یہی دعا ہے امید ہے کہ جہاں کہیں کوئی غلطی یا سہو بہ تقاضائے بشریت ہوئی ہو تو اس سے معاف فرما کر اصلاح فرمائی جاوے اور بالخصوص حضرات علماء وفضلاء ومفتیان شرع دین متین کی خدمت بابرکت میں نہایت ہی ادب سے التماس ہے کہ مجھے مرزا صاحب سے کوئی ذاتی عداوت یا دشمنی نہیں ہے بلکہ وہ میرے ہم وطن ہیں اور مرزا سلطان احمد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحصیلدار ضلع ملتان مرزا صاحب کے فرزند کلاں میرے نہایت دوست ہیں۔ درانحالیکہ مرزا صاحب ان سے ناراض نہیں ہوئے تھے میں اور وہ ایک ہی وقت میں (۱۸۷۷ء) پولیس ضلع گورداسپور میں نوکر ہوئے تھے اور چند روز کے بعد وہ صیغہ سول میں نوکر ہو گئے تھے۔ مگر افسوس کہ مرزا غلام احمد صاحب نے فوراً کایا پلٹ لی اور کایا بھی ایسی پلٹی کہ شناخت کرنا ہی نہایت مشکل ہو گیا اور اسلام کے دائرہ سے ایسا تجاوز کیا کہ گویا استعفیٰ قطعی داخل کر دیا۔

حضرات علماء! مرزا صاحب کے خیالات وتوہمات وسوسات دعاوی نبوت اور توہینات انبیاء وعقاید واعمال پر توجہ مبذول فرما کر عوام کو صاف طور پر اس ابتلاء سے بچاویں اور اپنے فرائض کے پورا کرنے میں سعی بلیغ فرماویں اور اس خاکسار ذرہ بے مقدار کو دعائے خیر سے مشکور فرمائیں

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب آمین

رؤیا: ۵ جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ جب کہ میں صبح ساڑھے چار بجے مسودہ اصلی پر سے پورے طور پر کتاب ہذا کو لکھ اور ختم کر چکا تھا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ مجلس میں قریباً سات آدمی بیٹھے ہوئے ہیں اور مولوی مشتاق احمد چشتی صابری مدرس گورنمنٹ سکول لدھیانہ بھی میرے پاس دہنی طرف بیٹھے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی وہاں پاؤں پسارے پڑے ہیں۔ مرزا صاحب کا سر ننگا اور عین وسط سے پیشانی تک استرہ سے منڈا ہوا ہے، اور داڑھی آپ کی قینچی سے کتری ہوئی ہے۔ اس مجلس میں کسی نے کہا کہ آپ سب لوگ مرزا صاحب کے مخالف کیوں ہیں میں نے کہا کہ ہم کو بلکہ کل اہل اسلام کو مرزا صاحب سے کوئی ذاتی یا دنیاوی غرض سے مخالفت نہیں۔ مرزا صاحب نے ہی اپنے عقاید اور اعمال اہل اسلام کے مخالف کر لئے ہیں یہی وجہ مخالفت ہے۔ مرزا صاحب نے پنجابی میں کہا ایویں کوئی کچھ کہدے۔ میں نے کہا مرزا صاحب کیا آپ کے کل الہاموں اور مؤلفہ کتابوں میں عقاید اور اعمال درج نہیں ہیں؟ کیا ان تحریری دستاویزات سے جو بڑی تعلّی سے شائع کئے جاتی ہیں انکار ہے؟ ناحق کسی کو کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ تب مرزا صاحب نے گھسیانی صورت بنائی اور نیچے آنکھیں کر لیں اور خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی اور ساڑھے چار بجے تھے۔ مجھے اس خواب سے اطمینان ہوئی۔

☆☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامات مرزا

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا رسالہ الہامات مرزا پہلی مرتبہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا، اور اس کا تیسرا اڈیشن ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا جس دیباچہ میں آپ نے لکھا:

دیباچہ طبع سوم

رسالہ الہامات مرزا طبع اول، دوم کے نسخے تو ایسے جلد ختم ہوئے کہ شائقین دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ طبع ثالث میں توقف تھا کیونکہ جواب کے لئے طبع اول میں مرزا صاحب کو پانچ سو روپیہ کا وعدہ تھا اور طبع ثانی میں ہزار کا۔ اس لئے گمان غالب تھا کہ ضرور کوئی جواب نکلے گا مگر افسوس کہ مرزا جی نے براہین احمدیہ کی طرح باوجود معقول انعام کے جواب کی طرف توجہ نہ کی۔ یہاں تک کہ سال گذر گیا۔ لاچار شائقین کے اشتیاق سے مجبور ہو کر مع ترمیم ضروری کے شائع کیا گیا ہے مگر مرزا جی کا انعام منسوخ نہیں۔ اب بھی جواب دیں، تو رقم مذکور، بلکہ اس سے دوگنی ان کے پیش کریں گے بشرط مذکور اڈیشن اول۔

مرزا غلام احمد قادیانی (لفظ قادیاں پنجابی محاورہ کے مطابق ضاد تو دال سے بدل گیا اور قادیاں، کادیاں ہو گیا چنانچہ ڈاک خانہ کی مہر میں بلکہ مرزا جی کے انگریزی اشتہاروں میں کادیان کو، کے K، سے لکھا ہے۔ اگر بڑے قاف سے ہوتا تو، کیو Q، سے ہوتا۔ خاص خبر ہے کہ مرزا جی نے کوشش کی تھی کہ ڈاک خانہ کی مہر بدل جائے مگر وہ درخواست منظور نہ ہوئی۔ ثناء اللہ) نے جب سے دعوی مسیحیت موعودہ کا کیا ہے فقیر ان کے دعوی کی نسبت بڑے غور اور فکر سے تامل کرتا رہا۔ انکی اور انکے ہوا خواہوں کی تحریریں جب دستیاب ہوئیں عموماً دیکھیں۔ استخارات سے کام لیا، مباحثات کئے۔ ایک دفعہ کا واقعہ خاص قابل ذکر ہے کہ حکیم نور الدین صاحب سے بمقام امرتسر وقت تخلیہ میں کئی گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ آخر حکیم صاحب نے فرمایا کہ ... بحث مباحثہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا آپ حسب تحریر مرزا مندرجہ رسالہ نشان آسمانی استخارہ کیجئے۔ خدا کو جو منظور ہوگا آپ پر کھل جائے گا۔.. چنانچہ میں نے ۱۵ روز حسب تحریر مرزا مندرجہ نشان آسمانی ان کی نسبت استخارہ کیا.. بالکل رنج اور کدورت کو الگ کر کے نہایت تضرع کے ساتھ جناب باری میں دعائیں کیں۔..آخر چودھویں رات میں نے مرزا جی کو خواب میں دیکھا کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ایک مکان میں سفید فرش پر بیٹھے ہیں۔ میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا ... کہ آپ کی مسیحیت کے کیا دلائل ہیں۔ آپ نے فرمایا تم دو زینے چھوڑ رہے ہو۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ، پھر عدم رجوع کا مسئلہ طے ہونا چاہیے۔...(پھر مولانا بتاتے ہیں کہ اس خواب میں مرزا صاحب کی ہیئت کذائی ایسی نظر آئی جس کی) تعبیر میرے ذہن میں یہ آئی کہ مرزا کا انجام بخیر نہیں۔..

خیر باوجود اس استخارہ کے مرزا جی کے بارے میں غافل نہ رہا اور باوجود کثیر المشاغل ہونے کے ان کی کوئی نہ کوئی کتاب دیکھتا رہا اور بڑے غور سے ان کے معاملے پر فکر کرتا رہا۔ کئی دنوں سے ازالہ اوہام کو دوبارہ دیکھنے کا خیال آیا۔ ایک دفعہ پہلے دیکھا تھا جن دنوں وفات مسیح کا مسئلہ تفسیر ثنائی جلد ثانی میں لکھا۔ اس کے دوبارہ دیکھنے سے یہ بات دل میں جم گئی کہ، مرزا جی خود چاہے کچھ ہی ہوں مخالف مسلمانوں کو یقیناً دل میں پکا مسلمان جانتے ہیں اور جن لوگوں نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی ہے ان کی نسبت ان کا خیال دگرگوں ہے۔ پس میرا خیال ازالہ اوہام کا جواب لکھنے کا ہوا مگر دل میں یہ خیال گذرا کہ اتنی بڑی لمبی کتاب کا جواب لکھنے کے بجائے مرزا جی کے ساتھ فیصلہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ان کی پیش گوئیوں کی پڑتال کی جائے جن سے ان کی روحانی صفائی یا کدورت کا حال کھل جائے گا۔ چنانچہ وہ خود ازالہ اوہام میں اس طریق سے فیصلہ ہونا چاہتے ہیں بلکہ علماء مخالفین کو اس طریق سے فیصلہ کے لئے بلاتے ہیں۔ قرآن شریف سے بھی یہی اصول مستنبط ہوتا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

هل انبّئكم على من تنزّل الشّياطين ۔تنزّل على كلّ افّاكٍ اثيم ۔ يّلقون السّمع و اكثر هم كا ذبو ن (شعراء:۲۲۱۔۲۲۳)۔(میں تمہیں بتلاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں۔ وہ ہر ایک دروغ گو، بدکردار پر اترا کرتے ہیں۔ سنی سنائی باتیں پہنچاتے ہیں اور بہت سے ان میں جھوٹے ہوتے ہیں)

موجودہ توریت سے بھی، جسکے حوالے صرف مطلب براری کیلئے مرزا جی اکثر دیا کرتے ہیں، صاف یہی اصول ملتا ہے کہ جھوٹے ملہموں کی پیشگوئیاں سچی نہیں ہوا کرتیں۔ استثنا باب ۱۸۔

چونکہ ملہموں کی پہچان کیلئے ان کی اخبار غیبیہ کا دیکھنا ضروری ہے اور موجودہ تورات بھی اس مضمون پر متفق ہے بلکہ خود مرزا جی کو بھی یہی اصول مسلّم ہے، اسلئے چند پیشگوئیوں پر خامہ فرسائی کی گئی۔ گو مرزا جی کی پیش گوئیاں کسی مزید بحث کی محتاج نہیں نیز وقتاً فوقتاً ان پر مفصل مباحث ہو چکے ہیں لیکن ایسے طریق سے کہ مرزا جی کے عذرات یا بالفاظ دیگر ان کی پیش گوئیوں کی توضیحات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے جوابات جیسے اس رسالہ میں ہونگے اس سے پہلے نظر سے نہیں گذرے۔

مرزاجی کی پیش گوئیاں یوں تو بقول ان کے کئی ایک ہیں مگر تین قابل ذکر ہیں۔ ڈپٹی آتھم والی۔ پنڈت لیکھ رام والی۔ مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد والی۔ اور اخیر سب سے مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور ملا محمد بخش لاہوری اور مولوی ابوالحسن تبتّی والی۔

مرزاجی نے بھی انہی پیش گوئیوں کو معیار صداقت اور مدار بطالت قرار دیا ہے چنانچہ اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں لکھتے ہیں:

پھر ماسوا اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں، جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھ رام پشاوری کی موت کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے، اور مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے کہ اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو، خدا تعالی اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں من جانب اللہ قرار دیوے اور اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں سو اگر کوئی طالب حق ہو تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں وہ پیش گوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔ ۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کے اندر فوت ہو۔ ۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے، اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ ۳۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ ۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر کلاں تا نکاح اور ایام بیوہ ہونے اور نکاح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانی کے فوت نہ ہو۔ ۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔ ۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

چوتھی پیش گوئی کی نسبت لکھتے ہیں:

مبادا دل آں فرومایہ شاد　　　کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی۔

اور میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلے پر گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے، مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو۔ اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوی اختیار کرو اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرمادے۔

بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہوتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں (راز حقیقت ص ۱۔۲)

چونکہ مرزا جی بھی اپنی صداقت پیش گوئیوں ہی سے ظاہر کرنی چاہتے ہیں نیز اس میں ہم لوگوں کو بھی آسانی اور قصر عمل ہے، پس آپ لوگوں کو اگر کسی مرزائی سے گفتگو کا موقع ہوا کرے تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طریق سے بحث کیا کریں تا کہ طول عمل نہ ہو اور مطلب بھی بآسانی حاصل ہو سکے۔ اس لئے کہ اگر مرزا جی بوجہ اپنی پیش گوئیوں کے کاذب محض اور مفتری علی اللہ ثابت ہوں تو دوسرے مسائل کی ضرورت ہی کیا؟ بلاء دفع۔ اور اگر وہ بوجہ اپنی پاک دامنی اور راست بیانی کے قابل الہام اور تخاطب الٰہی کے لائق معلوم ہوں تو پھر باقی مسائل میں ہمیں اپنی غلط فہمی ماننے میں کیا عذر؟ پس ہمارے دوست اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ لیکن یہ بھی پیش گوئی کے طور پر کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی کیونکہ ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلاً

دیباچہ طبع ششم

۱۹۲۸ء میں الہامات مرزا کا چھٹا اڈیشن شائع ہوا تو اس کے آغاز میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا:

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کے متعلق باقی مسائل (حیات و وفات مسیح وغیرہ) کو چھوڑ کر صرف الہامات یا الہامی معجزات کو میں نے کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ قابل غور ہے۔

مرزا قادیانی بحیثیت علم یعنی قرآن و حدیث دانی کے زیادہ سے زیادہ ایک عالم ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ بلکہ بحیثیت علم بہت سے علماء ان سے زیادہ عالم ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کی تعلیم نہ تو باقاعدہ تھی نہ کامل۔ اس بات کو مرزا قادیانی اور ان کے حواری بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی لئے تو مرزا قادیانی کی تصانیف کو ان کا معجزہ قرار دیتے ہیں۔ اس حیثیت سے تو ان کو یہ رتبہ نہیں کہ علماء اسلام ان کی رائے کے ماتحت ہو جائیں۔ وہ اگر قرآن پیش کریں تو علماء بھی کر سکتے ہیں۔ وہ حدیث لائیں تو وہ بھی لا سکتے ہیں۔ وہ کسی آیت یا حدیث کی شرح کریں تو علماء اسلام بھی کر سکتے ہیں۔ غرض بحیثیت علم مرزا قادیانی علماء سے کسی طرح برتری کا حق نہیں رکھتے۔ ہاں مرزا قادیانی جس دوسری حیثیت کے مدعی ہیں، یعنی اس علم کے جو عام علماء کو نصیب نہیں، جس کا نام الہام اور وحی ہے جس کی بابت ان کا قول ہے انّ قدمی ھذہ علی منارۃ ختم علیھا کلّ رفعۃ۔ میرا یہ قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام روحانی بلندیاں ختم ہیں (خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

یہی ایک واحد حیثیت ہے کہ اس کے ثبوت پر علماء اسلام ان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو تیار بلکہ کرنے کو اپنا فخر سمجھ سکتے ہیں۔

اس کی زندہ مثال یہ کیا کم ہے کہ جناب مرزا قادیانی کی جماعت میں ایسے لوگ بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں جو بلحاظ علم وفضل کے مرزا قادیانی سے بڑھ کر ہیں جیسے حکیم نورالدین اور محمد احسن امروہی جن کے علم وفضل کے بیان سے مرزا قادیانی ہمیشہ رطب اللسان رہتے تھے مگر وہ سب کے سب مرزا کے مقابلہ میں اپنی آراء کو ہیچ سمجھتے تھے اور ہمیشہ مرزا قادیانی کی تابعداری کو فخر جانتے تھے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ وہی کہ ان کی تحقیق میں مرزا صاحب قادیانی الہامی اور صاحب وحی ہیں۔ یہ لازمی ہے کہ صاحب وحی کے سامنے بے وحی گردن جھکائے کیونکہ صاحبِ وحی مبدء فیض (خدا تعالی) سے براہ راست علم حاصل کرتا ہے دوسرا نہیں۔ اسی لئے مرزا قادیانی خود بھی لکھتے ہیں:

> ہمارا صدق یا کذب جاننے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۸؛ خزائن ج ۵ ص ۲۸۸)

چونکہ قادیانی مذہب کی جانچ کا یہی ایک اصل الاصول ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہم اسی طریق سے اس ادعا کی جانچ کریں جس سے مرزا قادیانی کے الہامی ہونے کی حقیقت کھل جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات اور الہامی معجزات تو کئی ایک ہیں۔ ہم کس کس کی جانچ کریں؟ اس کا جواب مختصر یہ ہے کہ ہمارا حق ہے کہ ہم جس الہام کو چاہیں اسی کی جانچ کریں۔ کوئی شخص ایسا کرنے سے شرعاً وقانوناً ہم کو نہیں روک سکتا۔ مرزا قادیانی کی اور ہماری مثال بالکل مدعی اور مدعا علیہ کی سی ہے۔ مدعی، مدعا علیہ پر ڈگری حاصل کرنے کو ایک تمسک پیش کرتا ہے۔ مدعا علیہ کا حق ہے کہ اس تمسک میں سے جس لفظ بلکہ جس حرف پر چاہے اعتراض کر کے سارے کو مشکوک ثابت کردے۔ مدعی اس کو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا۔ ٹھیک اسی طرح ہم بھی مرزا صاحب کے جس الہام پر چاہیں اعتراض کریں۔ لیکن ہم ایسا کر کے رسالہ کو لمبا نہیں کریں گے بلکہ چند ان الہاموں کی تحقیق کریں گے جن کو مرزا قادیانی نے خود معیار صداقت مشتہر کیا ہوگا۔

میں نے قادیانی مذہب کے متعلق کیا کیا محنت اور تحقیق کی ہے۔ اس کا ذکر رسالہ ہذا کے پہلے طبعات (اول، دوم، سوم) کے دیباچوں میں کر چکا ہوں۔ مختصراً ن سب کا یہ ہے کہ میں نے اس بارے میں اتنی محنت کی ہے کہ خود مرزا قادیانی کے کسی مرید نے بھی نہ کی ہوگی، بلکہ میں نے بھی کسی اور مذہب (آریہ وغیرہ) کی جانچ پڑتال کے لئے اتنی محنت نہ کی ہوگی۔ اسی محنت کا نتیجہ یہ رسالہ الہامات مرزا ناظرین کے سامنے ہے۔

رسالہ ہذا مرزا قادیانی کی زندگی میں تین دفعہ طبع ہو کر شائع ہوا تھا۔ ان کی زندگی میں نہ تو انہوں نے جواب دیا، نہ ان کے مریدوں کی طرف سے جواب نکلا۔ بعض دفعہ اخباروں میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمادگی کا اعلان دیکھا گیا لیکن عمل کو مشکل جان کر سادہ لوحوں کے لئے شائد محض اعلان کو کافی جانا گیا۔ مگر ان کے انتقال کے بعد بھی جب مسلمانوں کے تقاضے نے ان کے مریدوں کو تنگ گیا تو مجبوراً انہوں نے اس قرضہ کو ادا کرنا چاہا۔ چنانچہ ایک رسالہ موسومہ، آئینہ حق نما، اس کے جواب میں شائع کیا۔ جواب کیا ہے، فحش گالیوں اور بدزبانیوں کو الگ کر کے بجائے تردید کے بفضلہٖ تعالی تائید ہے جس کے لکھنے والے منشی یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان اور شائع کرنے والے منشی قاسم علی ہیں ۔مگر چونکہ اخبار الحکم مجریہ ۷ جون ۱۹۱۱ء میں اڈیٹر صاحب کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ اس رسالہ کا مسودہ حکیم نورالدین خلیفہ قادیان نے نظر ثانی کر کے اصلاح فرمائی ہے، نیز رسالہ کے عربی حوالہ جات خود مظہر ہیں کہ وہ مصنف کی محنت کا ثمرہ نہیں بلکہ، کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں، اس لئے ہم رسالہ الہامات مرزا کے اندراس رسالہ (آئینہ حق نما) کے جواب میں کسی ایرے غیرے کو مخاطب نہ کریں گے، بلکہ براہ راست حکیم صاحب کا نام لیں گے۔.. مجھے اس رسالہ، آئینہ، کے دیکھنے سے قادیانی جماعت پر پہلے سے زیادہ بدگمانی ہوگئی کیونکہ میں نے اس میں دیکھا کہ وہ ایسی بات کہتے ہیں جس کی بابت میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ کہنے والے کا ضمیر خود اس کو ملامت کرتا ہے ۔الفاظ دل اور قلم سے نہیں نکلتے مگر زور سے نکالے جاتے ہیں یہی معنی ہیں :

جحدوا بها و استيقنتها انفسهم ظلماً و علوا

☆ پیشین گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم

یہ پیش گوئی مرزا جی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو امرت سر میں عیسائیوں کے مباحثہ کے خاتمہ پر اپنے حریف مقابل مسٹر آتھم کی نسبت کی تھی جس کے اصل الفاظ یہ ہیں :

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

(جنگ مقدس۔ ص ۲۰۹۔۲۱۰؛ خزائن ج ۶ ص ۲۹۱۔۲۹۲)

اس پیش گوئی کے آثار ولوازمات خارجیہ مرزا صاحب کی تقریر اور تشریح ہی میں بیان کئے جاتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میں حیران تھا کہ اس بحث میں مجھے آنے کا کیوں اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی خود بھی اپنی بحث کو معمولی جانتے ہیں مگر افسوس کہ مرزا جی کے سادہ لوح حواری اس بحث پر بہت کچھ ناز کیا کرتے ہیں۔ ثناء اللہ)۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے وقت تھا۔ میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کیلئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس۔ ص ۲۱۰۔۲۱۱)

یہ پیش گوئی اپنے مضمون میں بالکل صاف ہے۔ کسی قسم کا اینچ پیچ اس مضمون میں نہیں مطلب بالکل صاف ہے کہ ڈپٹی آتھم جس نے آدمی (حضرت مسیح) کو خدا بنایا ہوا تھا، اگر مرزا جی کی طرح الوہیت مسیح سے منکر اور توحید محض کا قائل اور اسلام میں داخل نہ ہوا، تو عرصہ پندرہ ماہ میں مر کر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔ بلکہ مسٹر آتھم کفر پر رہ کر بھی زندہ رہا۔ اس کے متعلق مرزا جی نے کئی ایک عذرات کئے ہیں۔

پہلا عذر۔ کہ فریق سے مراد صرف آتھم نہیں بلکہ وہ تمام جماعت ہے جو اس بحث میں اس کی معاون تھی۔ گو یہ بھی مانتے ہیں کہ آتھم سب سے مقدم ہے۔ (انوار الاسلام۔ ص ۲)

اس توجیہہ سے یہ نتیجہ نکالنا منظور ہے کہ اس پیش گوئی کو وسعت دی جاوے چنانچہ اس وسعت پر تفریع کرتے ہیں کہ اسی عرصہ میں پادری رائٹ ناگہاں مرگیا جس کے مرنے سے ڈاکٹر کلارک کو جو اس کا دوست تھا سخت صدمہ پہنچا وغیرہ (دیکھو اشتہارات انعامی ضمیمہ انوار الاسلام ص ۵۔۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزائن ج ۹ ص ۵۹۔۶۰)

اس کا جواب صرف اتنا ہی کافی ہے کہ خود مرزا جی ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں بعدالت مجسٹریٹ گورداسپور اقرار کرتے ہیں کہ فریق سے مراد صرف آتھم تھا، ڈاکٹر کلارک وغیرہ کو اس پیش گوئی سے کوئی تعلق نہیں۔ (روداد مقدمہ مرزا قادیانی و ڈاکٹر کلارک۔ ۱۲، ۱۳، ۲۰۔ اگست ۱۸۹۷ء)

نیز مرزا صاحب خود رسالہ کرامات الصادقین میں بعبارت عربی رقم طراز ہیں:

و منها ما وعدنی ربّی اذ جادلنی رجل من المتنصرین الّذی اسمه عبد اللّٰه آتهم العنبر سری انّه کان اراد ان یشدّ جبائر الحیل علی دین النصاری و یواری سوأته فصال علی الاسلام و کان من التشددین۔ و باحثنی فی حلقةٍ مغتصة بالانام مختصة بالزحام و زخرف مکائده لارضاء الکافرین۔ فثنیت الیه عنانی و ابثثته من معارف بیانی و جعلته من المفحمین۔

فما وجم من قلة الحیاء و کان یجمح فی جهلاته و یسدر فی الغواء و امتدت المباحثة الی نصف الشهر و کنا نغدوا الیه بعد صلوة الفجر و نرجع فی وقت الهجیر عند اشتداد حرّالظهیرة و ترکنا الاستراحة کالمجاهدین۔ فبینما انا فی فی فکر لاجل ظفرالاسلام و افحام اللیام فاذا بشرنی ربّی بعد دعوتی بموته الی خمسة عشر اشهر (هکذا وجد فی الاصل و الصحیح شهراً، لعلّه من الالهام۔ ثناء اللّٰه) من یوم خاتمة البحث فاستیقظت و کنت من المطمئنین (یعنی آتھم کے مرنے کی بشارت مجھے ملی)۔ (کرامات الصادقین۔ ص ۱۶۲۔۱۶۳)

یہ لفظ مرزا کی اس رکیک تاویل کو باطل کرتا ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ اصل پیش گوئی میں موت کا لفظ نہیں بلکہ موت میری تفسیر ہے جسکے غلط ہونے سے اصل پیشگوئی غلط نہیں ہوسکتی اصل پیشگوئی تو صرف ہاویہ ہے جو بقول مرزا آتھم کو دنیا ہی میں نصیب ہوگیا (دیکھو انوارالاسلام۔ ص ۵۔۷)

نیز تریاق القلوب صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں کہ:

آتھم کی موت کی جو پیش گوئی کی گئی تھی جس میں یہ شرط تھی کہ اگر آتھم پندرہ مہینے کی میعاد میں حق کی طرف رجوع کرلیں گے، تو موت سے بچ جائیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ کشتی نوح صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ:

پیش گوئی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے گا تو پندرہ مہینہ میں نہیں مرے گا۔

علاوہ اس کے ہم نے مانا کہ فریق کا لفظ عام ہے مگر اس میں تو شک نہیں آتھم سب سے مقدم ہے جس کا تقدم خود مرزا جی کو بھی مسلّم ہے۔ پس آتھم کی زندگی سے پیش گوئی کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی۔ (اگر فریق سے مراد سارے معاون عیسائی ہیں، تو مرزا کی طرف سے مرزا کے سارے معاون بھی فریق میں داخل ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی نہیں مرا؟ کوئی پریشان نہیں رہا، کوئی کسی مصیبت میں مبتلا نہیں رہا۔ بہاء)

اس بحث کے متعلق حکیم نور الدین نے جو کچھ لکھا ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ عیسائیوں میں خود فریق کے معنی عام سمجھے جاتے تھے چنانچہ مقدمہ فوجداری میں عیسائیوں کے بیانات اس امر کے مظہر ہیں۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۶۵)۔

یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ ایک معنی الہامی خود کرے دوسرے معنی کوئی ایسا شخص کرے جو عرف شرع میں مومن بھی نہ ہو۔ اس صورت میں کون سے معنی معتبر ہوں گے؟ حکیم صاحب کو اپنا واقعہ یاد رکھنا چاہیے تھا جب ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء میں آپ نے مرزا قادیانی کی تحریر آریہ سماج لاہور میں پڑھی تھی جس میں چند الہام بے ترجمہ بھی تھے۔ حاضرین کے اصرار کرنے پر آپ نے ان الہاموں کا ترجمہ کیا تو کیسے کیسے عذر کر لئے تھے کہ یہ ترجمہ میرا ہے صاحب الہام پر حجت نہ ہوگا بلکہ اصل اور صحیح ترجمہ وہی ہوگا جو صاحب الہام کریگا وغیرہ۔ یہ وہی اصول ہے جو مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں:

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا۔ (تتمہ حقیقت الوحی۔ ص ۷؛ خزائن۔ ج ۲۲ ص ۴۳۸)۔

پس فریق کے ایک معنی مرزا قادیانی نے کئے ہیں، دوسرے عیسائیوں نے سمجھے ہیں تو حسب قاعدہ مسلّمہ فریقین، مرزا قادیانی کے فہمیدہ معنی صحیح ہوں گے۔ علاوہ اس کے فریق کے معنی میں اگر باقی سرکردگان مناظرہ بھی داخل ہوں تاہم آتھم سب سے مقدم بلکہ مقدم تر ہے۔ چنانچہ حکیم نور الدین نے بھی بحوالہ انوار الاسلام صفحہ ۶ ہمارے اس دعوی کی تصدیق کی ہے۔ (دیکھو آئینہ حق نما۔ صفحہ ۶۶)۔ پس جب تک پیش گوئی کا آثر مقدم فرد پر نہ ہوگا باقی افراد کو کون دیکھے گا۔

دوسرا عذر۔ جو عام طور پر مریدوں میں مقبول اور زبان زد ہے، یہ ہے کہ آتھم کی موت اس لئے نہیں ہوئی کہ اس نے حق کی طرف رجوع کیا تھا۔ اور حق کی طرف رجوع کرنے کے یہ معنی بتلاتے ہیں کہ آتھم کے دل پر پیش گوئی نے اثر کیا وہ اس پیش گوئی کی عظمت کی وجہ سے دل میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے غم سے شہر بشہر پھرتا رہا۔ (دیکھو اشتہارات ہزاری، دو ہزاری، سہ ہزاری، چہار ہزاری، انوار الاسلام۔ص ۴ وغیرہ۔خزائن۔ ج ۹ ص ۴)

اس مضمون کی تفصیل سے مرزا جی نے مسلم، غیر مسلم کے ایسے کان بھر دیئے ہوئے ہیں کہ ہمیں ان کے کلام کی توضیح یا تفسیر کرنے کی حاجت نہیں۔

اسکا جواب۔ اول رجوع الی الحق کے معنی جیسے عام فہم اس کلام سے سمجھے جاتے ہیں یہ ہیں کہ آتھم اگر اسلام میں داخل ہو جائے تو بسزائے موت ہاویہ سے بچایا جائے گا کیونکہ یہ امر بالکل بدیہی ہے کہ ہر ایک مذہب دار دوسرے کو ناحق پر جانتا ہے۔ اور کسی غیر کا اپنے مذہب کی طرف آجانے کا نام رجوع الی الحق رکھتا ہے، خاص کر دوران مباحثہ میں تو یہ لفظ بالکل انہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اگر ہم مرزا جی کی اسی پیش گوئی کے الفاظ پر غور کریں تو ان سے بھی یہی معنی مستنبط ہوتے ہیں چنانچہ مرزا جی، آتھم کی نسبت لکھتے ہیں:

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔،

اور اپنی نسبت لکھتے ہیں:

جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے۔،

اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ جس امر میں فریقین (مرزا و آتھم) کا مباحثہ تھا، اس امر میں آتھم اگر مرزا صاحب کا ہم خیال ہو جائے گا تو پندرہ ماہ کے اندر موت سے بچ رہے گا، ورنہ نہیں۔ ہمارے اس بیان کی تائید مرزا جی کے ایک مقرب حواری کی تحریر سے بھی ہوتی ہے جو مرزا جی کے ملاحظہ سے گذر کر چھپی ہوئی ہے وہ لکھتے ہیں:

مسٹر آتھم کی نسبت یہ پیش گوئی کی کہ اگر وہ جھوٹے خدا کو نہیں چھوڑے گا تو پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ (عسل مصفی۔ص ۵۸۵)

ان معنی پر مرزا جی خود بھی رسالہ انجام آتھم میں دستخط کر چکے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

کہ پیش گوئی میں صاف شرط موجود تھی کہ اگر وہ (آتھم) عیسائیت پر مستقیم رہیں گے اور ترک استقامت کے آثار نہیں پائے جائیں گے اور ان کے افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت نہیں ہوگا تو صرف اس حالت میں پیش گوئی کے اندر فوت ہوں گے

(صفحہ ۱۳) (افسوس کہ یہاں فوت کا لفظ بولا گیا۔..حافظہ نباشد کی مثال ہے۔ثناء اللہ)

حکیم نور الدین صاحب لکھتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کی کسی تحریر سے نکال کر دکھایئے کہ حضرت اقدس نے یہ کہا ہو کہ وہ،
آتھم، ترک عیسائیت کر کے ان کے ہم مذہب ہو جائے گا۔ (آئینہ حق نما۔ص ۷۷)

تعجب ہے کہ حکیم صاحب نے انجام آتھم کی یہ عبارت نہیں دیکھی۔ اس میں دو لفظ ہیں ۔ا۔عیسائیت پر ترک استقامت۔۲۔رجوع الی الحق۔ ان دونوں لفظوں کو ملانے سے صاف ثابت ہے کہ آتھم عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرے گا تو موت سے بچے گا۔

پس جب کہ مفہوم اور منطوق پیش گوئی کا صریح یہی ہے کہ اگر آتھم نے رجوع بحق کیا یعنی مرزا جی سے مذہب میں موافق ہو گیا اور عیسائیت کو چھوڑ بیٹھا تو موت کی سزا سے بچ رہے گا، پھر کون نہیں جانتا کہ وہ مرزا جی کے موافق جیسا کچھ ہوا عیاں را چہ بیان۔ ہاں مرزا جی بھی بلا کے پر کالے ہیں، آتھم پر دعوی کرتے ہیں کہ اگر تم نے رجوع نہیں کیا تو قسم کھاؤ۔ ایک ہزار، بلکہ دو ہزار، بلکہ تین ہزار، بلکہ چار ہزار انعام پاؤ۔لیکن مضمون قسم کا ایسا بتلاتے ہیں جو رجوع سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتا بلکہ بالکل اس قصے کے مشابہ ہے جو کسی مولوی صاحب نے کسی شہدے کو نصیحت کرتے ہوئے نماز کی بابت تاکید کی، تو شہدے نے کہا کہ آپ نے ایک دفعہ دوستوں کی دعوت کی تھی تو کھانے میں نمک زائد نہیں ڈالا تھا؟ مولوی صاحب بے چارے حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ اس کلام کو میرے کلام سے کیا تعلق ہے؟ شہدے نے کہا، بات سے بات نکل آتی ہے۔

یہی کیفیت مرزا جی کی ہے۔ کہاں رجوع الی الحق اور کہاں پیش گوئی سے موت کا ڈر۔ مضمون قسم کا صرف یہ چاہتے ہیں کہ:

اسلامی صداقت سے (یعنی میری پیش گوئی سے) خائف نہیں ہوئے۔

(اشتہار چار ہزاری وغیرہ۔ص ۱)

ایک جگہ کی عبارت ہم ساری کی ساری نقل کرتے ہیں جو بحکم، جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا۔نہائت ہی شیریں اور مزیدار ہے۔فرماتے ہیں:

بعض مخالف مولوی نام کے مسلمان اور ان کے چیلے کہتے ہیں کہ جب کہ ایک مرتبہ عیسائیوں کی فتح ہو چکی تو پھر بار بار آتھم صاحب کا مقابلہ پر آنا انصافاً واجب نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اے بے ایمانو! نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو! کیا پیش گوئی کے دو پہلو نہیں تھے۔پھر کیا آتھم صاحب نے دوسرا پہلو رجوع الی الحق کے احتمال کو اپنے افعال اور اقوال سے آپ قوی نہیں کیا۔کیا وہ نہیں ڈرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے کیا انہوں نے اپنی زبان سے ڈرنے کا اقرار نہیں کیا (اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ص ۵)

خلاصہ یہ کہ آتھم جو اپنے دل میں خوف زدہ ہوا کہ میں کہیں مر نہ جاؤں چنانچہ اسی خوف سے وہ امرتسر سے فیروز پور کبھی لدھیانہ بھاگتا پھرا، یہی اس کا رجوع ہے لیکن سمجھتے ہیں کہ اس خوف کو جو عموماً ہر آدمی کو ایسے موقع پر طبعًا ہوتا ہے رجوع بمعنی مسلمان ہونے یا بالفاظ دیگر مرزاجی سے موافقت کر لینے سے کیا نسبت ہے (مرزاجی کو جب سے پنڈت لیکھ رام کے مرنے پر دھمکی کے خطوط پہنچے تو ایسا انتظام کیا رکھا کہ کوئی اجنبی آدمی یک بیک حضور میں نہیں پہنچ سکتا۔ سیر کو جاتے وقت جب تک کثیر جماعت ساتھ نہ ہو، سیر مشکل ہے۔ کیا یہ بھی رجوع ہے، حالانکہ الہام ہے کہ تو ۸۰ برس یا کچھ کم وبیش زندہ رہے گا اور یہ بھی الہام ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ، بلکہ گورنمنٹ کے حضور ایک درخواست بھی دی تھی کہ قادیان میں چند سپاہی میری حفاظت کے لئے رکھے جائیں۔ ایسا ہی آتھم کو بھی خوف ہوا ہوگا جس کا اس نے اظہار بھی کر دیا دیکھو اخبار نور افشان۔ ستمبر اکتوبر ۱۸۹۴ء)۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ آتھم کو موت اندیشہ ہوا ہوگا اور یقیناً ہوا ہوگا۔ اور اس خوف سے سے ان نے ہر ایک تدبیر سے کام لیا۔ مگر نہ اس لئے کہ وہ آپ کی پیش گوئی کو خدا کی طرف سے ضرور شدنی سمجھتا تھا بلکہ اس لئے کہ موت کو امر طبعی جانتا تھا۔ لیکن موت کے تصور پر اس کو یہ بھی خیال تھا کہ آپ اور آپ کے ہوا خواہ بغلیں بجائیں گے اس دعوی کی شہادت میں ہمارا بیان تو آپ کا ہے کو سنیں گے آپ ہی کے مخلص مرید شیخ نور احمد مالک مطبع ریاض ہند امرتسر کی شہادت پیش کرتے ہیں۔

لا تکتموا الشّھادۃ ۔ میں ایک دفعہ کچہری سے آرہا تھا کہ ڈپٹی آتھم اپنی بغیچی صاف کرا رہا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا کرا رہے ہو؟ اس نے کہا صفائی کرا رہا ہوں مبادا کوئی سانپ ڈس جائے تو تم کہنے لگو کہ پیش گوئی سچی ہوگئی۔

العبد شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر

اس بیان سے نیز آتھم کے مضامین مندرجہ اخبار نور افشاں ۱۸۹۳ء سے اس کے خوف کا مضمون صاف سمجھ میں آتا ہے کہ وہ آپ کی پیش گوئی کو تو ایک معمولی بازاری گپ جانتا تھا۔ البتہ موت کے مجہول العلم ہونے کی وجہ سے ہراساں تھا کہ مبادا اس کی اتفاقی موت پر آپ اپنی پیش گوئی کی صداقت سمجھ لیں۔ بھلا مرزاجی! اگر وہ آپ کی پیش گوئی کو خدا کی طرف سے سمجھ کر ڈر جاتا تو اس کی روک تھام کیوں کرتا۔ اور اگر محض ایسا خوف بھی آپ کے نزدیک رجوع الی الحق یعنی فریق مخالف سے موافقت کرنے کے مساوی ہے تو آپ پرلے درجے کے آریہ ہیں۔ جو آریوں کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی دھمکی پر گورنمنٹ سے امداد اور حفاظت کی درخواست کرتے تھے کہ کہیں آریہ مجھے مار نہ ڈالیں ۔ (دیکھو درخواست اسمی گورنمنٹ)

(ہم مانتے ہیں کہ انذاری عذاب نہ صرف ملتوی ہو جاتا ہے بلکہ مرفوع بھی ہو جاتا ہے لیکن ایسے التواء یا رفع کے لئے اس عذاب سے ڈر جانا اور خاص کر ایسا ڈرنا جیسا کہ آتھم ڈرا، ہرگز کافی نہیں ۔ مرزا جی ہمیشہ حضرت یونسؑ کی قوم کا حوالہ بتایا کرتے ہیں مگر افسوس کہ اس میں بھی تجدید سے نہیں رکتے ۔ اس قصہ کا مضمون بالکل ہماری تائید اور مرزا جی کی تردید کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہے فلولا کانت قریة آمنت فنفعها ایمانها الّا قوم یونس لمّا آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدّنیا و متّعنا هم الی حین ۔ اس آیت میں صاف صریح مذکور ہے کہ حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹل گیا ۔ لیکن کب ٹلا ؟ جب وہ ایمان لے آئی ۔ پس اگر آتھم بھی ایمان لے آیا ہوتا تو آپ کی وہ عزت جو ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہوئی تھی، کیوں ہوتی ؟)

حکیم نور الدین صاحب آئینہ حق نما صفحہ ۷۵ میں لکھتے ہیں کہ آتھم نے رجوع کیا، اس لئے موت سے بچ رہا ۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :

جب کہ پیش گوئی میں یہ شرط ہے کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے تو سزائے موت سے بچایا جائے، اس کا بچ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس نے رجوع کیا ۔

کیا ہی عالمانہ دلیل ہے کہ مخالف کو معتقد کی جگہ فرض کر کے لکھی گئی ہے ۔ جناب یہ اس شخص کے نزدیک صحیح ہو سکتی ہے جو مرزا قادیانی کا معتقد ہو، بات بات پر مرحبا ، صلّ علی کہنے کا عادی ہو ۔ لیکن جو شخص دیکھتا ہے کہ رجوع بھی محسوس نہیں ہوا اور آتھم موت سے بچ بھی رہا تو کیا وہ یہ نہ سمجھے گا کہ یہ پیشگوئی سرے سے غلط ہے، اسے کیا مطلب کہ وہ اس کی تاویلات گھڑے ۔ حکیم صاحب کی اصطلاح میں اس کا نام مصادر علی المطلوب ہے ۔ ہم مانتے ہیں کہ سزائے موت سے بچ جانا رجوع کی دلیل ہو سکتی ہے لیکن اس صورت میں جب آپ کسی قطعی دلیل سے یہ ثابت کر دیں کہ ان دو مفہوموں ، رجوع اور سزائے موت میں انفصال حقیقی ہے کہ تیسرے کا دخل نہیں ۔ جب تک آپ یہ ثابت نہ کریں ہمارا حق ہے کہ ہم تیسری صورت کے قائل ہوں ۔ یعنی نہ اس نے رجوع کیا، نہ موت سے مرا، بلکہ الہام سرے سے غلط تھا، اور یہی صحیح ہے ۔

لیجئے ہم آپ کی خاطر یہ بھی مان لیتے ہیں اور فرض کئے لیتے ہیں کہ آتھم آپ کی پیشگوئی ہی سے ڈرا اور محض اسی لئے ڈرا کہ اس نے پیش گوئی کو خدائی الہام اور آپ کو سچا ملہم سمجھا ۔ تاہم اس کا یہ سمجھنا رجوع الی الحق نہیں ہو سکتا ۔ اور اس قابل نہیں کہ عذاب میں تاخیر کا موجب ہو ۔ افسوس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ مجدد تو بنتے ہیں لیکن علم حدیث سے ایسے مانوس ہیں جیسے برہمن گائے کے گوشت سے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جس حدیث کو کسی کتاب سے نقل کرتے ہیں چونکہ علم میں پورا تبحر اور قادر الکلامی نہیں، علاوہ اس کے صاحب الغرض مجنون بھی صادق ہے، اس لئے عموماً ترجمے غلط مضامین اغلاط ہوتے ہیں (مثال کے طور پر اما مکم منکم اور کسوف خسوف والی حدیثیں موجود ہیں جن کی تفصیل کو تطویل چاہیے)۔ سنئے ہم آپ کو صحیح بخاری (کتاب المغازی) سے ایک حدیث سناتے ہیں:۔

عن سعد بن معاذ انّه کان صدیقا لّامیۃبن خلف و کان امیه اذا مرّ بالمدینۃ نزل علی سعد و کان سعد اذا مرّ بمکۃ نزل علی امیۃ۔ فلمّا قدم رسول اللّٰه ﷺ المدینۃ انطلق سعد معتمراً فنزل علی امیۃ بمکۃ فقال لامیۃ انظر لی ساعۃ خلوۃ لعلّی ان اطوف بالبیت فخرج به قریباً من نصف النّهار فلقیهما ابو جهل فقال یا ابا صفوان من هذا معک؟ فقال هذا سعد۔ فقال له ابو جهل الا اراک تطوف بمکۃ آمنا و قد آویتم الصباۃ و زعمتم انکم تنصرونهم و تعینونهم اما و اللّٰه لو لا انک مع ابی صفوان ما رجعت الی اهلک سالماً۔فقال له سعد و رفع صوته علیه اما و اللّٰه لئن منعتنی هذا لامنعنک ما هو اشدّ علیک منه طریقک علی المدینۃ۔ فقال له امیۃ لا ترفع صوتک یا سعد علی ابی الحکم سید اهل الوادی۔ فقال سعد دعنا عنک یا امیۃ فو اللّٰه لقد سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول انهم قاتلوک۔ قال بمکۃ؟ قال لا ادری۔ ففزع لذلک امیۃ فزعاً شدیداً فلمّا رجع امیۃ الی اهله فقال یا امّ صفوان الم تری ما قال لی سعد قالت و ما قال لک۔ قال زعم انّ محمداً (ﷺ) اخبرهم انّهم قاتلی فقلت له بمکه قال لا ادری فقال امیۃ و اللّٰه لا اخرج من مکه فلما کان یوم بدر استنفر ابوجهل النّاس قال ادرکوا عیرکم فکره امیۃ ان یخرج فاتاه ابو جهل فقال یا ابا صفوان انک متی ما یراک الناس قد تخلفت و انت سید اهل الوادی تخلفوا معک فلم یزل به ابو جهل حتّی قال اما اذ غلبتنی فو اللّٰه لاشترین اجود بعیر بمکه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثمّ قال امیہ یا ام صفوان جھزینی فقالت لہ یا ابا صفوان و قد نسیت ما قال لک اخوک الیثربی قال لا و ما ارید ان اجوز معھم الا قریباً فلما خرج امیۃ اخذ لا ینزل منزلاً الّا عقل بعیرہ فلم یزل بذلک حتی قتلہ اللّٰہ ببدر (صحیح بخاری کتاب المغازی۔ باب ذکر النبی من یقتل ببدر۔ ج ۲ ص ۵۶۳۔ حدیث ۳۹۵۰)

مختصر مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ سعدؓ بن معاذ اپنے ایک دوست امیہ بن خلف کے پاس مکہ میں اترا کرتے تھے جو مشرک تھا۔ ایک دفعہ سعد کو کعبہ شریف میں ابوجہل نے طواف کرتے دیکھا اور امیہ کو ڈانٹا کہ مسلمانوں کو اپنے شہر میں جگہ دے کر آرام سے طواف کراتے ہو۔ سعدؓ نے بھی برابر کا جواب دیا۔ اس پر امیہ نے سعدؓ سے کہا خاموش رہو یہ اس شہر کا سردار ہے۔ سعدؓ نے امیہ سے کہا اللہ کی قسم میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ کسی دن مسلمانوں کے ہاتھ سے تو نے قتل ہونا ہے۔ امیہ نے کہا مکہ میں؟ سعدؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔ پس امیہ سن کر سخت گھبرایا۔ امیہ نے اللہ کی قسم کھائی کہ میں مکہ سے کہیں باہر نہیں نکلونگا۔ جب بدر کی لڑائی کا موقع آیا تو ابوجہل نے لوگوں کو جمع کیا اور امیہ سے کہا کہ اگر تیرے جیسے رئیس کو لوگ پیچھے ہٹا ہوا دیکھیں گے تو تیرے ساتھ وہ بھی ہٹ رہیں گے۔ آخر ابوجہل کے جبر سے اس نے ہاں کر دی تو اسکی بیوی نے اسے یاد دلایا کہ تیرا مدنی دوست سعدؓ جو تجھے کہہ گیا تھا تو اسے بھول گیا۔ امیہ نے کہا میں تھوڑی دور تک ان کو رخصت کرنے جاؤنگا چنانچہ وہ جس منزل پر ٹھہرتا اپنے اونٹ کو قابو رکھتا کہ موقع پا کر جلد واپس جا سکے۔ آخر خدا نے اسے بدر کی لڑائی میں قتل کرایا۔

کہیے! امیہ بن خلف دل سے آتھم سے زیادہ ڈرا، یا نہیں اور پھر باوجود اس خوف اور دلی یقین کے اس کے حق میں کیا کہا جاوے گا کہ اس نے رجوع بحق کیا۔ کیا امیہ سے انذاری پیش گوئی متخلف ہوئی۔ نیز کہیے کہ آپ نے اس حدیث کو کبھی دیکھا؟ اور دیکھ کر اس پر غور بھی کیا؟ اور اس وقت سے پہلے اس کا کوئی جواب بھی گھڑا؟۔

ہم مانتے ہیں کہ انذاری عذاب نہ صرف ملتوی ہو جاتا ہے بلکہ مرفوع بھی ہو جاتا ہے لیکن ایسے التواء یا رفع کے لئے اس عذاب سے ڈر جانا اور خاص کر ایسا ڈرنا جیسا کہ آتھم ڈرا، ہرگز کافی نہیں۔ مرزا قادیانی ہمیشہ حضرت یونسؑ کی قوم کا حوالہ دیا کرتے تھے مگر افسوس کہ اس میں بھی تجدید سے نہیں رکتے۔ اس قصہ کا مضمون بالکل ہماری تائید اور مرزا قادیانی کی تردید کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ارشاد ہے:

فلو لا کا نت قر یۃ آ منت فنفعھا ایما نھا الا قو م یو نس۔ لمّا آ منوا کشفنا عنھم عذا ب الخز ی فی الحیوۃ الدّ نیا و متّعناھم الی حین۔

(یونس: ۹۸) تو کیوں نہ کوئی بستی ایمان لائی ہوتی جس کو ایمان سے نفع بھی ہوتا مگر یونس کی قوم۔ جب وہ ایمان لا چکے تو ہم نے یہ ذلت کا عذاب ان سے دنیا میں دور کر دیا اور ایک وقت تک ان کو آسودگی سے متمتع کیا)

اس آیت میں صاف اور صریح مذکور ہے کہ حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹل گیا۔ لیکن کب ٹلا؟ جب وہ ایمان لے آئے۔ پس عبداللہ آتھم بھی ایمان لے آیا ہوتا تو آپ کی وہ عزت جو ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہوئی تھی، کیوں ہوتی؟

حکیم نورالدین صاحب نے اس حدیث کے مذکورہ بالا ترجمہ کی نسبت اپنے ترجمہ کو ترجیح دی ہے جس کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کی، جس سے ہمیں بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد آپ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

اس ساری حدیث میں رجوع الی الحق کی شرط کہاں ہے۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۸۶)۔

، ہم حیران ہیں کہ حکیم صاحب کے حافظہ کی بابت کہاں تک شکایت کریں۔ اسی اپنی کتاب کے صفحہ ۳۱ پر عام قاعدہ لکھتے ہیں جس کا مطلب صاف ہے کہ انذاری پیش گوئیوں میں گو رجوع الی الحق کی شرط مذکور نہ ہو، تاہم ملحوظ ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی بھی اس قاعدے کو کئی ایک جگہ لکھ چکے ہے اور منہاج نبوۃ قرار دے چکے ہیں۔ حکیم صاحب نے تو اس مضمون پر کئی صفحات (صفحہ ۳۱ سے ۴۶ تک) سیاہ کئے ہیں مگر جوں ہی صفحہ ۸۶ پر پہنچے، تو یہ اصول سرے سے بھول گئے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اگر آتھم نہیں ڈرا تو قسم کھائے، چار ہزار روپیہ انعام پاوے۔ آتھم نے عذر کیا کہ انجیل متی باب ۵ میں قسم کھانے سے منع آیا ہے۔ اس پر مرزا جی نے کئی ایک ایسے حوالے اس کو سنائے کہ عیسائیوں کے پیشواؤں نے عدالت میں قسمیں کھائیں۔ ڈپٹی آتھم نے جواب دیا کہ اگر مجھے حلف کرانا چاہو تو عدالت میں طلب کرو۔ عدالت کے جبر سے قسم کھا لونگا (دیکھو نور افشان ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء)۔ ایسے معقول جواب سے مرزا جی جیسے معقول پسندوں کو بھلا کیا تسلی ہوسکتی تھی۔ آپ لکھتے ہیں:

گویا ان کا ایمان عدالت کے جبر پر موقوف ہے (اشتہار چار ہزار۔ صفحہ ا۔ مجموعہ اشتہارات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ج ۲ حاشیہ ص ۹۱)

اس سے بڑھ کر معقول جواب ڈاکٹر کلارک امرتسری نے دیا تھا کہ:

ہم کہتے ہیں مرزا صاحب مسلمان نہیں، اگر مسلمان ہیں تو مجمع عام میں سور کا گوشت کھائیں۔ اگر کہیں کہ سور کا گوشت کھانا مسلمانوں کو حرام ہے اس سے اسلام کا ثبوت کیسے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح بالاختیار حلف اٹھانا عیسائیوں کو منع ہے۔ پس جب آتھم پکا عیسائی ہے تو وہ اپنی عیسائیت کا ثبوت قسم سے نہیں دے سکتا جس طرح آپ اپنے اسلام کا ثبوت سور کھانے سے نہیں دے سکتے (اشتہار ہنری کلارک طبع نیشنل پریس امرتسر)

مگر میں پوچھتا ہوں کہ مرزا جی کو آتھم پر قسم دینے کا حق ہی کیا تھا۔ کیا کوئی آیت یا حدیث اس بارے میں ہے کہ کوئی کافر اگر اپنے نفس پر التزام کرے اور اسلام سے انکاری ہو تو اس کو قسم دینی چاہیے؟ جیسے قرضدار عدالت میں انکار کرے اور مدعی کے پاس ثبوت دعوی نہ ہو تو مدعا علیہ کو قسم دی جاتی ہے کہ میں نے اس کا کچھ نہیں دینا۔ اسی طرح کوئی حدیث اس مضمون کی تجدید کی ہو، تو اطلاع بخشیں۔ جب یہ اسلام بلکہ کسی مذہب کا مسئلہ نہیں ہے کہ منکر مذہب کو انکار مذہب پر قسم دینی چاہیے تو آتھم کو قسم دینے کا آپ کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کاش کہ آپ اسی حدیث الیمین علی من انکر پر قیاس کر کے آتھم سے حلف دلاتے تو بھی ایک بات ہوتی۔ گو یہ قیاس بھی قیاس فاسد ہی ہوتا جس کے جواب میں آپ کے مخلص اور بات بنانے والے کہ سکتے کہ المجتهد قد یصیب و قد یخطی۔ مگر یہاں تو یہ غضب ہے کہ اس مجدد کی تجدید نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ حدیث سے کوئی مطلب ہی نہیں، خود ہی احکام ایجاد کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

آتھم کا بیان بحیثیت شاہد مطلوب ہے نہ بحیثیت مدعا علیہ۔

(اشتہار انعامی تین ہزار۔ ص ۲۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۲ ص ۶۶)

پس اگر مرزا جی کا کوئی مرید اس حدیث سے استدلال کر کے آتھم کو حلف دلانا تجویز کرے تو وہ مجاز نہ ہوگا کیونکہ اس حدیث کی رو سے مدعا علیہ پر، وہ بھی دیوانی (لین دین کے) معاملہ میں قسم ہے اور آتھم پر تو مرزا جی بحیثیت گواہ قسم دینا چاہتے ہیں۔ گو یہ منطق بھی ہماری سمجھ سے بالا ہے کہ آتھم گواہ ہے یا کیا؟

مرزا جی اپنے دعوی پر کہ آتھم نے رجوع بحق کیا تھا، یہ دلیل دیتے ہیں کہ، جب سے اس نے پیش گوئی سنی تھی عیسائیت کی حمایت میں ایک سطر بھی نہیں لکھی۔ پس یہی اس کے رجوع کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت ہے۔ (انجام آتھم۔ ص۱۲)۔

حالانکہ یہ بات بالکل غلط، سراسر جھوٹ ہے، مباحثہ کے بعد وہ حسب لیاقت برابر مخالف تحریریں شائع کرتا تھا مگر آپ کے ملہم کو خبر نہیں ہوئی یا اس نے دانستہ آپ کو نہیں بتلایا۔ اسلام ہی کے مخالف نہیں رہا بلکہ ان تحریروں میں وہ ذات شریف (مرزا) پر بھی صلواتیں سناتا رہا۔ خلاصہ مباحثہ میں، جو مباحثہ کے بعد اس کی تصنیف ہے، لکھتا ہے:

مرزا صاحب کے ایک شاگرد مولوی نظام الدین ملتانی نے جو حمایت اپنے استاد کے بعد اس مباحثہ کے آئے تھے، اثنائے گفتگو تثلیث میں کہا کہ میں پورا دہریہ ہوں۔ اس پر راقم نے پوچھا تب تو اشیاء محدود الوجود کو حد کس نے لگا دی۔ جس کا جواب حضرت نے حیرانی اور طرح دہی کے سوا اور کچھ نہ دیا اور یہ بھی فرمایا کہ منزل کا ملاں کشف باطنی ہی ہے۔ پس ایسے مجذوب منشوں کو ہم مسئلہ تثلیث وتوحید کیا سمجھا سکتے تھے بجز دعائے خیر کے۔ فقط۔ (خلاصہ مباحثہ۔ ص۴)۔

نیز ڈپٹی آتھم لکھتا ہے:

توحید محض کے عاشقاں سے پہلا سوال تو یہی ہے کہ وہ کوئی ایسی شئے دکھلا دیں، اگر سکتے ہوں، جو مجموعہ متعدد صفات کے سوا کچھ اور بھی ہو۔ (خلاصہ مباحثہ۔ ص۳)

ان دونوں حوالوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آتھم مباحثہ کے بعد برابر اسلام کے خلاف لکھتا اور کہتا رہا، اور خاص مسئلہ توحید میں (جس میں مرزا جی اور آتھم کا پندرہ روز مباحثہ رہا تھا) تمام مسلمانوں سے مخالف اور تثلیث پر برابر جما ہوا تھا جو صریح اسلام کی نقیض ہے۔ پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۸ پر اپنے اعتراضات کو جو اس نے آپ کے مقابل اسلام پر کئے تھے نقل کر کے آپکے جوابات کو فضول بتلاتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

ان امور کا خاص جواب من جانب مرزا صاحب کے وہی نبوت آں حضرت (مرزا) کی تھی کہ آج سے جو ۵ جون ۱۸۹۳ء کی ہے پندرہ مہینے کے اندر جو فریق ناراست ہی رہے گا داخل جہنم ہو جائے گا۔ آئینہ کمالات اسلام مصنفہ آنجناب میں گویا خدا یوں کہتا ہے کہ: اے غلام احمد! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (بشرح آنجناب)، یعنی تو میرے دست قدرت سے نکلا ہے اور میں تیرے کمال سے جلال پاتا ہوں۔ ہم کو تو اس آئینہ میں چہرہ کسی دہریہ یا ہمہ اوست کا جو برادر توام دہریہ کا ہے نظر آتا ہے۔ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات ایسے شخص (مرزا) کے ممتحن ایمان ہی ہیں، نہ مطمئن اطمینان جو تصدیق کذب کی کرتے۔ (خلاصہ۔ص ۸)

اس اخیر فقرے میں آتھم نے کھلے لفظوں میں مرزا جی کو دجال اور جھوٹا بھی کہا ہے کیونکہ اس نے انجیل کے اس مقام کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں حضرت مسیح نے فرمایا ہے:

بہت سے جھوٹے نبی آویں گے۔ (انجیل متی باب ۲۴۔آیت ۱۲)

And many false prophets will appear and deceive many people. (Matthew 24:12)

کہیے مرزا جی! آپ کو دجال یا کذاب کہنا بھی اسلام کے خلاف ہے یا موافق ہے۔ پھر تعجب ہے کہ آپ کے تمام مباحثہ کو فضول سمجھتا ہے اور آپ کو کھلے لفظوں میں دجال لکھتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ اس نے خاموش رہ کر رجوع کا ثبوت دیا ہے۔ کیا توحید کے خلاف تثلیث کا قائل ہو اور ذات شریف کو دجال کہے، تو بھی رجوع بحق ہے، اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ آپ کے متنازعہ مسئلہ میں اپنا خیال چھوڑ کر آپ کا ہم خیال ہو گیا؟ علاوہ اس کے یہ کیا دلیل ہے کہ چونکہ اس نے عیسائیت کی حمایت میں کچھ نہ لکھا اس لئے وہ عیسائی نہ تھا۔ کیا کسی مذہب کی حمایت میں تصنیف نہ کرنا اس مذہب کے ترک یا روگردانی کی دلیل ہے؟ کیا آپ کی جماعت کے لکھے پڑھے تمام ہی آپ کی تائید میں لکھتے رہتے ہیں؟ تو کیا نہ لکھنے والے آپ کو چھوڑ بیٹھے؟

افسوس ہے حکیم نورالدین صاحب نے ہمارے اس جواب کو دیکھا بھی نہ ہوگا اس لئے اپنے آئینہ حق نما میں اس کے پاس سے چپکے سے گذر گئے۔

اس پیش گوئی نے مرزا جی کو حیران کر رکھا ہے کہ انہیں مطلق خبر نہیں کہ میں کیا لکھتا ہوں جو کچھ منہ پر آیا کہہ یا حمقاء آمنّا و صدقنا فاکتبنا مع الصّادقین کہنے کو تیار ہیں۔ آپ کشتی نوح کو بے بانس چلاتے ہوئے (صفحہ ۶ پر) لکھتے ہیں کہ

پیشگوئی میں صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کریگا تو پندرہ مہینے میں نہیں مرے گا۔ سو اس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستّر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینہ تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا اور پیش گوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو دجال کہا تھا۔ لہٰذا اس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا، مگر مر گیا۔ یہ اسلئے ہوا کہ پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا،سو وہ پہلے مر گیا۔

ناظرین کیسی ہوشیاری یا مکاری ہے کہ آتھم کی پیش گوئی کی بنا یہ بتلائی ہے کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو دجال کہا تھا، حالانکہ پیش گوئی کے الفاظ میں ان معنی کی طرف اشارہ بھی نہیں۔

ناظرین صفحات سابق میں پیش گوئی کے الفاظ پڑھیں، دیکھئے تو کس تشریح کے ساتھ لکھا ہے کہ

جو فریق عمداً جھوٹ اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ ۱۵ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرا جاوے گا۔

کجا عاجز انسان کو خدا بنانا، کجا آنحضرت ﷺ کو دجال کہنا۔ یہ ہے مرزا جی کی حرکت مذبوحی جس سے ان کی بے بسی نمایاں ہے۔ سچ ہے لو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلا فاً کثیراً۔ یعنی جو کلام خدا کی طرف سے القاء اور وحی نہ ہو، اس میں بہت ہی بڑا اختلاف ہوتا ہے۔ اور یہی اختلاف اس کے کذب کی دلیل ہے۔

حیرت انگیز چالاکی سے مرزا جی اپنی اس پیش گوئی کی توضیح یوں کرتے ہیں کہ اگر آتھم رجوع بحق نہ کرے گا تو ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ یعنی اس کا رجوع بحق کرنا ہاویہ میں گرائے جانے کو مانع ہے۔ گویا ان دونوں باتوں میں تضاد کا علاقہ ہے، جیسے رات اور دن میں یا سیاہ اور سفید میں، کہ ایک کے ہوتے ہوئے دوسرے کا ہونا ممکن نہیں، بلکہ نہ ہونا ضرورت ہے۔ یعنی ہاویہ اسی صورت میں ہوگا کہ رجوع نہ ہو اور اگر رجوع ہوا تو ہاویہ نہ ہوگا۔ پس ناظرین اس تقریر کو ذہن نشین کر کے مرزا جی کی عبارت مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھیں کہ مرزا جی کس ہوشیاری سے بکف چراغ داشتہ، دونوں ضدوں (رجوع اور ہاویہ) کو ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ پس سنو۔

آتھم نے اپنے اس خوف زدہ ہونے کی حالت سے جس کا اس کو خود اقرار بھی ہے جو نور افشاں میں شائع ہو چکا ہے بڑی صفائی سے یہ ثبوت دے دیا ہے کہ وہ ضرور ان ایام میں پیش گوئی کی عظمت سے ڈرتا رہا یعنی اس نے اپنی مضطربانہ حرکات اور افعال سے ثابت کر دیا کہ ایک سخت غم نے اس کو گھیر لیا ہے اور ایک جانکاہ اندیشہ ہر وقت اور ہر دم اس کے دامنگیر ہے جسکے ڈرانیوالے تمثلات نے آخر اس کو امرتسر سے نکال دیا۔

واضح ہو کہ انسان کی ایک فطری خاصیت ہے کہ جب کوئی سخت خوف اور گھبراہٹ اس کے دل پر غلبہ کر جائے اور غایت درجہ کی بے قراری اور بے تابی تک نوبت پہنچ جائے تو اس خوف کے ہولناک نظارے طرح طرح کی تمثلات میں اس پر وارد ہونے شروع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتے ہیں اور آخر وہ ڈرانے والے نظارے مضطربانہ حرکت اور بھاگنے کی طرف مجبور کرتے ہیں۔ اسی کی طرف توریت، استثناء میں بھی اشارہ ہے کہ قوم اسرائیلی کو کہا گیا کہ جب نافرمانی کرے گا اور خدا تعالیٰ کے قوانین اور حدود کو چھوڑ دے گا تو تیری زندگی تیری نظر میں بے ٹھکانہ ہو جائے گی اور خدا تجھ کو ایک دھڑکا اور جی کی غمنا کی دے گا اور تیرے پاؤں کے تلوے کو قرار نہ ہوگا اور تو جا بجا بھٹکتا پھرے گا۔ چنانچہ بارہا ڈرانے والی تمثلات نبی اسرائیل کی نظر کے سامنے پیدا ہوئے اور خوابوں میں دکھائی دیئے جن کے ڈر سے وہ اپنے جینے سے ناامید ہو گئے۔ اور مجنونانہ طور پر شہر بشہر بھاگتے پھرے۔ غرض یہ ہمیشہ سے سنت اللہ ہے کہ شدت خوف کے وقت کچھ کچھ ڈرانے والی چیزیں نظر آجایا کرتی ہیں اور جیسے جیسے بے آرامی اور خوف بڑھتا جاتا ہے وہ تمثلات شدت اور خوف کے ساتھ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ اب یقیناً سمجھو کہ آتھم کو انذاری پیش گوئی سننے کے بعد یہی حالت پیش آئی۔

(ضیاء الحق۔ ص ۱۲۔ ۱۳۔ خزائن ج ۹ ص ۲۶۰، ۲۶۱)

یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح یونسؑ کی قوم کو ملائک عذاب کے تمثلات میں دکھائی دیتے تھے، اسی طرح ان کو بھی سانپ وغیرہ تمثیلات دکھائی دیتے۔ مگر ساتھ ہی ضروری طور پر اس بات کو ماننا پڑتا ہے کہ جس شخص کا خوف ایک مذہبی پیش گوئی سے اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کو سانپ وغیرہ ہولناک چیزیں نظر آویں یہاں تک کہ وہ ہراساں اور ترساں اور پریشان اور بے تاب اور دیوانہ سا ہو کر شہر بشہر بھاگتا پھرے اور سراسیموں اور خوف زدوں کی طرح جا بجا بھٹکتا پھرے، ایسا شخص بلاشبہ یقینی یا ظنی طور پر اس مذہب کا مصدق ہو گیا ہے جس کی تائید میں وہ پیش گوئی کی گئی تھی۔ اور یہی معنی رجوع الی الحق کے ہیں۔ اور یہی وہ حالت ہے جس کو بالضرور رجوع کے مراتب میں سے کسی مرتبہ پر محمول کرنا چاہیے اور میں جانتا ہوں کہ آتھم صاحب کا اس پیش گوئی سے جو دین اسلام کی سچائی کے لئے کی گئی تھی جس کے ساتھ رجوع بحق کی شرط بھی تھی اس قدر ڈرنا کہ سانپ نظر آنا اور نیزوں اور تلواروں والے دکھائی دینا، یہ ایسے واقعات ہیں جو ہر ایک دانش مند جو، ان کو نظر یکجائی سے دیکھے گا، وہ بلا تامل اس نتیجہ تک پہنچ جائے گا کہ بلاشبہ یہ سب باتیں پیش گوئی کے پر زور نظارے ہیں۔ اور جب تک کسی کے دل پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا خوف مستولی نہ ہو جو کمال درجہ تک پہنچ جائے تب تک ایسے نظاروں کی ہرگز نوبت نہیں آتی۔ جو شخص مکذب اسلام ہو اور حضرت عیسیٰؑ کے دور تک ہی الہام پر مہر لگا چکا ہو کیا وہ اسلامی پیش گوئی سے اس قدر ڈر سکتا ہے بجز اس صورت کے کہ اپنے مذہب کی نسبت شک میں پڑ گیا ہو اور عظمت اسلامی کی طرف جھک گیا ہو۔

(ضیاء الحق۔ص ۱۶۔۱۷؛ خزائن ج ۹ص ۲۶۴۔۲۶۵)

عبارت مذکورہ بالا صاف اور صریح لفظوں میں بتلا رہی ہے کہ آتھم نے رجوع کیا جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے اور اس کے رجوع بحق ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل پر خوف غالب ہوا جس کی وجہ سے وہ بھاگا پھرا۔ پس اس کا نتیجہ صریح یہ ہونا چاہیے تھا کہ آتھم ہاویہ سے بچا رہتا۔ مگر وہ بیچارہ باوجود ایسے رجوع کے ہاویہ سے محفوظ بھی نہ رہا۔ گویا اجتماع ضدین کا استحالہ اس کے حق میں احاطہ امکان میں آ گیا۔ اس دعوی کی دلیل کہ آتھم کو مرزا جی نے باوجود رجوع بحق کرنے کے بھی (اپنے مصنوعی) ہاویہ میں گرانا چاہا بلکہ گرا ہی دیا، مرزا کی عبارت ذیل ہے۔ غور سے سنو:

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ ان کے دامن گیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا۔ یہی اصل ہاویہ تھا اور سزائے موت اس کے کمال کیلئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں۔ بے شک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جس کو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا۔ (انوار الاسلام۔ ص ۵۔۶۔ خزائن ج ۹)

اور لکھتے ہیں:

پس اے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ ہاویہ میں گرنے کی پیش گوئی پوری نکلی اور اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی۔ ہاں اگر مسٹر عبداللہ آتھم اپنے پر جزع فزع کا اثر نہ ہونے دیتا اور اپنے افعال سے اپنی استقامت دکھاتا اور اپنے مرکز سے جگہ جگہ بھٹکتا نہ پھرتا اور اپنے دل پر وہم اور خوف اور پریشانی غالب نہ کرتا بلکہ اپنی معمولی خوشی اور استقلال میں ان تمام دنوں کو گذارتا، تو بے شک کہہ سکتے تھے کہ وہ ہاویہ میں گرنے سے دور رہا۔ مگر اب تو اس کی یہ مثال ہوئی کہ قیامت دیدہ ام پیش از قیامت۔ اس پر وہ غم کے پہاڑ پڑے جو اس نے اپنی تمام زندگی میں ان کی نظیر نہیں دیکھی تھی۔ پس کیا یہ سچ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ وہ ان تمام دنوں میں درحقیقت ہاویہ میں رہا۔ اگر تم ایک طرف ہماری پیش گوئی کے الہامی الفاظ پڑھو اور ایک طرف اس کے مصائب کو جانچو جو اس پر وارد ہوئے تو تمہیں کچھ بھی اس بات میں شک نہیں رہے گا کہ وہ بے شک ہاویہ میں گرا، ضرور گرا، اور اس کے دل پر وہ رنج اور غم اور بدحواسی وارد ہوئی جس کو ہم آگ کے عذاب سے کچھ کم نہیں کہہ سکتے۔

ہاں اعلیٰ نتیجہ ہاویہ کا جو ہم نے سمجھا اور ہماری تشریحی عبارت میں درج ہے یعنی موت، وہ ابھی تک حقیقی طور پر وارد نہیں ہوا، کیونکہ اس نے عظمت اسلام کی ہیبت کو اپنے دل میں دھنسا کر الٰہی قانون کے موافق الہامی شرط سے فائدہ اٹھا لیا۔ مگر موت کے قریب قریب اس کی حالت پہونچ گئی اور وہ درد اور دکھ کے ہاویہ میں ضرور گرا، اور ہاویہ میں گرنے کا لفظ اس پر صادق آ گیا۔

پس یقیناً سمجھو کہ اسلام کو فتح حاصل ہوئی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ بالا ہوا، اور کلمہ اسلام اونچا ہوا اور عیسائیت نیچے گری۔ فالحمد للّٰہ علی ذلک۔

(انوار الاسلام۔ ص ۷؛ خزائن۔ ج ۹ ص ۷۔۸)

عبارت مذکورہ بالا صاف اور صریح طور پر اپنا مدعا بتلا رہی ہے ایسی کہ کسی شرح یا حاشیہ کی حاجت نہیں۔ بعبارت النص ظاہر ہوتا ہے کہ آتھم، ہاویہ میں گرا۔ کیوں گرا؟ حسب مضمون پیش گوئی رجوع بحق نہ کیا ہوگا، حالانکہ رجوع بحق کر چکا تھا جو منقولہ عبارت سے ظاہر ہے۔ ہم مرزا جی کے اہل علم اصحاب کو علمی طرز پر یہ تقریر سناتے ہیں تاکہ ان کو معقولی اصطلاح میں اس تہافت کا سمجھنا آسان ہو۔ مرزا جی کی عبارت کا مطلب علی طریق القیاس الاستثنائی یوں ہے:

ان رجع عبد اللّٰہ الی الحق ھو ناج من الھاویۃ لکنّہ رجعہ فلیس بناج

مرزا جی کے دوستو! آج تک تو تمام اہل عقول کا اجماع تھا کہ

وضع المقدم یستلزم وضع التالی و رفع التالی یستلزم رفع المقدم

آج کیا یہ نئی منطق ہے کہ

وضع المقدم یستلزم رفع التالی فاین التلازم

کیا منطقی اصطلاحات میں بھی تجدید تو نہیں کی؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو موضع مد ضلع امرتسر میں راقم کا مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔ فریق مرزائیہ کی طرف سے مولوی سرور شاہ مباحث تھے۔ ان سے بھی اس تناقض کا میں نے ذکر کیا مجھے تو کچھ خیال تھا کہ شاہ صاحب اس کا کچھ عالمانہ جواب دیں گے مگر افسوس کہ جو کچھ انہوں نے جواب دیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے حق میں وہی مثل صادق ہے:

جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے اک دم میں سارا بھلا دیا

آپ کی تحریر میرے پاس موجود ہے۔ چنانچہ وہ حرف بحرف یہ ہے کہ:

یاد رہے کہ رجوع ثابت اور رجوع کے ایام میں ہاویہ میں نہیں پڑا۔ ہاں عدم رجوع کے ایام اسی پندرہ ماہ کی میعاد کے اندر وہ ہاویہ میں گر گیا۔ غرض پہلے ۱۵ ماہ رجوع کے ہیں دوسرے پندرہ ماہ عدم رجوع کے، واقع میں کوئی تناقض نہیں۔ اپنی سمجھ کا تناقض ہے۔

مرزا قادیانی کے کلام منقولہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ ڈپٹی آتھم کے ایک ہی فعل یعنی نقل مکانی کو وہ رجوع اور ہاویہ دو نام رکھتے ہیں جو پندرہ مہینوں میں وہ کرتا رہا۔ پھر اس کیلئے شاہ جی کا یہ توجیہہ کرنا کہ پندرہ ماہ کا پہلا حصہ رجوع کا اور دوسرا عدم رجوع کا، حقیقت میں حرکت مذبوحی اور تاویل الکلام بما لا یرضی قائله کے سوا کچھ بھی نہیں۔

اگر کسی صاحب کو یہ شبہ ہو کہ خدا جانے مرزا جی کی عبارت ثانیہ کا کیا مطلب ہے، یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ باوجود رجوع بحق کرنے کے، آتھم پھر بھی ہاویہ میں گرایا جاتا۔ یہ تو صاف تناقض صریح اور نہایت قبیح ہے جو ادنی عقل والے سے بھی بعید ہے۔ مرزا جی تو ماشاء اللہ بڑے مصنف ہیں۔ اگر الہامی نہیں تو ان کے مصنف اور مناظر ہونے میں تو شک نہیں۔ ایسے صریح تناقض کے وہ کیوں مرتکب ہونے لگے تھے، جو احمق سے احمق بھی نہ کرے کہ جس چیز کا وجود کسی چیز کے لئے مانع ہو اس کے ہوتے بھی وہ چیز متحقق ہو سکے۔ باوجود تسلیم کر لینے کے قاعدہ العدد اما فرد او زوج کے پھر یہ کہنا کہ العدد فرد مع زوجاً لا یقول به احد الّا من سفه نفسه، تو ایسے صاحبوں کی دل جمعی کے لئے کہتے ہیں کہ ہم نے ہی یہ معنی مرزا جی کی عبارت سے نہیں سمجھے، بلکہ مرزا جی کے اخص الخواص بلکہ امام الصلوۃ، بلکہ مرزائی جماعت کے امام الثقات نے بھی یہی معنی سمجھے ہیں کیونکہ وہ خود آتھم کو ہاویہ تک چھوڑنے گیا تھا۔ (معلوم نہیں بوجہ معذوری کے خود واپس ہوا، یا نہیں) غور سے سنو:

(آتھم) پندرہ ماہ کے اندر اسلام کے خلاف ایک لفظ نہ بولا اور سراسیمگی اور وحشت کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں شہر بشہر مارا پھرا کہ کسی طرح ملک الموت کے پنجہ سے نجات پاوے۔ اس عرصہ میں اسے کئی دفعہ خونی فرشتے بھی نظر آئے اس کی قوت واہمہ نے اس پر ایسا اثر کیا کہ کہیں اس کی نظر میں بشکل اصل مجسم سانپ نمودار ہونے لگے کہیں خونی فرشتے حملہ کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ غرضیکہ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں سخت سے سخت ہاویہ کے عذاب میں گرا رہا (سیرت مسیح موعود۔ از مولوی عبدالکریم سیالکوٹی۔ حاشیہ ص ۲۵)

اب تو شبہ بالکل رفع ہو گیا کہ مرزا جی اپنی پیش گوئی کی تصدیق کیلئے کہاں تک کوشش کرتے ہیں، ایسے کہ اجتماع ضدین کی بھی انہیں پرواہ نہیں رہتی۔ طرفہ تر یہ کہ اجتماع ضدین ہی پر قناعت نہیں بلکہ ایک ہی شئے کو دو متضاد چیزیں بتلایا جاتا ہے۔ وہی آتھم کا ایک فعل ہے یعنی (بقول مرزا) پیش گوئی کے خوف سے اضطراب کرنا اسی کو رجوع بحق کہا جاتا ہے اور اسی کا نام ہاویہ رکھا جاتا ہے پھر اسی کمال علمی پر سلطان القلم کا لقب اور مہدی زمان اور مسیح دوراں کا ادعاء

بت کریں آرزو خدائی کی　　　شان ہے تیری کبریائی کی

مرزائیو! اور مرزا جی کے اخص الخواص مقربو! علم کے مدعیو! علماء کرام کو جاہل اور کندہ ناتراش کہنے والو! انصاف سے خدا کے لئے مثنیٰ وفرادیٰ ہو کر سوچو کہ لو جدوا فیه اختلافاً کثیراً کے صدق میں کچھ شک ہے یا مرزا جی کے کمال علم و دیانت میں کوئی شبہ باقی ہے۔ تعجب ہے کہ حکیم صاحب نے بھی (آئینہ حق نما میں) ہماری درج بالا گذارشات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ایک اور طرز سے بھی اس پیش گوئی کی تکذیب ہوتی ہے کہ قاعدہ کلیہ جس کو مرزا جی نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۷۸ پر بڑے زور شور سے بیان کیا ہے اور حضرت مسیح کے دوبارہ نہ آنے کو اسی قاعدہ پر مرتب سمجھا ہے جس کا بیان اہل علم کی اصطلاح میں یوں کیا جاتا ہے کہ الشّیء اذا ثبت ثبت بلوازمه یعنی جب کوئی چیز وجود پذیر ہوتی ہے تو اس کے لوازم اس کے ساتھ ہوتے ہیں جس کو مرزا جی کے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں، کہ ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔ (صفحہ مذکور)۔ پس بعد تسلیم اس قاعدہ کلیہ کے ہم اس پیش گوئی کے لوازم کی پڑتال کرتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا جی نے بھی اس پیش گوئی کے لوازم بتلائے تھے۔ یعنی۔

جو سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشین گوئی ظہور میں آئے گی بعضے اندھے سوجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ (جنگ مقدس۔ ص۔ ۲۱۰؛ خزائن ج ۶ ص ۲۹۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ہم لازم اول ہی کو دیکھتے ہیں کہ کہاں تک اس کا ظہور رہا۔ کچھ شک نہیں کہ سچوں کی عزت سے مرزا جی کی اپنی اور اپنی جماعت کی عزت تھی۔ سو اس پیش گوئی کے موقع پر جیسی کچھ ظہور میں آئی خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ ہر ایک قوم کی طرف سے، ایک نہیں کئی کئی اشتہارات اخبارات رسالہ جات نکلے جن میں مرزا جی کی عزت اور آؤ بھگت کے کلمات طیبات بھرے ہوئے تھے۔ سب کو نقل کرنا تو قریب محال ہے ان میں سے چند ایک بطور مشتے نمونہ از خروارے نقل کرکے باقی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اہالی امرتسر کی طرف سے جو اشتہارات نکلے تھے ان میں سے ایک یہ ہے:

مرزا قادیانی اور آتھم کی لڑائی میں اسلام کی صداقت

انّا نحن نزّلنا الذکر و انّا له لحافظون

آج ہم اس آیت کی تصدیق پاتے ہیں کہ خدا کیسے اپنے دین اسلام کی تصدیق کرتا ہے جو لوگ اس دین کی آڑ میں ہو کر اس دین کو بگاڑنا چاہتے ہیں ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ تمام مخلوق کی نظروں میں ذلیل اور رسوا ہوا۔ کہ آتھم امرتسری باوجود پیرانہ سالی کے ۱۵ مہینے کی مدت میں (جس میں کئی فصول ہیضہ بھی ہوئیں) نہیں مرے۔ نہ صرف آتھم بلکہ ایک اور صاحب بھی (جس کی موت کے بعد مرزا صاحب نے اس کی بیوی سے نکاح کرنا تھا، جس کی مدت حسب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب ۲۰۔ اگست ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی ہے) نہیں مرے۔

تھے دو گھڑی شیخ جی شیخی بگھارتے وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا آج کوئی نہیں جو مرزا کا ساتھ دیوے؟ حکیم نور الدین کہاں ہیں؟ احسن امروہی صاحب کہاں ہیں؟ ریاض ہند کے نوجوان اڈیٹر جو مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے تھے، کہاں ہیں؟ وہ سیالکوٹ کے معذور لیکچرار کہاں ہیں؟ خواجہ صاحب لاہوری کہاں ہیں؟ سچ ہے اور بالکل سچ ہے ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ...... الخ

☆ اہالی لدھیانہ نے جو اشتہار دیئے ان میں سے ایک دو یہ ہیں:

مدد ہے مباہل کو یہ آسمانی ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خود را عیسی نتواں گشت بتصدیق خرے چند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارے او خود غرض خود کام مرزا ارے منحوس نا فرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو رسول حق باستحکام مرزا
مسیح و مہدی موعود بن کر بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا
ہوا بحث نصاریٰ میں بآخر مسیحائی کا یہ انجام مرزا
مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گذرے ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
کہاں ہے اب وہ تیری پیشگوئی جو تھا شیطان کا الہام مرزا
اگر ہے کچھ بھی غیرت ڈوب مرتو بظاہر اس میں ہے آرام مرزا
بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا ترا اعزاز اور اکرام مرزا
کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ درگور دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا
ولیکن تو نہ آیا باز پھر بھی یہ اس شوخی کا ہے انعام مرزا
نہ کہتا کچھ اگر منہ پھاڑ کر تو ندامت کا نہ پیتا جام مرزا
گلے میں اب ترے رسہ پڑے گا سیہ رو ہوگا پیش عام مرزا
سزا بھی کم سے کم اتنی تو ہوگی کہ ہو جاوے تجھے سرسام مرزا
ہے سولی اور پھانسی کار سرکار رعایا کا نہیں یہ کام مرزا
تو ہے اک انبیاء بعل میں سے سلف کو دے رہا دشنام مرزا
زمین و آسمان قائم ہیں اب تک ترے وہ ٹل گئے اعلام مرزا
براہین سے ٹھگے تو نے مسلماں کبھی ایسے بھی تھے ایام مرزا
بحمد اللہ کہ چھپ کر فتح و توضیح کھلے تیرے چھپے اصنام مرزا
در توبہ ہے وا ہو جا مسلمان یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

عیسائیوں کی طرف سے جو اشتہارات نکلے ان میں ایک یہ تھا:

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا اب نبوت کا پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے
ارے سن لو رسول قادیانی لعین و بے حیا شیطان ثانی
نہ باز آیا تو کچھ بکنے سے اب بھی بڑھاپے میں ہے یہ جوش جوانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نچاوے ریچھ کو جیسے قلندر   یہ کہہ کہہ کر تیری مر جاوے نانی
نچاویں گے تجھے بھی ناچ ایسا   یہی ہے اب مصمم دل میں ٹھانی

نیز:

پنجہ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم اب زندہ ہیں آکر دیکھ لو آنکھوں سے خود
بات یہ کب چھپ سکے ہے اب چھپائے آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلانا صریح
کون مانے ہے بھلا یہ کج ادائی آپ کی
جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
حق ہے صادق اور صادق حق کا سب الہام ہے
ہو گئی شیطان سے ثابت آشنائی آپ کی
ہوگیا ثابت ہے سب اقوال بد سے آپ کے
کر رہا ہے بے شک شیطاں رہنمائی آپ کی
ہے کہاں اب وہ خدا جس کا تمہیں الہام تھا
کس لئے کرتا نہیں مشکل کشائی آپ کی
اپنے پنجہ سے نہیں شیطان تمہیں دیتا نجات
اس کو کب منظور ہے اک دم جدائی آپ کی
تم ہو اس کے اور اب وہ ہے تمہارا یار غار
رات دن کرتا وہی ہے پیشوائی آپ کی
ہم نہ کہتے تھے کہ شیطاں کا کہا مانو نہ یار
کس بلا میں اس نے دیکھو جاں پھنسائی آپ کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار اور دھتکار ہے
دیکھو کیسی ناک میں اب جان آئی آپ کی
خوب ہے جبریل اور الہام والا وہ خدا
آبرو سب خاک میں کیسی ملائی آپ کی
اب بتاؤ ہیں کہاں وہ آپ کے پیرو مرید
جو گلی کوچوں میں کرتے تھے بڑائی آپ کی
کرتے ہیں تعظیم جھک جھک کر تو حاصل اس سے کیا
ڈوم کنجر دہریئے کنجڑے قصائی آپ کی
آپ نے خلقت کے ٹھگنے کا نکالا ہے یہ ڈھنگ
جانتے ہیں ہم یہ ساری پارسائی آپ کی
کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دو گے جواب
کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی
کر کے منہ کالا گدھے پر کیوں نہیں ہو تے سوار
فیصلے کی شرط ہے مانی منائی آپ کی
داڑھی سر اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے
کر ہی ڈالے گا حجامت اب تو نائی آپ کی
آپ کے دعووں کو باطل کر دیا حق نے تمام
اب بھی تائب ہو اسی میں ہے بھلائی آپ کی
اب بھی فرصت ہے اگر کچھ عاقبت کی فکر ہے
ہاتھ کب آئے گی یہ مہلت گنوائی آپ کی
سخت گمراہ ہو ، نہیں سمجھے مسیح کی شان کو
راہ حق اور زندگی سے ہے لڑائی آپ کی
خاتمہ بالخیر ہوگا اور ہوگے سرخرو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی اب بھی مسیح سے گر صفائی آپ کی

ان اشتہاروں کی بھی چنداں حاجت نہیں ۔ مرزا جی خود ہی مانتے ہیں کہ پیش گوئی کے خاتمہ پر تمام مخالفوں نے خوشی منائی اور مرزا جی کی تذلیل میں کوئی کسر نہ چھوڑی ۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

پادریوں نے خدا کا خوف نہ کیا اور امرت سر کے بازاروں میں اس کو لئے پھرے کہ دیکھو آتھم صاحب زندہ موجود ہے اور پیش گوئی جھوٹی نکلی ۔ بہت سے پلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دنیا پرست اخبار والے ان کے ساتھ ہو گئے اور لعن طعن اور تکذیب اور تبرا بازی میں ان کے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی ۔ پھر کیا تھا، عیسائیوں کو اور بھی موقع ہاتھ لگا ۔ پس انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے ۔

(سراج منیر ۔ ص ۵۲؛ خزائن ج ۱۲ ص ۵۴)

پس مرزائیو! یؤخذ المرء باقرارہ (آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے) پر غور کرو اور ان دنوں کی عزت و ذلت کو سوچو کہ کس کے نصیب نہ تھی ؟ بلکہ اب بھی اگر تم سے کوئی شخص آتھم والی پیش گوئی کا ذکر کرے تو تمہارے دل پر کیا کچھ ذلت اور ندامت کے خطرات گذرتے ہیں ۔ سچ بتلانا خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بتلانا کہ جس طرح عیسائی تثلیث پر گفتگو کرنے سے جی کتراتے ہیں تم اس پیش گوئی کو ٹلاتے ہو یا نہیں ؟ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ تم بالکل ہی چپ چاپ ہو جاتے ہو، حاشا وکلا! تم ایسے کہاں خاموش رہنے والے ہو ۔ ظاہر میں تو بہت کچھ کہتے ہو بلکہ اپنے پیر کی پوری وکالت کرتے ہو مگر ہمارا یہ سوال ظاہری مناظرہ سے نہیں بلکہ اندرونی کیفیت سے ہے جس کو تم اور علیم بذات الصّدور کے اور کوئی نہیں جانتا ۔ فافہم ۔

حکیم نورالدین صاحب سے اس ہماری اس معقول تقریر کا جواب اور کچھ تو نہ بن سکا، ہاں یہ فرمایا اور کیا خوب فرمایا:

اے سلیم الفطرت دانش مند! ذرا غور کرو کہ اگر محض ناعاقبت اندیش اور سلامتی کے دشمن خبیث الفطرت معاندین کی گالیاں کسی مامور ومرسل کی تکذیب کا موجب ہو سکتی ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انصاف سے کہو کیا پھر دنیا میں کوئی راست باز ہو سکتا ہے۔ (آئینہ حق نما۔ص ۸۸)

حکیم صاحب! آپ تو مولوی کے علاوہ حکیم اور مشہور طبیب بھی ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کوئی صحیح الدماغ نہ کہہ سکے۔ بے شک کافروں اور حق کے مخالفوں سے حضرات انبیاء اور اولیاء سخت سے سخت بدکلامیاں، گالیاں اور بدزبانیاں سنتے رہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ انہوں نے کب کہا تھا کہ فلاں کام ہونے سے ہماری عزت ہوگی، پھر اسی کام پر ان کی بے عزتی ہوئی۔ حکیم صاحب قضیہ مخصوصہ اور ہے اور کلیہ اور ہے۔ ہماری مراد تو اس خاص وقت سے ہے جو بقول مرزا قادیان ان کی عزت کا وقت تھا۔ عزت کے وقت میں ذلت ہونے سے تکذیب نہیں تو پھر کیا ہے؟ سنئے قرآن مجید نے اس کے مشابہ ایک پیش گوئی یوں فرمائی ہے:

الٓمّ ۔ غلبت الروم۔ فی ادنی الارض و هم من بعد غلبهم سيغلبون ۔ فی بضع سنين۔ للّٰه الامر من قبل ومن بعد ۔ يومئذ يّفرح المؤمنون۔ بنصر اللّٰه ۔ ينصر من يشاء ۔ و هو العزيز الرحيم (روم :۱۔۵) (جس روز رومی ایرانیوں پر غالب آویں گے اس روز مسلمان بھی اللہ کی مدد سے خوش ہونگے)

کیا اس روز مسلمان بوجہ فتح خوش نہیں ہوئے تھے؟ اگر خوش نہ ہوتے بلکہ کسی وجہ سے مسلمانوں کو ناخوشی حاصل ہوتی تو یہ پیش گوئی صحیح ہو سکتی؟ ہرگز نہیں۔

حکیم صاحب! آپ تو طبیب ہیں۔ یوں تو کئی ایک مریض آپ کے زیر علاج مرے ہوں گے، تاہم آپ پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن آپ کسی بیمار کی نسبت یہ کہہ دیں کہ یہ ضرور اچھا ہوگا اس روز میری عزت دوبالا ہو جائے گی۔ اتفاق سے وہ مر جائے اور اہل میت بجائے عزت کے آپ کی گت بنا دیں، کارٹون نکالیں، یہ کریں وہ کریں، تو بتایئے اس واقعہ پر بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ طبیبوں کے زیر علاج سینکڑوں ہزاروں مریض مرتے ہیں۔ اگر اس واقعہ سے مجھ پر اعتراض ہے تو مجھ سے پہلے کوئی طبیب بھی قابل اور لائق ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ یہ عذر کریں تو شہر کے پرائمری مدارس کے لونڈے بھی آپ پر ہنسیں گے اور کہیں گے کہ حکیم صاحب کو معلوم نہیں کہ کسی واقعہ پر اپنی عزت کی پیشگوئی کرنی اور بات ہے اور عام طور پر مخالفوں سے تکلیف اور ذلت اٹھانی اور بات ہے۔ غالباً ہر عاقل بالغ ان ہر دو مضمونوں میں تمیز کر سکتا ہے الّا من سفه نفسه ۔

ایک اور طرز سے بھی اس پیش گوئی کی تکذیب ہوتی ہے۔ مرزا جی اپنے الہام یا وحی یا نبوت اور رسالت کو انبیاء کے منہاج اور طرز پر بتلایا کرتے ہیں۔ دیکھو رسالہ ضرورۃ الامام۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے ایک خاص حواری پیر جی سراج الحق کا خط جو میاں علی محمد خیاط موضع سوہل ضلع گورداسپور کے نام پہنچا ہے اس دعوی کی کہ مرزا جی کو دعوی نبوت ہے توضیح کرتا ہے۔

قرآن اور توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیاء دنیا میں موجود ہیں۔ یہ سب چیزیں جن پر نازل ہوئیں وہ سب الہام کے مدعی تھے یعنی یہ کتابیں الہامی ہیں اور الہام الٰہی ہے۔ الہام اور وحی ایک ہی بات ہے ہمیں سلف اور خلف سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ہمارا امام منہاج نبوت پر ہے نہ سلف خلف کے منہاج پر۔ پس جس طرح انبیاء و رسل پر وحی نازل ہوئی ہے اسی طور سے اس امام پر وحی نازل ہوتی ہے جس کو امام صاحب بطریق اصطلاح مروجہ الہام فرماتے۔

والسلام خاکسار سراج الحق از قادیان۔

مرزا جی کے ایک حاشیہ نشین نے حافظ محمد یوسف امرت سری کو ایک خط میں لکھا ہے:

کہ جن دلائل سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مانا ہے انہی دلائل سے ہم مرزا جی کا مسیح موعود ہونا ثابت کرتے ہیں۔

ایسے حاشیہ نشینوں کی اغراض اور مبلغ علم سے ہم آگاہ ہیں اس لئے ایسے لوگوں سے تخاطب کرنا تو محض تضیع اوقات ہے لیکن ان صاحب کو اس طرز تقریر پر توجہ دلاتے ہیں کہ حافظ صاحب نے بلکہ ہم سب نے جن دلائل سے آنحضرت ﷺ کو رسول اللہ مانا ہے ان میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ کی تمام پیش گوئیاں اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ پس اس مختصر تقریر کو ذہن نشین کرو اور اس جیسی لاؤ۔

مرزا جی رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ پر اس خاکسار کو مخاطب کر کے خاص نوٹس دیتے ہیں کہ منہاج نبوت کو ملحوظ رکھ کر میری پیش گوئیوں کی پڑتال کرو اس لئے میں بھی مرزا کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ دیکھ لیں کہ منہاج نبوت یہی ہے یا اور۔

پس ضرور ہے کہ مرزا جی کی پیش گوئیاں بھی انبیاء کی پیش گوئیوں کی طرز پر ہوں۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ جو پیش گوئی انبیاء نے کی ہے، خاص کر وہ پیش گوئی جو بطور مقابلہ کے ہوگی، اس کا ظہور ایسے طریق سے ہوا ہے کہ کسی موافق یا مخالف کو اس کے وقوع میں کبھی تردد نہیں رہا۔ گو بعض جہال نے عناد سے انکو ساحر، مجنون، رمال، جفری وغیرہ کہا ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کی پیش گوئیاں، بالخصوص مقابلہ میں کی ہوئیں، تو ایسی وقوع پذیر ہوتی تھیں کہ ان کے وقوعہ میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق تردد نہ رہتا تھا۔ مثلاً غلبہ روم کی خبر۔ فتح بدر کی پیش گوئی وغیرھم۔ ہمچو قسم کی کوئی ایسی پیشگوئی نہ ملے گی جس کے وقوعہ میں کوئی کافر بھی متردد رہا ہو۔ بخلاف اس کے آپ کی پیش گوئیوں کا یہ حشر ہے کہ غیر تو غیر خود اپنے مرید اور فدائی معتقد بھی دل سے منکر ہیں اور بعض تو دائمی انقطاع کر جاتے ہیں اور بعض اپنی زبان کی پیچ سے کئی دنوں بعد بصد مشکل کچھ کچھ آپ کی طرف تاکتے تاکتے لحاظ میں پھنس کر فونوگراف کی طرح آپ ہی کی بولی بولنے لگ جاتے ہیں۔ اس جگہ ہم ایک معزز اور قابل شخص کا خط پیش کرتے ہیں یعنی میاں محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ جو انہوں نے اس پیش گوئی کے خاتمہ پر بھیجا تھا جن میں سے ایک یہ ہے:

مولنا مکرم سلمکم اللہ تعالی۔ السلام علیکم۔ آج ۷ ستمبر ہے اور پیش گوئی کی میعاد مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی گو پیش گوئی کے الفاظ کچھ ہی ہوں لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح کی ہے وہ یہ ہے:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

اب کیا یہ پیش گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح و سالم موجود ہے اور اس کو بسزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔

اگر یہ سمجھو کہ، پیش گوئی الہام کے الفاظ بموجب پوری ہوگئی، جیسا کہ مرزا خدا بخش صاحب نے لکھا ہے اور ظاہری معنی جو سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے،، اول تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ جس کا اثر عبداللہ آتھم صاحب پر پڑا ہو۔ دوسری پیشین گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک ماہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی عزت اس سے ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں بعض لنگرے چلنے لگیں گے بعض بہرے سننے لگیں گے۔

پس اس پیش گوئی میں ہاویہ کے معنی اگر آپ کی تشریح کے بموجب نہ لئے جائیں اور صرف ذلت اور رسوائی لی جائے تو بے شک ہماری جماعت ذلت اور رسوائی کے ہاویہ میں گرگئی اور عیسائی مذہب سچا (عیسائی مذہب اسی حالت میں سمجھا جائے اگر یہ پیش گوئی سچی سمجھی جائے۔ محمد علی خان) جو خوشی اس وقت عیسائیوں کو ہے وہ مسلمانوں کو کہاں؟ کیونکہ جھوٹے فریق کو رسوائی اور سچے کو عزت ہوگی۔ اب رسوائی مسلمانوں کو ہوئی (مسلمانوں کو نہیں بلکہ مرزائیوں کو۔ ثناء اللہ) میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔

دوسرے اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیش گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہو۔ لڑکے کی پیش گوئی میں تفاول کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا، وہ مرگیا، تو اس وقت بھی یہی غلطی ہوئی۔ اب اس معرکہ کی پیش گوئی کے اصل مفہوم کو نہ سمجھنے نے تو غضب ڈھایا۔

اگر یہ کہا جائے کہ احد میں فتح کی بشارت دی گئی تھی، آخر شکست ہوئی، تو اس میں ایسے زور سے اور قسموں سے معرکہ کی پیش گوئی نہ تھی اور اس میں لوگوں کو غلطی ہوگئی تھی۔ اور آخر پھر جب مجتمع ہوگئے تو فتح ہوئی۔

کیا کوئی ایسی نظیر ہے کہ اہل حق کو بالمقابل کفار کے ایسے صریح وعدے ہوکر اور معیار حق و باطل ٹھہرا کر ایسی شکست ہوئی ہو۔ مجھ کو تو اب اسلام پر شبہے پڑنے شروع ہوگئے۔ لیکن الحمد للہ کہ اب تک جہاں تک غور کرتا ہوں اسلام بالمقابل دوسرے ادیان کے اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن آپ کے دعاوی کے متعلق تو بہت ہی شبہ ہوگیا۔ پس نہایت بھرے دل سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اگر فی الواقع سچے ہیں تو خدا کرے کہ میں آپ سے علیحدہ نہ ہوں۔ اور اس زخم کے لئے کوئی مرہم عنایت فرماویں کہ جس سے تشفی کلی ہو۔ باقی جیسا لوگوں نے پہلے ہی مشہور کیا تھا کہ اگر یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو آپ یہی کہیں گے کہ ہاویہ سے مراد موت نہ تھی، الہام کے مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوءی۔ براہ مہربانی بدلائل تحریر فرماویں ورنہ آپ نے مجھ کو ہلاک کردیا ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں۔ برائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفادہ نہایت دلی رنج سے یہ تحریر کر رہا ہوں۔ راقم محمد علی خان

جو کچھ اس خط سے گھبراہٹ اور بے چینی ثابت ہوتی ہے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں علاوہ اس کے اس موقع پر ہمیں زیادہ گفتگو کی ضرورت بھی نہیں۔ مرزا جی خود ہی اپنے اشتہار انعامی تین ہزار کے صفحہ ۳ پر اپنے مخلصوں کو، جو پیش گوئی کے صدق اور آتھم کے رجوع سے منکرانہ سوال کرتے تھے، تسلی دیتے ہیں اور انجام آتھم کے صفحہ ۱۲ پر بعض کا پھر جانا مانتے ہیں۔ یعنی تسلیم کرتے ہیں کہ اس پیش گوئی کی وجہ سے بعض مرید برگشتہ ہو گئے۔ چونکہ آپ کو بھی اعتراف ہے لہٰذا ہمیں فہرست بتلانے کی چنداں حاجت نہیں۔ ہماری غرض اس سے بھی، جتنا آپ نے اقرار کیا ہے، پوری ہو سکتی ہے کیونکہ اس طرز میں ہم اتنے ہی پہلو پر ہیں کہ پیش گوئی کا وقوعہ ایسے طرز اور طریق سے نہیں ہوا کہ مخالف موافق سب کو اس کے وقوعہ کا یقین ہوتا۔ گو بعد اس یقین کے مخالف اپنی مخالفانہ طرز سے اور موافق اپنے مخلصانہ طریق سے اس کے وقوعہ کی تعبیر کرتے مگر یہاں تو غضب ہے کہ پیش گوئی کے وقوعہ کا یقین ہی نہیں۔ مخالفوں کو تو کیا ہوتا، مخلصوں کو بھی یہاں تک تردد تھا، بلکہ گمان غالب ہے کہ اب بھی ہو گا کہ اس پر قسم نہیں کھا سکتے ہوں گے۔ مگر چونکہ ہم نے مرزا جی کی طرح ایک سال بھر کی پیش گوئی کر کے ان کے پیچھے دم نہیں لگانی، اس لئے ہم ان سے حلف لینا نہیں چاہتے۔ وہ اس امر کو دل ہی میں غور کریں۔ ہمارا مطلب تو مرزا جی کے اعتراف مذکور ہی سے حاصل ہے کہ یہ پیش گوئی مثل حضرات انبیاء کی پیش گوئیوں کے وقوع پذیر نہیں ہوئی کہ کسی مخالف، ناموافق کو اس کے وقوعہ میں شک نہ رہتا۔ گو مخالف نہ مانتے مگر اس کے وقوعہ کے قائل ہوتے۔ مثلاً آتھم علی الاعلان مسلمان ہو جاتا یا پندرہ ماہ کے اندر مر جاتا۔

ہماری اس تقریر پر کہ سچی پیش گوئی وہ ہوتی ہے جس کے وقوعہ میں کسی دوست دشمن کو بھی شبہ نہ رہے، خود مرزا جی سراج منیر میں دستخط کر چکے ہیں جہاں لکھتے ہیں:

> پیش گوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دنوں اور وقتوں کے مقرر کرنے کی محتاج نہیں.. پھر اگر پیش گوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (سراج منیر۔ ص ۱۵)

اس پیش گوئی نے جیسا کچھ دلوں کو مرزا جی کی طرف کھینچا ہے عیاں را چہ بیان۔ ایسا کہ لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔ کئی قسم کی مغالطہ آمیز تحریروں سے بمشکل بعض مریدوں کو مجالس کے اندر یہ کہنے کی جرأت ہوتی تھی کہ آتھم نے رجوع کیا ہے اس لئے بچ گیا۔ اگر رجوع نہیں کیا تو قسم کیوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کھاتا؟ حالانکہ وہ خود ہی دل میں جانتے تھے کہ آتھم پر قسم کی کوئی صورت نہیں۔ دوم وہ قسم نہ کھانے کی وجہ شرعی بتلاتا ہے کہ انجیل متی باب ۵ میں قسم سے منع آیا ہے۔

Do not swear at all: either by heaven, for it is God's throne; or by the earth, for it is his footstool; or by Jerusalem, for it is the city of the Great King. And do not swear by your head, for you cannot make even one hair white or black. Simply let your ' yes' be 'yes' and your ' no' , 'No; anything beyond this comes from the evil one. (Matthew: 34-38)

مگر ہمارے نزدیک اصل بات یہ ہے کہ مرزاجی کی ایک سالہ پیش گوئی کی پخ سے جو قسم کھانے پر اس کے پیچھے لعنت کے طوق کی طرح ڈال کر لوگوں کی توجہ کامل ایک سال تک پھیرنی چاہتے تھے وہ اس سے بھاگتا تھا۔ وہ بھی آخر ڈپٹی رہ چکا تھا، اس نے اس قسم کے کئی ایک مقدمات طے کئے ہوں گے۔ وہ جانتا تھا کہ مرزاجی کی غرض یہ ہے کہ جو رستہ میں نے جھوٹے کے لئے تجویز کیا تھا وہ ایک سال تک ملتوی رہے۔ اور اگر مرزاجی صرف قسم کی بابت اسے کہتے تو شائد انجیل متی باب ۵ کی کوئی تاویل سوچ کر وہ قسم کھا جاتا۔ رہا یہ کہ مرزاجی کو قسم دینے کا کیا حق تھا؟ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

اس طرز کے جواب میں تو حکیم صاحب ایسے الجھے ہیں کہ ان کو خبر نہیں میں کیا کہہ رہا ہوں۔ نہایت افسوس ہی نہیں حیرت کا مقام ہے کہ ایک ایسا عالی خیال عالم جس پر مرزا قادیانی اور مرزائی جماعت فخر کرے جو ساری قوم میں عالمانہ حیثیت سے خاص امتیاز رکھتا ہو، وہ بھی ایسی بہکی بہکی باتیں کرے یا سنے تو مقام حیرت نہیں تو کیا ہوگا؟

حکیم صاحب فرماتے ہیں:

> کوئی اس بھلے مانس (ثناءاللہ) سے پوچھے کہ اگر وہ (مخالفین انبیاء) اس (پیش گوئی) کو خدا کی طرف سے سمجھتے اور اپنے سامنے بعینہٖ پورا ہوتے دیکھتے تو انکار اور تردد کیوں رہا؟ کیوں انہوں نے راستی سے اسلام قبول نہ کرلیا۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۹۹)۔

کوئی صاحب ہمارے کلام میں یہ دکھا دیں کہ ہم نے یہ کہاں کہا ہے کہ مخالفین، انبیاء حضرات کی پیش گوئیوں کو خدا کی طرف سے سمجھتے تھے یا انبیاء کو سچے الہامی مانتے تھے۔ ہم نے جو کہا وہ ناظرین کے سامنے ہے جس کو ہم مکرر نقل کرتے ہیں:

> جو پیشگوئی حضرات انبیاء نے کی، خاص کر وہ پیش گوئی جو بطور مقابلہ کے ہوگی، اس کا ظہور ایسے طریق سے ہوا ہے کہ کسی مخالف یا موافق کو اسکے وقوع میں کبھی تردد نہیں رہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ اوراق پر ہماری ساری عبارت دیکھی جائے اور غور کیا جائے کہ ہمارا مدعا کیا ہے تو آسانی سے یہ بات ذہن نشین ہو سکے گی کہ حکیم صاحب جو کہتے ہیں خود ان کا ضمیر ان کو ملامت کرتا ہوگا۔ ہمارا مدعا اس پیش گوئی کے وقوعہ سے ہے یعنی اس کا وقوعہ ایسے طور سے ہونا تھا کہ ہر موافق، مخالف مان جاتا۔ موافق اس کے مطابق ان کو صاحب الہام جانتے، مخالف رمال اور ساحر وغیرہ نام رکھتے، مگر وقوع میں اختلاف نہ ہوتا۔

اس سے آگے جو حکیم صاحب نے فرمایا وہ اس سے بھی مزیدار ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

بہر حال منہاج نبوت پر اگر پیش گوئیاں ایسے طور پر ہوا کرتی ہیں کہ کافر کو بھی تردد نہیں ہوا کرتا تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یونس کی قوم کیلئے جو عذاب کی پیشگوئی تھی وہ کیونکر پوری ہوئی اور حضرت یونس کو کیوں کہنا پڑا لن ارجع کذابا (آئینہ حق نما۔ ص ۹۹)

واقعی یہ خیال بڑا ہی مشکل ہے کہ شائد ہی کسی اہل علم سے حل ہو سکے۔ کیوں نہ آخر حکیم صاحب دو علموں (علم شرع اور علم طب) کے عالم ہیں تو پھر کیوں نہ ایسے سوال کریں؟ اے جناب! حضرت یونسؑ کی قوم سے کیا وعدہ تھا؟ اس کا ثبوت کہاں ہے؟ وہی وعدہ تھا جو عام طور پر کفار سے ہوا کرتا ہے کہ درصورت کفر پر اصرار کرنے کے عذاب میں مبتلا ہوں۔ یہی ان سے تھا مگر وہ کفر پر مصر نہ رہے، عذاب نہ آیا۔ قرآن مجید (یونس: ۹۸) غور سے سنئیے!

لولا کانت قریۃ آمنت فنفعھا ایمانھا الّا قوم یونس۔ لمّا آمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا و متّعنا ھم الی حین۔

کیوں نہ کوئی قوم ایسی ہوئی جو ایمان لاتی اور اس کو ایمان اس کا نفع دیتا سوا قوم یونس کے جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے وہ عذاب جو درصورت اصرار علی الکفران پر وارد ہونیوالا تھا، دنیا میں ان سے ہٹا رکھا اور ایک وقت مقررہ تک ان کو امن و عافیت سے بہرہ ور کیا۔

حکیم صاحب! فرمایئے اس میں کیا مذکور ہے؟ کیا وعدہ ہے؟ اور کہاں ٹلا ہے؟ اسلامی لٹریچر میں یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ سزا کفر، کفر پر ہوتی ہے جب وہ عذاب آنے سے پیشتر ہی ایمان لے آئے تو سزا کیسی؟ اے کاش! آپ بحیثیت مدعی اس عذاب اور اس کے ٹلنے کی ذرہ تفصیل بھی کیئے ہوتے تاکہ معلوم ہو سکتا کہ آپ کا مافی الضمیر کیا ہے؟

حضرت یونسؑ کا قول لن ارجع کذاباً معلوم نہیں کہاں ہے۔ قرآن کے کس مقام پر ہے۔ حدیث کی کس کتاب میں ہے اور اس کا مطلب کیا ہے اور آپ کو مفید کیا؟ حکیم صاحب! کہتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ذرہ مفید غیر مفید کو تو سمجھ لیا کریں۔

حکیم صاحب کا اس سے آگے کا کلام اس سے بھی لطیف تر ہے۔فرماتے ہیں:

پھر حدیبیہ میں کیا ہوا۔قرآن مجید تو خود کہتا ہے یصبکم بعض الّذی یعدکم۔ یہاں بعض کا لفظ بتاتا ہے کہ ساری پیش گوئیاں پوری نہیں ہوتی ہیں۔ بعض ملتوی یا منسوخ ہو جاتی ہیں۔(آئینہ حق نما۔ص ۹۹)۔

حکیم صاحب آپ تو ماشاءاللہ قرآن مجید کے مدرس ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ایسی فاش غلطی کرتے ہیں۔ سنئے آیت مذکورہ کا مطلب بتانے سے پہلے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ خدا تعالی اگر کسی نبی کو الہامی پیش گوئی دیتا ہے، کیوں دیتا ہے؟ جواب ہوگا مخالفوں پر حجت پوری کرنے کو۔ پھر یہ کیا اتمام حجت ہے کہ جس پیش گوئی کو خدا کا نام لے کر سنایا تھا اور جس کے اظہار پر اپنے مشن کی صداقت موقوف رکھی تھی وہ خود ہی غلط یا بقول آپ کے ملتوی ہو گئی۔کیا مخالفین اس الہامی کو حجت مان لیں گے۔ یہ نہ کہیں گے کہ جناب اب تو آپ لاکھ الہام سنائیے ہم نہیں سنیں گے۔ جب کہ ایک دفعہ آپ کا کہا غلط ہوا اور عام نگاہ میں آپ جھوٹے ثابت ہوئے تو دوسری باتوں میں بھی آپ کا کیا اعتبار؟ یہی مضمون جناب مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے۔غور سے سنیئے:

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔(چشمہ معرفت۔ص ۲۲۲؛ خزائن۔ج ۲۳ ص ۲۳۱)۔

چونکہ حکیم صاحب نے اس آیت کو باوجود غلط فہمی کے بہت سی جگہ لکھ کر منہاج نبوت اسی کو قرار دیا ہے کہ انبیاء کی بعض باتیں سچی ہوتی ہیں اور بعض نہیں ہوتیں، اس لئے حکیم صاحب کی غلطی رفع کرنے کو ہم اس آیت کا مطلب بتاتے ہیں۔

یہ آیت دراصل اس شخص کا قول ہے جو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں فرعون کی قوم میں سے مخفی طور پر مسلمان ہوا تھا۔ پوری آیت یوں ہے:

ان یک کاذباً فعلیه کذبه۔ و ان یک صادقاً یصبکم بعض الّذی یعدکم۔ انّ اللّٰه لا یهدی من هو مسرف کذاب۔(غافر:۲۸)

وہ مومن کہتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اگر جھوٹا ہے تو اس کا گناہ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو جن جن سزاؤں سے وہ تم کو ڈراتا ہے ان میں سے بعض تو اسی دنیا میں تم کو پہنچ جائیں گی بے شک اللہ تعالی بے ہودہ اور کذابوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات انبیاء جو عذاب کے وعدے دیا کرتے ہیں وہ دو قسم پر ہوتے ہیں۔ کچھ تو اسی دنیا کے متعلق ہوتے ہیں کچھ آخرت کے متعلق جیسے فرمایا:

لھم فی الدّنیا خزی و لھم فی الآخرۃ عذاب عظیم۔ (بقرہ ۱۱۴)۔ یعنی ان مفسدوں کے لئے دنیا میں بھی ذلت وخواری ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

اس آیت اور اس جیسی بہت آیات نے صاف طور پر بتلایا ہے کہ حضرات انبیاء کے مواعید دنیا اور آخرت دونوں ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ دنیا میں جو عذاب آتا ہے وہ مجموعہ عذاب کا بعض ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے مومن اپنی قوم فرعونیوں کو کہتا ہے کہ اگر یہ موسیٰؑ سچا ہوا تو تم کو دنیا ہی میں وہ عذاب جو دنیا کے متعلق ہے پہنچ جائے گا۔ آخرت کا عذاب آخرت میں ہوگا۔

واللہ میرے بدن پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے جب میں سنتا ہوں کہ قادیانی مشن کے لوگ اس کے بھی قائل ہیں کہ خدا کے وعدے غلط ہوا کرتے ہیں، یا بقول ان کے ملتوی یا ٹل جاتے ہیں۔ پھر ایسے خدا کا کیا اعتبار کہ بندوں سے نیک کاموں پر انعام دینے کے وعدے کرتا ہے وہ پورے نہ کرے اور ایسے الہامیوں کا کیا اعتبار؟ آہ حکیم صاحب کو شاید خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس حال میں مرزا قادیانی خود مانتے ہیں کہ:

سچی خوابیں اکثر لوگوں کو آ جاتی ہیں۔ اور کشف بھی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات بعض فاسق اور فاجر اور تارک صلوۃ بلکہ بدکار اور حرام کار بلکہ کافر اور اللہ اور اس کے رسول سے سخت بغض رکھنے والے اور سخت توہین کرنیوالے اور سچ مچ اخوان الشیاطین شاذ و نادر طور پر سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں اور بعض کشفی نظارے بھی ایک سرعت برق کی طرح عمر بھر میں کبھی ان کو دکھائے جاتے ہیں... ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی ایک نیک بخت نیک چلن تو کسی امر میں کوئی پیچیدہ خواب دیکھتا ہے یا نہیں دیکھتا مگر اسی رات ایک فاسق، بدمعاش، نجاست خور کو صاف اور کھلی کھلی خواب دکھائی دیتی ہے اور وہ سچی بھی نکلتی ہے۔ (حاشیہ ازمرزا: یہ عجیب حیرت نما امر ہے کہ بعض طوائف یعنی کنجریاں بھی جو سخت ناپاک فرقہ دنیا میں ہیں سچی خوابیں دیکھا کرتی ہیں اور بعض پلید اور فاسق اور حرامخور اور کنجروں سے بدتر اور بد دین اور ملحد جو اباحتوں کے رنگ میں زندگی بسر کرتے ہیں، اپنی خوابیں بیان کیا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں کہ بھائی میری طبیعت تو کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ میری خواب کبھی خطا ہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جاتی ۔اوراس راقم (مرزا) کواس بات کا تجربہ ہے کہ اکثر پلید طبع اور سخت گندے اور ناپاک اور بے شرم اور خدا سے نہ ڈرنے والے اور حرام کھانے والے بھی سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں)

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۴۷۔ ۴۸؛ خزائن ج ۱۷ص ۱۶۷۔ ۱۶۸)۔

تو جس صورت میں سچے الہامیوں بلکہ نبیوں کے الہامات کا حال بھی یہی ہو کہ بعض سچے اور بعض غلط ،تو پھر ان حرام کاروں اور سچے نبیوں میں معاذ اللہ فرق ہی کیا رہا؟ انّا للّٰہ ۔

ناظرین ! آپ حیران ہوں گے کہ قادیانی مشن کی کیسی دلیری ہے کہ حضرات انبیاء پر بھی یہ جرأت سے ایسی بات کہتے ہیں ۔ میں اس کی وجہ آپ لوگوں کو بتاؤں :

ایک بڑھیا عورت کبڑی تھی ۔اس سے کسی نے پوچھا بڑی بی ! کیا تو چاہتی ہے کہ تو اچھی ہو جائے یا چاہتی ہے کہ اورعورتیں بھی تیری طرح کبڑی ہو جائیں ۔

اس نے بڑی قابلیت سے جواب دیا کہ میں تو یہی چاہتی ہوں کہ سب میری طرح ہو جائیں تا کہ میں بھی ان کی ویسی ہی ہنسی اڑاؤں جس طرح یہ مجھ پر ہنستی ہیں ۔

یہی حال مرزا قادیانی اور حکیم صاحب کا ہے ۔ یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ رسالت اور خاندان نبوت پر بھی وہی الزام لگایا جائے جو ہم پر لگایا جاتا ہے تا کہ یہ کہہ سکیں کہ ہم بھی تو آخر اسی سلسلہ کے ایک فرد ہیں ۔

حکیم صاحب ! سنئے ہمارا خدا آپ کے خیالات کی یوں تردید کرتا ہے :

فلا تحسبنّ اللّٰہ مخلف وعدہ رسلہ۔ انّ اللّٰہ عزیز ذو انتقام ، (ابراھیم ۔: ۴۸) ۔خدا کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلاف ہرگز مت سمجھو ۔اللہ تعالی بڑا غالب بدلہ لینے والا ہے ۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے نہی بصیغہ نون ثقیلہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالی کو وعدہ خلافی کرنے والا ،خصوصاً حضرات انبیاء کے ساتھ ،ہرگز خیال مت کرو ۔ یہ کہہ کر جو فرمایا کہ اللہ غالب ہے ،تو اس کا یہاں تعلق یہ ہے کہ وعدہ خلافی کرنا عاجزوں کا کام ہے ۔ خدا تعالی نے اس علت کی طرف اشارہ کر کے اپنے اندر اس کی نقیض کا ثبوت دیا ہے ۔ اس لئے فرمایا کہ میری ذات تو اس ضعف اور کمزوری سے پاک ہے ۔ میں تو سب پر غالب بلکہ سب سے بدلہ لینے پر قادر ہوں ، پھر میں کیوں وعدہ خلافی کروں ۔اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالی کو وعدہ خلاف سمجھنا کفر ہے کیونکہ وعدہ خلافی مستلزم ہے ضعف اور کمزوری کو ،جس سے خدا کی شان بلند ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب کا ایک سوال ہنوز باقی ہے جس کو وہ اپنے خیال میں بہت ہی مشکل جانتے ہیں ۔فرماتے ہیں:

ہم آپ کے کلیہ کوتسلیم کرلیں گے ۔ اگر آپ حدیبیہ یا ارض مقدس کے وعدہ موسوی یا مسیح کی پیش گوئیوں کے متعلق اس زمانہ کے کفار کی شہادتیں پیش کرو کہ انہوں نے ان پیش گوئیوں کے وقوع کا اعتراف کرلیا تھا۔ (آئینہ حق نما۔ص ۹۹)۔

اس سوال کے تین حصے ہیں ۔ واقعہ حدیبیہ، واقعہ موسی ، واقعہ عیسوی ۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہم اسلامی کتابوں ہی سے جواب دیں گے۔ حدیبیہ کا واقعہ اسلامی ہے جس کا اصل قصہ یہ ہے:

آنحضرت ﷺ نے خواب دیکھا کہ میں کعبہ شریف کا طواف کرتا ہوں۔ ہنوز مکہ شریف فتح نہ ہوا تھا کہ آنحضور نے شوقیہ بطور خود سفر کی تیاری کرلی ۔ جب بمقام حدیبیہ قریب مکہ پہنچے تو کفار مکہ نے داخل مکہ ہونے سے روکا ۔ آخر کار معاہدہ ہوا کہ آئندہ سال ہم مسلمان آئیں گے ۔ چنانچہ آئندہ سال گئے اور حسب مضمون خواب باطمینان خاطر طواف کیا۔قرآن شریف کھلے الفاظ میں اس کی تصدیق کرتا ہے

لقد صدق اللّٰہ رسو له الرّ ؤیا بالحق ۔ لتد خلنّ المسجدالحرا م۔ان شاء اللّٰہ آ منین محلّقین رؤسکم و مقصّرین لا تخا فون۔ فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلک فتحاً قریباً (فتح : ۲۷) (خدا نے اپنے رسول کا خواب بالکل سچ کر دیا ۔ کہ تم لوگ مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے ان شاء اللہ اس حال میں کہ تم سرمنڈائے اور بال ترشوائے ہوئے ہو گے،کسی کا خوف تم کو نہ ہوگا۔ اللہ کے علم میں وہ بات تھی جو تمہارے علم میں نہ تھی ۔پس اللہ نے اس سے پہلے ایک فتح قریب تم کو دی)

ناظرین! جس مضمون کو قرآن مجید سچا کہے،کس ایمان دار مسلمان کی جو قرآن کو کلام الٰہی مانتا ہو،شان ہے کہ اس کو غلط کہہ سکے ۔ الّا من سفه نفسه ۔اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن مجید نے اس کی تصدیق کی ہے اور بس ۔ ہاں اگر یہ سوال کھٹکتا ہو کہ جس سال حضور ﷺ پہلے تشریف لے گئے اسی سال کیوں نہ پورا ہوا۔سو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ جو تشریف لے گئے تو ازخود شوقیہ لے گئے خواب اور الہام کا مضمون یہ نہ تھا کہ طواف اسی سال ہو جائے گا۔اس کا فیصلہ حضور ﷺ کی زندگی میں ہی ہو چکا ہے جب بعض صحابہ کرام نے ولولہ شوق میں کچھ کہا تو دوسروں نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا، کیا حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسی سال ہم کرلیں گے؟ نہیں۔ (زاد المعاد)

ارض مقدس کا وعدہ جو حضرت موسیٰ سے ہوا تھا وہ خاص طور پر حضرت موسیٰ سے نہ تھا بلکہ بنی اسرائیل سے تھا۔ وہ بھی مؤقت اور محدود نہ تھا بلکہ عام تھا جس کی بابت حضرت موسیٰ ان کو شوق دلاتے رہے لیکن جب انہوں نے حسب تعلیم موسوی تیاری نہ کی تو ارشاد خداوندی پہنچا:

قال فانّها محرّمة علیهم اربعین سنةً ۔یتیهون فی الارض۔ فلا تأس علی القوم الفاسقین۔ (مائدہ:۲۶) ۔اب وہ ارض مقدس ان کو ۴۰ سال تک نہ ملے گی اس مدت کے اندر اسی زمین میں پھریں گے پھر تو ان بدمعاشوں کے حال پر افسوس نہ کیجیو۔

مضمون صاف ہے کیا کوئی ایماندار اس کو خلاف وعدہ کہے گا؟ ہرگز نہیں۔

حضرت عیسیٰ کی پیش گوئیوں کے متعلق معلوم نہیں آپ کے دل میں کیا ہے۔ اے کاش! آپ کوئی مثال پیش کر کے اسلامی شہادت سے اس کا ثبوت چاہتے تو بتلایا جاتا۔ ایسے مجمل بلکہ مہمل سوال کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ جب ہم بشہادت قرآن مجید ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ جو اپنے رسولوں کو اطلاع دیتا ہے وہ ہرگز خلاف نہیں ہوسکتی تو اب کسی اور شہادت کی حاجت کیا ہے۔

ایک اور طرز سے بھی اس پیش گوئی میں تناقض ہے۔ مرزا جی نے آتھم کا رجوع تو عین جلسہ مباحثہ ہی میں ثابت کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

اس (آتھم) نے عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس نے پندرہ مہینے تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا۔ (کشتی نوح۔ص۔۶؛ خزائن ج۱۹۔ص۶)۔

عبارت مذکورہ بالا سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آتھم نے جلسہ مباحثہ ہی میں رجوع کرلیا تھا جس کے کرنے پر اسے ہاویہ سے بچ جانا تھا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا جی نے باوجود اس کے رجوع کے اس پر رحم نہ کیا اور ناحق اس کو ہاویہ میں بھی ڈال دیا جیسا کہ انوار الاسلام صفحہ ۵، ۷ کی عبارت منقولہ ناظرین دیکھ چکے ہیں۔

پہلی طرز تناقض میں تو ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ آتھم کا ایک ہی فعل یعنی گھبرانے اور سفر کرنے کو مرزا جی رجوع بتلاتے ہیں اور اسی کو ہاویہ قرار دیتے ہیں جو حقیقی تناقض ہے جس میں موضوع بھی واحد ہے۔ مگر اس طرز میں یہ نہیں، اس میں فعل تو دو ہیں، یعنی بقول مرزا جی دجال کہنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تو اس کا رجوع ہے اور اپنی حفاظت کے لئے سفر کرنا اس کا ہاویہ ہے، جس پر ایک ادنی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی سوال کر سکتا ہے کہ اگر آتھم نے جلسہ ہی میں رجوع کر لیا تھا تو پھر وہ ہاویہ سے کیوں نہ بچا رہا۔ حالانکہ بقول مرزا جی وہ ۱۵ مہینوں تک اس رجوع پر ثابت قدم بھی رہا جیسا کہ آپ کشتی نوح صفحہ ۶ کی مرقومہ بالا عبارت میں لکھ چکے ہیں۔ حکیم صاحب نے اس طرز کا کوئی جواب نہیں دیا

ایک اور سوال: بھلا مرزا جی اگر آتھم نے جلسہ ہی میں ستر آدمیوں کے سامنے دجال کہنے سے توبہ کی تھی اور یہی اس کا رجوع تھا اور اسی بنا پر پیش گوئی بھی تھی تو پھر آپ نے اسی وقت اپنی سچائی اور مسیحائی کا ثبوت کیوں نہ دیا؟ کیوں ناحق اس روز کا انتظار کیا جس کا واہمہ گذرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جس کا مختصر نقشہ یہ تھا:

غضب تھی تجھ پر ستمگر چھٹی ستمبر کی   نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

اور کیوں ناحق طول طویل اشتہارات میں فضول جھگڑا بڑھایا اور قسم تک نوبت پہنچائی کیوں نہ انہی ستر آدمیوں کو گواہی میں پیش کر دیا جن کے روبرو اس نے رجوع یا توبہ کی تھی بلکہ اس وقت تو اس واقعہ کا ذکر تک نہ کیا اور آج نو دس سال کے بعد یہ منصوبہ گھڑ لیا۔

مرزا جی ہشیاری کی بھی کوئی حد ہے؟ ۱۵ ماہ میں جب آتھم نہ مرا تو اس کو کبھی تو رجوع بحق سے ملزم ٹھہرایا اور کبھی ہاویہ میں پہنچایا۔ اور پیش گوئی سے بعد ایک سال دس ماہ مرا تو بھی پیشگوئی کی تصدیق بتلاتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

> چونکہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں اس لئے ہم قرین مصلحت سمجھتے ہیں کہ پبلک کو وہ پیش گوئیاں دوبارہ یاد دلائیں جن میں لکھا تھا کہا گر آتھم صاحب قسم نہیں کھائیں گے تو اس انکار سے جو ان کا اصل مدعا ہے یعنی باقی ماندہ عمر سے ایک کافی حصہ پانا، یہ ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ انکار کے بعد، جو ان کی بے باکی کی علامت ہے، جلدی اس جہان سے اٹھائے جائیں گے۔
>
> چنانچہ ایسا ہی ہوا۔   (انجام آتھم۔ ص ۱؛ خزائن ۱۱ ص ۱)۔

غضب کی بات ہے کہ یہ کیا پیش گوئی ہے کہ ایک بوڑھے عمر رسیدہ کی بابت جو پندرہ ماہ میں بمشکل بچا ہو، ایسی بے تعین پیش گوئی کی جائے کہ وہ جلد مر جائے گا کیوں نہ صحیح ہو۔ پچھلے دنوں ایک پنڈت جی نے مرزا جی کی طرح چند پیش گوئیاں مشتہر کی تھیں تو اخبار جامع العلوم مراد آباد کے زندہ دل اڈیٹر نے بھی پنڈت جی کے حق میں مقابلہ کی چند پیش گوئیاں جڑ دی تھیں جن میں سے ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو یہ تھیں:

پنڈت جی روٹی کھائیں گے تو لقمہ سیدھا ان کے حلق سے اتر کر معدے میں جا گریگا۔

صبح پاخانہ جائیں گے تو پائخانہ کے ساتھ ہی ان کا پیشاب نکل جائے گا۔ وغیرہ۔

ٹھیک اسی طرح مرزا جی کی یہ پیش گوئی ہے کہ عنقریب آتھم مرجائے گا۔ غالباً اگر آتھم کئی سال بھی زندہ رہتا، نہ تو مرزا جی اس پیش گوئی میں جھوٹے ہوتے اور گمان غالب ہے کہ آیت انّھم یرونہ بعیداً ۔و نراہ قریباً (معارج:۶۔۷) پڑھ دیتے۔ ایسی پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے ہمیں حیا آتی ہے کہ ہم کیا کہیں جس شخص نے فا صنع ما شئت (یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کے پورے الفاظ یہ ہیں: ان مما ادرک الناس من کلام النبوة اذا لم تستحی فا صنع ما شئت) ہی پر عمل کرنے کا عزم بالجزم کرلیا ہو اور جس کا یہ قول ہو، قاضی نے ہرائی میں نہ ہاری۔ اس سے ہم کیونکر پورے اتر سکتے ہیں، لیکن اتنی گذارش کرنے سے نہیں رک سکتے کہ جس صورت میں قسم کھانے پر آتھم کو ایک سال تک مہلت دی جاتی تھی تو بغیر قسم کھائے بھی وہ دو سال کے اندر ہی کیوں مرگیا۔ اس سے تو صاف سمجھ آتا ہے کہ قسم کھا کر بھی اگر ایک سال کے اندر مرتا تو قسم کا نتیجہ نہ ہوتا بلکہ یہ معلوم ہوتا کہ اس کی موت کا یہی وقت تھا۔

بغیر قسم کھائے اس سے بھی کم مدت بتائی گو صاف لفظوں میں اس سے کم نہیں کہی مگر فحوائے عبارت سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اگر، آتھم صاحب، قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا وہ دن نزدیک ہیں دور نہیں۔ (اشتہار انعامی چار ہزار ص ۱۱؛ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۰۶؛ آئینہ حق نما۔ص ۱۱۲)۔

اس عبارت کے نتیجے میں حکیم صاحب فرماتے ہیں، مرزا قادیانی نے اشتہار انعامی چار ہزار میں صاف لکھ دیا تھا کہ درصورت قسم نہ کھانے کے آتھم سال سے بھی کم مدت میں فوت ہوگا۔

(آئینہ حق نما۔ص ۱۱۱)۔

بہت خوب! آیئے آپ کی اور آپ کے پیر و مرشد کی راست گوئی و راست بازی ہم اسی سے بتاتے ہیں۔

جس اشتہار کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کا مطبوعہ ہے اور آتھم کی موت ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو ہے۔ (دیکھو رسالہ انجام آتھم۔ص ۱)۔ آیئے پرائمری کے کسی لڑکے سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حساب کرائیں کہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء تک ایک سال نو ماہ ہوتے ہیں یا کم؟ حکیم صاحب! کس منہ سے کہتے ہیں کہ آتھم کی موت حسب پیش گوئی واقع ہوئی۔ کیا قادیان میں حساب دان کوئی نہیں؟ اے جناب ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کے جملہ انصار واعوان مل کر بھی، و لو کان بعضھم لبعضٍ ظھیراً، زور لگا دیں تو یہ ٹیڑھی کل سیدھی نہ ہوگی۔ دیکھئے آپ کے پیر و مرشد بلکہ نبی اور رسول نے کیا گل کھلائے۔ جب دیکھا کہ پندرہ ماہ کی میعاد میں تو آتھم مرا نہیں حالانکہ اقرار یہی تھا اور پیش گوئی محدود تھی تاہم آپ (مرزا) فرماتے ہیں اور کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

> اگر کسی کی نسبت یہ پیش گوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے گا۔ پس اگر وہ بجائے پندرہ کے بیسویں مہینے میں مجذوم ہو جائے اور ناک، اور تمام اعضاء گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔
>
> (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۱۸۵؛ خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۳ حاشیہ)

حکیم صاحب کیا یہ ٹھیک ہے یا محض چالاکی۔ انصاف سے کہیے گا۔ کس قدر جرأت اور حیا سے دور ہے کہ ایک بات کو بطور پیش گوئی محدود الوقت کے شائع کیا جائے، جب وہ پوری نہ ہو تو مجذوموں کی طرح عذر لنگ کیا جائے۔ اے جناب ۱۵ کی بجائے بیس ماہ نہیں بلکہ پندرہ کی بجائے ۳۷ ماہ میں مرا۔ یعنی اصل پیش گوئی سے زائد میعاد اور گذری ہو تو اس صورت میں بھی آپ پیشگوئی کی صداقت ہی گاتے جائیں گے۔ شائد۔

تعجب ہے کہ حسب تحریر سراج منیر صفحہ ۱۲، اندرمن مراد آبادی نے آپ کی پیش گوئی سے اعراض کیا اور بعد اعراض (بقول آپ کے) کچھ عرصہ کے اندر فوت بھی ہو گیا۔ اس کی نسبت آپ نے یہ مشہور نہ کیا کہ میری پیش گوئی کے مطابق مرا۔ لیکن آتھم کے ایسے گلے پڑے کہ قبر تک بھی اس کو دیکھنے گئے۔ کیا، الھا کم التکاثر۔ حتّی زرتم المقابر کے یہی معنی تو نہیں؟

جہاں تک ہم سے ہو سکا اس پیش گوئی کے متعلق ہم نے بہت ہی اختصار سے کام لیا ورنہ ستمبر ۱۸۹۴ء سے تو مرزا جی کا کوئی رسالہ یا اشتہار اس کے ذکر سے خالی نہیں۔ لیکن شکر ہے کہ بجز چند مقامات کے جن میں پچھلی تحریر پہلی تحریر سے متعارض اور متضاد ہے باقی کل رسائل اور اشتہارات قریب قریب ایک ہی مضمون سے بھرے پڑے ہیں جو سلطان القلم کی سلطانیت پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پیش گوئی نے مرزا جی کو ایسا حیران کر رکھا ہے کہ انہیں کہتے کہتے یہ تمیز بھی نہیں رہتی کہ میری آواز کدھر سے نکل رہی ہے۔ سخت حیرانی میں ہیں، رسالہ ہذا (الہامات مرزا) کے طبع اول کے بعد کی تحریریں پہلی تحریروں سے بھی زیادہ مزیدار ہیں۔ آپ کشتی نوح کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں کہ:

> پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں جو شخص اپنے عقیدے کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، سو وہ (آتھم) مجھ سے پہلے مر گیا۔

کیا ہی احمقوں کی آنکھوں میں مٹی کا منتر ڈالا ہے مرزا جی کی اس بات کے ہم بھی قائل ہیں کہ الوؤں کی جیب کترنے میں آپ کو کمال ہے۔ دیکھئے تو کس ہوشیاری اور صفائی سے لکھ رہے ہیں کہ پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ جھوٹا پہلے مرے گا۔ ناظرین پیش گوئی کے الفاظ بغور پڑھیں کہ ان میں کوئی بھی ایسا لفظ ہے جس کے یہ معنی یا اشارہ ہو کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ بڑے مزے کی بات ہے کہ پیش گوئی کے متصل کی عبارت جس میں موت کا لفظ ہے اس کی تو یہ تاویل کی گئی کہ ہماری تشریح تھی اصل الہام کے لفظ نہ تھے۔ اگر وہ غلط ہو گئی تو بلا سے ہمارا فہم غلط ہو، تو ہو، الہام غلط تو نہ ہو۔ بقول شخصے گھر کا تمام اسباب جلا سو جلا، چوہوں کا پنجرہ تو سلامت رہا۔ مگر یہاں کس آب و تاب سے فرما رہے ہیں کہ پیش گوئی میں یہ بیان (ناظرین بیان کے لفظ کو دیکھئے اور مرزا جی کے ہاتھ کی صفائی کی داد دیجئے) تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ گویا ۱۵ مہینوں کی کوئی تحدید ہی نہیں۔

اخیر اس بحث کے ہم اپنا خیال مرزا جی کی نسبت کچھ ظاہر نہیں کرتے بلکہ انہی کے فرمودہ پر ایمان رکھتے ہیں:

> اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر قسم کی سزا اٹھانے کو تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے۔ تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دیا جائے
>
> (جنگ مقدس صفحہ اخیر)

کہیے مرزا جی! ہم آپ کے کیسے پکے معتقد ہیں کہ جن لفظوں میں آپ نے ہم کو سکھایا ہے ہم اس پر کیسے جمے ہوئے ہیں۔ کیا کوئی آپ کے مریدوں میں ہے جو ہمارا مقابلہ کرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ پیش گوئی بابت لیکھرام

اس پیش گوئی کے متعلق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مندرجہ ذیل ہے:

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشین گوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا، اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیش گوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض (اصل میں اعتراض ہے) کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیش گوئی چاہو، شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا عجل جسد له خوار۔ له نصب و عذاب، یعنی صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے، چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیش گوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو، تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے طیار رہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جاوے۔ اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سراج منیر۔ص ۱۲۔۱۳؛ خزائن ج ۱۲ص ۱۴۔۱۵)

مرزا صاحب کے اس اشتہار میں صاف مرقوم ہے کہ پنڈت لیکھ رام پر کوئی خرق عادت عذاب نازل ہوگا۔ اس اشتہار میں کوئی بھی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے یہ مفہوم ہو سکے کہ لیکھ رام کے مرنے کی پیش گوئی ہے، بلکہ یہ خارق عادت عذاب کی ہے جو زندگی کو مستلزم ہے۔ موت اور خصوصاً ایسی موت کو جیسی پنڈت لیکھ رام پر آئی، ہیبت ناک عذاب کہنا مرزا صاحب ہی کا کام ہے۔ پس اس اشتہار کے مطابق فیصلہ بالکل آسان ہے کہ پنڈت لیکھ رام بموجب تحریر مرزا جی کسی خارق عادت عذاب میں مبتلا نہیں ہوا بلکہ ایک چھری سے مرا۔ ایسی وارادات عموماً ہوتی ہے۔ یہ نہ تو کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ ہی خرق عادت موت۔ ہاں مرزا جی نے رسالہ کرامات الصادقین میں ایک الہام لیکھ رام کی موت کا بھی درج کیا ہوا ہے جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:

فبشّرنی ربّی بموته فی ستّ سنة یعنی خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔

لیکھ رام نے کہیں مرزا جی کو مجیب الدعوات لکھ دیا تھا تو مرزا جی نے رسالہ استفتاء کے صفحہ ۶ پر اس کی وہ خبر لی کہ اس کے حق سے بھی زیادہ۔ مگر تعجب ہے کہ آپ ایسے مدعی الہام اور فصاحت و بلاغت کے سحبان ہو کر ایسی غلطی کریں۔ پھر اس عبارت میں جو خداوند تعالی کی طرف سے الہام ہوئی ہو۔ جس غلطی کو نحو میر پڑھا ہوا طالب علم بھی بخوبی سمجھ سکے۔ یعنی ستّه سنة عربی علم نحو کی رو سے غلط ہے۔ سنة کے بجائے سنین چاہیے۔ کاش ایک ہی مقام پر یہ عبارت اس طرح ہوتی۔ جہاں کہیں یہ عبارت منقول ہے اسی طرح مذکور ہے۔ شائد مرزا جی یہ عذر کریں کہ میرا کیا قصور ہے، خدا نے ایسا ہی کہا، وہ جس طرح چاہے کلام کرے و هو علی کلّ شیء قدیر۔ اگر یہ کہیں تو ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔

مرزا جی کے قول فبشّر نی ربّی... الخ .. کا جواب تو آپ کے قاعدہ پر بالکل سہل ہے کہ اصل الہام میں جو لیکھ رام کی بابت شائع ہوا ہے موت کا لفظ نہیں بلکہ صرف خرق عادت عذاب کا ذکر ہے۔ اگر کہیں کہ یہ الہام بھی تو میرا ہی ہے، پھر یہ کیا انصاف ہے کہ میرے ایک الہام کو دوسرے الہام کی تفسیر یا توضیح نہ بنایا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ہی نے یہ اصول بتلایا ہے کہ پہلا الہام معتبر ہوتا ہے۔ کیا آتھم کے حق میں بعد اظہار اصل الہام آپ نے انہی لفظوں میں تشریح نہ کی تھی، فبشّر نی ربّی بعد دعوتی بموته (کرامات الصادقین) پس جس اصول سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اصل الہام کے بعد کی تشریح کو آتھم کے متعلق داخل الہام نہیں بتایا، حالانکہ خدا کے نام سے کہی تھی۔ اسی اصول سے ہم آپ کی اس تشریح کو داخل الہام نہ سمجھیں گے اور یقین کریں گے کہ موت صرف آپ کا منصوبہ ہے داخل الہام نہیں۔ بتلایئے اس کی کوئی وجہ ہے کہ آپ اپنے ہی مقرر کردہ اصول سے کیوں منحرف ہوں۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ لیکھ رام کے حق میں جو خرق عادت عذاب کا الہام تھا وہ غلط ثابت ہوا، کیونکہ وہ مر گیا۔ خرق عادت عذاب میں مبتلا نہیں ہوا۔

اور اگر ہم بھی اس عبارت مندرجہ کرامات الصادقین کو انہی معنی میں سمجھیں جن میں مرزا جی لے رہے ہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ موت جو چھ سال کے اندر ہونے والی تھی ایسی خرق عادت رعب دار اور ہیبت ناک عذاب سے ہونی چاہیے تھی کیونکہ پہلے اشتہار میں یہ قید لگائی گئی ہے، جو کسی طرح منسوخ نہیں ہوسکتی۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ لیکھ رام ایک ایسی موت سے مرا ہے جس سے عموماً لوگ مرتے ہیں اور ان کی موت کو کوئی خرق عادت نہیں جانتا۔ اور تو اور ایک زمانہ میں کالے پانی میں وائسرائے ہند اسی چھری کے شکار ہوئے تھے۔ چند روز ہوئے شہر لاہور کے انارکلی بازار میں ایک فقیر نے ایک لمحہ میں ایک انگریز کا چھری سے خون کر دیا۔ چند ایام کا عرصہ ہوا کہ ہمارے بازار میں لوگوں کے چلتے ہوئے ایک ہندو نوجوان لڑکے کا اس کے کسی حریف نے چھری سے کام تمام کر دیا، پھر لطف یہ کہ ہاتھ بھی نہ آیا۔ پنڈی اور پشاور میں تو آئے دن ایسی وارداتیں دن دیہاڑے ہوتی ہیں۔ غرض اسی قسم کے واقعات سینکڑوں نہیں ہزاروں پولیس رپورٹوں میں مل سکتے ہیں۔ مگر لطف یہ ہے کہ ایسی موتوں کو کوئی بھی خرق عادت نہیں کہتا۔

مرزائیو! خرق عادت کے یہی معنی ہیں کہ اس قسم کے واقعات ہر روز ہوتے ہیں۔ اگر یہی معنی ہیں تو ہم مانتے ہیں کہ تمہارا پیر بھس تیرانے اور لوہا ڈبونے میں کامل ہے۔

مرزا جی نے اس پیش گوئی کے متعلق ایک اور کمال کیا ہے جس سے ہمیں ایک بزرگ کے کلام کی تصدیق ہوتی ہے (یعنی مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی کہا کرتے ہیں کہ مرزا کو خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہو، وہ ایسی جرأت سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو بھی امرت سر میں مولوی صاحب موصوف سے میں نے یہی مضمون سنا۔ ثناء اللہ) اور ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قرآن کے معانی اور مطالب ہی کو نہیں بلکہ کتب سابقہ کو بھی اپنی تاویلوں کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

> یہ الہام کہ عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب و عذاب ...یعنی لیکھ رام گوسالہ سامری ہے اور اسی گوسالہ کی طرح اس کو عذاب ہوگا۔ یہ نہایت پر معنی الہام ہے جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوسالہ سامری کی مشابہت کے پیرایہ میں نہایت اعلیٰ اسرار غیب کے بیان کر رہا ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ گوسالہ سامری یہودیوں کی عید کے دن میں ٹکڑے کیا گیا تھا جیسا کہ توریت خروج، باب ۳۲، آیت ۵ سے ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ہارون نے یہ کہہ کر منادی کی کہ کل خداوند کی عید ہے۔ ، سوایسا ہی اسلامی عید کے دن کے قریب یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھ رام قتل ہوا۔ اور گوسالہ سامری کے تباہ کرنے کے لئے خدا کی کتابوں میں عید کے دن کی خصوصیت تھی وہ عید کے دن ہی کا واقعہ تھا جب کہ گوسالہ سامری خدا کے حکم سے پیسا گیا لہذا خدا تعالیٰ نے لیکھ رام کا نام گوسالہ سامری رکھ کر ایک ایسا لفظ استعمال کیا ہے جو اس بات پر دلالت التزامی کر رہا تھا کہ لیکھ رام بھی عید کے دنوں میں ہی قتل کیا جائے گا۔ (استفتا اردو، ص ۱۱۔۱۲؛ خزائن ج ۱۲ص ۱۹۹)

اس بیان میں مرزا جی نے یہ چالاکی کی ہے کہ توریت کے حوالہ سے ثابت کرنا چاہا ہے بلکہ اپنے خیال میں کر ہی دیا ہے کہ گوسالہ سامری عید یہود کے روز مارا گیا۔ مگر جب ہم مرزا جی کے بتلائے ہوئے مقام کو دیکھتے ہیں تو وہاں اس کا ذکر بھی نہیں پاتے بلکہ جس عید کو گوسالہ سامری کے ذبح ہونے کا دن لکھا ہے وہ دن اس کی پرستش اور سوختنی قربانیوں کے چڑھاوے کا دن تھا۔ اس سے بعد حضرت موسیٰ کو جو، ابھی پہاڑ پر تھے، خدا تعالیٰ کے بتلانے سے خبر ہوئی تو وہ آئے۔ ان کے واپس آنے میں بھی کئی روز لگ گئے۔ چنانچہ مقام مذکور کی کسی قدر عبارت ہم نقل کر کے باقی کے لئے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خود ہی مقام مذکور یعنی خروج باب ۳۲ کی آیت ۴ سے اخیر تک پڑھ لیں۔ وہ یہ ہے:

اور اس نے ان کے ہاتھوں سے لیا اور بچھڑا ڈھال کر اس کی صورت حکا کی ہتھیار سے درست کی اور انہوں نے کہا کہ اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں مصر کے ملک سے نکال لایا۔ اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اس کے آگے قربان گاہ بنائی اور ہارون نے یہ کہہ کر منادی کی کہ کل خداوند کے لئے عید ہے اور وے صبح کو اٹھے اور سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور سلامتی کی قربانیاں گذرانیں اور لوگ کھانے پینے کو بیٹھے اور کھنے کو اٹھے تب خداوند نے موسیٰ کو کہا۔ اتر جا۔ کیونکہ تیرے لوگ جنہیں تو مصر سے چھڑا لایا خراب ہوگئے ہیں۔ وہ اس راہ سے جو میں نے انہیں فرمائی جلد پھر گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے لئے ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا۔ اور اسے پوجا اور اس کیلئے قربانی ذبح کر کے کہا کہ اے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں مصر کے ملک سے چھڑا لایا۔ پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں اس قوم کو دیکھتا ہوں کہ ایک گردن کش قوم ہے۔ (خروج ۔ باب ۳۲: ۴۔۱۰)

Aaron said to them, "Take off the gold earings which your wives, your sons, and your daughters are wearing, and bring them to me. So all the people took off their gold earings and brought them to Aaron. He took the earings, melted them, poured the gold into a mould, and made a gold bull calf.

The people said, "Israel, this is our god, who led us out of Egypt.

Then Aaron built an alter in front of the gold bull calf and announced, "Tomorrow there will be a festival to honour the Lord." Early the next morning they brought some animals to burn as sacrifices and others to eat as fellowship offerings. The people sat down to a feast, which turned into an orgy of drinking and sex.

The Lord said to Moses, "Go back down at once, because your people, whom you led out of Egypt, have sinned and rejected me. They have already left the way that I commanded them to follow; they have made a bull calf out of melted gold and have worshipped it and offered sacrifices to it. They are saynig that this is their god, who led them out of Egypt. I know how stubborn these people are. Now don't try to stop me. I am angry with them, and I am going to destroy them. Then I will make you and your descendants into a great nation. (Exodus 32: 2-10).

حکیم نورالدین صاحب نے اس عبارت سے چند سطریں آگے کی اور نقل کر کے ہم پر تحریف کا الزام لگایا ہے اور وجہ تحریف کچھ نہیں بتائی۔ حیرانی ہے ایسے مولانا اور بے ثبوت الزام۔

یہ عبارت اپنا مطلب بتلانے میں صاف ہے مگر نہیں معلوم مرزا جی کا قرآن شریف پر تو کوئی حق شفع بھی تھا بائیبل پر کیا ہے؟ نہیں نہیں میں نے غلط کہا، آخر مسیح نے بھی تو آپ کی خبر بتلائی ہے (دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۱۱۔ اس مقام کو مرزا جی اپنے حق میں مان چکے ہیں۔ دیکھو کشتی نوح۔ص ۵۔ مگر ناظرین فیصلہ کریں کہ ہماری مراد صحیح ہے یا مرزا کی۔ ثناءاللہ) مرزا جی کے مقربو! اس علم اور سمجھ اور دیانت پر بھی ان کو مجدد اور حکم مانتے ہو۔ ام تا مرھم احلامھم بھذا ام قوم طاغون۔ ہاں اگر ہم اس فقرہ عجل جسد لہ خوار کو آپ کی تکذیب کا گواہ بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں کیونکہ باعتبار صریح مفہوم اور عرف عام اہل اسلام اس سے سمجھا جاتا ہے کہ لیکھ رام بقرعید کے دنوں میں قتل ہوگا مگر وہ ہوا تو عیدالفطر کے دنوں میں جو گائے اور گوسالہ کے ذبح ہونے کے دن ہی نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی نے اس پیش گوئی کے متعلق کئی ایک الہام ایسے بتلائے جن کا پہلے علم بھی نہ تھا۔ ہم کو تو کیا ہوتا خود مرزا جی کو بھی نہ ہوگا جن کی تمثیل بالکل اس بے ایمان عطار کی سی ہے جو ایام بیماری میں ایک ہی بوتل سے ہر ایک قسم کے شربت دے دیا کرتا ہے۔ گو چند شربتوں کو وہ پہلے سے ذہن میں سوچ لیتا ہوگا کہ یہ یہ شربت اس بوتل سے نکالوں گا، مگر بعض خریدار ایسے شربتوں کے بھی آجاتے ہیں جو اس کے ذہن میں اس وقت نہ ہوتے ہوں گے، لیکن عیار اسی بوتل سے سب کو نباہ دیتا ہے۔ یہی حال مرزا جی کی پیش گوئیوں کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

> اگرچہ خدا تعالی کے کلام کے باریک بھید جاننے والے گوسالہ سامری کا نام رکھنے سے اور پھر اس عذاب کا ذکر کرنے سے سمجھ سکتے تھے کہ ضرور ہے کہ لیکھ رام کی موت بھی اپنے دن کے لحاظ سے گوسالہ سامری کی تباہی کے دن سے مشابہ ہوگی مگر پھر بھی خدا تعالی نے اپنے الہام میں اس اجمال پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صریح لفظوں میں فرما دیا کہ ستعرف یوم العید و العید اقرب ۔ یعنی لیکھ رام کا واقعہ قتل ایسے دن میں ہوگا جس سے عید کا دن ملا ہوا ہوگا۔ اور یہ پیش گوئی ہے کہ عید کے دن کے قریب لیکھ رام کی موت ہوگی۔ (استفتاء ص ۱۲؛ خزائن۔ ج ۱۲ ص ۱۲۰)

مرزا جی کے لنگر کی روٹیاں کھانے والے یا ان کے بے علم کج فہم مرید تو کاہے کو پوچھیں گے مگر ہم جب تک مرزا جی کی بوتل کے تمام شربتوں کا پتہ اور ماہیت اور اجزاء معلوم نہ کر لیں ہمیں کیونکر چین ہو۔ یہ مصرع جس قصیدے کا ہے وہ کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ پر مرقوم ہے جس میں لیکھ رام کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔ بلکہ اس کے لکھتے وقت مرزا جی کو بھی خواب و خیال نہ ہوگا۔ ہم ناظرین کی تسلی اور مرزا جی کی بوتل کی پڑتال کرنے کو اس قصیدے میں سے چند اشعار نقل کرتے ہیں جن سے اس مصرعہ کے معنی اور سیاق و سباق معلوم ہو جائیں گے

الا ایّھا الواشی الام تکذّب
و تکفر من ھو مؤمن و تؤنّب
وآلیت انّی مسلم ثمّ تکفر
فاین الحیا انت امرء او عقرب
الا انّنی تبر و انت مذھب
الا انّنی اسد و انت ثعلب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا انّنی فی کل حرب غالب
فکدنی بما زوّرت فالحق یغلب
و بشّرنی ربّی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید و العید اقرب
و نعمّنی ربّی فکیف اردّہ
و ھذا عطاء اللّٰہ و الخلق یعجب
و سوف تری انّی صدوق مؤید
و لست بفضل اللّٰہ ما انت تحسب

اشعار مذکورہ صاف بتلا رہے ہیں کہ یہ کلام کسی ایسے شخص کے جواب یا خطاب میں ہے جو مرزا جی کا مکفر ہے یعنی خود مسلمان ہے اور مرزا کو کافر کہتا ہے۔ اسی کو مرزا جی ڈانٹ بتلاتے ہیں کہ تو بے حیا ہے، بچھو ہے۔ میں نیک ہوں، تو ملمع ساز ہے۔ میں شیر ہوں تو لومڑی ہے۔ میں ہر ایک لڑائی میں غالب ہوں۔ مجھے خدا نے بشارت دی ہے اور کہا ہے کہ تو عید کو پہچانے گا اور عید قریب ہے۔ میرے خدا نے مجھے نعمتیں دی ہیں لوگ تعجب کرتے ہیں۔ تو دیکھ لے گا کہ میں سچا ہوں اور جیسا تیرا گمان ہے، ویسا نہیں ہوں۔

اس سے آگے قریب کر کے صاف اور صریح لکھتے ہیں:

و قاسمتہم ان الفتاوی صحیحۃ
و علیک وزر الکذب ان کنت تکذب
و ھل لک من علم و نصّ محکم
علی کفرنا او تخرصن و تتغب

(کرامات الصادقین ص ۵۴؛ خزائن ج ۷ ص ۹۶)

(تو نے ان لوگوں سے قسم کھا کر بتلایا کہ یہ فتوی جو (مرزا پر لگائے ہیں) صحیح ہیں۔ تو جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے۔ کیا تیرے پاس قطعی علم یا مضبوط نص ہمارے کفر پر ہے یا تو محض اٹکل اور تکلف کرتا ہے)

صاف بات ہے کہ اس قصیدے میں نہ لیکھ رام کا ذکر ہے نہ آتھم کا، بلکہ صریح خطاب علماء مکفرین سے ہے۔ ہاں اگر علماء مکفرین تمام کے تمام یا کم سے کم ان کے سرگروہ ہی عید کے روز شہادت یاب ہوتے تو مرزا جی کو کچھ کہنے کی گنجائش ہوتی۔ مگر یہاں تو اتنی بھی نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین یہ ہے مرزا جی کی عطاری کی بوتل جس میں سے الہامی شربت، جس تاثیر اور جس مرض کا چاہے، نکال دیتے ہیں اور دل میں جانتے ہیں کہ جہان احمقوں سے خالی نہیں۔

اس پیش گوئی پر دونوں طرح سے وہ تنقید بھی ہو سکتی ہے جو آتھم والی پیش گوئی پر کی گئی ہے یعنی یہ کہ اس پیش گوئی کے لوازم نہیں پائے گئے جن کو آپ نے اسی پیش گوئی کے لئے سراج منیر میں تسلیم کیا ہوا ہے کہ اگر پیش گوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ پس الگ پیش گوئی ہیبت ناک عظیم الشان شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوئی ہوتی، تو اپنا اثر ساتھ رکھتی حالانکہ نہیں۔

دوئم یہ کہ انبیاء کی پیش گوئیوں کی طرح اس کا بھی ظہور قطعی اور یقینی نہیں ہوا کہ کسی مخالف وموافق کو شبہ نہ رہتا۔ بلکہ اس کے کذب پر بزرگ قسم کھانے کو تیار تھے جن کے جواب آپ نے آج تک نہیں دیئے۔

اس پیش گوئی کے متعلق حکیم صاحب سے جو بن سکا وہ صرف یہ ہے کہ الہام میں لیکھ رام کو عجل، گئوسالہ، کہا گیا ہے اور اس کے لئے خوار اور نصب کا ثبوت ہے۔ خوار مقتول کی آواز کو کہتے ہیں۔ نصب کا لفظ بھی موت بالقتل پر دلالت کرتا ہے۔ عذاب سے بھی موت ثابت ہوتی ہے وغیرہ۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۱۲۸)۔

عجل بچھڑے کو کہتے ہیں۔ خوار، بیل گائے اور بچھڑے کی آواز کو کہتے ہیں، ملاحظہ ہو قاموس۔ صراح، منتہی الارب۔ صحاح جوہری۔ مفردات راغب وغیرہ۔ نصب بھی عذاب کو کہتے ہیں۔ اس کو بھی قتل وغیرہ لازم نہیں۔ اہل جنت کے حق میں فرمایا ہے لا یمسّھم فیھا نصب وّ ما ھم منھا بمخر جین (حجر:۴۸)۔ (اہل جنت کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے گی)۔

عذاب سے بھی قتل ثابت نہیں۔ پھر ثابت کس سے ہے؟

حکیم صاحب نے لسان العرب ج ۵ ص ۳۴۵ کے حوالہ سے بزعم خود ثابت کیا ہے کہ:

> خوار کا لفظ انسان پر اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کوئی مقتول قتل ہونے کے وقت گئوسالہ کی طرح چلاتا ہے۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۱۲۴)۔

مطلب آپ کا یہ ہے کہ لیکھ رام کی بابت جو عجل جسد لہ خوار آیا ہے یہ خوار ہی قتل پر اشارہ کرتا ہے۔ کس صفائی سے پورا حوالہ دیا ہے حالانکہ کتاب مذکور میں یہ مضمون کہیں بھی نہیں۔ حوالہ مذکور نہ ملنے کی صورت میں حکیم صاحب پر خیانت اور کذب کا الزام رہے گا اور اگر حوالہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ثابت ہو جائے تو بھی حکیم صاحب مع اپنی جماعت کے بے سمجھی کے الزام سے بری نہیں ہوں گے۔ کیونکہ مرزائی الہام میں جو خوار کا لفظ آیا ہے وہ انسان کے لئے نہیں بلکہ عجل (گئو سالہ) کے لئے ہے اور عجل بطور استعارہ (مثل زندہ) انسان لیکھ رام، کے لئے ہے۔ اے کاش! آپ فن معانی و بیان کو ملحوظ رکھتے تو یہ غلطی آپ سے سرزد نہ ہوتی۔ یاد رہے کہ اخبار اہل حدیث ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء میں بذریعہ کھلی چٹھی کے حکیم صاحب سے یہ حوالہ طلب کیا تھا، اس کا جواب بھی نہیں دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حوالہ مذکور دکھا ہی نہیں سکتے۔ اس مقام کی عبارت سمجھنے میں ان کو غلطی ہوئی و لیس ھذا اوّل قارورۃ کسرت فی القادیان۔

حکیم صاحب! آئیے میں آپ سے اس بارے میں فیصلہ کرلوں بشرطیکہ آپ سیدھی راہ انصاف کو اختیار کریں۔ پس غور سے سنئیے! آپ نے مرزا صاحب کی کتاب سراج منیر صفحہ ۱۰ (خزائن ج ۱۲ص ۱۳) سے یہ عبارت نقل کی ہے:

> پنڈت لیکھ رام پشاوری کی قضا وقدر وغیرہ کے متعلق غالباً اس رسالہ میں بقید تاریخ و وقت کچھ تحریر ہوگا۔ (آئینہ حق نما ص ۱۲۷)۔

اس عبارت کو نقل کر کے آپ نے بڑا زور دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

> خدا کے لئے غور کرو کیا اس میں صاف طور پر ظاہر نہیں کیا گیا کہ لیکھ رام کی قضا وقدر اور موت فوت کے متعلق بقید تاریخ و وقت ایک پیش گوئی شائع ہوگی... لیکھ رام نے دیدہ دلیری سے کہا کہ میرے حق میں جو چاہو شائع کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے جس پر پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو شائع ہوئی۔ (آئینہ حق نما۔ص ۱۲۷)۔

بس اب مطلع صاف ہے آپ ہم کو فروری ۱۸۹۳ء والے اشتہار سے لیکھ رام کی موت بقید تاریخ اور بقید وقت دکھائیں، ہم اس کو مان جائیں گے۔ حکیم صاحب اور خلیفہ صاحب راست بازی اس کا نام ہے کہ جو حکایت کریں اس کا محکی عنہ بھی بتلائیں۔ یہ نہیں کہ محض دعوی ہی دعوی ہو اور ثبوت کچھ نہ ہو۔ غالباً آپ کو اشتہار مذکور کی اس عبارت پر نظر ہوگی:

> آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے، چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا
>
> (سراج منیر ص ۱۲؛ آئینہ حق نما ص ۱۱۷؛ خزائن ج ۱۲ص ۱۵)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اے جناب! اگر یہ اور سابقہ عبارت ملک کی عام زبان، اردو، میں ہے تو کوئی اردو دان منصف بتلا سکتا ہے کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہے جو مرزا نے لکھا ہے کہ:

لیکھ رام جن کی قضا و قدر کے متعلق ... بقید وقت و تاریخ تحریر ہوگا۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۹۸؛۔ مندرجہ آئینہ حق نما۔ ص ۱۲۷)

اس عبارت کا صاف مطلب ہے کہ جس تاریخ اور جس وقت لیکھ رام کی موت واقع ہونے والی ہوگی اس تاریخ کا نام اور اس وقت کا ذکر صاف لفظوں میں ہوگا، یہ نہیں کہ آج سے چھ برس تک ہوگا۔ چہ خوش۔ حالانکہ مرا بھی چار برس تک کیونکہ فروری ۱۸۹۳ء میں پیش گوئی شائع ہوئی اور مارچ ۱۸۹۷ء میں وہ فوت ہوا۔ اگر یہ خیال ہو کہ چھ سال کے اندر ہی اندر مرا، چھ سے تو آگے نہیں بڑھا، چاہے چار سال تک مرا۔ تو ان کو سوچنا چاہیے کہ اگر یہی قاعدہ ہے تو چھ سال کیا دس سال کے اندر مرا بھی کہہ سکتے۔ دس کیا بیس کے اندر مرا، بیس کیا ایک صدی کے اندر مرا۔ کہیے! پھر چھ ہی کی کیا خصوصیت ہے۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں، چھ سال کے اندر مرا یا چار سال کے اندر مرا۔ ہمیں تو یہ غرض ہے کہ مرزا جی کی کسی تحریر سے لیکھ رام کی موت بقید تاریخ اور وقت دکھا دیجئے۔

مختصر یہ کہ پنڈت لیکھ رام کی بابت خارق عادت عذاب کا وعدہ تھا۔ موت کا اس میں کوئی لفظ نہیں۔ بغیر خرق عادت عذاب کے اس کی موت نے ثابت کر دیا کہ یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

حضرات انبیاء کے مخالفوں پر جو موت آتی اور ان کی پیش گوئی سچی ثابت ہوتی تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی پیشگوئی ہی ایسی ہوتی تھی لیھلکنّ الظّالمین۔ ہم (خدا تعالی) ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ چونکہ وہ ان کے ہلاک کرنے کی ہوتی تھی اس لئے وہ سچی ہوتی اور مرزا صاحب کی پیش گوئی میں خرق عادت عذاب کا ذکر ہے اسلئے بغیر خرق عادت عذاب کے یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔ الحمد للّٰہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ پیش گوئی متعلق سلطان محمد

محمدی بیگم سے نکاح سے متعلق پیش گوئی کو مرزا جی نے خاص مسلمانوں کے حق میں بتلایا ہوا ہے اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم بھی جی کھول کر سعی کریں اور تحقیق کر کے بال کی کھال اتاریں۔ گو اور پیش گوئیوں میں بھی مرزا جی زور لگایا کرتے ہیں مگر اس پیش گوئی کے متعلق جو کچھ مرزا جی نے مساعی جمیلہ خرچ کئے ہیں ان کا ذکر نہ کرنا غالباً ناشکری ہوگی۔

اس پیش گوئی میں محمدی بیگم سے نکاح والا حصہ دراصل مقصود اصلی ہے اور مرزا سلطان محمد سے متعلق حصہ اس کی تمہید اور دراصل دفع مانع ہے۔ کیونکہ آسمانی نکاح کا بہت مانع سلطان محمد ہوا اور اخیر تک رہا۔ اس لئے بلحاظ اصول فطرت مانع کے اٹھانے پر توجہ کا ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کی توجہ اس مانع کی طرف ایسی ہوئی کہ اس بے چارے دلہا کو اپنی غضب آمیز نگاہ کا شکار بنایا۔ یہ اس کی قسمت تھی کہ بچ کر نکل گیا۔

اس پیش گوئی سے متعلق جو اشتہار ہے، ہم پہلے اسے نقل کرتے ہیں زاں بعد مرزا جی کی مساعی جمیلہ بتائیں گے۔ وھو ہذا

ایک پیش گوئی پیش قبل از وقوع کا اشتہار

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا — قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا — کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا

اب یہ جاننا چاہیے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کی حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرت سر میں ان کی طرف سے اشتہار چھپا تھا، یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں مندرج ہے۔ ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے۔ اور والد اس دختر کا بباعث تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے۔ اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اس کے مدار المہام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کے لئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہے ہیں تب ہی تو نقارہ بجا کر اس کی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی شہرت دے دی یہاں تک کہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا۔ آفریں بریں عقل و دانش۔ ماموں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا۔ ماموں ہوں تو ایسے ہی ہوں۔ غرض یہ لوگ مجھ کو میرے دعوی الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے ہیں اور اسلام اور قرآن پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالی نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کیلئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گرداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار یا پانچ ہزار روپیہ قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا تھا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بے کار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا، تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الہی میں استخارہ کر لینا چاہیے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا، پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالی نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک و مروت اسی شرط سے کیا جاوے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہو گا اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا۔ اور جس کسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والداس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اوران کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہیت اورغم کے امر پیش آئینگے۔

پھران دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا۔ اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوٗنگا چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے کذبوا بآیاتنا و کانوا بها یستهزؤن ۔ فسیکفیکهم اللّٰه و یردها الیک ۔ لا تبدیل لکلمات اللّٰه ۔انّ ربک فعّال لما یرید ۔ انت معی و انا معک۔ عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی ۔یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر کار خدا تعالی کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی ۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء ۔ (مجموعہ اشتہارات ۔ج ا ص ۱۵۳، ۱۵۶ تا ۱۵۹)

یہ اشتہار اپنا مضمون بتلانے میں بالکل واضح و لائح ہے کسی مزید توضیح یا تشریح کی حاجت نہیں رکھتا۔ صاف بتلا رہا ہے کہ تاریخ نکاح سے تین سال تک دونوں (احمد بیگ اور اسکا داماد) فوت ہو جائیں گے۔ البتہ تاریخ معلوم کرنے کے لئے کہ نکاح کب ہوا اور کب تک ان دونوں کی موت کی تاریخ ہے، مرزا جی کی ایک دوسری تحریر سے شہادت لینے کی ضرورت ہے۔

رسالہ شہادت القرآن (ص ۷۹ ۔ خزائن ج ۶ ص ۳۷۵) میں مرزا جی خود ہی اس کی میعاد بتلاتے ہیں کہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے، جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے، قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ (شہادۃ القرآن۔ مصنفہ مرزا۔ ص ۷۹)

پس بموجب اقرار مرزا جی ۱۲۔ اگست ۱۸۹۴ء کو مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی۔ مگر افسوس کہ وہ مرزا کے سینہ پر مونگ دلتا ہوا آج (یکم اگست ۱۹۰۴ء بوقت اڈیشن سوم الہامات مرزا) تک زندہ ہے۔

مرزا صاحب اپنی زندگی میں تو سلطان محمد کی موت کی بابت امیدیں دلاتے رہے یہاں تک کہ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیش گوئی کے دو جزو بتا کر ایک جزو متعلق موت مرزا احمد بیگ والد مسماۃ کا پورا ہونا لکھ کر دوسرے جزو یعنی خاوند منکوحہ آسمانی کی بابت لکھتے ہیں:

یاد رکھو اس پیش گوئی کی دوسری جز (موت سلطان محمد) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۴؛ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

مرزا سلطان محمد کی زندگی کی وجہ سے جب چاروں طرف سے مرزا صاحب قادیانی پر اعتراضات ہوئے تو ان کا ایک ایسا صاف بیان شائع ہوا جس سے صاف بیان نہیں ہوسکتا۔ فرمایا:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ ...جو بات خدا کے علم میں ٹھہر چکی ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

(انجام آتھم حاشیہ ص ۳۱؛ خزائن ج ۱۱ ص ۳۱)

ناظرین اس سے زیادہ کون سا بیان واضح ہوسکتا ہے کہ خود صاحب الہام اقرار کرتا ہے کہ میری موت اگر اس (سلطان محمد) کی زندگی میں آئی تو میں جھوٹا سمجھا جاؤنگا۔

بس یہ اقرار مع پیش گوئی کے مرزا صاحب کی صداقت یا بطالت جانچنے کو کافی ہیں مگر ہمارے مرزائی دوست بھی کچھ ایسے پختہ کار ہیں کہ کوئی نہ کوئی عذر نکال ہی لیتے ہیں۔ مثلاً مرزا سلطان محمد کا ایک خط شائع کرتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ میں مرزا صاحب قادیانی کو بزرگ جانتا ہوں۔ اس خط کو اس دعوی کی سند میں پیش کیا کرتے ہیں کہ سلطان محمد دل سے مرزا صاحب کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتقد ہو گیا تھا اس لئے وہ نہ مرا۔

اس کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اپنے بیانات کے سامنے یہ تحریر کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ ممکن ہے مخالف نے بطور استہزاء یا معمولی اخلاقی نرمی سے یہ فقرہ لکھ دیا ہو۔

ناظرین! آپ ذرا غور کیجئے کہ مرزا سلطان محمد تو اس لئے مرزا قادیانی کی زد میں آیا تھا کہ اس نے مرزا جی کی آسمانی منکوحہ سے نکاح کر لیا تھا۔ اور نکاح کر کے پھر حسب منشاء مرزا جی چھوڑا بھی نہیں۔ یہ کیا حسن اعتقاد ہے کہ منکوحہ کو روک رکھا اور مانع بنا رہا۔ جب جرم پر اصرار ہو، تو زبان سے عقیدت کا اظہار کیا فائدہ دے سکتا ہے؟

اس کے لئے اس کی اپنی ایک تحریر ہمارے پاس موجود ہے جس کی نقل یہ ہے:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو میری موت کی پیش گوئی فرمائی تھی میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس کی پیش گوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔

سلطان محمد ساکن پٹی۔ ۳ مارچ ۱۹۲۳ء

مرزا سلطان محمد صاحب کو خدا جزائے خیر دے۔ کیسا شریفانہ کلام کیا، مختصر مضمون میں سب کچھ بھر دیا۔ پیش گوئی سے نہیں ڈرا۔ پیش گوئی کی تصدیق نہیں کی۔ کیا ہی شریفانہ انداز میں سب کچھ کہہ دیا مگر بازاری لوگوں کی طرح بدکلامی نہیں کی۔

احمدی دوستو! مرزا سلطان محمد آج یکم مئی ۱۹۲۸ء (بوقت اڈیشن ششم الہامات مرزا) کو پٹی ضلع لاہور میں زندہ ہے، مزید تشفی کے لئے اس سے ملو اور مرزا صاحب آنجہانی کا ان کو پیغام پہنچاؤ کہ

میرے مجنوں! تیرا کیا حال ہوا میرے بعد

مرزا صاحب نے ایک دفعہ لکھا تھا:

اس پیش گوئی کے دو حصے تھے ایک احمد بیگ کی نسبت اور ایک اس کے داماد کی نسبت۔ اور پیش گوئی کے بعض الہامات جو پہلے سے شائع ہو چکے تھے کہ یہ شرط تھی توبہ اور خوف کے وقت موت میں تاخیر ڈال دی جائے گی۔ سو افسوس کہ احمد بیگ کو اس شرط سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا کیونکہ اس وقت اس کی بدقسمتی سے اس نے اور اس کے تمام عزیزوں نے پیش گوئی کو انسانی مکر اور فریب پر حمل کیا اور ٹھٹھا اور ہنسی شروع کر دی اور وہ ہمیشہ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے کہ پیش گوئی کے وقت نے اپنا منہ دکھلایا اور احمد بیگ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک محرقہ تپ کے ایک دودن کے حملے سے ہی اس جہان سے رخصت ہوگیا۔تب تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور داماد کی بھی فکر پڑی اور خوف اور توبہ اور نماز اور روزہ میں عورتیں لگ گئیں اور مارے ڈر کے ان کے کلیجے کانپ اٹھے۔پس ضرور تھا کہ اس درجہ کے خوف کے وقت خدا اپنی شرط کے موافق عمل کرتا۔سو وہ لوگ سخت احمق اور کاذب اور ظالم ہیں جو کہتے ہیں کہ داماد کی نسبت پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ بدیہی طور پر حالت موجود کے موافق پوری ہوگئی اور دوسرے پہلو کی انتظار ہے۔

(سراج منیر۔حاشیہ ص۳۳ روحانی خزائن جلد۱۲ ص ۳۵)

مرزاجی کا یہ عذر کہ فلاں شخص دل میں توبہ کر گیا،نماز روزہ کا پابند ہو گیا،اس بے ایمان عطار کی بوتل سے کم نہیں جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔تعجب ہے کہ مرزاجی کے مقرب علم کے مدعی ایسی واہیات تاویلوں کو مان لیتے ہیں بلکہ نہ ماننے والوں پر غراتے ہیں۔ناظرین بغور اشتہار مذکور کو دیکھ سکتے ہیں کہ اس سے اصل غرض کیا ہے۔ یہ عجب (بے ادبی معاف) ڈھکوسلہ ہے کہ تو مان نہ مان میں تیرا مہمان،مخالف اسی طرح اپنی مخالفت پر جما ہوا ہے،ذات شریف پر تبرے اور صلواتیں سناتا ہے،ہاں بوجہ مسلمان ہونے کے نماز بھی پڑھتا ہوگا،تو اس کا نام خوف زدہ رکھا جاتا ہے۔ہم آتھم کے متعلق ایک حدیث کی شہادت سے ثابت کر آئے ہیں کہ اگر آپ کی پیش گوئی سے وہ ڈرتا تو بھی رجوع مستلزم تاخیر عذاب نہ ہوتا،چہ جائے کہ وہ مخالفت پر ویسا ہی تلا بیٹھا ہے جیسا کہ اس وقت تھا بلکہ اس سے بھی زائد۔

☆ پیش گوئی متعلق محمدی بیگم

اس پیش گوئی کے متعلق ابتدائی بیان اوپر گذر چکا ہے۔ اس کی تکمیل میں مرزا صاحب کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ ہو۔آپ فرماتے ہیں:

اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوّج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے وہ خاص اولاد ہے جس کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

> نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ۵۳؛ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

ناظرین! اب کس کی مجال ہے کہ بعد فیصلہ نبوی اس پیشگوئی کی نسبت کوئی برا خیال ظاہر کرے بلکہ ہر مومن کا فرض ہے کہ فیصلہ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التحیۃ پر آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین کہہ کر ایمان لائے۔ اس لئے ہم تو ایمان لے آئے کہ مسیح موعود کی علامت بے شک یہ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حق میں بھی ایسا ہوا؟

آہ! مرزا صاحب اور ان کے مرید زندگی میں تو اس کی امیدیں ہی دلاتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ ہوا کیا، فریقین (ناکح، منکوحہ) زندہ ہیں پھر نا امیدی کیا؟ نکاح ہوگا اور ضرور ہوگا۔ لیکن جوں جوں مرزا صاحب پر بڑھاپا غالب آتا گیا اس امر میں مرزا صاحب کو نا امیدی غالب آتی گئی تو آپ نے اس کے انجام پر نظر رکھ کر ایک نئی طرح ڈالی جو آپ کی کتاب حقیقۃ الوحی سے ہم ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

> احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اس کے اقارب پر غالب آگیا یہاں تک کہ بعض نے ان میں سے میری طرف عجز و نیاز کے خط بھی لکھے کہ دعا کرو۔ پس خدا نے ان کے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیش گوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی۔
>
> (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۸۷؛ خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۵)

یہاں تک تو ہمارا کوئی نقصان نہیں تھا، تاخیر پڑ گئی تو خیر بحکم دیر آید درست آید، انجام بخیر ہوتا تو ہم بھی معترض نہ ہوتے، مگر یہاں تو حالت ہی دگرگوں ہے کہ مرزا صاحب کو خود ہی اس پیش گوئی کے وقوع میں ایسا تردد ہوا کہ اسی کتاب حقیقۃ الوحی کو شائع کرنے سے پہلے اسی کتاب کے دوسرے مقام پر آپ نے اس تاخیر کے ساتھ فسخ بھی لگا دیا چنانچہ فرماتے ہیں:

> یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا، خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فانّ البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر مگر آخر وہ سب کاروائی شرطی تھی۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۲؛ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

ناظرین! یہاں پر تو پہلے کی نسبت ایک لفظ اور بڑھایا ہے۔ پہلے حوالہ میں صرف تاخیر تھی اب فسخ بھی بڑھا دیا ہے مگر دورنگی کو نہیں چھوڑا۔ آہ! کس آن بان سے کہتے ہیں نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ پورا یقین نہیں۔

حضرات! آپ لوگ جو عرصہ سے اس نکاح کے ولیمہ کی دعوت کے منتظر ہوں گے اس عبارت میں فسخ کا لفظ سن کر سن ہو گئے ہوں گے اور آپ لوگوں کے منہ سے شاید یہ شعر نکلا ہوگا:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال　　اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

حکیم نورالدین قادیانی نے اپنے رسالہ آئینہ حق نما میں یہی عبارت نقل کر دینی کافی سمجھی ہے۔ اسی عبارت سے مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مخالفوں کو ڈانتے ہیں کہ تم لوگ کیسے ہو کہ ایسے خدا کو مانتے ہو جو وعدہ عذاب ٹال نہیں سکتا۔ ہمارا خدا تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ وعدہ کر کے پورا نہ کرے تو بھی کوئی اس کو پوچھنے والا نہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر ان سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ یہ نکاح تو عذاب نہ تھا، بلکہ یہ نکاح تو بقول آپ کے ان کے حق میں بڑی خیر و برکت کا موجب تھا، اس کو عذاب سے کیوں تعبیر کرتے ہو اور اس کو ٹلاتے کیوں ہو۔ کیا نبی کی حرم محترم بننا عذاب ہے؟

اور سنئیے! چونکہ بقول آپ کے پیغمبر خدا ﷺ نے اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت قرار دیا تھا (ملاحظہ ہو ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵۳) تو چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اس نکاح کے بغیر ہی انتقال فرما گئے ہیں، کیا ہمارا حق ہے کہ بوجہ ہم مقررہ علامت نہ پائے جانے کے مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت اپنا اعتقاد یوں ظاہر کریں:

رسول قادیانی کی رسالت　　حماقت ہے جہالت ہے بطالت

اس پیش گوئی نے قادیانی مشن کے بڑے بڑے ممبروں کو متوالا بنا رکھا ہے وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں کہ اس دیوانگی میں ان کو نہ تضاد کا علم رہتا ہے نہ تناقض کا۔ ایک بڑے جوشیلے کارکن (قاضی اکمل) لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے اس الہام کے سمجھنے میں غلطی کھائی (تشحیذ الاذہان مئی ۱۹۱۳ء ص۲۲۴)۔

لیکن ہمارے مخاطب حکیم صاحب نے اس نکاح کی بابت نہ غلطی کا اعتراف کیا، نہ فسخ کا اظہار کیا، بلکہ نکاح صحیح رکھا، مگر نہ رکھنے سے بدتر۔ آپ ان آیات کو نقل کرتے ہیں جن میں خدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے زمانہ رسالت کے موجودہ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ ہم نے تمہارے ساتھ یہ کیا، وہ کیا، حالانکہ ان کے بزرگوں کے ساتھ کیا تھا۔ان آیات کو لکھ کر فرماتے ہیں:

اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبہ میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہوسکتی؟ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کا عصبہ نہیں۔ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد للہ رب العالمین۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ج ۷ شمارہ ۷ ص ۲۷۹)

حکیم صاحب کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرزا سے نکاح نہیں ہوا تو مرزا صاحب کے لڑکے، لڑکے در لڑکے، لڑکے در لڑکے۔ لڑکے در لڑکے تا قیامت اور ادھر منکوحہ کی لڑکی در لڑکی ،لڑکی در لڑکی، لڑکی در لڑکی ،لڑکی در لڑکی تا قیامت ان میں کبھی نہ کبھی رشتہ ضرور ہو جائے گا۔ واہ! کیا کہنے ہیں۔ بات تو خوب سوجھی۔ (الٹ بھی تو ہوسکتا ہے، محمدی بیگم کے لڑکے در لڑکے کا نکاح مرزا کی لڑکی در لڑکی در لڑکی سے، یا مرزا کے لڑے کی لڑکی در لڑکی .. سے بھی تو ہوسکتا ہے۔اس صورت میں حکیم صاحب کی تشریح کا کیا بنے گا۔ بہاء)

حکیم صاحب! آپ کی کوشش سے بات تو بن جاتی مگر اس کا کیا علاج ہو کہ جناب مرزا صاحب، جن کی تصدیق کے لئے آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں، اس نکاح کو خاص اپنی علامت صداقت بتا رہے ہیں اور حضور سرور کائنات ﷺ فخر موجودات کے دستخط بھی اس علامت پر کرا چکے ہیں (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ۔ص ۵۳) اس لئے وہ آپ کی چلنے نہیں دیں گے۔ رہی آپ کی عقیدت، سو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی عقیدت کا متزلزل نہ ہونا کونسا کمال ہے۔قرآن مجید میں پہلے ہی پارے میں اس کی تصدیق ملتی ہے: ختم اللّٰہ علی قلوبھم۔

مرزا صاحب پر اس بارے میں اعتراض ہوا تو آپ نے اس کو اعتراض اور جواب کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ غور سے سنیئے!

اعتراض: مسماۃ محمدی بیگم کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی۔

الجواب۔ وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔الہام الٰہی کے لفظ یہ ہیں:

فسیکفیکھم اللّٰہ و یردّھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔

جاننا چاہیے کہ ردّ کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائی جائے۔پس محمدی (بیگم) اقارب میں بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میری چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد کی لڑکی تھی یعنی احمد بیگ کی۔پس اس صورت میں ردّ کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئیگی۔سوایسا ہی ہوگا۔(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء ص ۲)

خلیفہ صاحب آپ کی خلافت یہی فتوی دیتی ہے کہ اپنے رسول، ہاں اپنے مسیح موعود، ہاں مہدی مسعود اور کرشن گوپال جی کی تصریحات کے خلاف آپ تاویل کریں۔

حکیم صاحب علماء کا عام اصول ہے تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ باطل (کسی کلام کی ایسی تاویل کرنی جو متکلم کے خلاف منشاء ہو، غلط ہے) فرمائیے آپ کی دیانت امانت یہی شہادت دیتی ہے کہ آپ مرزا صاحب کی پیش گوئی کی ان کے خلاف تاویل کرتے ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ پیش گوئی ایسی صاف ہے کہ زیادہ لکھنے سے ہمارا قلم رکتا ہے اس لئے ناظرین کے حوالے کرتے ہیں۔ہاں اتنا کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کے متعلق جتنی کوششیں کیں شائد ہی کسی کام کے لئے کی ہوں۔بہت سے خطوط متضمن ترغیب وترہیب مسماۃ کے وارثوں کو لکھے مگر افسوس کوئی بھی کارگر نہ ہوا۔

گو یہ پیش گوئی مرزا جی کے الفاظ میں غلط ہوئی تاہم وہ ایک معنی سے سچے ہیں۔کون نہیں جانتا کہ عورتوں کو سوکن کے ساتھ جو رنج ہوتا ہے وہ طبعی ہے اس لئے غالباً نہیں بلکہ یقیناً یہ بات ہے کہ مرزا صاحب کی حرم محترم اپنی سوکن کے نہ آنے کے لئے دست بدعا ہوں گی۔خدا نے ان کی دعا قبول فرما لی۔اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ولایت گھر کی گھر میں رہی۔خاوند نہیں تو بیوی ہی ولی سہی۔مرزا جی کے دوستو! مرزا جی کی الہامی شکست کی باعث زیادہ تر ان کی حرم محترم ہیں کوئی اور نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس پیش گوئی کے متعلق جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں مرزا جی کی مساعی جمیلہ خاص طور قابل ذکر ہیں اس ضمن میں ہم چند خطوط ہم نقل کرتے ہیں جو مرزا صاحب نے خود اور دوسروں سے رشتہ داروں کو اس نکاح سے متعلق لکھوا کر بھیجے تھے۔ (اس کے بعد مولانا نے قادیانی مکتوب بنام مرزا علی شیر بیگ، بنام والدہ عزت بی بی، بنام مرزا احمد بیگ، اور مکتوب زوجہ مرزا فضل احمد بطرف والدہ درج کیے ہیں۔ جنہیں ہم نے یہاں حذف کر دیا ہے کیونکہ وہ اسی جلد میں شامل کلمہ فضل رحمانی میں بھی نقل ہوئے ہیں۔ اور نقل خطوط کے بعد مولانا امرتسری لکھتے ہیں) ان خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا جی اپنی اغراض نفسانی کو پورا کرنے کے لئے بھی عموماً اسلام اور قرآن ہی کو پیش کیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ خدا اپنے دین کا آپ حامی ہے کسی ایسے ویسے الہامی وغیرہ کی حمایت پر اس کی امداد موقوف نہیں اس لئے ہمیشہ مرزا جی کو ناکامی ہوتی اور یہ بھی ایک معنی سے قطع الوتین ہے۔

☆ مولانا بٹالویؒ و رفقاءہ کے متعلق پیش گوئی

مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ اور ملا محمد بخشؒ مالک اخبار جعفر زٹلی لاہوریؒ اور مولوی ابو الحسن تبّتیؒ کے متعلق پیشگوئی آتھم وغیرہ کی پیش گوئیوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس پیشگوئی سے مرزا جی اور ان کے مخالفوں کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ چنانچہ رسالہ راز حقیقت کی عبارت منقولہ سابق بتلا رہی ہے۔ ناظرین عبارت مذکور کو بغور پڑھیں اور دل سے فتویٰ حاصل کریں کہ اس پیش گوئی کا مفاد اور مدعا مرزا جی نے کیا بتلایا۔ بعد ازاں اشتہار مندرجہ ذیل پڑھیں۔ مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

> میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبّتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۷ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولا! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر۔ اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا میرے مولیٰ میرے منعم میری نعمتوں کے

www.KitaboSunnat.com

دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیز گار اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضربت علیھم الذلۃ کا مصداق کر۔ آمین ثمّ آمین

یہ دعا تھی جو میں نے کی۔ اس کے جواب میں الہام ہوا کہ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کرونگا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا (ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہیں ناجائز تحریر سے کام ہے وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے۔ وہ افسوس کریگا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے) اور چند عربی الہام ہوئے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

انّ الّذین یصدّون عن سبیل اللّٰہ سینا لھم غضب من رّبّھم۔ ضرب اللّٰہ اشدّ من ضرب النّاس۔ انّما امرنا اذا اردنا شئیاً ان نقول لہ کن فیکون۔ اتعجب امری انّی مع العشّاق۔ انّی انا الرّحمٰن ذو المجد و العلی و یعض الظّالم علی یدیہ و یطرح بین یدی۔ جزاء سیّئۃ بّمثلھا و ترھقھم ذلّہ۔ ما لھم من اللّٰہ من عاصم۔ فاصبر حتی یاتی اللّٰہ بامرہ انّ اللّٰہ مع الّذین اتقوا و الّذین ھم محسنون۔ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے یعنی خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور مولوی ابوالحسن تبتی دوسری طرف خدا کے حکم کے نیچے ہیں۔ ان میں سے جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام الٰہی کی بنا پر ہے اس لئے حق کے طالبوں کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔ اس فیصلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اب اگر میں جھوٹا اور دجال اور ظالم ہوں تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق میں ہوگا اور اگر محمد حسین ظالم ہے تو فیصلہ میرے حق میں ہوگا۔ وہ خدا ہر ایک کا خدا ہے، جھوٹے کی کبھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید نہیں کرے گا (بے شک اس احکم الحاکمین نے ایسا ہی کیا الحمد للہ۔ ثناء اللہ)۔ اب آسانی سے یہ مقدمہ مباہلہ کے رنگ میں آ گیا۔ خدا تعالی سچوں کو فتح بخشے۔ آمین۔

اب ہم ذیل میں شیخ محمد حسین کا وہ اشتہار لکھتے ہیں جو جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتّی کے نام پر شائع کیا گیا ہے تا خدا تعالی کے فیصلہ کے وقت دونوں اشتہارات کے پڑھنے سے طالب حق، عبرت اور نصیحت پکڑ سکیں اور عربی الہامات کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ جو لوگ سچے کی ذلت کے لئے بدزبانی کر رہے ہیں اور منصوبے باندھ رہے ہیں خدا ان کو ذلیل کرے گا اور میعاد پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے تیرہ مہینے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اور ۱۴ دسمبر ۱۸۹۸ء تک جو دن ہیں وہ توبہ اور رجوع کے لئے مہلت ہے، فقط۔

(اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات، ج ۳ ص ۶۰ تا ۶۲)

یہ عبارت جس زور شور سے لکھی گئی ہے اس کا اندازہ کرانے کے لئے کسی مزید توضیح یا تشریح کی حاجت نہیں۔ عبارت مذکورہ اپنا مطلب صاف اظہار کر رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے دونوں رفیقوں پر خدا جانے کس قسم کا خرق عادت عذاب نازل ہو گا۔ کیا ان کی گت ہو گی جو خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ کوئی بڑی ہی سخت آفت آنے والی تھی جس کی بابت مرزا جی نے رسالہ راز حقیقت میں تیرہ مہینوں تک بڑے صبر سے اپنے مریدوں کو آخری فیصلہ کے انتظار کرنے کا حکم دیا تھا اور سخت تاکید کی تھی کہ اس فیصلہ کے منتظر رہیں۔

رسالہ راز حقیقت میں فرماتے ہیں: میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی اشاعۃ السنہ اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا تھا جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہو گی اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلے کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان عدالت کے کمرے کے باہر ہے، اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوی اختیار کرو اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ (راز حقیقت۔ص۱۲؛ خزائن ج ۱۴۔ص ۱۵۳۔۱۵۴)

اس سے صاف سمجھ میں آتا تھا کہ ان تیرہ مہینوں کے بعد مرزا جی سے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ ایسا کہ کسی دوست دشمن کو چوں و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہے گی۔ وہ فیصلہ کیا ہوگا مثل فتح مکہ کے آخری فیصلہ ہوگا۔ مگر افسوس کہ یہ پیش گوئی بھی کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مصداق ہوئی۔ چنانچہ آج جنوری ۱۹۰۰ء (بوقت طبع اول الہامات مرزا) کو گذرے ہوئے پانچ سال ہونے کو ہیں مگر مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے ہر دو رفیق پیش گوئی زدہ برابر زندہ سلامت بلا کلفت مرزا جی کے سامنے موجود ہیں (بعد میں مولوی محمد حسین صاحب ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو انتقال کر گئے اور مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ان سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے)۔ اس پیشگوئی کا بھی جو مرزا جی نے حشر کیا وہ بھی ناظرین کو سناتے ہیں۔

یاد رہے کہ ایسا کوئی سوال نہ ہوگا جس کا جواب مرزا جی نے نہ دیا ہو، کیونکہ ممکن نہیں کہ مرزا جی خاموش رہیں۔ یہ تاویل تو نہ چلی کہ یہ تینوں صاحب دل میں ڈر گئے، صوم وصلوۃ کے پابند ہو گئے، ورنہ قسم کھائیں، کیونکہ مرزا جی کو یقین تھا کہ ان صاحبوں کے سامنے قسم کا نام لیا نہیں کہ یہ اپنی گرہ سے کچھ دے کر بھی سچی قسم اٹھا لیں گے، ان کے مذہب میں تو آتھم کی طرح سچی قسم کا کھانا منع نہیں۔ اس لئے اس میں ایک اور ہی چال چلے کہ جس طرح مولوی محمد حسین نے میرے پر کفر کا فتوی لگوایا تھا اس پر بھی لگ گیا یہی میری پیش گوئی کا مدعا تھا اور بس (دیکھو اشتہار ۷ جنوری ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات۔ج ۳ ص ۱۰۸۔۱۱۲)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی سن کر مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب نے ہتھیار رکھنے کے متعلق بعض افسروں سے تذکرہ کیا کہ میری بابت مرزا نے پیش گوئی کی ہے، مبادا لیکھرام کی طرح میں بھی نہ مارا جاؤں، اس لئے بطور حفاظت خود اختیاری مجھے ہتھیار ملنے چاہییں۔ اس پر مرزا صاحب کی طلبی ہوئی کہ آکر بتلاویں کہ کیوں ان سے حفظ امن کی ضمانت نہ لی جاوے۔ چنانچہ مقدمہ بڑے زور شور سے چلنے لگا۔ اس پر مرزا جی نے یہ تجویز نکالی کہ کسی صورت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس مقدمہ کو خفیف کیا جائے اور سرکار کے ذہن نشین کیا جائے کہ یہ پیش گوئی کوئی قتل وقتال کی نہیں جیسی کہ مولوی محمد حسین نے سمجھی ہے، بلکہ زبانی ذلت ورسوائی ہے۔

اس پر بعد مشورہ حاشیہ برداران یہ تجویز ٹھہری کہ ایک آدمی ناواقف علماء سے یہ فتوی حاصل کرے کہ حضرت مہدی کے منکر کا کیا حکم ہے۔ چنانچہ وہ شخص بڑی ہوشیاری یا مکاری سے علماء کی خدمت میں گیا اور ہر ایک کے سامنے مرزا کی مذمت کرتا اور یہ ظاہر کرتا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں۔ قادیانی کے مرید وہاں بھی ہو گئے ہیں ان کی ہدایت کے لئے علماء کا فتوی ضروری ہے۔ اس پر علماء نے جو مناسب تھا، لکھا۔ پس مرزا جی نے اسے شائع کر دیا اور بجائے اپنے پر لگانے کے مولوی محمد حسین صاحب پر لگا دیا کہ اس نے بھی اشاعۃ السنہ کے کسی پرچے میں مہدی معہود کا انکار کیا ہے۔ پس جس طرح اس نے مجھ پر فتوی لگوایا تھا اسی طرح اس پر لگایا۔ میری پیش گوئی کا صرف اتنا ہی مفہوم تھا۔

یہ ہے مرزا جی کی کوشش اور سعی جس سے اپنی پیش گوئیوں کو سچا کیا کرتے ہیں۔ افسوس کہ دنیا میں ابھی تک سمجھدار لوگ موجود ہیں اور وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ اگر یہ فتوی (اگر ہم مان بھی لیں کہ مولوی صاحب پر ہے اور وہ اس کے مصداق ہیں) ہی آپ کی تیرہ ماہہ پیش گوئی کا مطلب تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ جس طرح آپ سے علمائے اسلام اور اہل اسلام بلکہ جملہ انام متنفر ہیں، اسی طرح مولوی صاحب اور ان کے دونوں رفیقوں سے کیوں ان کو نفرت نہیں، بلکہ ان کے ساتھ ان کا خلا ملا ہے کہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو مولوی صاحب موصوف ہی کی کوشش اور لحاظ سے مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی احمد اللہ صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر امرتسری کی بقیہ کدورت بھی جو آپ ہی کے طفیل سے بحکم و لتذ ھبن الشحناء پیدا ہو چکی تھی بالکل جاتی رہی اور پھر مثل سابق شیر وشکر ہو گئے (یہ ایک حدیث صحیح کی طرف اشارہ ہے جو مسلم شریف کی روایت سے مشکوۃ میں بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں و لتذ ھبن الشحناء و التّباغض و التّحا سد و لید عو ن الی المال فلا یقبله احد۔ یعنی مسیح موعود کے آنے پر یہ آثار مرتب ہوں گے کہ باہمی رنجشیں اور کینے اور حسد کی عادتیں بالکل جاتی رہیں گی اور مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ لوگ مال کے لئے بلائے جائیں گے مگر کوئی قبول نہ کرے گا۔ مرزا جی کی مسیحیت پر ان سب کی نقیض صادق ہے۔ اور تو اور مسلمانوں ہی میں ان کی طفیل بجائے حسد اور کینہ اٹھنے کے وہ تباغض پیدا ہوا ہے کہ خدا کی پناہ۔ بھائی سے بھائی جدا ہے۔ ایک ساتھ نماز نہیں پڑھتا۔ مال کی ایسی کثرت ہے کہ خود مسیح موعود بھی ہمیشہ امتیوں ہی کے دست نگر رہتے ہیں۔ گو یہ عذر کریں کہ ہم قومی کاموں کے لئے لیتے ہیں تاہم اس میں تو شک نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لیتے ہیں۔ عام طور پر مسلمانوں کے تمول کی جو حالت ہے وہ عیاں را چہ بیان۔ شائد مرزا جی یہ جواب دیں کہ

تہدستاں قسمت راچہ سود از رہبر کامل۔ کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

یا مال سے مراد بھی معنوی برکات بتلا دیں، تو پھر آپ کی برکات میں تو کسی کو شبہ ہی نہیں۔ ثناء اللہ)۔ پس جس طرح ہم آتھم والی پیش گوئی کی بحث میں ثابت کر آئے ہیں اور آپ سے بھی بحوالہ ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۸ دستخط کرائے ہیں کہ انتفاء اللازم یستلزم انتفاء الملزوم یعنی لوازم کے عدم سے ملزوم کا عدم ہوتا ہے۔ تو پھر اس پیش گوئی کے کذب میں کیا شبہ ہے؟ اگر کہو کہ مولوی محمد حسین صاحب نے منافقانہ اپنا خیال ان سے چھپایا ہے اس لئے علماء اس سے متنفر نہیں ہوئے تو سچ پوچھو تو مولوی محمد حسین صاحب آپ کے الہام کنندہ سے دانائی میں بڑھ گئے کہ یہ تو کامیاب ہو گئے اور وہ نہ ہوا کہ ذلت کی پیش گوئی کر چکا، جو مولوی صاحب کی (بقول آپ کے) ایک ادنی تدبیر سے ملیا میٹ ہو گئی۔ علاوہ اس کے مرزا جی نے اپنے حاشیہ پر اپنی مراد ہی بتلائی ہوئی ہے جس کو ہم نے نقل کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہیں ناجائز تحریر سے کام ہے وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے۔ وہ افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔ (اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۱)

مرزا جی کی یہ تشریح صاف بتلا رہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب پر جب وہ عذاب تیرہ ماہہ نازل ہوگا تو وہ ان تحریروں پر نادم اور شرمندہ ہونگے جو انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف لکھی ہیں اور انہیں پر ہاتھ کاٹیں گے مگر افسوس کہ تیرہ ماہ تک تو کیا، آج تک بھی مولوی صاحب موصوف جیسے کچھ ان تحریروں پر نادم ہیں سب کو معلوم۔ ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے اشاعۃ السنہ میں بدستور اپنا خیال مرزا صاحب کی نسبت ایسا ہی بتلایا ہے جیسا کہ وہ سابق میں بتلایا کرتے تھے یا جس کا وہ حق دار ہے۔

مرزا جی بھی چونکہ اصل میں دانا ہیں وہ جانتے ہیں کہ میری ایسی ویسی باتوں پر گو احمق تو لٹو ہو رہیں گے اور سبحان اللّٰہ آمنّا و صدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین کہیں گے مگر آخر جہان داناؤں سے خالی نہیں اس لئے وہ اس فکر میں سوچتے رہتے ہیں چنانچہ انہوں نے سوچا کہ فتوی کی بابت جو کاروائی ہم نے بصد کوشش کی ہے اور مولوی محمد حسین کو اس پیش گوئی کا مصداق بنایا یہ تو ایک معمولی سی بات ہے جو کوئی جاہل سے جاہل بھی نہ کہے گا، خاص کر اس وجہ سے کہ جن علماء نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے فریب اور دھوکے سے مولوی محمد حسین صاحب پر فتوی لگایا ہے انہی کے نزدیک مولوی صاحب موصوف کی وہ عزت ہے کہ باوجودیکہ وہ اپنے کاموں میں ہمیشہ مستغنی ہیں اور کبھی کسی کو کسی کام میں جوان سے متعلق ہو چندہ وغیرہ کی زبانی ترغیب بھی نہیں دیا کرتے، انہوں نے بھی مولوی صاحب کے مقدمے میں ازخود محض ہمدردی سے امراء کے مکانوں پر جاجا کر چندہ لیا اور اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اس لئے مرزاجی نے سوچ بچار کر چندایک اور ذلتوں کی فہرست تیار کی۔

۱۔ اس (مولوی صاحب) نے میرے ایک الہام پر اعتراض کیا کہ عجبت کا صلہ لام نہیں آتا۔ یعنی عجبت لہ کلام صحیح نہیں حالانکہ فصحاء کے کلام میں آتا ہے۔ اس سے اس کی علمی بے عزتی ہوئی۔

۲۔ یہ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مقدمہ ہمارے حق میں کیا اور اس کو سخت و سست کہا بلکہ اس سے عہد لیا کہ آئندہ مجھے دجال، کادیانی، کافر وغیرہ نہ کہے گا، جس سے اس کی تمام کوشش مجھ کو برا کہنے اور کہلانے کی خاک میں مل گئی اور اس نے اپنے فتوے کو منسوخ کر دیا یعنی اب وہ میرے حق میں کفر کا فتوی نہ دے گا۔

۳۔ یہ کہ مولوی محمد حسین نے میرے حق میں انگریزی لفظ ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھا۔ یہ اس کی بے عزتی کا موجب ہے۔

۴۔ یہ کہ اس کو زمین ملی۔ زمیندار ہو گیا۔ یہ بھی ذلت ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

(دیکھو اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۹۶۔۲۱۵)

ناظرین! یہ ہیں مرزاجی کی پیش گوئیاں اور یہ ہیں ان کے الہام اور یہ ہیں ان کے دعاوی اور رسالت۔ کیا کہتے ہیں؟ ہمیں تو شرم آتی ہے کہ ہم ان کے متعلق کیا لکھیں کیونکہ ہمارے خیال میں تو ان کے دعوے ہی ان کی تکذیب کو کافی ہیں بشرطیکہ کسی میں عقل سلیم اور فہم مستقیم ہو۔ دیکھئے ۷ جنوری ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں جب کہ مقدمہ دائر تھا تخفیف الزام کے لئے یا سرکار کو دھوکہ دینے اور عام رائے کو اس طرف پھیرنے کے لئے ایک فتوی شائع کرا دیا کہ مولوی محمد حسین صاحب پر میری پیشگوئی پوری ہو گئی جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ بھلا اگر ۷ جنوری سے پہلے آپ کی پیش گوئی پوری ہو چکی تھی تو بعد کے واقعات کو اس میں کیوں داخل کرتے ہو؟ لام کے انکار والی بات کا کوئی ثبوت ہی نہیں۔ باقی امور نمبر ۱ و ۲ تو ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کے دن جس روز فیصلہ ہوا تھا ظاہر ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئے تھے جو جنوری سے ڈیڑھ مہینہ بعد کا واقعہ ہے اور عطیہ زمین تو مدت بعد ہوا، پھر ان کو پیش گوئی کا مصداق بنانا، جس کا صدق ان سے پہلے مدتوں ہو چکا ہے، کیا ہماری تصدیق نہیں کہ مرزا جی کو خود اپنی ہی تقریر میں جو سراسر ملمع سازی سے طیار ہوتی ہے شبہات رہتے ہیں۔ نہیں بلکہ دل سے اس کو جھوٹ اور قابل ردّ جانتے ہیں۔ آخر وہ دانا صاحب تجربہ ہیں کیوں نہ سمجھیں۔

یہ تو ان نمبروں پر مجملاً گفتگو تھی۔ مفصلاً یہ ہے کہ نمبر اول تو بے ثبوت ہے۔ ہمیں معلوم نہیں مولوی صاحب نے کب اور کس پیرایہ میں اعتراض کیا۔ مرزا جی اور مرزائی پارٹی کے حوالہ جات ہمارے نزدیک بالخصوص اپنی تائید کے متعلق بحکم اصول حدیث معتبر نہیں۔ نہ ہی مرزا جی نے مولوی صاحب کی کسی تحریر کا حوالہ دیا ہے۔ طبع ثانی کے وقت ہم نے چاہا کہ ابھی تو مولانا ابوسعید محمد حسین زندہ ہیں اگر ان کی زندگی میں فیصلہ نہ ہوا تو کب ہوگا۔ اس خیال سے ایک خط ان کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو چک نمبر ۱۲۳ ضلع جھنگ سے جواب دیا جو درج ذیل ہے:

السلام علیکم

مرزا جھوٹ لکھتا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ عجب کا صلہ کبھی لام نہیں آتا۔ حدیث مشکوۃ عجبنا له یسئله و یصدقه مجھے بھول نہیں گئی۔ میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید میں عجب کا صلہ من آیا ہے قالوا اتعجبین من امر اللّٰه۔ (ابوسعید)

مرزا جی کہیے آپ کی اصطلاح میں مجدد اور مسیح کے لئے ایمان داری اور راست بیانی بھی شرط ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے اگر یہ صحیح ہے کہ کسی لفظ کا صلہ سمجھنے میں عالم کی ذلت ہے، ایسی کہ وہ کسی الہام کی زد میں آ جاتا ہے تو آپ کی کس قدر ذلت ہوئی ہوگی جب اشاعۃ السنہ میں آپ کی عربی کی غلطیوں کی ایک طویل فہرست چھپی تھی جس کا جواب آج تک آپ سے نہیں ہو سکا۔ اسی رسالہ میں ہم نے آپ کی ایسی الہامی عبارت نقل کی ہے کہ عالم تو عالم کوئی نحومیر پڑھتا ہوا طالب علم بھی ایسی غلطی نہ کرے گا۔ ستّہ کی تمیز مفرد لکھ کر ستّه سنته الہام بتلایا ہے۔ پھر ایک جگہ نہیں بلکہ کئی موقع پر۔ (مرزا جی عربی دانی کے گھمنڈ میں ہمیشہ اعداد کی تمیز لکھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ مواہب الرحمٰن، جس کی وجہ سے مرزا جی پر فوجداری استغاثہ ہے، کے صفحہ ۱۲۹ پر لکھتے ہیں

وارانی انّ العدوّ اعد لذلک ثلاثه حماة لتوهین و اعنات یہاں ثلاثہ کی تمیز منصوب لکھ ماری۔ پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں۔ رئیت کانی احضرت محاکمه (و دیدم کہ گویا من در عدالتے حاضر شدم) یعنی میں کچہری میں حاضر کیا گیا حالانکہ کچہری کو محاکمہ نہیں محکمہ کہنا چاہیے تھا۔ پھر لکھتے ہیں: فی جریدة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یسمّی الحکم ، و فی جریدۃ اخری یسمّی البدر ۔ جب کہ تسمی بالحکم، اور با لبدر چاہیے ۔ علی ہذا القیاس ۔ یہ اس صفحہ کی غلطیاں ہیں جس پر فوجداری استغاثہ ہے ۔ ثناء اللہ) علاوہ اس کے آپ کے اعجازی قصیدہ میں بیسیوں غلطیاں (جو آگے آتی ہیں) ہونے سے بھی آپ کا معجزہ بدستور اور آپ کے اعجازی دم خم بحال ، مگر مولوی محمد حسین صاحب کو عجب کا صلہ معلوم نہ ہونے سے (حالانکہ قصہ بھی غلط ہے) ایسی ذلت پہنچی کہ خدا کی پناہ۔

دوسری بات کے متعلق ہم کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتے کہ مقدمہ میں کس کی ذلت ہوئی۔ مطبوعہ فیصلہ ہمارے سامنے ہے اس کی کل دفعات ہم نقل کرتے ہیں ناظرین اندازہ لگا لیں گے کہ یہ فیصلہ کس کے حق میں مفید ہوا ۔ وھو ہذا

۱ ۔ میں (مرزا) ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کرونگا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کیئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ موردعتاب الٰہی ہوگا ۔

۲ ۔ ...میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ موردعتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے ۔

۳ ۔ ...میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا یا موردعتاب الٰہی ہوگا ۔

۴ ۔ ...میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہنچے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کی ذلت کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال کافر کاذب بطالوی نہیں لکھونگا ۔ میں ان کی پرائیویٹ زندگی یا ان کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کرونگا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو ۔

۵ ۔ ...میں اس بات سے بھی پرہیز کرونگا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کیلئے بلاؤں کہ وہ خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تاکہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں ان کو یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت پیش گوئی کرنے کے لئے بلاؤنگا۔

۶۔ جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دونگا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ ۱ تا ۶ میں اقرار کیا ہے۔

اس بات کا خارجی ثبوت، کہ اس فیصلہ نے مرزا جی کا قافیہ کہاں تک تنگ کیا ہے، لینا ہو تو مرزا جی کی تحریر ہی سے لے لیجئے۔ مرزا جی کا ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس ہے جس سے ان کی بے بسی ایسی نمایاں ہے کہ کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

مجھے بارہا خدا تعالی مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں انّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے۔ میں اس وقت کسی دوسرے کو مقابلہ کے لئے نہیں بلاتا اور نہ کسی شخص کے ظلم اور جور کا جناب الٰہی میں اپیل کرتا ہوں۔

(اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ص ۴۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۱۸۱)

یہ عبارت بآواز بلند اپنا مدعا اور مطلب بتلا رہی ہے اور صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس مقدمہ سے ایسا رعب چھایا ہے کہ خدا سے استمداد کرتے ہوئے فانتصر (میری مدد کر) بھی نہیں کہہ سکتے۔ باوجود اس کے پھر بھی ڈرتے ہیں کہ گورنمنٹ خلاف عہدی سے باز پرس نہ کرے، تو اس کے دفعیہ کو کہتے ہیں کہ میں کسی کو مقابلہ پر نہیں بلاتا۔ انذاری پیش گوئیاں چھن گئیں، نبوت کی ٹانگ ٹوٹ گئی، ابھی تک کہے جاتے ہیں کہ اس مقدمہ سے مولوی محمد حسین کی ذلت ہوئی کہ اس کا فتوی کفر منسوخ ہو گیا۔ یہ بھی غلط، فتوی منسوخ نہیں ہوا، صرف مباحثہ میں ایسے الفاظ دجال کافر وغیرہ بولنے سے دونوں فریق کو روکا گیا۔ کسی سائل یا مستفتی کے جواب میں فتوی دینے اور اپنی مجلس میں تمہاری نسبت رائے ظاہر کرنے سے ہرگز منع نہیں کیا گیا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۹ بابت ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۷ پر صاف صاف لفظوں میں آپ کے اس زعم باطل کو رد کر دیا ہے۔ ہم بلا کمی بیشی مولوی صاحب موصوف کے الفاظ کو نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

مرزا نے اپنے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں مضمون غلط اور خلاف واقع مشتہر کیا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ابو سعید محمد حسین نے اس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوی کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا، منسوخ کر دیا۔ اور اسی بنا پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوی کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابو سعید محمد حسین کے منشاء کے بر خلاف ہوا جس کا جواب ۱۰۴ میں گذر چکا ہے۔ ہم کو مرزا سے بحث و خطاب منظور نہیں۔ ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افتراء کیا اور پبلک کو دھوکہ دیا۔ خاکسار، بشمول تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں، مرزا کو اس کے عقاید باطلہ مخالف اسلام کے سبب ویسا ہی گمراہ جانتا ہے جیسا کہ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا اور اس کے حق میں وہی فتوی دیتا ہے جس کو جلد ۱۳، اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے۔ فیصلہ مقدمہ اور دستخط اقرار نامہ کے بعد مجھ سے مولوی برکت علی صاحب منصف اجنالہ ضلع امرت سر نے سید حیدر حسین قانون گو تحصیل مذکورہ کے سامنے امرت سر لاہور کی ریل گاڑی میں مرزا کی نسبت فتوی پوچھا تو خاکسار نے وہی فتوی دیا۔ مرزا کے خاص مرید یا حواری یعقوب علی تراب اڈیٹر اخبار الحکم نے بٹالہ کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوی پوچھا تو میں نے وہی فتوی دیا۔ اس نے کہا کہ یہ فتوی لکھ دو گے؟ میں نے کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔ الغرض اپنے فتوی یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا اور نہ ہی منسوخ کیا اور نہ ہی اس دفعہ چہارم اقرار نامہ کا یہ منشاء ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابل استعمال نہ کرنے کا دونوں فریق نے وعدہ واقرار نامہ کیا ہے اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشاء ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا سے دھوکہ نہ کھائیں۔

کہیے مرزا جی! کیا ابھی کچھ کسر ہے؟ سچ ہے اذا لم تستحی فا صنع ما شئت۔

نمبر سوم کا جواب ہم کیا دیں۔ ہاں یاد آیا کہ مولوی صاحب اگر انگریزی ڈسچارج کا ترجمہ غلط سمجھنے سے ایسے ذلیل ہوئے کہ آپ کی پیش گوئی کے مصداق بن گئے تو کیا حال ہے ان الہامیوں کا جن کو انگریزی میں الہام ہوں اور کتاب کے چھپنے تک بے ترجمہ ہی لکھ دیں اور عذر یہ کریں کہ اس وقت یہاں کوئی مترجم نہیں اس لئے بے ترجمہ ہی لکھا جاتا ہے۔

(دیکھو براہین احمدیہ جلد چہارم ص ۵۵۶ حاشیہ؛ خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

نمبر چہارم کی بابت تو ہم آپ کو داد دیتے ہیں۔ واقعی زمین داری ایسی ہی ذلت ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ جب ہی تو آپ نے اپنی جائیداد غیر منقولہ اپنی چہیتی بیوی کے پاس مبلغ پانچ ہزار پر گروی کر دی ہے لیکن جس روز ان کو خبر ہوگئی کہ کہ زمین داری کی ذلت مرزا جی نے دانستہ میرے گلے مڑھ دی ہے تو وہ آپ کو سنائے گی:

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

ہم چاہتے ہیں کہ مرزا جی سے درخواست کریں کہ ہمارے لئے بھی ایسی پیش گوئی کا انتظام کریں جس کا نتیجہ ایسی ذلت ہو جو مولوی محمد حسین کو زمین ملنے سے ہوئی۔ مگر یاد آیا کہ گورنمنٹ نے شائد اسی خوف سے کہ اتنی زمین کہاں سے آئے گی جو مرزا جی کی پیش گوئیوں کے پورا کرنے کو کافی ہو سکے، انہوں نے تو ہمیشہ کسی نہ کسی کو پیش گوئی کا ہدف بنائے ہی رکھنا ہے مبادا کہیں زمین کے نہ ہونے سے کوئی پیشگوئی غلط ہو جاوے، ایسی پیش گوئیاں کرنے ہی سے ان کو بند کر دیا۔

ہاں مرزا جی نے جو حدیث پیش کی ہے اس کا مطلب بتلانے کو جی نہیں چاہتا تھا بلکہ اسی ذخیرہ میں اس حدیث کو رکھنا چاہتے تھے جو مرزا جی کی حدیث دانی اور فہم معانی کا ہم نے جمع کیا ہوا ہے۔ مگر ناظرین کی اطلاع کے لئے بتلانا ضروری ہے یہ حدیث جس کے مضمون کی طرف مرزا جی نے اشارہ کر کے ثابت کرنا چاہا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بوجہ زمین دار ہو جانے کے ذلیل ہو گئے فاتح قوم کے حال سے متعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو فاتح قوم یعنی بادشاہ ہو کر زمینداری کی طرف جھک جاوے اور ملک داری سے غافل ہو جائے اور اسی پر کفایت اور قناعت کر لے تو وہ ذلیل ہو جاوے گی یعنی اس کی حکومت اور سلطنت چند دنوں میں ہاتھ سے نکل جائے گی (صدق رسول اللّٰہ فداہ روحی)۔ اسی اصول اور حکمت کی وجہ سے حضرت عمرؓ عربی سپائیوں کو ایک چپہ بھر زمین بھی نہ دیتے تھے، بلکہ آج کل بھی فاتح قوموں کا یہی اصول ہے۔ ورنہ ایسی زمین داری جیسی کہ مولوی محمد حسین صاحب کراتے ہیں اس قسم کی تو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام خود کرتے اور کراتے رہے۔ خیبر کی زمین تو تمام اسی طریق پر دی گئی تھی۔ مرزا جی! مجدد کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے؟

ہاں یاد آیا کہ یہ پیش گوئی تین اشخاص کے متعلق تھی جن میں سے صرف مولوی محمد حسین صاحب ہی کامیاب اور فائز المرام ہوئے مگر دو صاحب ملا محمد بخش اور مولوی ابو الحسن تبتّی ہنوز باقی ہیں۔ سوان کی نسبت بھی مرزا جی نے ہمیں منتظر نہیں رکھا چنانچہ فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان (مولوی ابوالحسن تبتی اور ملا محمد بخش لاہور) کی عزت اور ذلت دونوں طفیلی ہیں۔

(اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء ص ۱۴)۔

چلو چھٹی ہوئی۔ بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

ہاں ملاّں مذکور کے حق میں پیش گوئی کے صدق پر مرزا جی نے ایک دلیل بھی دی ہے جو قابل بیان ہے فرماتے ہیں:

وہ جعفر زٹلی (ملا محمد بخش) جو گندی گالیوں سے کسی طرح باز نہیں آتا تھا اگر ذلت کی موت اس پر وارد نہیں ہوئی تو اب کیوں نہیں نکالتا گالیاں۔

(اشتہار مذکور۔ ص ۷۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۲۰۳)

یہاں ہم ملاّں مذکور سے اپنی ایک مراسلت نقل کرتے ہیں:

} ملا محمد بخش صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کی نسبت ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ آپ ذلت اور خواری کی وجہ سے اس کے مقابلہ سے باز آ گئے ہیں یا دسمبر سے پہلے آ گئے تھے۔ آپ حلفیہ بتلا دیں کہ یہ ٹھیک ہے؟

} اس کا جواب یہ ہے:

جناب مولانا صاحب وعلیکم السلام۔ مرزا بالکل جھوٹ بکتا ہے۔ مجھے اس کے مقابلہ میں کبھی ذلت اور خواری نہیں پہنچی بلکہ دن بدن خدا کے فضل سے عزت ہوتی رہی۔ اور اس کی پیش گوئیوں کو ہمیشہ جھوٹی اور شیطانی احتلام سمجھتا رہا۔ میں اس سے ہزار روپئہ بھی نہیں لیتا، وہ آتھم کو کہہ رہا تھا۔ وہ اب بھی اگر چاہے میں قسم کھا سکتا ہوں، اس کے شیطان ہونے پر، پھر چاہے وہ ایک سال دس سال کی بھی پیش گوئی جما دے۔ میرے مضمون اس کی پیش گوئی کے بعد ۱۷ دسمبر تک مفصلہ ذیل تاریخوں میں بعنوان ذیل نکلتے رہے:

۹ دسمبر ۱۸۹۸ء، ۱۲ دسمبر ۱۸۹۸ء، ؟ دسمبر ۱۸۹۸ء، ۱۶ دسمبر ۱۸۹۸ء۔ ۳ ؟ دسمبر ۱۸۹۸ء مباہلہ کے پانچ اشتہار ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کو بعنوان مرزا کاذب اور ہم، ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو بعنوان مسیح کاذب کے ساتھ دو باتیں، ۲۵ جون ۱۸۹۹ء کو بعنوان کادیان کا جھوٹا مسیح، یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان الحکم کی غلط فہمی۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان عجیب جواب۔ بندہ ملا محمد بخش از لاہور یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولوی ابوالحسن تبتّی بھی بخیریت اپنے وطن موضع کیرس ملک تبت (بلتستان) میں (بوقت تحریر یعنی ۱۹۰۰ء میں) زندہ سلامت ہیں۔ سردی کی وجہ سے کبھی نزلہ زکام ہوا ہو تو انکار نہیں ہوسکتا۔

اس پیش گوئی کے متعلق حکیم نورالدین صاحب سے کچھ نہ بن سکا بجز اس کے کہ محض طوالت دینے کو اس پیش گوئی کے متعلق مرزا صاحب کی بڑی لمبی چوڑی تحریرات درج کر کے ناحق طول دیا۔ ہاں! ایک بات پر بڑا زور دیا کہ:

> مولوی محمد حسین صاحب کی اولاد نالائق ہے جس سے ان کو سخت تکلیف ہے یہی ذلت ہے۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۲۳۶)۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایک ایسا شخص جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ جو لوگ اس کی اس اصلاح پر روڑا اٹکاتے ہیں ان کے حق میں وہ ایک عام پیش گوئی کرتا ہے، جس کے نتیجہ کے لئے وہ تمام اپنے پرائے کو انتظار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر انجام کار یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اس بڑی پیش گوئی کا جس کو اس مصلح نے تمام دنیا کے مقابلہ میں شائع کیا تھا عدم، وجود برابر ہوتا ہے۔ آہ کیسا شرم بلکہ حسرت کا مقام ہے۔ ان لوگوں کے حق میں جو حسب مثال ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، ایسے سہارے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ایک طرف پیش گوئی کے الفاظ دیکھیں دوسری طرف اس کے انجام کو دیکھیں تو دونوں میں کوئی مناسبت ہی نہیں معلوم ہوتی۔

ہاں آپ نے بطور فخر یہ خوب کہا ہے کہ:

> مسیح موعود (مرزا) کی جماعت میں حسد اور بغض نہیں۔ (ص ۲۳۴۔ ایضاً)

حالانکہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ میری جماعت بہت بری اور بڑی بداخلاق ہے چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہے:

> اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خودغرض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔ اور نہ کارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں پر نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں (اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء مجموعہ اشتہارات۔ ج اص ۴۴۱)

مرزا صاحب کا یہ افسوس ناک کلام سن کر مرزائیوں کے حق میں ایک پرانی مثال یاد آتی ہے۔ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔ مرزا سے بیعت کر کے دنیا میں نکو بھی بنے اور فائدہ بھی کچھ نہ ہوا۔

☆ پیش گوئی متعلقہ نشان آسمانی میعادی سہ سالہ

اب ہم اپنے ناظرین کو مرزا جی کی ایک بیش بہاء پیش گوئی پر بھی مطلع کرتے ہیں۔ یہ پیش گوئی اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں ہے جس کی میعاد تین سال ہے۔ ابتداء اس کی جنوری ۱۹۰۰ء سے ہے اور انتہاء اس کی اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ مرزا جی میں مرزا جی کے مخالفوں میں کسی بیّن آسمانی نشان سے فیصلہ ہوگا جو پہلے نہ ہوا ہو۔

الہامات مرزا طبع اول کے وقت چونکہ اس پیش گوئی کی میعاد ایک سال باقی تھی اس لئے اس وقت تو ہم نے ناظرین کی خدمت میں صرف انتظار کی درخواست کی تھی مگر آج اس طبع (سوم) کے وقت چونکہ میعاد ختم ہو چکی ہے اس لئے اس پیش گوئی کی بھی جانچ کر کے ناظرین کو اصلیت پر مطلع کرتے ہیں کیونکہ یہ پیش گوئی ان امہات اخبار غیبیہ سے ہے جن پر مرزا جی نے اپنے صدق کا مدار رکھ کر مخلوق کو انتظار کرنے کا حکم دیا ہوا ہے۔ یہ پیش گوئی ایک دعا کے طور پر بڑے دو ورقوں میں مرقوم ہے جس کا اصل مطلب یہ مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

اے میرے مولا قادر خدا اب مجھے راہ بتلا (آمین) ...اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر کہ اگر میں تیرے حضور سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

(اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۷۵، ۱۷۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو یہ دعائیہ الفاظ ہیں مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۸۸ پر اس دعا کو پیش گوئی قرار دیتے ہیں۔ پھر ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس کی نسبت یہ گمان کریں کہ یہ صرف دعا ہی دعا ہے جس کی قبولیت قطعی نہیں اس لئے کہ ایک تو مرزا جی کی دعا ہے، کسی معمولی آدمی نہیں۔ مرزا جی تو اپنی دعا کی بابت اسی اشتہار کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں۔

مجھے بار بار خدا تعالی مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں سنوں گا۔

میں سچ کہتا ہوں جب مجھے اشتہار مذکور ملا، میں آسمان کی طرف ہر روز تا کتا ہی رہتا کہ دیکھیں مرزا جی اور ان کے مخالفوں کے فیصلہ کے لئے کیا نشان ظاہر ہوتا ہے جس کے دیکھنے کے بعد لوگوں کو ان کی نسبت جو خیالات ہو رہے ہیں رفع دفع ہو جائیں گے کیونکہ یہ نشان کوئی معمولی نشان نہیں تھا بلکہ ایک عظیم الشان نشان تھا جس کو سلطان کہتے ہیں جس کی بابت خود مرزا جی لکھتے ہیں کہ

سلطان، عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں کہ جو اپنی قبولیت کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ (اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

پس جو تعریف مرزا جی نے سلطان کی، کی ہے وہی مرزا جی کے اس مطلوبہ نشان کی ہے جس کے نہ ہونے پر آپ فیصلہ دیتے ہیں کہ:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلا وے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہوئی تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۱۷۷۔۱۷۸)

افسوس مرزا جی نے ناحق ہمیں تین سال تک انتظار میں رکھا۔ دیکھتے دیکھتے ہماری آنکھیں بھی پتھرا گئیں، کان بھی سن ہو گئے، مگر کوئی آواز ہمارے کانوں تک نہ آئی کہ فلاں ایسا نشان ظاہر ہوا ہے جس سے مرزا جی اور ان کے مخالفوں کا فیصلہ ہو گیا۔ ہم نے کتاب ہذا طبع اول کے وقت بوجہ بے خبری کے چند ایک نشان پیش کئے تھے یعنی امیر صاحب والی کابل کی وفات، یا پریسیڈنٹ امریکہ کی موت یا ملکہ معظّمہ قیصر ہند کا انتقال، یا بیگم صاحبہ بھوپال کی رحلت۔ مگر افسوس کہ مرزا جی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پارلیمنٹ الہامیہ نے ان میں سے کسی ایک نشان کو قبول نہ فرمایا بلکہ ایک نئے نشان کی نشان دہی کی فکر میں لگ کر اس پیش گوئی کو بھی سابقہ پیش گوئیوں کی طرح، کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق بنایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

دس ہزار روپیہ کا اشتہار۔ یہ اشتہار خدا تعالی کے اس نشان کے اظہار کے لئے شائع کیا جاتا ہے جو اور نشانوں کی طرح ایک پیش گوئی کو پورا کرے گا یعنی یہ بھی وہ نشان ہے جس کی نسبت وعدہ تھا کہ وہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ظہور میں آجائے گا۔ اور اس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار اس بات کے لئے بطور گواہ کے ہے کہ اپنے دعوی کی سچائی کے لئے کس زور سے اور کس قدر صرفِ مال سے مخالفین کو متنبہ کیا گیا ہے۔

(اعجاز احمدی۔ص ۸۸۔روحانی خزائن جلد۱۹۔ص۲۰۲)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موضع مد ضلع امرتسر میں مرزائیوں نے شور وشغب کیا تو ان لوگوں نے لاہور ایک آدمی بھیجا کہ وہاں سے کسی عالم کو لاؤ کہ ان سے مباحثہ کریں۔ اہالی لاہور کے مشورہ سے، قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند، ایک تار آیا اور صبح ہوتے ہی جھٹ سے ایک آدمی پہنچا کہ چلئے ورنہ گاؤں کا گاؤں بلکہ اطراف کے لوگ بھی سب کے سب گمراہ ہو جائیں گے۔ خاکسار چار و ناچار موضع مذکور میں پہنچا، اور مباحثہ ہوا۔ خیر اس مباحثہ کی روداد تو شحنہ ہند مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء میں اہالی دہ مذکور نے شائع کرادی، مگر مرزا جی کو ان کے فرستادوں نے ایسا کچھ ڈرایا اور اپنی ذلت کا حال سنایا کہ مرزا جی تو آپے سے باہر ہو گئے اور جھٹ سے ایک رسالہ اعجاز احمدی نصف اردو نصف عربی نظم لکھ کر خاکسار کے نام مبلغ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا کہ اگر مولوی ثناء اللہ امرت سری اتنی ہی ضخامت کا رسالہ اردو عربی نظم، جیسا میں نے بنایا ہے، پانچ روز میں بنا دے تو میں دس ہزار روپیہ ان کو انعام دونگا۔ اور اس قصیدے کا نام قصیدہ اعجازیہ رکھا یعنی یہ قصیدہ ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ جیسا قرآن آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے، یہ میرا معجزہ ہے۔ اس قصیدے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے اس قسم کے قصیدہ کے لکھنے سے عاجز رہنے سے میری وہ پیش گوئی جو سہ سالہ میعاد کی میں نے طلب کی ہوئی ہے پوری ہو جائے گی گویا یہی وہ نشان ہے جس کی بابت مرزا نے خدا سے اتنے بڑے بڑے دانت پیس کر سوال کئے تھے۔

مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے موضع مدّ میں بآواز بلند کہا تھا کہ ہم کتاب اعجاز المسیح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو معجزہ نہیں کہہ سکتے اور میں اس طرح کی کتاب بنا سکتا ہوں ۔ اور یہ سچ بھی ہے کہ اگر مخالف مقابلہ کر سکیں اور اسی مقررہ مدت میں اسی طرح کی کتاب بنا سکیں تو پھر وہ معجزہ کیسا ہوا ۔..٦ نومبر۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں ...اور ۷ نومبر کو میں ایک گواہی کے لئے منشی نصیر الدین صاحب منصف عدالت بٹالہ کی کچہری میں گیا ۔ شائد میں نے ایک یا دو شعر راہ میں بنائے مگر ۸ نومبر۱۹۰۲ء کو قصیدہ پوری توجہ سے شروع کیا اور پانچ دن تک قصیدہ اور اردو مضمون ختم کر لیا ۔.. یہ تمام مدت قصیدہ پر ہی خرچ نہیں ہوئی بلکہ اس اردو مضمون پر بھی خرچ ہوئی جو اس قصیدہ کے ساتھ شامل ہے اور وہ دونوں بہیئت مجموعی خدا تعالی طرف سے ایک نشان ہیں اور مقابلہ کے لئے اور دس ہزار روپیہ انعام پانے کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ جو شخص بالمقابل لکھے وہ ساتھ ہی اس اردو کا ردّ بھی لکھے ۔..میرا حق ہے کہ جس قدر خارق عادت وقت میں یہ اردو عبارت اور قصیدہ تیار ہو گئے ہیں میں اسی وقت تک نظیر پیش کرنے کا ان لوگوں سے مطالبہ کروں جو ان تحریرات کو انسان کا افتراء خیال کرتے ہیں اور معجزہ قرار نہیں دیتے ۔ اور میں خدا تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور قصیدہ پر خرچ کی ہے اسی قدر مضمون اردو جس میں میری ہر ایک بات کا جواب ہو، کوئی بات رہ نہ جائے، اور اسی قدر قصیدہ جو اسی تعداد کے اشعار میں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو اور فصیح و بلیغ ہو، اسی مدت مقررہ میں چھاپ کر شائع کر دیں تو میں ان کو دس ہزار روپیہ نقد دونگا ۔ میری طرف سے یہ اقرار صحیح شرعی ہے .. چاہیے کہ میرے قصیدہ کی طرح ہر ایک بیت کے نیچے اردو ترجمہ لکھیں اور منجملہ شرائط کے اس کو بھی ایک شرط سمجھ لیں ..انشاء اللہ ۱۶ نومبر۱۹۰۲ء کی صبح کو میں یہ رسالہ اعجاز احمدی مولوی ثناء اللہ کے پاس بھیج دونگا ۔

(اعجاز احمدی ص ۸۸ ۔ ۹۰ ؛ خزائن جلد۱۹ص ۲۰۲ ۔۲۰۴)

اب اس کے متعلق میری کاروائی بھی سنیئے ۔ میں نے ۲۱ نومبر۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار دیا جس کا خلاصہ ۲۹ نومبر کے پیسہ اخبار لاہور میں چھپا تھا کہ آپ پہلے ایک مجلس میں اس قصیدے اعجازیہ کو ان غلطیوں سے جو میں پیش کروں صاف کر دیں تو پھر میں آپ سے زانو بزانو بیٹھ کر عربی نویسی کرونگا ۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ گھر سے تمام زور لگا کر ایک مضمون اچھی خاصی مدت میں لکھیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مخاطب کو جسے آپ کی مہلت کا کوئی علم نہیں محدود وقت لا پابند کریں اگر واقعی آپ خدا کی طرف سے ہیں اور جدھر آپ کا منہ ہے ادھر ہی خدا کا منہ ہے (جیسا کہ آپ کا دعوی ہے) تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ میدان میں آ کر طبع آزمائی نہ کریں بلکہ بقول حکیم سلطان محمود ساکن راولپنڈی بنایا:

کیوں آڑ کیوں جورو کا چرخہ نکل! دیکھیں تری ہم شعر خوانی

حرام سرائے ہی سے گولہ باری کریں۔ اس کا جواب باصواب آج تک نہ آتا کہ ہاں ہم میدان میں آنے کو تیار ہیں چونکہ میں اس اشتہار میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر آپ مجلس میں اغلاط نہ سنیں گے تو میں اپنے رسالہ میں ان کا ذکر کردونگا اس لئے آج میں اس وعدے کا ایفا کرتا ہوں۔

آپ تو اس کا نام قصیدہ اعجاز یہ رکھتے ہیں جس کے یہ معنی ہونے چاہییں کہ فصاحت و بلاغت کے ایسے اعلی مرتبہ پر ہے کہ کوئی شخص اس جیسا لکھ نہیں سکتا مگر غور سے دیکھا جاوے تو خود آپ کو بھی اس اعجاز کا یقین نہیں۔ بھلا اگر یقین ہوتا تو پانچ روز کی مدت کی قید کیوں لگاتے؟ کیا قرآن شریف کے اظہار اعجاز کے لئے بھی کوئی تحدید ہے۔ کسی آیت تحدی میں کفار مخاطبین سے کہا گیا ہے کہ اتنے دنوں یا اتنے مہینوں میں مثل لاؤ گے تو مقابلہ سمجھا جائے گا اور اگر اتنے دنوں سے زائد ایام گذرے تو نہیں۔ (اعجاز احمدی صفحہ اخیر، خزائن ج ۱۹ ص ۲۰۵)

پھر طرفہ یہ کہ صرف پانچ روز کی تصنیف کے قلمی مضمون سے جو مصنف کی اصل لیاقت کا معیار ہے کوئی شخص مرزا کو جیت نہیں سکتا بلکہ اس معجز نمائی میں لکڑی اور لوہے کو بھی دخل ہے کہ وہ مضمون کو چھاپ کر کتاب تیار کر کے حضرت کی خدمت میں پہنچاوے جس سے یہ مراد ہے کہ نہ کسی مولوی صاحب کے ہاں مرزا جی کی طرح پریس اور منشی گھر کے ہونگے اور نہ کوئی آپ سے مبلغات (وہ بھی روحانی اور معنوی) لے سکے گا۔ کیا ہی معجزہ ہے کہ پریس مین کے کام کو بھی معجزہ کا جزو بنایا جاتا ہے۔ تاکہ اگر کسی صاحب میں ذاتی لیاقت و قابلیت ہو بھی تو بوجہ اس کے کہ اس کے پاس پریس کا انتظام ایسا نہیں کہ قادیانی پریس کی طرح صرف مرزا جی کا کام کرتا ہو، تو بس اس کی لیاقت بھی ملیا میٹ اور ضائع اور برباد ہے۔ وہ بھی مرزا جی کو مسیح موعود مان لے کیونکہ اس کے پاس پریس نہیں اور مرزا جی کے پاس پریس ایک نہیں دو تین ہیں۔ ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کی بھول بھلیاں جن سے بہت کم لوگ واقف ہو سکتے ہیں۔ خیر ہمیں اس سے بحث نہیں ہم تو آپ کو جو آپ ہیں واقعی سچے دل سے مانتے ہیں۔ اب ہم آپ کے اعجازی قصیدہ کا عجز بتلاتے ہیں، آپ کے قصیدہ میں ہر قسم کی غلطیاں ہیں صرفی نحوی عروضی وغیرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے قصیدہ کا مجری (حرکت روی) ضمہ ہے چنانچہ پہلا شعر آپ کا یہ ہے

ایا ارض مدٍ قد دفاکِ مدمّر
وا رداک ضلّیل و اغراک موغر

حالانکہ مندرجہ ذیل اشعار میں اقواء لازم آتا ہے یعنی اخیر کی حرکت بجائے ضمہ کے کسرہ ہو جاتی ہے۔ اور اقواء سخت عیب ہے۔ محیط الدائرہ میں ہے:

ان تغیر المجری الی حرکۃ قریبۃ کما اذا ابدلت الضمّۃ کسرۃ و الکسرۃ ضمّۃ فھو عیب فی القافیۃ یسمّی اقواء (ص ۱۰۶)۔

اور عروض المفتاح میں ہے:

عیب اختلاف الوصل و یسمّی مثل منزلو مع منزلی اقواء ومثل منزلاً مع منزلو و منزلی اصرافاً و ھو اعیب (یعنی اقواء اور اصراف، اشعار میں عیب ہے)

اب سنئیے مرزا صاحب کے اشعار میں اقواء

دعوہ لیبتھلن لموت مزوّر
مضل فلم یسکت و لم یتحسر
ایا محسنی بالحمق و الجھل و الرّغا
رویدک لا تبطل صنِعج و احذر
و ان کنت قد ساء تک امر خلافتی
فسل المرسلی ما ساء قلبک واحصر
سئمنا تکالیف التطاول من عدا
تمادت لیالی الجور یا ربّی انصر
و جئناک کالموتی فاحیی امورنا
نخرّ امامک کالمساکین فاغفر
تعال حبیبی انت روحی و راحتی
و ان کنت قد آنست ذنبی فستِر
بفضلک انا قد عصمنا من العدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و انّ جمالک قاتلی فأتِ و انظر
و فرّج کروبی یا الٰہی و نجّنی
و مزّق خصیمی یا نصیری و عفّر
و ان کان لا یسطیع ابطال آیتی
فقل خذ مزامیر الضلالۃ و ازمر
اذا نحن بارزنا فاین حسینکم
و ان کنت تحمدہ فاعلن و اخبر
رمو کل صخرٍ کان فی اذیالھم
بغیظٍ فلم اقلق و لم اتحیّر
فاوصیک یا رِدف الحسین ابا الوفا
انِب و اتق اللّٰہ المحاسب و احذر
الا تتقی الرحمن عند تصنّع
و من کان اتقی لا ابالک یحذر
فوافیت مجمع لدِّھم و قتلھم
بضربٍ و لم اکسل و لم اتحسّر
امکفِرِ مھلاً بعض ھذا التھکّم
و خف قھر ربٍ قال لا تقف فاحذر
فان تبغنیی فی حلقۃ السِلم تلفنی
و ان تطلبنی فی المیادین احضر
و ارسلنی ربّی لاصلاح خلقہ
فیا صاح لا تنطق ھوًی و تصبّر
و کنت امرءً ا ابغی الخمول من الصبا
متی یا تنی من زائرین اصعّر
فاخرجنی من حجرتی حکم مالکی
فقمت و لم اعرِض و لم اتعذر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و انّی لاخبارٍ مقام و موقف
لدی شان فرقان عظیم معزّر
و لست بشوّاقٍ الی مجمع العدا
و لکن متی یستحضر القوم احضر
الا انّ حسن الناس فی حسن خلقھم
و من یقصد التحقیر خبثاً یحقّر
شعرنا مآل المفسدین و من یعش
الی برھۃٍ من بعد ذلک یشعر
فتب و اتّق القھار ربک یا علی
و ان کنت قد ازمعت حربی فاحضر
اریناک آیاتٍ فلا عذر بعدھا
و ان خلتھا تخفی علی الناس تظھر
اردتّ بمدٍ ذِلّتی فرأیتھا
و من لا یؤقِّر صادقاً لا یؤقّر
و انی لعمر اللّٰہ لست بجائرٍ
و ان کنت تا تی بالصواب فادبر
و ھذا العھد قد تقرر بیننا
بمدٍ فلم ننکث و لم نتغیّر

مرزا جی! ان اشعار کے مجری کا اعراب ہم نے آپ ہی کا لگایا ہوا لکھا ہے۔ عموماً آپ نے رفع لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اقواء کی قوت سے آپ بھی دبتے اور خوف کھاتے ہیں مگر آپ کا رفع لکھا ہوا اگر صحیح سمجھا جاوے تو صرفی اور نحوی قاعدہ کے خلاف ہوتا ہے۔ مذہبی امور میں تو آپ اپنا حکم ہونا بتلایا کرتے ہیں اور دعوی کیا کرتے ہیں کہ جو حدیث میرے دعوی کے خلاف ہو وہ غلط ہے مگر صرفی اور نحوی اصول میں تو حکم یا موجد نہیں کہ جو حکم چاہیں لگائیں۔

اس عیب کے علاوہ مندرجہ ذیل اشعار میں اصراف لازم آتا ہے جو اس سے بھی سخت عیب ہے جس کی بابت محیط الدائرہ میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تغیر المجری الی حرکة بعیدة کما اذا ابدل ضمّة فتحة او بالعکس فھو عیب فی القافیة یسمّی اصرافاً و اسرافاً۔ (ص ۱۱۰)

عروض المفتاح میں ہے و ھو اعیب (کما مرآنفاً)۔ پس سنو

دعوا حبّ دنیا کم و حبّ تعصّبٍ
و من یشرب الصھباء یصبح مسکّر

کیونکہ مسکر بوجہ خبر ہونے یصبح کے منصوب ہے حالانکہ قصیدے کا مجری مرفوع ہے

و ان کان شأن الامر ارفع عندکم
فاین بھذا الوقت من شان جولر

کیونکہ جولر بوجہ شان کے مفعول بہ ہونے کے منصوب چاہیے اور مجری رفع ہے

و سبّوا و آذونی بانواع سبّھم
و سمّونِ دجّالاً و سمّونِ ابتر

ابتر بوجہ مفعول ثانی ہونے سمّوا کے منصوب چاہیے جو مجری کے خلاف ہے۔

و ان حیات الغافلین لذلّة
فسل قلبه زاد الصفا او تکدّر

تکدر ماضی مبنی بر فتح ہے جو مجری کے خلاف ہے

و قد کان صحف قبله مثل خادج
فجاء لتکمیل الوری لیغزّر

لیغزر، لام کے، کے؟؟ بعد ان ناصبہ مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا جو مجری کے خلاف ہے

و کیف عصوا و اللّه لم یدر سرّھا
و کان سنا برقی من الشّمس اظھر

اظھر بوجہ خبر ہونے کان کے منصوب چاہیے

و کم من عدوّ کان من اکبر العداء
فلمّا اتانی صاغِراً صرت اصغر

اصغر بوجہ خبر ہونے صرت کے منصوب چاہیے جو مجری کے مخالف ہے

اکان حسین افضل الرسل کلّھم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکان شفیع الانبیاء و موثر

موثر بوجہ معطوف ہونے شفیع کے کان کی خبر منصوب ہے۔

اتزعم ان رسولنا سیّد الوری

علی زعم شانِئِہ توفی ابتر

ابتر بوجہ حال ہونے توفی کی ضمیر کے منصوب ہے آپ نے مرفوع بنایا ہے

ا آخیث ذئباً عایثاً او اباالوفا

او افیت مداً او رئیت امرتسر

امرتسر بوجہ مفعول بہ یا حسب ترجمہ مصنف مفعول فیہ ہونے منصوب ہے۔ نیز ہمزہ سے ثقل آتا ہے گرانا جائز نہیں کیونکہ قطعی ہے۔

و صبّت علی راس النبی مصیبۃ

ودقّوا علیہ من السیوف المغفر

المغفر بوجہ مفعول بہ ہونے دقوا کے منصوب ہے آپ نے مرفوع بنایا ہے

و کنت اذا خیّر ت للبحث و الوغا

سطوت علینا شاتما لتوقر

لتؤقر بوجہ مقدر ہونے ان ناصبہ کے منصوب چاہیے جو مجری کے خلاف ہے

ففکر بجھدک خمس عشرۃ لیلۃّ

و ناد حسیناً او ظفر او اصغر

اصغر بوجہ معطوف ہونے کے مفعول بہ کے منصوب ہے

رمیت لاغتالن وما کنت رامیاً

و لکن رماہ اللّٰہ ربی لیظھر

لیظھر بوجہ ان مقدرہ کے منصوب ہے

اقواء اور اصراف گو بعض شعرا کے کلاموں میں آئے ہیں مگر ناقدین نے ان کو معیوب گنا ہے چنانچہ عبارات کتب عروض اوپر گذر چکی ہیں۔

علاوہ اس کے مندرجہ ذیل اشعار میں سقم معنوی بھی ہیں:

فسل ایّھا القاری اخاک ابا الوفا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لما یخدع الحمقی و قد جاء منذر

عام مخاطب کو جس میں اپنی جماعت کے افراد نا قصہ اور کا ملہ بھی داخل ہیں ابوالوفاء کا بھائی یعنی مثیل بنایا ہے۔ ابوالوفا کو خدع سے موصوف کیا ہے حالانکہ ایھا القاری بحیثیت عموم کے خدع سے موصوف نہیں ہوسکتا۔

و ان قضاء اللّٰہ ما یخطئی الفتی

لہ خافیات لا یراھا مفکّر

لا یراھا کا فاعل مفکر کو بنایا ہے حالانکہ مفکر کا کام رؤیت نہیں بلکہ فکر ہے اور افعال قلوب سے کہیں تو دوسرا مفعول ندارد ہے جو ضروری ہے۔

و لو ان قومی آنسونی کطالب

دعوت لیعطوا عین عقل و بصِّروا

و بصِّروا کا عطف دعوت پر مراد نہیں اور یعطوا پر صحیح نہیں

ایا عابد الحسنین ایاک و اللظی

و ما لک تختارا لسعیر و تشعرو

و تشعر پر واؤ غلط ہے کیونکہ مضارع حال ہو تو صرف ضمیر سے آتا ہے۔ کافیہ میں ہے:

والمضارع المثبت بالضّمیر وحدہ

اور تختار پر عطف مراد نہیں۔ کما لا یخفی

فقلت لک الویلات یا ارض جولر

لعنتِ بملعون فانتِ تدمّر

انت ضمیر مونث مخاطب ہے اور تدمر صیغہ مذکر مخاطب ہے اور اگر تدمرین ہوتو نہ وزن درست رہے گا نہ قافیہ بے عیب۔ حقیقت میں یہ پیر صاحب گولڑہ (جن کی اس شعر میں ہجو کی گئی ہے) کی گویا کرامت ہے۔

فیاتی من اللّٰہ العلیم معلّم

و یھدی الی اسرارھا و یفسّر

اسرا ھا میں ضمیر مونث اللہ جل شانہ کی طرف پھیر دی ہے۔

و ان کان ھذا الشرک فی الدین جائزاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فبا للغو رسل اللّٰہ فی الناس بعثروا

یہ شعر بعینہ اور ہو بہو صفحہ ۸۰ کا گیارھواں شعر ہے۔

نری برکاتٍ نزّلوھا من السماء لنا
کا للواقح و الکلام ینضّر

نزّلوھا میں ضمیر فاعل کا مرجع پہلے مذکور نہیں۔

بتلائیے جس چھوٹے سے قصیدے میں سرسری نظر سے اتنی غلطیاں لفظی اور معنوی ہوں وہ بھی اس قابل ہوسکتا ہے کہ اعجاز یہ کا معزز لقب پاسکے اور اس کو بے مثل کہا جاوے۔ ہاں اگر بے مثل کے معنی یہ ہیں کہ اس جیسا غلط کلام اور قصیدہ دنیا بھر میں کوئی نہیں تو ہمیں بھی مسلّم ہے۔

علاوہ اس کے ہم نے مانا کہ مرزا جی کا یہ قصیدہ ایسا معجزہ ہے کہ اس کے مقابلہ سے کل دنیا (پانچ روز میں بنانے سے) عاجز ہے تو یہ معجزہ تو ان کو (بقول مرزا جی) اس تین سالہ میعاد سے پہلے کا حاصل ہے۔ ۱۳۱۱ھ سے آپ مختلف تصنیفات کو بطور معجزہ بتلاتے آئے ہیں۔ رسالہ نور الحق، کرامات الصادقین، سر الخلافہ وغیرہ رسائل شاہد عدل ہیں۔ نیز ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کے پیسہ اخبار میں آپ نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ

عرصہ دس سال سے میرا دعوی عربی میں اعجاز نمائی کا ہے۔

پھر جو نشان اور معجزہ اس پیش گوئی سے سات سال پہلے کا آپ کو حاصل ہے اسی کو اتنے دانت پیس کر خدا سے طلب کرنا تحصیل حاصل نہیں تو کیا ہے؟

ادھر ہمارے مکرم دوست مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علی گڈھ نے پیسہ اخبار لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء میں مرزا جی کے نام اعلان دیا تھا جو درج ذیل ہے:

مخدوم ومکرم بندہ۔ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون مرزا صاحب کا دیکھنے میں آیا۔ مرزا صاحب اپنی معمولی چالاکی سے اس میں بھی باز نہ آئے یعنی میعاد قصیدہ عربی لکھنے والے کو صرف بیس دن کی مہلت دیتے ہیں۔ اور پیسہ اخبار ہفتہ وار میں مضمون شائع کرایا ہے جو ۱۶ نومبر کا لکھا ہوا ۲۲ نومبر کو شائع ہوا۔ ناظرین کے پاس پہنچنے کے واسطے بھی کچھ عرصہ چاہیے۔ پھر اشعار کا بنانا بھی ایک وقت چاہتا ہے لیجئے وقت ختم اور مرزا صاحب کے داؤ پیچ کی جیت رہی۔ ہمیشہ مرزا صاحب جب کسی انعام کا اشتہار دیتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو اس میں وہ سب پہلو پہلے سے سوچ لیتے ہیں کہ ایک کوڑی گرہ سے نہ جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خود مرزا صاحب کو بھی اپنے دعاوی کی غلطی کا پورا یقین اور اپنی ہار کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔ اسی واسطے دوراز کار شرائط پیش کیا کرتے ہیں مرزا صاحب جو ہر ایک امر میں پیغمبروں کی حرص کرنا چاہتے ہیں افسوس ہے کہ اس معاملے میں نکمی قوۃ لگا کر خود اپنی کمزوری اور مہمل گوئی کا اقرار کرتے ہیں۔

قرآن شریف کی جن آیات میں اس کا مثل طلب کیا گیا ہے نہ کوئی تاریخ اس کے واسطے معین کی گئی ہے نہ اشخاص خاص کو نامزد کیا گیا ہے بلکہ قیامت تک کے واسطے ہر ایک شخص سے جو چاہے قرآن کی مثل ایک چھوٹی سے سورت لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے حالانکہ قرآن شریف جو نثر میں ہے اس کی چھوٹی سورت پیسہ اخبار کی ایک یا ڈیڑھ سطر کے برابر ہوگی۔ اور بظاہر اسباب کلام نثر بہ نسبت نظم کے سہل ہوتا ہے۔ اور مطالبہ ان لوگوں سے کیا گیا جو کہ فصیح عربی بولتے تھے بخلاف ہمارے مرزا صاحب کے جو کہ چند اردو بولنے والے صاحبوں سے ایک عربی کا نظم قصیدہ طلب فرماتے ہیں اور اس کے واسطے بھی ایک قلیل مدت کی قید لگاتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے علماء میں بہت کم ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی شعر اردو یا عربی نظم کیا ہو۔ زیادہ مدت دینے میں خوف محسوس کرتے ہیں کہ کہیں میرے اعجاز کا تار و پود شکستہ نہ ہو جائے، ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

پھر تماشا یہ کہ وہ عربی قصیدہ چھاپ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ پیسہ اخبار میں شائع تک نہ کیا تاکہ ناظرین کو موقع طبع آزمانی کا ملتا۔ اس پر یہ فیاضی ہے کہ تمام علمائے ہند کو اذن عام دیا جاتا ہے کہ آپس میں مشورہ کر کے اس کا جواب لکھیں حالانکہ ان لوگوں کی نگاہ سے ہنوز قصیدہ ہی نہیں گذرا۔

اب میں بذریعہ تحریر ہذا مرزا صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ فوراً قصیدہ مذکور میرے نام ارسال فرماویں یا اخبار میں شائع فرماویں اور اپنے اعجاز کے زمانہ کو ذرا سی وسعت بخشیں۔ جس دن وہ قصیدہ میرے پاس پہنچے گا، اس سے بیس دن کے اندر انشاء اللہ تعالی اس سے بہتر جواب آپ کی خدمت میں حاضر کیا جائے گا۔

(پیسہ اخبار۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء)

چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب فوراً راقم مضمون کو کتاب مذکور بھیج دیتے مگر جہاں تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں معلوم ہے آج تک نہیں بھیجی۔

علاوہ اس کے اس نشان کی تعریف میں تو یہ بھی داخل ہے کہ وہ آسمانی نشان ہوگا جو انسانی ہاتھوں سے بالا ہو۔ حالانکہ اس قصیدہ کے لکھنے میں انسان کے ہاتھوں کو دخل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ سے بموجب الہام (مندرجہ دافع البلاء) انت منّی بمنزلۃ اولادی (یعنی خدا فرماتا ہے کہ تو اے مرزا میری اولاد کے رتبہ پر ہے) انسانیت ہی مسلوب ہو تو ہمارا بھی صاد ہے۔

واعظ شہر کہ مردم ملکش خوانند   قول ما نیز ہمیں است کہ او مردم نیست

ورنہ بظاہر تو آپ انسان ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ان معقول وجوہ کا جب تک آپ جواب نہ دیں گے اس کتاب کو اس نشان سہ سالہ کا مصداق نہیں بنا سکتے۔

چونکہ تمام ملک نے دیکھ لیا کہ ان تین سال کی مدت میں آپ کی تائید اور تصدیق میں کوئی آسمانی نشان ظاہر نہیں ہوا پس ہمارا حق ہے کہ ہم آپ ہی کے فرمودہ پر ایمان رکھیں جو آپ نے درصورت نہ ظاہر ہونے آسمانی نشان کے اپنے حق میں فرمایا ہے جو شروع میں نقل ہو چکا جس کو ہم بغرض تشفی اپنے ناظرین کے دوبارہ لکھ کر اپنے بھی دستخط کئے دیتے ہیں۔ سنیئے فرماتے ہیں:

> میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔

(اشتہار مرزا۔ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ص ۱۳)

پس ہمارا بھی اسی پر صاد ہے اور آپ کو واقعی اس فیصلہ میں حکم مان کر آپ کے فیصلہ کو بسر و چشم رکھتے ہیں آمنّا و صدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین

(طبع ششم میں اس کے بعد مولانا امرتسری نے قاضی ظفر الدین کے قصیدہ رائیہ طبع اخبار اہل حدیث جنوری۔ مارچ ۱۹۰۷ء سے انتخاب نقل کیا ہے۔ جسے ہم نے یہاں حذف کر دیا ہے۔ ہمیں اہل حدیث کے مذکورہ شماروں کی تلاش ہے۔ مل گئے تو انشاء اللہ پورا قصیدہ رائیہ کسی آئندہ جلد میں نقل کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ بہاء)

مرزا قادیانی کی قصیدہ خوانی کا جواب تو ہو لیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ حکیم صاحب نے بھی اس پیش گوئی کے متعلق بالکل معمولی معمولی باتوں میں وقت ضائع کیا ہے اصل بات کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو ان معمولی باتوں میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یہ قصیدہ اعجازیہ اس پیش گوئی کا مصداق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ پیش گوئی بہت زیادہ وزن رکھتی ہے اور قصیدہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ درصورت واقعی اعلیٰ ہونے کے بھی اس پیش گوئی کا مصداق نہیں کیونکہ اس قسم کی اعجاز نمائی مرزا صاحب کو اس پیش گوئی سے پہلے بھی حاصل تھی۔ اس سوال کا جواب حکیم صاحب اور ان کی کمپنی نے نہیں دیا۔ دیتے بھی کیا؟ جو کام مشکل ہو وہ کون کرے؟ حکیم صاحب تو اس مصیبت میں بزبان حال گویا یوں گویا ہیں:

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا　　　غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

☆ پیش گوئی متعلق طاعون پنجاب

اس پیشگوئی کی اصل بنیاد وہ اشتہار ہے جو ٦ فروری ١٨٩٨ء کا ہے جس میں مذکور ہے:

میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض پھیلے گا یا اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔　　(مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳ ص ۵)

پس ہم مرزا کے اشتہار کی آخری مدت ہی لیں تو بھی اس حساب سے فروری ١٩٠٠ء کے اندر طاعون کا زور ہونا چاہیے تھا مگر خدا کے فضل سے ایسا نہ ہوا بلکہ ١٩٠٢ء میں یعنی مرزا جی کی پیشگوئی سے پورے دو سال بعد پنجاب کے بعض شہروں اور قصبوں میں طاعون ہوا۔ پھر بھی ایسا کہ مرزا جی شائد خوش نہ ہوں (خدا انکو خوش نہ کرے) ہمارے شہر امرت سر جیسے کثیر التعداد آبادی میں ان دنوں (یعنی بوقت تحریر نومبر دسمبر ١٩٠٢ء) میں جو بقول مرزا جی طاعون کی وجہ سے خدا کا روزہ کھولنے کا زمانہ ہے (دیکھو دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ١٢) اوسط اموات ٣٥۔٣٦ کل امراض سے ہوتی رہیں جن میں ٢۔٣ یا حد سے ٤۔٥ طاعون سے بھی مرتے رہے حالانکہ بقول مرزا جی یہی نومبر ١٩٠٢ء طاعون کے ایسے زور کا مہینہ تھا جو لکھتے ہیں:

ابتداء نومبر ١٩٠٢ء سے خدا تعالیٰ اپنا روزہ کھولے گا اس وقت معلوم ہو جائیگا کہ اس افطار کے وقت کون کون ملک الموت کے قبضے میں آیا ہے (دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند۔ ص ١٢)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب نے اس پیش گوئی کے متعلق یہ لکھا ہے کہ طاعون کا زوروں پر ہونا مرزا صاحب کے الفاظ نہیں ہیں۔ (آئینہ حق نما)

حالانکہ پیشگوئی میں یہ لفظ موجود ہیں کہ طاعون:

عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔

زور سے مراد بھی یہی اشاعت عام ہے جو نہ ہوئی۔ الحمدللہ

ہاں حکیم صاحب نے ایک بڑا کمال یا یوں کہیے کہ مرزا صاحب کی ایک مخفی شرارت کا اظہار کیا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب، مواہب الرحمٰن، کے صفحہ ۱۰۹ (خزائن ج ۱۹ ص ۳۲۹) پر میرا ذکر بڑے جلی عنوان سے لکھا ہے مگر اس سے پہلے صفحہ ۱۰۸ پر بڑے حرفوں میں یوں لکھا ہے:

اریت قرطاساً من ربّی العلام و اذا نظرت فوجدت عنوانه بقية الطاعون میں نے خواب میں ایک کاغذ دیکھا جس کا عنوان تھا بقية الطاعون۔

مرزائی علم رموز کے ماہرین پر یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا، یا نہ ہونا چاہیے کہ خدا کے علم کے مطابق آئندہ کسی زمانہ میں، میں طاعون سے مروں تو ایک پختہ مرزائی اس عبارت کو پیش کر کے کہہ دے گا کہ حضرت مسیح موعود نے پہلے ہی سے اس کی بابت نہایت باریک اشارہ کر دیا تھا۔ اسی باریک اشارہ کی طرف حکیم صاحب بھی اپنی اس کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں، آپ کے الفاظ یہ ہیں:

امرتسری منکر اگر اس سے زیادہ کچھ دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے تھا کہ اس وقت مقابلہ کے لئے نکلتا جب اس کو بلایا گیا تھا اور اللہ تعالی کے علم پر کون احاطہ کرسکتا ہے کہ بقية الطاعون کا نظارہ دنیا دیکھ لے۔ (آئینہ حق نما۔ ص ۶۴۰)

یعنی مرزا قادیانی کی اس گول مول بے معنی عبارت کا مصداق خاکسار کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہی معنی ہیں

شور بختاں بآرزو خواہند مقبلاں رازوال نعمت وجاہ

حکیم صاحب! هل تربصون بنا الا احدى الحسنيين

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ پیش گوئی متعلق حفاظت قادیان از طاعون

اس پیش گوئی پر تو مرزا جی نے اپنی صداقت کا بہت کچھ مدار رکھا ہے اصل الہام اس بارے میں یہ ہے:

انّه آوی القریة

جس کی بابت فروری ۱۸۹۸ء تک صاف اقرار ہے کہ فقرہ انّه آوی القریة کے معنی اب تک میرے پر نہیں کھلے (اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء) مگر اس سے بعد تو اس پر اتنے حواشی لگائے ہیں کہ الامان۔ بقول شخصے داڑھی سے مونچھیں بڑی۔ رسالہ دافع البلاء میں تو اس قدر زور ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں کو للکارا جاتا ہے کہ کوئی ہے کہ وہ بھی ہماری طرح اپنے شہر کی بابت کہے کہ انّه آوی القریة۔ اور قادیان میں طاعون نہیں آتا، بلکہ جو کوئی باہر کا آدمی قادیان میں آجاتا ہے تو وہ بھی اچھا ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ (دیکھو دافع البلاء ص ۵ ؛ خزائن ج ۸ ص ۲۲۵) جہاں لکھا ہے:

> خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی عبارت یہ ہے: انّ اللّه لا یغیّر ما بقومٍ حتی یغیّروا ما بانفسهم انه آوی القریة یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔

اخبار الحکم میں مولوی عبدالکریم امام مرزا کا ایک مضمون نکلا تھا جس میں سے چند فقرات درج ذیل ہیں:

> عجیب موقع ہے کہ خدا کی قدرت نمائی کے جلی اور صاف صاف پڑھے جانے والے نشان دیکھ لیں۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی راستی اور شفاعت کبریٰ کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع، کفار، مشرک اور دین حق سے ہنسی کرنے والے ہیں خدا کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے ... بولو اور سوچ کر بولو کہ کیا تمہارے نزدیک مسیح موعود (مرزا) کے اس دعوی اور پیش گوئی میں خدا کی ہستی پر ... مرزا غلام احمد قادیانی کے من جانب اللہ ہونے پر چمکتی دلیل نہیں؟ (اخبار الحکم قادیان ۔۱۰۔اپریل ۱۹۰۲ء)

واقعی ہم بھی مانتے ہیں کہ اس واقعہ میں بہت بڑی زبردست دلیل ہے۔آیئے ہم اس واقعہ کی تحقیق کریں۔قادیان میں طاعونی پیش گوئی کا بفضلہٖ پورا ظہور ہوا۔ چند روز تو مرزا جی نے بہت ہی کوشش کی کہ قادیان کے طاعون کا اظہار نہ ہو مگر بکری کی ماں کب تک خیر منائے۔آخر جب یہ امر محقق ہو گیا کہ مرزا جی کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تو ایک اعلان جلی حرفوں میں جاری کیا جو درج ذیل ہے:

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیاں میں نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جاوے۔اس لئے یہ قرین مصلحت ہوا کہ دسمبر کی تعطیلوں میں جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان میں جمع ہو جایا کرتے تھے اب کی دفعہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلاء سے ان کو اور ان کے اہل وعیال کو بچاوے (اخبار بدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اللہ اللہ! کس دبی زبان سے قادیان میں طاعون ہونے کا اقرار ہے۔کس سوچ بچار سے لکھا گیا ہے کہ، نسبتاً آرام ہے، جس سے دام افتادوں کو بالکل آرام ہی معلوم ہو۔مگر دانا اس نسبتاً کے لفظ کی نسبت کو سمجھتے ہیں اور اس کی توضیح کرنے کو سرکاری رپورٹیں پیش کرتے ہیں چنانچہ قادیان کے اخبار بدر (جو مرزا جی کا ڈائری نویس ہے) کے نمبر ا صفحہ ۴ پر لکھا ہے، کہ

رائے پرتاپ سنگھ نے (جو قادیان میں لوگوں کو ٹیکہ کرانے کے لئے آئے تھے) کہا کہ میں مرزا صاحب بھی کہتا ہوں مگر انہوں نے ڈھنگ بنایا ہوا ہے اسلئے میں سردست ان کی خدمت میں کچھ نہیں کہتا۔میں یہاں نہ آتا مگر چونکہ متواتر رپورٹ پہنچی ہے کہ چوہڑوں میں طاعون ہے اس لئے آنا پڑا۔

تو کس ناز و ادا سے بعد تسلیم وجود طاعون دبی زبان سے تاویل فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّه آوی القریۃ میں قریۃ کا لفظ ہے، قادیان کا نام نہیں۔ اور قریہ، قیرا سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھ کر کھانے کے ہیں یعنی وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہوں۔ اس میں ہندو اور چوہڑے بھی داخل نہیں۔ (اخبار مذکور)۔

خدا کی شان، ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ یوں لکھا جاتا تھا اور شور مچایا جاتا تھا کہ:

قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (دافع البلاء)

مگر آج یہ بات کھلی کہ قادیان کا نام ہی نہیں۔ قادیان کے رہنے والوں سے ہم نے بگوش خود سنا کہ اگر مرزا یہ پیش گوئی نہ کرتا تو قادیان میں کبھی طاعون نہ آتا۔ جب سے اس نے پیش گوئی کی ہے، ہم نے اسی روز سے سمجھا تھا کہ ہماری خیر نہیں۔ خدا اس کی تکذیب کرنے کو قادیان میں ضرور ہی طاعون بھیجے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔

ناظرین خدارا ذرا رسالہ دافع البلاء کو اٹھا کر ملاحظہ فرمایئے۔ پھر مرزا جی کی یہ توجیہہ بھی پڑھیئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی استاد کا قول کیسا سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔

تھے دو گھڑی شیخ جی شیخی بگھارتے وہ ساری شیخی ان کی جھڑی دو گھڑی کے بعد

ہمارا ارادہ تھا کہ ہم قادیان میں طاعون زدوں کی فہرست لکھیں جس میں مرزا جی کے مرید بھی ہوتے۔ مگر مرزا جی کی اس تاویل نے کہ الہام میں قادیان کا نام ہی نہیں۔ الہام میں تو قریۃ کا لفظ ہے جس میں سوائے مرزا جی اور ان کی اہل بیت کے کوئی دوسرا آ ہی نہیں سکتا، اس لئے ہم یہ ارادہ ملتوی کرتے ہیں اور انتظار کرتے ہیں کہ خداوند تعالی کوئی ایسی صورت پیدا کرے کہ مرزا جی حسب عادت شریفہ اس تاویل سے بھی روگرداں ہوں جو بنظر حالت موجودہ بعید نہیں و ما ذلک علی اللّٰہ بعزیز

یہ توجیہات اور تاویلات بھی طبع ثانی کے وقت تھیں، طبع ثالث کے وقت اللہ کے فضل سے کسی تکلیف کی حاجت نہیں رہی۔ قادیانی اخبارات کا خود صاف اقرار ہے کہ قادیان میں طاعون ہے اور بہت زور کا ہے چنانچہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے اخبار البدر قادیان میں مندرجہ ذیل ایک نوٹ اڈیٹر کی طرف سے نکلا تھا:

قادیان آریہ سماج کے دوسرے سالانہ جلسے پر جو کہ ۲۔ ۳۔ اپریل کو ہوا، سنا گیا ہے کہ یوگندر پال صاحب نے بڑے دعوے سے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ ہون کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کو طاعون سے پاک وصاف کریں گے سو جلسہ کا ختم ہونا تھا کہ یوگندر پال تو کیا صاف کرتے خود طاعون نے صفائی شروع کر دی۔

کس قلم کی صفائی سے طاعون کی صفائی کا اقرار کیا ہے۔ علاوہ اس کمال کے ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے پرچہ میں اڈیٹر مذکور کس ہوشیاری سے لکھتا ہے کہ:

قادیان میں طاعون کی جو چند وارداتیں ہوئی ہیں ہم افسوس سے بیان کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اس نشان سے ہمارے منکر اور مکذب کوئی فائدہ اٹھاتے اور خدا کے کلام کی قدر اور عظمت اور جلال ان پر کھلتی، انہوں نے پھر سخت ٹھوکر کھائی۔

پھر ۱۶ مئی کے پرچہ میں لکھا ہے کہ:

قادیان میں طاعون حضرت مسیح کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کر رہی ہے۔

اسی طاعون کے مارے مرزا جی کا سکول نصف ماہ ۹ مئی تک بند رہا جس سے پوری افراتفری کا مضمون صادق آیا۔ اخبار اہل حدیث امرت سر مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء کے پرچہ میں معتبر شہادت کے حوالہ سے بتلایا گیا ہے کہ مارچ۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے دو مہینوں میں ۳۱۴۔ آدمی طاعون سے مرے ہیں حالانکہ کل آبادی ۲۸۰۰ کی ہے۔ سب لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ تمام قصبہ ویران سنسان نظر آتا تھا۔ آہ کیا سچ ہے: چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں اور غالباً بامر الٰہی اعلان کرتے ہیں:

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہو گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸۴؛ خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

اس پیش گوئی کے متعلق بھی حکیم نور الدین صاحب سے کچھ نہ بن سکا۔ ہاں انہوں نے حسب عادت ادھر ادھر کی بہت باتیں کہہ کر اپنے ناظرین کو اصل بات سے غافل کرنے کی کوشش کی۔ اسی ضمن میں صرف ایک بات قابل جواب ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

ہمارے مخالف نہیں بتلا سکتے کہ قادیان طاعون سے بالکل محفوظ رہیگا (آئینہ۔ ص ۶۲۴)

اسی کتاب آئینہ حق نما میں ہمارا پیش کردہ مضمون مرقومہ مولوی عبدالکریم اخبار الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۲ء سے نقل کر چکے ہیں جس کے نقل کرنے سے پہلے یوں لکھا ہے:

اس پیش گوئی کے متعلق میرے محسن ومخدوم حضرت مولوی عبدالکریم نے جو ایک پرشوکت آرٹیکل شائع کیا تھا، ضرور ہے کہ وہ یہاں درج کر دیا جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عبارت اس مضمون کی عظمت اور شوکت ظاہر کرتی ہے وہ مضمون مرزا صاحب کی زندگی میں ان کی نظر سے گذر کر نکلا تھا۔ مولوی عبدالکریم نے اس مضمون میں اس پیش گوئی کے متعلق جس قدر توضیحات اور لن ترانیاں کی ہیں وہ تو اس سارے مضمون کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہیں جو بہت لمبا ہے۔ اس مقام پر ہمارے مطلب کے چند فقرات درج ذیل ہیں:

انہ آوی القریۃ کا مفہوم صاف لفظوں میں تقاضا کرتا ہے کہ اس میں اور غیر میں تمیز ہو... حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی راستی اور شفاعت کبری کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کردی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع کفار مشرک اور دین حق سے مسخری کرنے والے ہیں خدا کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے۔ حضرت ممدوح (مرزا) نے لکھا ہے اور بار بار فرماتے ہیں کہ جہاں ایک بھی راست باز ہوگا اس جگہ کو خدا تعالی اس غضب سے بچالے گا... تم لوگ بھی مل کر ایسی پیش گوئی کرو جس سے قادیان کے پیغمبر کا دعوی باطل ہوجائے اور اس کی دو ہی صورتیں ہیں، یا یہ کہ لاہور امرتسر طاعون سے محفوظ رہیں یا یہ کہ قادیان طاعون میں مبتلا ہو جائے... خدا نے اس اکیلے صادق (مرزا) کے طفیل قادیان کو جس میں اقسام کے لوگ تھے، اپنی حفاظت خاص میں لے لیا۔ (آئینہ حق نما۔ص ۲۷۴، ۲۷۷، ۲۷۹)۔

حکیم صاحب بتلایئے اس عبارت کے کیا معنی ہیں؟ غور سے سنیئے آپ کے نبی کی تکذیب دو ہی طرح ہوسکتی ہے۔ یا تو امرتسر لاہور طاعون سے محفوظ رہیں، وہ تو نہ رہے۔ یا قادیان طاعون میں مبتلا ہو، یہ ہوا اور ضرور ہوا۔

اگر فرماویں کہ قادیان میں شاذونادر واردات ہوئیں جو معتبر نہیں، تو براہ مہربانی مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل کی تشریح کردیجئے جو یہ ہے:

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۸۴؛ خزائن۔ ج ۲۲ ص ۸۷)

حکیم صاحب! قادیان میں طاعون کے بزور ہونے کا کیسا صاف اقرار ہے۔ کیا یہ شاذونادر ہے؟۔ اچھا اور سنیئے اخبار بدر کے اڈیٹر نے ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو صاف لکھا تھا:

قادیان میں طاعون نے صفائی شروع کردی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! مولوی عبدالکریم کی عبارت منقولہ کی پہلی سطر کو ایک بار دیکھ جائیں کہ وہ کیا بتا رہی ہے۔ ہمارا بھی اس پر صاد ہے کہ واقعی اس قسم کے الہامی مقامات میں وقوعات اسی طرح ہونے چاہییں جو دوسروں سے امتیاز رکھتے ہیں۔ نہ یہ کہ پہلے تو اتنا زور شور کہ قادیان محفوظ رہے گا۔ جب محفوظ نہ رہا بلکہ طاعون زور سے ہوا تو کہہ دیا کہ فنا کرنے والا، انتشار کرنے والا نہیں ہوا۔ کیا امرتسر اور لاہور فنا ہو گئے؟ کیا وہ آج تک آباد نہیں؟ اچھا پھر اس کے بھی کچھ معنی ہیں کہ:

جہاں ایک بھی راست باز ہوگا، اس جگہ کو خدا اس غضب سے بچا لے گا۔

اللہ اکبر! یہ دعوی اور یہ ثبوت؟ اور نام مسیح موعود اور مہدی مسعود۔ انا للّٰہ۔

☆ پیش گوئی متعلق عمر مرزا

جناب مرزا صاحب نے اپنی عمر کی بابت ایک زبردست پیش گوئی فرمائی تھی جس کے مشرح الفاظ یہ ہیں:

خدا تعالی نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی (۸۰) سال کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم ...اور جو ظاہر الفاظ وحی کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴، اور ۸۶ کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔

(ضمیمہ ج ۵ براہین احمدیہ۔ ص ۹۷؛ خزائن ج ۲۱۔ص ۲۵۸۔۲۵۹)

عمر کی مدت تو معلوم ہوگئی کہ کم سے کم ۷۴ سال ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب پیدا کب ہوئے اور فوت کب ہوئے؟ ان دونوں امروں کے متعلق ہمیں زیادہ کرید کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صاف صاف مطبوعہ تحریر موجود ہے۔ مرزا صاحب کے معتمد خاص اور خلیفہ اول مولوی حکیم نورالدین صاحب اپنے رسالہ نورالدین میں مرزا صاحب کا سال پیدائش لکھ کر ایک نقشہ دیتے جاتے ہیں۔ سال پیدائش ۱۸۴۰ء بتایا ہے۔ (رسالہ نورالدین۔ص ۱۷۰)۔ اس حساب سے مرزا صاحب کی عمر ۶۸ سال کی ہوتی ہے۔

اس پیشگوئی نے امت مرزائیہ کو پریشان کر رکھا ہے کیا مگر چونکہ ۶۸ کو ۷۴ بنانا مشکل نہیں محال ہے اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ لن یصلح العطار ما افسد الدھر جس کو زمانہ بگاڑے اسے عطار کیوں کر سنوارے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ پیش گوئی متعلق ثناء اللہ: ورود قادیان

رسالہ اعجاز احمدی جس کا ذکر سہ سالہ پیش گوئی میں مفصل ہو چکا ہے اس کے صفحہ ۱۱، ۲۳ پر خاکسار (ثناءاللہ) کو ان لفظوں میں دعوت دیتے ہیں:۔

اگر یہ (مولوی ثناءاللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیش گوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں اور ہر ایک پیش گوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جاوے گا اور آمد ورفت کا کرایہ علیحدہ ۔ لیکن اس تفتیش کے لئے منہاج نبوت کو معیار صدق وکذب ٹھہراویں۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیش گوئیاں ان کے نزدیک صحیح نہیں تو ان کو تمام انبیاء سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی۔

(اعجاز احمدی ص ۱۱؛ خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۷۔۱۱۸)

مولوی ثناءاللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ تحقیق کیلئے قادیان میں آئیں۔ اور تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کریں۔ اور ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہر ایک پیش گوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے۔ ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا۔ اور ہم آمد ورفت کا خرچ بھی دیں گے۔ اور کل پیش گوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی، تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیش گوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناءاللہ صاحب لے جائیں گے اور در بدر کی گدائی سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیش گوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیش گوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے ۔اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ وہ سب ان کی نذر ہوگا۔ جس حالت میں کہ وہ دو دو آنہ کے لئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے، ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کے لئے ایک بہشت ہے۔ لیکن اگر میرے اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں، قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف وگذاف پر جوانہوں نے موضع مدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ (اعجاز احمدی۔ص۲۳؛ خزائن ج ۱۹ص ۱۳۱۔۱۳۲)

اسی بیان کے متعلق ایک دو پیش گوئیاں بھی جڑ دی ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

اور واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔

۱۔ وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔

۲۔ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔

۳۔ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہوگی۔ (اعجاز احمدی۔ص ۳۷؛ خزائن ج ۱۹ص ۱۴۸)

نمبر سوم کا جواب تو سہ سالہ پیش گوئی کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ نمبر دوم کا جواب اسکے سوا کیا ہے کہ ما تدری نفس بای ارض تموت (کسی نفس کو معلوم نہیں کہ کون سی زمین میں مریگا)

چونکہ یہ خاکسار نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چونکہ آپ کی غرض یہ ہے کہ اگر مخاطب پہلے مر گیا تو چاندی کھری اور اگر خود بدولت تشریف لے گئے (خس کم جہاں پاک) تو بعد مرنے کے کس نے قبر پر پیشاب کرنے آنا ہے۔ اس لئے آپ ایسی ویسی بے ہودہ شرطیں باندھتے ہیں مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں اور عدم جرأت میرے لئے عزت ہے، ذلت نہیں۔

ہاں نمبر اول کا جواب بے شک میرے بس میں تھا جو درصورت واقع نہ ہونیکے پیش گوئی کا مصداق ہوسکتا تھا، مگر افسوس کہ یہ صحیح نہیں ہوئی۔ چنانچہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو راقم نے قادیان میں پہنچ کر مرزا جی کو رقعہ مندرجہ ذیل لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱، صفحہ ۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے۔ جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع عام میں آپ کی پیش گوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔

راقم۔ ابوالوفاء ثناء اللہ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء۔ وقت سوا تین بجے دن

اس کا جواب مرزا جی کی طرف سے نہایت ہی شیریں اور مزیدار پہنچا جو مندرجہ ذیل ہے.....

ازطرف عائذ باللہ غلام احمد عافاہ اللّٰہ و ایّد۔ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!

آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک وشبہات پیش گوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعوی سے تعلق رکھتے ہوں رفع کراویں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہو گی اور اگرچہ میں کئی سال ہو گئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانی کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوگا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعوی کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعوی پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالی کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے، وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنیکے لئے اول یہ اقرار کر دیں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰؑ پر یا حضرت موسیٰؑ پر یا حضرت یونسؑ پر عاید نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن کی پیشین گوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری یہ شرط ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے، صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اعتراض ہے، پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے، چوروں کی طرح آگئے اور ہم ان دنوں بہ باعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا جیسے صم بکم۔ یہ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جائے۔

اول صرف ایک پیش گوئی کی نسبت سوال کریں تین گھنٹہ تک میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سناویں، ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے، کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں (ہم تو آپ کی دعوت کے مطابق تکذیب کو آئے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ شبہات دور کرانے آئے ہیں آپ کی معمولی بات ہے۔ ثناء اللہ)۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں بآواز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس پیش گوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اسی طرح تمام وساوس دور کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جاوے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔

چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤنگا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپ کیلئے خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا، ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے، خود خدا تعالی فیصلہ کر دے گا۔

سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائیں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤنگا۔ ایسا صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کرے گا، اس کو اپنے وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

بالآخر اس غرض کے لئے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی ہاتھ نہ جاویں، دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں۔ اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا تعالی سے قطعی عہد کر چکا ہوں (بالکل جھوٹ، آگے آتا ہے۔ ثناء اللہ) کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرونگا اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنونگا۔ صرف آپ کو یہ موقع دیا جائے گا کہ اول آپ ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیش گوئی پر ہو، ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور منہاج نبوت کی رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں۔ اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دونگا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن اسی طرح دوسری لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالی کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا، اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالی قسم دیتا ہوں کہ آپ اگر سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جائیں اور ناحق فتنہ وفساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کرے گا اسپر خدا کی لعنت ہے اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ سو اب میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیے کہ اول آپ مطابق اس عہد مؤکد بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا اور آپ کو بلایا جاویگا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائینگے۔ مرزا غلام احمد بقلم خود۔

(مرزا جی کی دجالیت میں جس کو شبہ ہو وہ ان کی تصنیف مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۰۹ دیکھے کہ کس چالاکی کے ساتھ میرا قادیان آنا لکھا ہے اور اصل واقعہ کو چھپا کر صرف اپنی طرف سے ایک عبارت لکھ ماری ہے جو نہ خط ہے نہ اسکا ترجمہ۔ نہ اصل واقع کی وجہ بتلائی ہے نہ سارے خطوط نقل کئے ہیں۔ واہ رے بھلے مانس تیرے کیا کہنے۔ ثناء اللہ)

ناظرین ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا صاحب کیسی صفائی اور ہوشیاری کے ساتھ بحث سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار کرتے ہیں حالانکہ تحقیق حق کے لئے، جو بالکل بحث ہی کا مرادف (ہم معنی) لفظ ہے، اعجاز احمدی صفحہ ۲۳ پر مجھے بلایا ہے اور اب صاف منکر ہیں بلکہ مجھے ایسے خاموشی کا حکم دیتے ہیں کہ صم بکم (بہرہ گونگا) ہو کر آپ کا لیکچر سنتا جاؤں۔ مگر نہیں معلوم کہ بکم یعنی گونگا ہو کر میں سن سکتا ہوں صم (بہرہ) ہو کر کیا سنونگا۔ شائد یہ بھی معجزہ ہو۔ خیر بہر حال اس کا جو جواب خاکسار کی طرف سے گیا وہ درج ذیل ہے۔

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الّذین اصطفی ۔ امّا بعد۔

از خاکسار ثناء اللہ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب!

آپ کا طولانی رقعہ مجھے پہنچا مگر افسوس کہ جو کچھ تمام ملک کو گمان تھا وہی ظاہر ہوا۔ جناب والا! جب کہ میں آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱ و ۲۳ حاضر ہوا ہوں اور صاف لفظوں میں رقعہ اولی میں انہیں صفحوں کا حوالہ دے چکا ہوں تو پھر اتنی طول کلامی جو آپ نے کی ہے بجز العادۃ طبیعۃ ثانیۃ کے اور کیا معنی رکھتی ہے؟

جناب من! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اعجاز احمدی کے صفحات مذکورہ پر تو اس نیاز مند کو تحقیق کے لئے بلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں (ثناءاللہ) آپ کی پیش گوئیوں کو جھوٹی ثابت کروں تو فی پیش گوئی مبلغ سو روپیہ انعام لوں اور اس رقعہ میں آپ مجھ کو ایک دو سطریں لکھنے کے پابند کرتے ہیں اور اپنے لئے تین گھنٹہ تجویز کرتے ہیں تلک اذاً قسمۃ ضیزی ۔

بھلا یہ کیا تحقیق کا طریقہ ہے میں تو ایک دو سطریں لکھوں اور آپ تین گھنٹے تک فرماتے جائیں۔ اس سے صاف سمجھ آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت دے کر پچھتا رہے ہیں اور اپنی دعوت سے انکاری ہیں اور تحقیق سے اعراض کرتے ہیں جس کی بابت آپ نے مجھے در دولت پر حاضر ہونے کی دعوت دی تھی، جس سے عمدہ میں امرتسر ہی میں بیٹھا کر سکتا تھا اور کر چکا ہوں۔ مگر چونکہ میں اپنے سفر کی صعوبت کو یاد کر کے بلا نیل و مرام واپس جانا کسی طرح مناسب نہیں جانتا، اس لئے میں آپ کی بے انصافی کو بھی قبول کرتا ہوں کہ میں دو تین ہی سطریں لکھوں گا اور آپ بلا شک تین گھنٹے تک تقریر کریں مگر اتنی اصلاح ہوگی کہ میں اپنی دو تین سطریں مجمع میں کھڑا ہو کر سناؤنگا اور ہر ایک گھنٹے کے بعد پانچ منٹ نہایت دس منٹ تک آپ کے جواب کی نسبت رائے ظاہر کرونگا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے اس لئے فریقین کے آدمی محدود ہوں گے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہوں گے۔

آپ میرا بلا اطلاع آنا چوروں کی طرح فرماتے ہیں، کیا مہمانوں کی خاطر اسی کو کہتے ہیں؟ اطلاع دینا آپ نے شرط نہیں کیا تھا۔ علاوہ اس کے آپ کو آسمانی اطلاع ہوگئی ہوگی۔ آپ جو مضمون سنائیں گے وہ اسی وقت مجھ کو دے دیجئے گا۔ کاروائی آج ہی شروع ہو جائے۔ آپ کے جواب آنے پر میں اپنا مختصر سا سوال بھیج دونگا۔ باقی لعنتوں کی بابت وہی عرض ہے جو حدیث میں موجود ہے۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء (حدیث میں ہے کہ لعنت کا مخاطب لعنت کا حقدار نہیں تو کرنے والے پر پڑتی ہے)

کیسے معقول طریق سے راقم نے اپنے وجوہات بتلائے اور کس طرح سے مرزا جی کی پیش کردہ تجویز خفیف اصلاح کے ساتھ (جسے کوئی منصف مزاج ناپسند نہ کرے گا) بعینہ منظور کرلی مگر مرزا جی اور معقولیت؟ ایں خیال ست ومحال ست وجنون

چنانچہ آپ اس رقعہ پر ایسا خفا ہوئے اور اتنی گالیاں دیں کہ کہنے سننے سے باہر۔ ہم ان کو اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قاصدوں کے لفظوں میں لکھتے ہیں:

ہم خدا کو حاضر وناظر جان کر بحکم لا تکتموا الشّھادۃ سچ کہتے ہیں کہ جب ہم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ کا خط لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب ایک ایک فقرہ سنتے جاتے تھے اور بڑے غصے سے بدن پر رعشہ تھا اور دہان مبارک سے خوب گالیاں دیتے تھے۔ اور حضار مجلس مریدان بھی ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے کہ حضرت! واقعی ان مولوی لوگوں کو تہذیب اور تمیز نہیں۔ چند الفاظ جو مرزا صاحب نے علماء کی نسبت عموماً اور مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت خصوصاً فرمائے تھے یہ ہیں: خبیث، سؤر، بدذات، گونہہ خور، ہے۔ ہم اس کو کبھی نہ بولنے دیں گے، گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے، لعنت ہی لے کر جائے گا۔ اس کو کہو کہ لعنت لے کر قادیان سے چلا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

سننے میں اور اس وقت کی حالت دیکھنے میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہم حلفیہ بطور شہادت کہتے ہیں کہ ایسی گالیاں ہم نے مرزا صاحب کی زبان سے سنی ہیں جو کسی چوہڑے چمار سے بھی کبھی نہیں سنیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقمان۔ حکیم محمد صدیق ساکن ضلع جالندھر ہر بستی دانشمندان حال وارد امرتسر۔
محمد ابراہیم امرت سر کٹڑہ سفید؟۔

آخر اس خفگی میں آپ نے رقعہ کا جواب بھی نہ دیا اور اپنے ایڈی کانگوں کا حکم دیا کہ لکھ دو، چنانچہ وہ یہ ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود کی خدمت مبارک میں سنا دیا گیا۔ چونکہ اس کے مضامین محض عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی لہذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں ہے اور حضرت، انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب سامی میں قسم کھا چکے اور اللہ تعالی سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین کوئی تقریر نہ کریں گے۔ خلاف معاہدہ الہی کے کوئی مامور من اللہ کیوں کر کسی فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے؟ طالب حق کے لئے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کیا وہ کافی نہیں۔ لہذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے کہ جلسہ محدود ہو بلکہ فرماتے ہیں کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے اپنے مجتمع ہوں تاکہ حق و باطل سب پر واضح ہو جائے، والسلام علی من اتبع الہدی۔

خاکسار محمد احسن بحکم حضرت امام الزمان۔ گواہ شد۔ محمد سردار ابوسعید

چونکہ میرا روئے سخن خود بدولت سے تھا اس لئے میرا حق تھا کہ میں کسی ماتحت کی تحریر نہ لیتا مگر اس خیال سے کہ پبلک کو مرزا جی کے فرار کا نشان بتلایا جاوے میں نے رقیمہ مرقومہ قبول کرلیا۔ ان حضرات مرسلین رقعہ و گواہان کی حالت پر افسوس نہیں بلکہ افسوس ان لوگوں پر ہے جو ایسے لوگوں کو دراز ریش دیکھ کر عالم یا مولوی سمجھ لیتے ہیں جن کو یہ بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور تحقیق ایک ہی چیز ہے۔ رشیدیہ جو علم مناظرہ کی ایک مستند کتاب ہے اس میں مرقوم ہے کہ کسی مسئلہ کی نسبت دو شخصوں کا نیک نیتی اور سچائی سے اظہار کرنے کی غرض سے متوجہ ہونے کا نام مناظرہ ہے۔ اور صفحہ ۲۳۔ اعجاز احمدی پر مجھ کو تحقیق حق کے لئے بلا رہے ہیں جیسا کہ عبارت مرقومہ بالا سے ظاہر ہے۔ پس تحقیق حق کے لئے بلا کر مناظرہ سے انکار کرنا صریح انکار بعد از اقرار کا مصداق ہے اور موقع پر الہام کی یاد۔ مرزا جی! اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں ہوسکتا۔ (دیکھو اعجاز احمدی۔ ص ۴۰)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اس کے مناظرہ صرف زبانی گفتگو ہی کا نام نہیں بلکہ تحریری بلکہ ذہنی توجہ بھی مناظرہ ہے چنانچہ رشیدیہ میں ہے:

وان کان ذلک التّوجه فی النّفس کما کان الحکماء الاشراقیین

لیکن اس الہامی جماعت نے جہاں مسائل شرعیہ میں تجدید کی ہے اصطلاحات عقلیہ میں بھی تو موجد ہیں۔ اسی لئے تو کتابوں میں (بزعم خود) علماء کے دلائل کے جواب دیتے ہیں بلکہ درافشانی کرتے ہوئے بہت کچھ اخلاق حسنہ کا اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب کچھ مناظرے ہی میں داخل ہے۔ مگر جب خاکسار کو ایک لاکھ پندرہ ہزار دینے کی سوجھی تو خدائی وعدہ یاد آ گیا اور مناظرہ سے باوجود بلانے کے صاف لفظوں میں انکار کر دیا۔

یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ مرزا جی نے لکھا تھا کہ ڈیڑھ سو پیش گوئی کاذب ہونے کی صورت میں ہر ایک مرید سے ایک ایک روپیہ لے دونگا۔ مرزا جی! درصورت ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ثابت ہونے کے بھی آپ کے مرید آپ کی مریدی میں رہ کر آپ کو ایک ایک روپیہ نذرانہ دے دیں گے، تب تو بڑے ہی عقل کے پتلے اور ایمان کے پکے ہونگے۔ حق تو یہ ہے کہ آپ کے مرید عموماً ایسے ہی ہیں، ہم بھی اس کی داد دیتے ہیں۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو مجھے قادیان میں موجود دیکھتے ہی آپ سے الگ نہ ہو جاتے؟ کیونکہ میرے وہاں پہنچتے ہی آپ کی پیش گوئی مندرجہ اعجاز احمدی غلط ہو گئی تھی۔

بعد اللتیا واللتی ہم مرزا جی کی صداقت اور راست بیانی ظاہر کرنے کو ان کے حوالہ رسالہ انجام آتھم وغیرہ کی بھی پڑتال کرتے ہیں۔ آپ انجام آتھم کے صفحہ اخیر پر (خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۲) بے شک لکھتے ہیں کہ

الیوم قضینا ما کان علینا من التبلیغات۔ وعصمنا نفسنا من مأثم ترک الواجبات۔ وحان ان نصرف الوجه عن هذه المباحثات۔ الا ما ینفی لبس السائلین والسائلات۔ وازمعنا ان لا نخاطب العلماء بعد هذه التّوضیحات ولو سبّونا کما أروا من قبل من العادات۔ وما غلظنا علیهم الّا لتنبیهات۔ انّما الاعمال بالنّیّات۔ فالآن نودّعهم بدموع جاریة من الحسرات۔ وعیون غریقه فی سیل العبرات۔ وهذه منّا خاتمة المخاطبات۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امروز ہرچہ برما از تبلیغ بود ادا کردیم۔ ونفس خود را از گناہ ترک واجب محفوظ داشتیم۔ ووقت آمد کہ ما ازیں مباحثات روبگردانیم۔ مگر آنچہ شبہ سائلان ردکند۔ وقصد کردم کہ بعد ایں توضیحات علماء را مخاطب نکنیم۔ اگرچہ دشنام ہا دہند چنانچہ پیش ازیں ہمیں عادات خود نمودہ اند۔ وما برایشاں درشتی کہ کردیم محض برائے آگاہانیدن کردیم۔ و اعمال نزد خدا تعالی وابستہ برنیت ہا ہستند۔ پس اکنوں ایشاں باشکہائے جاری از حسرت ہا وداع می کنیم وباچشمائے پرآب رخصت می نمائیم۔ پس امروز ایں رسالہ از ما خاتمہ مخاطبات است۔ فقط

یعنی ہم نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس سے بعد علماء سے خطاب نہ کریں گے گو وہ ہم کو گالیاں دیں اور یہ کتاب ہمارے خطابات کا خاتمہ ہے۔

یہ کتاب انجام آتھم ۱۹۸۶ء کی مطبوعہ ہے جیسا کہ اس کے صفحہ اول سے معلوم ہوتا ہے حالانکہ اس سے بعد آپ نے علماء کرام کو صاف مباحثہ اور مقابلہ کے لئے بلایا ہے چنانچہ آپ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں:

اگر آپ لوگ اے اسلام کے علماء اب بھی اس قاعدہ کے موافق جو سچے نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر کیا گیا ہے قادیان سے قریب کسی مقام میں مثلاً بٹالہ یا آپ کو انشراح صدر میسر آوے تو قادیان میں ایک مجلس مقرر کریں جس مجلس کے سرگروہ آپ کی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں کہ جو حلم اور برداشت اور تقوی اور خوف باری تعالی میں آپ لوگوں کے نزدیک مسلّم ہوں۔ پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر بحث کریں اور ان کا حق ہوگا کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کرلیں۔ ۱۔ قرآن وحدیث کی رو سے ۲۔ عقل کی رو سے۔ ۳۔ سماوی تائیدات اور خوارق وکرامات کی رو سے۔ کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں مامورین کے پرکھنے کے لئے یہی تین طریق بیان فرمائے ہیں۔ پس اگر میں ان تینوں طوروں سے ان کی تسلی نہ کرسکا، یا اگر ان تینوں میں صرف ایک یا دوطور سے تسلی کی، تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں کاذب ٹھہروں گا۔ لیکن اگر میں نے ایسی تسلی کردی جس سے وہ ایمان اور حلف کی رو سے انکار نہ کرسکیں اور وزن ثبوت میں ان دلائل کی نظیر پیش نہ کرسکیں، تو لازم ہوگا کہ تمام مخالف مولوی اور ان کے نادان پیرو خدا تعالی سے ڈریں اور کروڑوں انسانوں کے گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر نہ لیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مرزا جی! کیا آپ نے اس تحریر میں فریق مخالف کو خطاب نہیں کیا، یا ان سے بحث کا مطالبہ نہیں کیا، جو عین مناظرہ ہے۔ یا قادیان میں ۱۹۰۰ء، ۱۸۹۶ء سے پہلے ہونیکی وجہ سے یہ تحریر منسوخ ہے؟ نہیں، تو پھر میں نے کیا بھس ملایا تھا کہ مجھ کو مناظرہ تو کیا، زیارت سے بھی محروم رکھا۔

ہاں یاد آیا کہ یہ تحریر ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کی بھی تو اس قابل نہیں کہ اس کو پیش کیا جاوے کیونکہ مرزا جی نے اس کو عملی طور سے منسوخ کر کے ردی کے صندوق میں ڈال دیا ہوا ہے اسی لئے تو ندوۃ العلماء کے جلسہ (منعقدہ امرتسر) کے موقع پر ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مرزا جی کے نام ۴۲ علماء نے مشترکہ نوٹس دیا تو حضور نے بغیر رسید ڈاکخانہ کے اف تک نہیں کی۔ وہ نوٹس درج ذیل ہے:

بخدمت مرزا غلام احمد قادیانی۔ السّلام علینا و علی عباده اللّه الصالحین۔ آپ کی تحریر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے مطابق ہم لوگ آپ سے بحث کرنے کو حاضر ہیں۔ گو اس سے پہلے بارہا آپ کی اصلیت ملک کو معلوم ہو چکی ہے تاہم آپ کی حجت پوری کرنے کو اس دفعہ بھی ہم طیار ہیں۔ پس آپ بپابندی شروط مقررہ علم مناظرہ آکر مباحثہ کریں۔ آپ کے بتلائے ہوئے طرق ثلاثہ ہمیں منظور ہیں، تقدیم و تاخیر ان کی ہمارے اختیار ہے۔ پس آپ شنبہ کے روز ۱۱۔ اکتوبر کی شام تک امرتسر پہنچ جائیں تو ہم لوگ بعد اختتام جلسہ ندوۃ العلماء بروز یک شنبہ آپ سے مباحثہ کریں گے۔ جس صاحب کو ہم اپنے مشورہ سے پیش کریں گے اس کا ساختہ پرداختہ منظور کریں گے۔ چونکہ آپ کو مولوی احمد حسن صاحب اڈیٹر شحنہ ہند کے نوٹس مورخہ ۲۳ ستمبر اور ضمیمہ ۲۴ ستمبر سے متنبہ ہو چکا ہے اس لئے آپ قلت وقت کا عذر نہیں کر سکتے غالباً آپ کو اپنے خیالات کی اشاعت اور تحقیق حق کا اس سے عمدہ موقع نہ مل سکے گا۔

مرسلہ۔ ابو عبید احمد اللہ امرتسری۔ عبد الجبار غزنوی۔ عبد الرحیم غزنوی۔ حافظ عبد المنان وزیر آبادی۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری۔ عبد العزیز دینا نگری۔ نور احمد امرتسر، عبد الاول غزنوی، عبد الغفور غزنوی۔ ابو زبیر غلام رسول حنفی امرتسری۔ نور احمد لکھوکے۔ عبد الحق غزنوی۔ حکیم عبد الحق امرتسری۔ محمد حسین لکھوکے۔ سید عبد القیوم حنفی جالندھری۔ عبد القادر لکھوکی۔ تاج الدین امرتسری۔ عبد الرزاق لکھوکی۔ حافظ غلام صمدانی پشاوری۔ مولوی حکیم محمد عبد اللہ پشاور۔ گل محمد بہاری پور ضلع پشاور۔ حیات پیر پشاوری۔ عبد العظیم پسروری۔ عبد اللہ پسروری۔ قاسم علی نائی والہ۔ محبّ اللہ خراسانی۔

www.KitaboSunnat.com

عبدالمجید ہزاروی ۔عبدالودود باری والہ ۔ نیاز اللہ مدرس تقویۃ الاسلام امرت سری ۔ حسن محمد بہنری ؟ ۔ یحیٰ غزنوی ۔محمد غزنوی ۔خلیفہ عبدالرحمٰن امرتسری ۔سید احمد دہلوی ۔ غلام محمد تبتی ۔مصطفیٰ ساکن کیلیانوالہ گوجرانوالہ ۔ حافظ محمد عبداللہ غزنوی ۔حبیب اللہ غزنوی ۔ عبدالعلی نوشہرہ ضلع بنیر ۔ شاہ ابوصالح کان پوری۔

ناظرین ! یہ ہیں مرزاجی کی ابلہ فریبیاں جن میں ہم بھی آپ کو یکتائے زمان مانتے ہیں

☆ تخرج الصّدور الی القبور

یوں تو ہم بھی قائل ہیں کہ مرزاجی کی پیش گوئیاں سب کی سب سبحان اللہ اور جل جلالہ کی مصداق ہیں مگر ایک خاص پیش گوئی کے اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔آج تک تو اس پیش گوئی کی طرف کوئی خاص توجہ نہ ہوئی تھی کیونکہ بڑی مشکل یہ ہے کہ مرزاجی کے الہام کے معنی جب ان کو خود سمجھ میں نہیں آتے تو اور کسی کا دخل در معقولات کیونکر جائز ہے اس لئے ہم منتظر تھے کہ اس پیش گوئی کے معنی جناب والا خود ہی بتلا دیں ۔سوالحمدللہ مرزاجی نے ہمیں انتظار میں نہیں رکھا۔پیش گوئی کے الفاظ طیبہ یہ ہیں تخرج الصدورالی القبور جس کا ترجمہ یہ کہ بڑے بڑے قبروں کی طرف نکالے جائیں گے ۔مولوی غلام رسول (رسل بابا) مرحوم امرتسری کے فوت ہونے پر اس پیش گوئی کی تشریح بذریعہ الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کے پہنچی کہ حضرت شیخ الکل شمس العلماء مولانا محمد نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی غلام رسول صاحب مرحوم کے مرنے سے یہ پیش گوئی پوری ہوگئی جس کے پورا ہونے کو ایک نشان کے عنوان سے ظاہر کیا گیا۔ ہم حیران تھے کہ ایسی پیش گوئی کا کیا جواب دیں۔ دیکھتے دیکھتے خدا کی شان اسی قادیانی اخبار الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۳ کالم اول ہی سے ہم کو جواب مل گیا۔ پس ہم بحکم عطائے تو بلقائے تو ، مناسب سمجھتے ہیں کہ اسی کو نقل کر دیں ۔ مرزاجی (بخیال خود) اپنے رقیب حضرت مسیح کی پیش گوئیوں کی بابت طعنہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

> رہی پیش گوئی تو وہ بھی قوی نہیں بلکہ قیافہ اور تفرس سے معلوم ہوتا ہے جیسے انجیل میں لکھا ہے کہ زلزلے آویں گے بھلا آپ انصاف کریں کہ یہ کیا پیش گوئی ہے ایسا تو اور لوگ بھی کہہ سکتے ہیں دوسری پیش گوئی کہ لڑائی ہوگی اب فرمایئے کہ کون سی نئی بات ہے ۔

مرزاجی ! ہمارا بھی حق ہے کہ ہم آپ ہی کے الفاظ دہرا کر یوں کہیں کہ آپ انصاف کریں کہ یہ کیا پیش گوئی ہے کہ بڑے بڑے (مولانا سید نذیر حسین اور مولوی رسل بابا جیسے ضعیف العمر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں میں چلے جاویں گے۔ یہ تو اور لوگ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ جیسوں کے حق میں ہم بہت جلد خس کم جہاں پاک کی آواز سنیں گے۔

ناظرین! یہ ہے مرزا جی کی پیش گوئیوں کا تھیلہ جو کبھی ختم نہ ہونے پاوے۔

☆ آخری فیصلہ

حقیقت یہ ہے کہ یہ الہامات اور پیش گوئیاں بھی مرزا صاحب کی زندگی ہی میں زیر بحث تھیں ان کی فات کے بعد خدا کی مہربانی سے ان کی بھی حاجت نہیں رہی کیونکہ ان کی وفات سے سارے اختلافات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

ناظرین حیران ہوں گے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں حالانکہ اختلافات ہنوز موجود ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اختلاف موجود ہے مگر یہ سب کچھ مرزا صاحب کی امت کی ہٹ اور زبان کی پچ ہے ورنہ دراصل سب اختلافات مٹ چکے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے تنگ آکر (جس کا اظہار وہ خود کرتے ہیں) ایک اعلان شائع جو اپنا مضمون بتلانے میں خود کافی ہے۔ کسی کی شرح یا حاشیہ لگانے کی حاجت نہیں اس لئے اس اعلان کو درج کر کے فیصلہ ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔

(مکمل اشتہار قادیانی مرقومہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء بعنوان مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ نقل کر کے مولانا ثناء اللہ نے لکھا ہے۔)

ناظرین! غور کریں کہ یہ اشتہار کیا کہہ رہا ہے اور کس غرض کے لئے شائع ہوا ہے۔ صاف بتا رہا ہے کہ ہم (مرزا، ثناء اللہ) میں سے جو پہلے مرے گا وہ جھوٹا ثابت ہوگا۔ یعنی اس نزاع کی حیثیت میں جو ہم دونوں میں بابت دعوی مسیحیت اور مہدویت وغیرہ تھی ہم دونوں میں سے پہلے مرنے والا جھوٹا اور پیچھے رہنے والا سچا ہوگا۔ یہ مطلب اس اعلان کا ایسا واضح ہے کہ کسی غبی سے غبی کو بھی اس میں اختلاف نہیں ہوسکتا۔

چونکہ ہماری غرض تحقیق حق ہے اس لئے اس فیصلہ پر موجودہ مرزائیوں کے عذرات نقل کر کے جواب دیتے ہیں۔

عذر اول۔ یہ کہا جاتا ہے کہ کہ اشتہار الہامی نہیں بلکہ محض دعا ہے اور دعا کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے کہ ضرور قبول ہوئی ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ یہ عذر خود مرزا صاحب کے منشاء کے خلاف ہے۔ اس اعلان کی بابت مرزا صاحب کی تشریح جو اس سے بعد چھپی وہ یہ ہے:

اخبار بدر کا اڈیٹر مرزا صاحب کی ڈائری میں لکھتا ہے:

مرزا صاحب نے فرمایا یہ زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس طرف تھی۔ اور رات کو الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع ،صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے باقی سب اس کی شاخیں۔

(بدر۔ قادیان ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء؛ ملفوظات ج ۹ ص ۲۶۸)

مرزا صاحب کی یہ تشریح موجودہ مرزائیوں کے جملہ اعتراضات کا کلی فیصلہ کرتی ہے۔ ناظرین بغرض تحقیق، خالص نیت سے خود اس عبارت کو دیکھیں۔ کیا یہ عبارت نہیں بتلاتی کہ یہ اعلان خدا کی تحریک سے ہے اور اس کی قبولیت کا وعدہ خدا کی طرف سے ہے۔

اس مضمون پر بمقام لدھیانہ ۱۵ ماہ اپریل ۱۹۱۲ء کو مرزائیوں سے میرا مباحثہ ہوا تھا جس میں درصورت فتح یابی ان کی طرف سے مبلغ تین سو روپیہ انعام مقرر تھا اور فیصلہ کیلئے ایک مسلمان، ایک مرزائی منصف، اور ایک سکھ صاحب سرپنچ تھے۔ ایک منصف اور سرپنچ کے اتفاق سے ہماری فتح ہوئی اور مبلغ تین سو روپیہ ہم کو انعام ملا۔ الحمدللہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفوات مرزا

(عنوان بالا سے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا یہ مختصر رسالہ پہلی دفعہ الہامات مرزا کی طبع اول کے فوری بعد شائع ہوا۔ دوسری مرتبہ ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔ ذیل میں جو نسخہ احتساب قادیانیت جلد ہشتم سے اڈیٹ شدہ صورت میں نقل کیا گیا ہے اس میں حقیقۃ الوحی، کلمۃ الفصل، اور اخبار الفضل وغیرہ سے حوالوں کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اڈیشن بہت بعد کا ہے۔ بہا)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

ما کان محمّد ابا احدٍ من رّجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین و کان اللّٰہ بکلّ شئی علیماً (محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد بالغ کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے ختم کرنیوالے ہیں اور اللہ ہی ہر چیز کو جانتا ہے)

یہ آیت باجماع مسلمین، رسول اللہ ﷺ کی نبوت کو ختم کرنے والی ہے یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام علماء نے مرزا قادیانی کو کافر و مرتد لکھا ہے۔ حدیث شریف میں بھی موجود ہے کہ میرے بعد لوگ دعوی نبوت کریں گے مگر کذاب دجال ہوں گے اور یہ امر واضح ہے کہ دجال کافر ہوگا چنانچہ ترمذی شریف جلد دوم ص ۵۴ باب لا تقوم السّاعۃ حتی یخرج کذابون، مطبع مجتبائی میں حدیث ہے:

عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تقوم السّاعۃ حتّی تلحق قبائل من امتّی بالمشرکین و حتّی یعبد الاوثان انّہ سیکون فی امّتی ثلاثون کذابون کلّھم یزعم انّہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبیّ بعدی۔ (حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے بعض قبیلے مشرکین سے نہ مل جائیں اور بت نہ پوجے جائیں اور عنقریب میری امت میں تیس دجال جھوٹے پیدا ہوں گے اور دعوی نبوت کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں نبیوں میں سے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا)

بس صرف ایک آیت اور ایک حدیث پر کفایت کی جاتی ہے۔ مرزا قادیانی اس حدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیش گوئی کے مطابق مشرک بھی ہے کیونکہ اس نے دعوی خدائی کے علاوہ خدا کی اولاد ثابت کی ہے جیسا کہ آئے گا اور دعوی نبوت بھی کیا ہے اور یہ دجال کافر کا کام ہے۔

قادیانی کا مشرکانہ عقیدہ

ہم مسلمان، مرزا غلام احمد قادیانی کے کیوں مخالف ہیں؟ یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں کا کوئی دنیاوی جھگڑا نہیں بلکہ محض دینی عداوت ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

لا تتولوا قوماً غضب اللّٰہ علیھم ۔ (جس قوم پر خدا کا غضب ہے، اس سے ہرگز دوستی نہ کرو)۔

اس سے بڑھ کر کیا غضب ہوگا کہ مرزا قادیانی خدا تعالیٰ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

و قا لوا اتخذ الر حمن ولداً۔ لقد جئتم شیئاً ا دّا۔تکاد السّما وات یتفطّرن منه و تنشق الارض و تخرّ الجبا ل ھدّا ۔ ان دعوا للرّ حمن ولداً (مریم) (کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد بنائی ہے۔ تم نے بڑی بے ڈھب بات کہی ہے۔ آسمان اس سے پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کر گر پڑیں کیونکہ خدائے رحمان کے لئے اولاد تجویز کرتے ہیں)۔

صاحبان! شرک ایسی بلا ہے کہ اعمال کو برباد کر دیتی ہے اور مشرک خدا کی بدترین مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، تو آپ ہی انصاف کریں کہ مرزا صاحب کو کس طرح مسلمان کہیں۔ ہم یہاں آپ کو بتائیں گے کہ مرزا صاحب نے خدا کی اولاد بھی ثابت کی اور خود خدا بھی بنے۔ اور خدا و رسول پر افتراء بھی کیا اور انبیاء کی توہین بھی جی بھر کر کی۔ ایسے شخص کو کوئی شخص مسلمان بھی سمجھے تو ہم اس شخص کو بھی مسلمان نہیں کہتے۔ (جن بزرگوں کا خیال ہے کہ مولانا امرتسری، مرزا قادیانی کو کافر نہیں کہتے تھے، وہ اس تحریر کو غور سے پڑھیں جو مولانا کے ابتدائی دور کی تحریر ہے۔ بہاء)

قادیانی ایجنٹ عام طور پر سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے کیلئے مرزا صاحب کی کتابیں پیش کر دیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دین کی بڑی خدمت کی ہے، توحید مٹ چکی تھی تو جناب مرزا نے آ کر زندہ کی اور قرآن مردہ ہو چکا تھا تو مرزا نے آ کر زندہ کیا۔ رسول مقبول ﷺ کی عیسائی لوگ توہین کرتے تھے، تو مرزا قادیانی نے آ کر عزت افزائی کی۔ وغیرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے آکر اس قدر شرک اور کفر پھیلایا کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ایک ظاہری مسلمان اپنے کو ظاہر کرتا ہے مگر باطن میں کفر اور شرک سے بھرا پڑا ہے اور قرآن مجید کی تحریف اور انبیاء و بزرگان دین کی سخت توہین کرتا ہے۔

{ مرزا قادیانی اپنی اربعین نمبر۴ ص ۱۹ (خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۲) کے حاشیہ میں خدا تعالی کی اولاد ثابت کرتا ہے۔ الہام ہوتا ہے:

انت منّی بمنزلة اولادی (یعنی اے مرزا تو میری اولاد کے مرتبہ پر ہے)

صاحبو! غور کرو اس الہام میں (بقول مرزا) اللہ تعالی اپنی اولاد ثابت کر کے مرزا کو اس کے مرتبہ میں بتا رہا ہے اور قرآن مجید جا بجا پکار رہا ہے کہ میری (یعنی اللہ کی) اولاد نہیں بلکہ اس عقیدہ کو کفر کہا ہے۔ عیسی اور عزیر کو یہود و نصاری نے خدا کا بیٹا کہا تو خدا نے انہیں کافر ٹھہرایا۔ پس اس عقیدہ کی بنا پر مرزا صاحب پکے مشرک اور کافر ٹھہرے۔

{ دعوی خدائی

آئینہ کمالات اسلام میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ر أیتنی فی المنام عین اللّه و تیقنت اننی هو (میں خواب میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھتا ہوں تو پھر میں نے یقین کیا کہ میں واقعی اللہ ہوں) ... و لم یبق لی ارادة و لا خطرة و لا عمل من جهة نفسی و صرت کا ناء منثلم بل کشئی تابطّه شئی آخر و اخفاه فی نفسه حتی مابقی منه ا ثر و لا رائحة و صار کا لمفقودین۔ و اعنی بعین اللہ رجوع الظل الی ا صله و غیبوبة فیه کما یجر ی مثل هذه الحا لا ت ... فر أیت ان روحه احاط علیّ و استوی علی جسمی و لفّنی فی ضمن وجوده حتی ما بقی منّی ذرة و کنت من الغا ئبین ۔ و نظرت الی جسدی فاذا جوارحی جوا رحه و عینی عینه و اذ نی ا ذ نه و لسا نی لسا نه ... و کنت اتیقن ان جوارحی لیست جوا رحی بل جوارح اللّه تعا لی (میں یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ کے اعضاء ہیں) ... و کنت اتخیّل انّی انعد مت بکل و جودی و انسلخت من هو یتی و الآن لا منازع و لا شر یک و لا قا بض یزا حم (مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ میں اپنے وجود (انسانی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بالکل معدوم ہو چکا ہوں اور نکل چکا ہوں۔ پس نہ کوئی منازعت کرنے والا رہا نہ شریک (گویا وحدہ لاشریک ہوئے)... و بینما انا فی ھذہ الحالۃ کنت اقول انا نرید نظاماً جدیداً و سماءً جدیدۃً و ارضاً جدیدۃً و خلقت السماوات و الارض (میں نے آسمان اور زمین بنائے) اولاً بصورۃ اجمالیۃ لا تفریق فیھا و لا ترتیب۔ ثم فرقتھا و رتبتھا بوضع ھو مراد الحق و کنت اجد نفسی علی خلقھا کالقادرین۔ ثم خلقت السّماء الدنیا و قلت انّا زیّنا السّماء الدّنیا بمصابیح (یعنی پھر میں نے آسمان دنیا کو ستاروں سے سجایا) ثمّ قلت الآن نخلق الانسان من سلالۃ من طین۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴۔۵۶۵؛ خزائن ج ۵ ص ۵۶۴۔۵۶۵)

حضرات! دیکھا قادیانی متنبّی کا دعویٰ۔ اور مزے کی سنو..

{ خدا سے رشتہ۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴ (خزائن ج ۲۲ ص ۷۷) میں الہام ہوتا ہے:

یا شمس یا قمر انت منّی و انا منک اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔

قادیانی ایجنٹو! کیا اس توحید کو پھیلانے کے لئے مرزا آیا؟ کیا تم لم یلد و لم یولد کے مضمون کو بھول گئے کہ نہ کوئی خدا سے ہے اور نہ خدا کسی سے۔

اور یوں الہام ہوتا ہے:

انت من ماءنا (اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے)۔

{ مرزا کے خدا کی مثال بقلم مرزا:

توضیح المرام صفحہ ۷۵ (خزائن ج ۳ ص ۹۰) میں مرزا قادیانی نے اپنے خدا کی مثال اس طرح دی ہے:

ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ اور بے شمار پیر ہیں.. عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں۔

قادیانی دوستو! کیا تمہارا بھی خدا یہی ہے جو مرزا صاحب نے پیش کیا ہے یا مسلمانوں کا خدا جو لیس کمثلہ شئی ہے۔ اس جگہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کا انکار اور خلاف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا تضربوا للّٰہ الامثال (یعنی خدا کے لئے مثالیں بیان نہ کرو)

کیوں مرزائی دوستو! یہ خلاف قرآن ہے یا نہیں؟

{ قادیانی تحریروں میں توہین انبیاء:

تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ مبشراً برسول یّاتی من بعدی اسمہ احمد، یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے حق میں ہے اور احمد آپ ہیں۔ مگر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ میرے حق میں ہے اور میرا نام احمد ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۳۔ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

اور (تریاق القلوب ص ۳۔ خزائن ج ۵۔ ص ۱۳۴) پر لکھتا ہے:

منم مسیحِ زمان منم کلیمِ خدا　　　منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

اور (نزول المسیح ص ۹۹۔ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷) پر لکھتا ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے　　من بعرفاں نہ کم ترم ز کسے

(یعنی انبیاء اگرچہ بہت ہوئے مگر میں بھی تو کسی سے کم نہیں)

دوستو! بتاؤ گستاخی کس چیز کا نام ہے۔ اس سے بڑھ کر حضور کی گستاخی اور کیا ہوگی جو صاف لفظوں میں کہہ رہا ہے کہ کسی نبی سے کم نہیں۔

{ لو صاحب اس سے بڑھ کر لو۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ (خزائن ج ۲۲ ص ۹۲) میں یوں درفشانی کی ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (توبہ نعوذ باللہ)۔

اور سنو اعجاز احمدی صفحہ ۶۹ (خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰) میں لکھا ہے:

تکدّر ماء السما بقین و عیننا　　　الی آخر الایام لا تتکدّر

پہلوں کا پانی مکدر ہو گیا۔ ہمارا پانی اخیر زمانہ تک مکدر نہ ہوگا۔

اور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۰ (خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

نبی کریم کے معجزات تین ہزار تھے، میرے معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔

مرزائی دوستو! سچ کہنا کہ اس میں حضور ﷺ سے اپنے آپ کو مرزا نے بڑھایا ہے یا نہیں؟ بتاؤ دس لاکھ وہ کون سے معجزے ہیں؟ ہمارے سامنے تو ایک ہی پیش کیا کہ محمدی بیگم میرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح میں آئے گی (مگر آہ! عشق تیراستیاناس) وہ بھی نکاح میں نہ آئی جس کے باعث آج کلنک کا ٹیکہ مرزائی امت پر باقی رہ گیا جو قیامت تک اتر نہیں سکتا۔ گویا یہ پیش گوئی ساری دنیا کے سامنے پیش کرنے سے مرزا صاحب کا یہ مقصود تھا کہ اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آوے تو میں جھوٹا۔ مگر خدا تعالی نے ایسا صاف فیصلہ کر دیا کہ مرزا صاحب دنیا سے خالی ہاتھ گئے اور محمدی بیگم نہ ملی۔ جس کا افسوس آج مرزائی بھی کر رہے ہیں۔

☆ مرزا کے بیٹے محمود کا عقیدہ:

(مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اسلام کی اشاعت کے لئے دوبارہ دنیا میں آیا۔

(کلمۃ الفصل۔ص ۱۵۸)

ہر شخص محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ سکتا ہے۔(اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۵)

مرزا کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ جون ۱۹۲۹ء)

رسول کریم کی کئی دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔(الفضل ۴ مارچ ۱۹۲۷ء ص ۵۔ج ۱۴ نمبر ۷۰)

مرزا صاحب عین محمد تھے۔(ذکر الٰہی۔ص ۲۰)

مرزا صاحب کی روحانیت نبی کریم سے اقوی، اکمل اور اشد ہے (کلمۃ الفصل۔ص ۱۴۷)

حضرات آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے کا عقیدہ سن چکے عقیدہ ہیں۔ اب آپ پر ہی ہم انصاف چھوڑتے ہیں کہ یہ لوگ اگرچہ ظاہری کلمہ گو ہیں مگر جب حضور ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ ہے تو کیا آپ انہیں مسلمان کہیں گے۔ جس شخص کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہے وہ کبھی بھی ان باتوں کو سن نہیں سکتا۔ چہ جائے کہ ایسا خبیث عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان کہے۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو ان کے فتنہ سے بچائے۔ آمین (اس موقع پر ریویو جون ۱۹۲۹ء کے حوالہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہفوات مرزا کی یہ طباعت جون ۱۹۲۹ء کے بعد کی ہے اور اس میں صاف طور پر مرزائی خلیفہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ بہاء)

{ توہین عیسیٰؑ

سب سے پہلے یہ بات قابل یاد ہونی چاہیے کہ اسلام نے ہم کو یہ ہرگز تعلیم نہیں دی کہ اگر کوئی شخص خبیث الباطن ہمارے آقا سردار دو جہاں محمد ﷺ کی شان میں کوئی ہتک آمیز کلمہ کہے تو اس کے مقابل کسی ایسے نبی کی شان میں ان کے مقابلہ میں گستاخی کریں جس کو وہ نبی مانتا ہو مثلاً عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کو نبی مانتے ہیں۔ اگر کوئی عیسائی نبی کریم ﷺ کے حق میں گستاخی کرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہم حضرت عیسیٰؑ کو گالی دیں، یہ ہرگز شریعت نے ہمیں نہیں سکھایا۔ دوسری بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور یسوعؑ یہ ایک ہی نبی کے نام ہیں دو نہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی توضیح المرام صفحہ ۴ (خزائن ج ۳ ص ۵۲) پر فرماتے ہیں:

بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسی ویسوع بھی کہتے ہیں۔

جب یہ ثابت ہوا کہ یسوع، عیسیٰؑ ہی ہیں تو پھر جب یسوع کو گالی دی جائے گی وہ حضرت عیسی ہی کو دی جائے گی۔ اب سنئیے مرزا قادیانی ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ (خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) میں حضرت یسوع کے بارے میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو، تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا.. آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا.. آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔

اور کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ (خزائن۔ ج ۱۹ ص ۷۱) میں لکھا ہے:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شائد کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے

چشمہ مسیحی ص ۱۱ (خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶) پر لکھا ہے کہ:

تعجب ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو، مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے؟

اور مکتوبات احمدیہ صفحہ ۲۳۔۲۴۔ جلد ۳ میں ہے:

مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔ متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔

اعجاز احمدی۔ صفحہ ۲۵۔۲۶ (خزائن۔ ج ۱۹ ص ۱۳۵) میں فرماتے ہیں:

غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا۔ اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی۔ افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شائد خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بہت سے غلط اجتہادوں اور غلط پیش گوئیوں کی وجہ سے ان کی پیغمبری مشتبہ ہوگئی ہے۔ ہرگز نہیں۔

{ عیسیٰؑ کے معجزات سے انکار:

قرآن مجید کی سورہ مائدہ میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات بیان کرتے ہوئے یہ بھی معجزہ بیان کیا ہے کہ آپ مٹی سے جانور کی شکل بنا کر بحکم الٰہی پھونک دیتے تھے تو وہ جانور ہو کر پرواز کرتا تھا، مگر مرزا قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳۔۳۰۴ (خزائن۔ ج ۳ ص ۲۵۴۔۲۵۵) میں فرماتے ہیں کہ:

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے ... کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری (بڑھئی) کا کام کرتے رہے۔

حضرات! دیکھا ایک تو معجزہ سے انکار، اور دوسرے حضرت عیسیٰؑ کا باپ یوسف نجار کو ثابت کیا۔ استغفر اللّٰہ۔ یہ عقیدہ یہود کا تھا، مسلمان تو حضرت عیسیٰؑ کو بے باپ جانتے ہیں اور قرآن مجید اس پر شاہد ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ (خزائن ۔ج ۳ ص ۲۵۷ ۔ ۲۵۸) میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ جو زندہ کرتے تھے تو صرف یہ عمل ترب (مسمریزم) تھا۔ مرزا قادیانی کی عبارت ملاحظہ ہو:

> یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل (ترب) ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں ۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدائے تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

اللہ رے اللہ ، مسیح کے کارنامہ کو قابل نفرت اور مسمریزم سے تعبیر کرنا یہ صرف مرزا کا حق ہے، کسی مسلمان نے آج تک یہ گندہ عقیدہ نہ رکھا تھا۔

حضرات! عام طور پر مرزائی کہا کرتے ہیں کہ یسوع کو کہا ہے، مگر آپ نے دیکھ لیا کہ ان عبارات میں یسوع بھی اور حضرت عیسیٰ اور ابن مریم کے الفاظ بھی موجود ہیں ۔ اب تاویل کی گنجائش نہیں ۔ نام لے کر گالیاں دی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان بے دینوں سے بچائے ۔ آمین

{ قادیانی تحریروں میں توہین صحابہ

حضرت ابو ہریرہؓ یہ وہ صحابی ہیں جن سے بے شمار احادیث مروی ہیں ۔ حضور ﷺ کو بہت پیارے تھے ہر وقت آپ کی خدمت میں رہا کرتے تھے ۔ نہایت ذہین اور روشن ضمیر تھے ۔ ایک دفعہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتے کی آہٹ سنی کہ تو جا رہا ہے۔ تو کیا عمل کرتا ہے کہ تجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ حضور ﷺ اور تو کچھ عمل نہیں کرتا صرف یہ ہے کہ جب وضو کرتا ہوں تو دو نفل پڑھ لیتا ہوں ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بس اسی کی وجہ سے تجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے اس صحابی ابو ہریرہؓ سے بھی بدلہ لے کر چھوڑا۔

اعجاز احمدی صفحہ ۱۸ (خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶ ۔ ۱۲۷) میں لکھتا ہے :

> بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ جن کی درایت (سمجھ) عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سن کر جو ارد گرد رہتے تھے، پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔

مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ ایسے جلیل القدر صحابی کو بے سمجھ لکھنا یہ بے دینی نہیں تو اور کیا ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

} تمام اہل اسلام، امام حسینؓ کی فضیلت اور بزرگی کے قائل ہیں۔ ان کی گستاخی یا ہتک کو بے دینی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ان کے فضائل بہت سے ہیں جن میں سے ہم صرف ایک حدیث بیان کر دیتے ہیں جو ابن ماجہ ج اول صفحہ ۱۳ پر ہے:

عن ابی هریرہ قال قال رسول اللّٰه ﷺ من احبّ الحسن و الحسین فقد احبّنی و من ابغضهما فقد ابغضنی (یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے حسن اور حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے انہیں برا سمجھا اور ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا)۔

اب اس حدیث کے بعد ہم آپ ناظرین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے امام صاحب کی سخت توہین کی ہے اور اپنے آپ کو امام حسین سے بڑھ کر لکھا ہے۔ چنانچہ دافع البلاء صفحہ ۱۳ (خزائن۔ ج ۱۸ ص ۲۳۳) میں لکھتے ہیں:

اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسینؓ تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

اور اعجاز احمدی صفحہ ۵۳ (خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴) میں ہے:

و قالوا علی الحسنین فضل نفسه   اقول نعم و اللّٰه ربّی سیظهر

(اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن، حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں ہاں، اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۸۱ (خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳) میں یوں لکھا ہے:

و انی قتیل الحبّ لکن حسینکم   قتیل العدی فالفرق اجلی و اظهر

(میں خدا کی محبت میں کشتہ ہوا ہوں لیکن حسین تمہارا دشمنوں کا کشتہ ہے، پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے)

اور اعجاز احمدی صفحہ ۶۹ (خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱) پر لکھا ہے:

شتّان ما بینی و بین حسینکم   فانّی اؤیّد کلّ آن و انصر

(مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے)

علاوہ اس کے اور بھی بہت اشعار ہیں جن میں سخت توہین کی ہے، مگر اختصار مقصود ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

{ قادیانی تحریروں میں معاصر مسلمانوں کی توہین:

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷۔۵۴۸ (خزائن ج ۵ ص ایضاً) پر لکھا ہے کہ،

تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبّة و المودة و ینتفع من معارفھا و یقبلنی و یصدق دعوتی۔ الّا ذریّة البغا یا الّذین ختم اللّٰه علی قلوبھم فھم لا یقبلون۔

ہر مسلمان میری تصدیق کرے گا، مجھے قبول کرے گا، مگر بدکار عورتوں کے بچے، وہ تسلیم نہ کریں گے۔

اور نجم الہدی صفحہ ۵۳ (خزائن ج ۱۴ ص ۵۳) پر یوں تحریر ہے:

انّ العدا صاروا خنا زیر الفلا و نساء ھم من دونھنّ ا لا کلب

(دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں)

اور انجام آتھم صفحہ ۲۱ (خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) میں مرزا نے تمام مولویوں کو یہ لکھا ہے:

اے بدذات فرقہ مولویاں۔

اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی جو شیخ الہند مشہور ہیں جن کے فیض سے دنیائے عالم میں علم حدیث کا چرچا ہوا، ان کے حق میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں جیسا کہ:

نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افتراء ہے

(انجام آتھم۔ص ۴۵؛ خزائن ج ۱۱ ص ۴۵)۔

حضرات! یہ تہذیب مرزا بطور نمونہ پیش خدمت ہے ورنہ ایسی خرافات بہت سی ہیں جن کے ذکر سے اندیشہ طوالت ہے۔

(احتساب قادیانیت جلد ۸ کے صفحات ۱۴۸ تا ۱۵۶ سے مناسب اڈیٹنگ کے بعد نقل کیا گیا۔ بہاء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی

مرقع قادیانی ۱۹۰۷ء میں زیر ادارت مولانا ثناء اللہ امرتسری ماہنامے کی صورت میں جاری ہوا جو مرزا غلام احمد قادیانی کی موت (۱۹۰۸ء) کے بعد بند ہو گیا۔ یوں اس کا دور اول اختتام پذیر ہوا۔ دوراول کے اس کے فائل سے مفید اور دل چسپ مضامین جنوری ۱۹۱۷ء میں اسی نام کے رسالہ کی صورت میں منیجر اخبار اہل حدیث امرتسر نے میں شائع کیے، جنہیں احتساب قادیانیت کی جلد ہشتم میں صفحہ ۴۷۲ سے صفحہ ۴۲۸ تک نقل کیا گیا ہے۔ یہ سب مضامین حضرت مولانا ثناء اللہ مرحوم کے تحریر فرمودہ ہیں اور ان سو سالہ قدیم تحریروں کو مناسب قطع و برید کے بعد ذیل کے صفحات میں لباس جدید میں نذر قارئین کیا تا ہے۔

☆ ڈوئی کی موت پر قادیانی الہام بافی

مرزا صاحب کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جس وقت وہ الہام شائع کرتے تھے اس وقت خود ان کو یہ خبر نہیں ہوتی تھی کہ آئندہ کو کیا پیش آئے گا۔ اس لئے جیسا وقوعہ پیش آتا، نکتے چھانٹا کرتے تھے۔ امریکہ میں ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے مرزا جی کی طرح نبوت کا دعوی کیا تھا، جس پر کرشن جی قادیانی (مرزا) کو غصہ آیا کہ، ابے ہیں؟ ایک ہم اور ایک تو؟ یاد رکھ:

ہم اور غیر دونوں یک جا بہم نہ ہوں گے　　ہم ہوں گے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

مگر وہ کوئی ایسا کو وقار تھا کہ اس نے کبھی پھر بھی نہ دیکھا کہ پیچھے کون آتا ہے۔ خدا کی شان قضاء الٰہی سے وہ فوت ہو گیا۔ بس تو مرزا صاحب بن آئی اور وہ مع مریدوں کے بغلیں بجانے لگے۔ چنانچہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا جو یہ ہے:

حضرت مسیح موعود کا صدق کھل گیا اور کذاب و مفتری ڈوئی مر گیا

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر　　چشم بکشا کہ بر چشم نشانیست کبیر

امریکہ کے کذاب و مفتری ڈاکٹر جان الگزینڈر ڈوئی کے نام سے الحکم کے ناظرین اور انڈیا کی مذہبی دنیا بخوبی واقف ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے الیاس اور عہد نامہ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ہونے کا دعوی کیا تھا۔ اور بالآخر اس نے مسلمانان عالم کی ہلاکت کی پیش گوئی بڑے زور شور سے .... کی تھی جس پر حضرت حجۃ اللہ (مرزا) نے ۱۹۰۲ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کا جواب انگریزی زبان میں بکثرت امریکہ میں شائع کیا تھا۔ اور ستمبر ۱۹۰۲ء کے اردو میگزین میں اس کا ترجمہ دیا گیا تھا۔ اور اخبارات کے سلسلہ میں بھی اس کا ذکر کیا گیا۔ اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔

دیکھئے کس زور کی عبارت ہے اور کس مضبوطی سے دعوی ہے۔ مگر ناظرین آگے چل کر جان لیں گے کہ یہ مضبوطی نہیں بلکہ ڈھٹائی ہے۔ خیر اس کے جواب میں ہم نے اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ.. مارچ ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون لکھا جو یہ ہے:

کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی

ہمارے مرزا صاحب قادیانی کی طرح امریکہ میں بھی ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اب اس کے مرنے کی خبر آئی ہے۔ جس پر قادیانی کرشن کی پارٹی مارے خوشی کے آپے سے باہر ہوئے جاتی ہے کہ ہمارے کرشن کی پیش گوئی ثابت ہوگئی۔ اس لئے ہم ان بہادروں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بتلاؤ تمہارے کرشن جی قادیانی نے کب پیش گوئی کی تھی۔ اس کی تاریخ مع اصلی الفاظ کے ظاہر کرو۔ مگر یاد رکھنا مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری کے معاملہ کی طرح اس کو بھی خورد برد نہ کر جانا۔ بلکہ بہت جلد ہمارا معقول جواب دے دینا۔ بدر اور الحکم وغیرہ کے اڈیٹرو! تمہیں تو کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیش گوئی مع تاریخ شائع نہ کرو۔ تا سیہ روئے شود کہ دروغش باشد

اس کو دیکھ کر الحکم کے اڈیٹر نے الحکم مورخہ ۱۹ مارچ (ص ۱۵) میں جواب دیا۔ جو یہ ہے:

کیا ثناء اللہ مان لے گا؟

امرتسری منکر مولوی ثناء اللہ عجیب وغریب مذبوحی حرکات کرنے کا عادی ہے اور اس کی چشم بینا ایسی بند ہے کہ وہ دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا اور سنتا ہوا نہیں سنتا۔ جب کوئی نشان پورا ہوتا ہے تو اپنے اسلاف منکروں کے نقش قدم پر چل کر کہہ دیتا ہے سحر مستمر۔ ڈاکٹر ڈوئی مفتری رسول کی موت کی پیش گوئی پوری ہونے پر وہ مجھے کہتا ہے کہ تمہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیش گوئی مع تاریخ شائع نہ کرو۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ میں امرتسری منکر کی قسم کی پروا کرتا ہوں کہ اور: دروغ گو را تا بخانہ اش باید رسانید، پر عمل کرنے کے لئے اسے الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ کے پڑھنے کی تکلیف دیتا ہوں جہاں پیش گوئی کے اصل الفاظ درج ہیں۔ اب اگر ثناء اللہ راست باز ہے تو اسے تسلیم کرے اور اگر وہ خدا تعالی پر ایمان رکھتا ہے تو سچائی سے اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور تکذیب سے باز آئے۔

اس جواب میں اڈیٹر الحکم نے ہمارے جواب کے لئے ۱۷ مارچ کے الحکم کا حوالہ کافی سمجھا، جس میں اس نے پیش گوئی کا خلاصہ یہ لکھا تھا کہ:

کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔

مگر ناظرین بانصاف غور کریں کہ ہم نے جو سوال کیا تھا وہ ڈوئی کے متعلق اصل عبارت سے تھا، نہ کہ اس کے خلاصے کے متعلق۔ خلاصہ تمہارا تو اسی قسم کا ہوتا ہے کہ اصل عبارت تو تھی پندرہ ماہ کے اندر آتھم مر جائے گا، مگر اس کو چھانٹتے چھانٹتے آخر ایسا تناسخ کے چکر میں ڈالا کہ اس کی اصلی اور نقلی صورت میں اس سے زیادہ فرق معلوم ہوتا ہے جو بقاعدہ تناسخ بداعمال انسان کو بدکرداری کی وجہ سے انسانی شکل سے کتے اور بلّے کی جون نصیب ہوتی ہے۔ مگر ہوشیار اڈیٹر سمجھ گیا کہ ہماری پکڑ کوئی معمولی نہیں، اس لئے اس نے اپنے بزرگ کی طرح چالاکی سے اصل عبارت کو چھپا کر اس کے خلاصہ کا حوالہ بتلایا۔ پھر خلاصہ بھی وہ جس کو دیکھ کر سوال پیدا ہوا تھا۔

مرزائی پارٹی کا ایک اعلی لیڈر جو گو مرزائی تقلید میں پھنسا ہوا ہے تاہم اس کے قلم سے کبھی کبھی سچ نکل جایا کرتا ہے یعنی قادیانی ریویو کا اڈیٹر (مولوی محمد علی ایم اے) لکھتا ہے:

ہم نہیں کہتے کہ کوئی شخص بلا تحقیق حضرت مسیح موعود (مرزا) کی پیش گوئیوں کو آمنا وصدقنا کہہ دے۔ بلکہ ہم صرف انہیں اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ محقق نظر سے غور کریں۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ ص ۱۳)

اس لئے جس کتاب کا اڈیٹر الحکم نے حوالہ دیا ہے، ہم اسی سے اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔ مگر ان کی طرح خلاصہ نہیں بلکہ اصل مضمون لفظ بلفظ سناتے ہیں۔ ناظرین بغور سنیں۔

مرزا صاحب ریویو آف ریلی جنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء میں صفحہ ۳۴۴ پر لکھتے ہیں:

رہے مسلمان، سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی حاجت کیا ہے۔ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیش گوئی نہ سنائیں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کر دیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا جانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی جانتا ہوں (یہاں تو یسوع کو نبی لکھا گیا مگر ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۔۷ پر اسی یسوع کو خوب گالیاں سنائی ہیں۔ مرزائیو! ان دونوں مقاموں کو دیکھ کر اللہ سے ڈر کر فیصلہ کرو۔ ثناء اللہ) اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے۔ چاہیے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے۔ اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہنچے گی تب میں بھی بجواب اس کے یہی دعا کرونگا۔ اور انشاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھ دونگا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے اور تمام عیسائیوں کیلئے حق کی شناخت کے لئے ایک راہ نکل آئے گی۔

میں نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا۔ یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں۔ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود ۲۵ برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا، اور وہ میں ہی ہوں۔ صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے، ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے۔

ڈوئی بے ہودہ باتیں اپنے ثبوت میں لکھتا ہے کہ میں نے ہزارہا بیمار توجہ سے اچھے کئے ہیں۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ کیوں پھر اپنی لڑکی کو اچھا نہ کر سکا، اور وہ مرگئی، اور اب تک اس کے فراق میں روتا ہے، اور کیوں اپنے اس مرید کی عورت کو اچھا نہ کر سکا جو بچہ جن کر مرگئی، اور اس کی بیماری پر بلایا گیا، مگر وہ گذر گئی۔ یاد رہے کہ اس ملک کے صدہا عام لوگ اس قسم کے عمل کرتے ہیں اور سلب امراض میں بہتوں کو مشق ہو جاتی ہے اور کوئی ان کی بزرگی کا قائل نہیں ہوتا۔ پھر امریکہ کے سادہ لوحوں پر نہایت تعجب ہے کہ وہ کس خیال میں پھنس گئے۔ کیا ان کے لئے مسیح کو ناحق خدا بنانے کا بوجھ کافی نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ یہ دوسرا بوجھ بھی انہوں نے اپنے گلے میں ڈال لیا۔

اگر ڈوئی اپنے دعوی میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے۔ لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور اپنے لاف گزاف کی نسبت دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہو گا مگر شرط یہ ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندے کے پھاڑنے سے نہ ہو۔

اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔ آمین۔ (ریویو آف ریلی جنز ج ۱ نمبر ۹۔ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۳۴۴۔۳۴۵)

یہ ہے اصل عبارت۔ اس میں مرزا صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے۔ یہ نہیں کہ بطور پیش گوئی اعلان کر دیا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے گا۔ مرزئیو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔

معزز ناظرین! خدارا ذرا کرشن جی کی اصلی عبارت دیکھتے جائیں کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس کا یہ مطلب ہو، یا مرزا صاحب نے اعلان اور اخبار کے طور پر کہا ہو کہ ہم (مرزا اور ڈوئی) میں سے جو جھوٹا ہو گا سچے سے پہلے مر جائے گا؟ بلکہ یہی لکھا گیا ہے کہ ڈوئی یہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے۔ لیکن ڈوئی نے کرشن جی کو دیہاتی سمجھ کر منہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ کیا کہتا ہے۔ اس نے ہرگز یہ دعا نہیں کی بلکہ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ قادیان میں کون رہتا ہے۔ چنانچہ مرزا جی کے رسالہ ریویو ہی سے اس کا ثبوت ملتا ہے، جہاں لکھا ہے:

باوجود کثرت اشاعت پیش گوئی کے ڈوئی نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اپنے اخبار.. میں اس کا کچھ ذکر کیا۔ (ریویو۔ج ۶ نمبر ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۲)

یہ عبارت باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی۔ پس جب اس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیش گوئی یا مباہلہ نہ ہوا۔ بلکہ یوں کہیے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور کرشن جی کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی تھی۔

اگر وہ مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا۔ یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا، تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر ہے، وہ اپنی اجل سے نہیں مرا۔ اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی ۔غرض یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ تو ڈوئی نے دعا کی اور نہ ان کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیش گوئی سے نہیں مرا، بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے، جس کو مرزا صاحب کی صداقت اور نبوت سے کچھ تعلق نہیں۔

تعجب ہے مرزائیوں کے انصاف پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیش گوئی لکھتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیش گوئی ہونی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی، یعنی ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی ۔چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ اذا فات الشرط فات المشروط ۔جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں ۔یعنی جب ڈوئی نے دعا نہیں کی تو مباہلہ بھی نہ ہوا۔اس لئے قادیانی ریویو کا ہشیار اڈیٹر لکھتا ہے:

> جب وہ (ڈوئی) نہ تو اسلام کے متعلق دریدہ دہنی سے باز آیا اور نہ ہی کھلے طور پر میدان میں نکلا، تو حضرت مسیح موعود نے ایک اور اشتہار جاری کیا ۔اس اشتہار کا عنوان تھا، بگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیش گوئیاں۔
>
> جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے، اب یہ خالی مباہلہ کی دعوت نہیں رہی تھی ۔بلکہ اس میں صراحت کے ساتھ ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی کی گئی تھی۔
>
> (ریویو آف ریلی جنز۔ج ۶ نمبر ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۲)

اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے ۔ایک یہ کہ اس اشتہار سے پہلے کی تمام تحریریں مباہلہ یا پیش گوئی نہ تھیں، بلکہ دعوت مباہلہ تھی ۔دوسرا امر یہ ثابت ہوا، کہ اس اشتہار میں، جس کا ذکر اس منقولہ عبارت میں ہے، صاف پیش گوئی کی گئی ہے ۔مگر ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں کہ،

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

آخر اس اشتہار کو جو اڈیٹر مذکور نے نقل کیا تو پہلے اس میں بھی یہ فقرے موتیوں کی طرح جڑے ہوئے نظر آئے ۔مرزا صاحب فرماتے ہیں:

> مسٹر ڈوئی آخر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتہً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا، تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دار فانی کو چھوڑے گا ۔یاد رہے کہ اب تک ڈوئی نے میری درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ شروع کیا ہے ۔اس لئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳ ۔اگست

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۳ء ہے، اس کو پورے سات ماہ کی مہلت دیتا ہوں ۔ اور اگر وہ اس مدت میں میرے مقابلہ پر آ گیا اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے جس کو میں شائع کر چکا ہوں اگر تجویز کو پورے پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دے دیا تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔

(ریویو ج ۶ نمبر۴، بابت اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۴۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۱۹۔۶۲۰)

باوجود اس صاف سیدھی تحریر کے اڈیٹر ریویو اپنی عقل و دانش کو بالائے طاق رکھ کر لکھتا ہے کہ اس اشتہار میں مفصلہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:

۱۔ یہ اشتہار پہلی چٹھی کی طرح صرف ایک چیلنج یعنی مباہلہ کی دعوت ہی نہ تھی (یہ لفظ تھی، صاف ظاہر کرتا ہے کہ پہلی چٹھی مندرجہ ریویو ستمبر ۱۹۰۲ء جس کا حوالہ اڈیٹر الحکم نے دیا ہے کوئی پیش گوئی نہ تھی بلکہ محض دعوت مباہلہ تھی۔ یعنی یہ کہا گیا تھا کہ آؤ مباہلہ کرو۔ باوجود اس قوی شہادت کے نہیں معلوم اڈیٹر الحکم وغیرہ کیوں اس کا حوالہ دیتے ہیں۔ حالانکہ اہل حدیث میں اس کے متعلق پیش گوئی کے الفاظ مانگے گئے تھے، نہ اس عبارت کے الفاظ جو مباہلہ کی دعوت تھی۔ مباہلہ کی دعوت اور ہے اور مباہلہ اور۔ پھر مباہلہ اور ہے پیش گوئی اور۔ افسوس کہ مرزائی پارٹی کو ان تینوں لفظوں میں تمیز نہیں، یا دانستہ اپنے علم و عقل کے خلاف کر رہے ہیں۔ ثناء اللہ) بلکہ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس میں ڈوئی کے انجام اور اس کی ہلاکت کی صریح خبر موجود تھی۔

گو اس فقرہ میں اڈیٹر ریویو نے اپنی کانشنس اور ضمیر کے خلاف کیا ہے تاہم خدا کی طرف سے اس پر جبر کیا گیا تو دوسرے ہی نمبر میں اس کے قلم سے یہ فقرہ بھی نکل گیا:

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ خاص طور پر توجہ کے لائق ہیں، کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

(ریویو بابت اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۴۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۱۹)

ناظرین! اس فقرہ کو بغور دیکھئے.. اس کو اڈیٹر نے موٹے لفظوں میں لکھا ہے۔ پس آپ ذرا انصاف سے بتلائیں کہ ان لفظوں میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے جس کے معنی پیش گوئی کے ہیں، یا محض ایک درخواست ہے اور ڈوئی کو بلایا جاتا ہے کہ آؤ ہم سے مباہلہ کرو۔ اڈیٹر ریویو پیش گوئی کے اصلی الفاظ مانگنے والوں پر کھسیانے ہو کر ان کو بے شرم اور بے حیا تو کہتا ہے، مگر ناظرین اسی کے الفاظ میں دیکھ سکتے ہیں کہ بے شرم اور بے حیا کون ہے۔ وہی بے حیا ہے جو اپنی تحریر کے آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی خلاف کہے۔ پھر اسی اپنے مخالف کلام کو بطور سند پیش کرے۔ لا یفعله الّا من سفه نفسه۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا ایسے شخص کو امام یا لیڈر ماننا کیا اس شعر کا مصداق نہیں:

اذا کا ن الغرا ب دلیل قو م　　سیهد یهم طر یق الهالکینا

(جب کوئی گمراہ آدمی کسی قوم کا رہنما ہوگا تو وہ گمراہی کی طرف ہی ہدایت کرے گا)

باوجود اس صفائی کے مرزائیوں کی راست بازی کی یہ کیفیت ہے کہ تمام دنیا کو یا تو اندھا جانتے ہیں یا خود ایسے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایسا نہ ہوگا۔ چنانچہ اڈیٹر ریویو لکھتا ہے:

وہ خدائی فیصلہ جو حضرت مسیح موعود نے اپنی دعا میں اللہ تعالی سے مانگا تھا کہ اے خدا تو کھلے طور پر ڈوئی کے جھوٹ کو دنیا پر ظاہر فرما۔ وہ فیصلہ ظاہر کر چکا ہے۔ اور جو پیش گوئی اس کے انجام کے متعلق تین سال پہلے امریکہ اور یورپ میں شائع ہو چلی تھی وہ نہایت صفائی سے پوری ہو چکی ہے۔ پیش گوئی میں اللہ تعالی نے یہ بتایا تھا کہ ڈوئی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی زندگی میں بڑے بڑے دکھ اٹھا کر اور بڑی بڑی حسرتوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔　　(ریویو۔ج ۶ نمبر ۴۔ بابت اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۹)

پھر کمال ہشیاری یہ ہے کہ بڑی صفائی سے اڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ،

پیش گوئی کے یہ لفظ تھے کہ وہ (ڈوئی) میری آنکھوں کے سامنے اور میرے دیکھتے دیکھتے حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ جائے گا

(ریویو مذکور۔ص ۱۴۹ سطر ۱۴؛۔مجموعہ اشتہارات۔ج ۳ ص ۶۱۹)

پس ہم بھی اسی ایک بات پر فیصلہ کرتے ہیں کہ پیش گوئی کے یہ الفاظ دکھا دو تو ہم بھی مان جائیں گے کہ کرشن جی کی یہ پیش گوئی سچی ہوئی۔

مرزائیو! اور مرزا کے اڈیٹرو! اللہ تعالی سے ڈرو۔ انصاف کرکے اور تقوی سے کام لے کر پیشگوئی ے یہ الفاظ دکھا دو۔ نہیں تو یاد رکھو کہ، مرقع قادیانی، تمہارے ہی مقابلہ کے لئے جاری ہوا ہے۔ تم دیکھ لو گے کہ عمر بھر اس تقاضا سے تمہاری جان نہ چھوٹے گی۔ آج تک مرزا جی جس قدر ہمارے مواخذات سے چلّائے ہیں، اس سے زیادہ چلّاؤ گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ سچے اور جھوٹے مسیح میں رقابت

آج کل کچھ ایسا دستور ہو رہا ہے کہ بعض دکاندار جب اپنی دکان کا اشتہار دیتے ہیں تو خواہ مخواہ بھی دوسرے دکانداروں کی طرف کوئی نہ کوئی لفظ نوک جھونک کا لکھ دیتے ہیں۔ اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور ہی لکھیں گے کہ، جھوٹے دغا بازوں سے بچو۔ یہی حال ہمارے پنجابی متنبّی مرزا صاحب قادیانی کا ہے کہ جب سے آپ نے مسیحیت کا دعوی کیا ہے خواہ مخواہ آپ حضرت مسیح کی کسی نہ کسی لفظ میں تحقیر شان کرتے ہی رہتے ہیں آپ نے اپنے ازالہ اوہام میں لکھا:

اینک منم کہ حسب بشارا تا مدم　　　عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

(ازالہ اوہام۔ص ۱۵۸۔خزائن ج ۳ص ۱۸۰)

پھر (دافع البلاء۔ص۲۰:۔خزائن ج ۱۸ص ۲۴۰ میں) لکھا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

گو اس قسم کی عبارات توہین مسیح میں صاف ہیں لیکن مرزا جی کے معتقدین پھر بھی ان کی تاویلات رکیکہ کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے آج ہم ایک ایسی عبارت مرزا جی کی توہین مسیح میں تازہ دکھاتے ہیں جس کے دل میں ذرہ بھر بھی حضرات انبیاء خصوصاً حضرت مسیح کی عظمت وعزت ہو گی وہ بھی مرزا صاحب پر نفرین کرے گا۔ اور جان جائے گا کہ قادیانی متنبّی اشتہاری دوکانداروں کی طرح خواہ مخواہ بزعم خود حضرت مسیح کو اپنا رقیب سمجھتا ہے۔ بہر حال وہ عبارت یہ ہے۔

قادیانی اخبار بدر مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب کے کلمات ناطیبات کی ذیل میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا:

> دوبارہ آمد۔ فرمایا ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہیں۔

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی تعلیم سے لوگ مشرک ہوئے ہیں حضرت (مرزا) نے اتنا بھی نہ سوچا کہ قرآن مجید تو مسیح کی برأت کرتا ہے اور صاف لفظوں میں کہتا ہے کہ اس نے صرف توحید کی تعلیم دی تھی۔ پھر اس کی عظمت اور بزرگی بتلانے کو و جیھاً فی الدنیا والآخرہ و من المقرّبین، فرمایا (کہ دین ودنیا میں عزت والا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہے) مگر مرزا صاحب قادیانی اپنی رقابت کے زعم میں عیسائیوں کی غلطی کو اس پاک نبی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برگزیدہء خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

مرزائیو! اب بھی کہو گے کہ تمہارا مہدی اور کرشن، حضرت مسیح کی توہین نہیں کرتا؟

اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

(مرقع قادیانی۔ جون ۱۹۰۷ء)

☆ قادیانی مشین میں الہام بافی

قادیانی مشین کے پرزے الہام بافی میں کچھ ایسے تیز ہیں کہ ایک دن میں ہزارہا الہام بن ڈالتے ہیں۔ الہاموں کا شمار تو ناظرین کو غالباً معلوم ہوگا مگر ان کے بنے جانے کی کیفیت شائد معلوم نہ ہو۔ پس آج ہم اس الہام بافی کی کیفیت بتلاتے ہیں کہ یہ الہام قادیانی مشین میں کس طرح تیار ہوتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں۔

اپریل (۱۹۰۷ء) کے مہینے میں مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے کاپیاں صحیح کرانے کے لئے منشی غلام محمد کاتب (جو قادیان میں مرزا صاحب کا کام کرتا تھا)، کو خط لکھا کہ بٹالہ میں آکر ہمارا کام کر دو۔ اور اگر تمہیں آنے کی فرصت نہ ہو، تو میں ہی قادیان آجاؤنگا، مگر الگ مکان میں رہونگا۔ اس امر کی اطلاع جب مرزا صاحب کو ہوئی کہ مولوی محمد حسین صاحب قادیان میں آنا چاہتے ہیں تو مرزا صاحب نے کئی ایک دعوتی خط مولوی محمد صاحب کو لکھے جن میں سے چند ایک فقرات ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

جناب مولوی صاحب سلمہ!

بعد دعائے مخلصانہ، میں نے رقعہ آپ کا پڑھ لیا۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ میں ایک سخت ضرورت کے باعث چند روز تک میاں غلام محمد کاتب کو اجازت نہیں دے سکتا۔ آپ میرے پرانے زمانے کے دوست ہیں اور آپ سے مجھے دلی محبت، باوجود اس مذہبی اختلاف کے جو قضا وقدر سے درمیان میں آگیا، ہے جس کو خدائے علیم جانتا ہے۔ آپ بلاتکلف دو تین روز کے لئے یہاں آجائیں۔ کوئی امر مذہبی درمیان میں نہیں آئے گا۔ مجھ سے آپ ہر طرح تواضع پائیں گے۔ اور آپ کا مضمون اس جگہ کے مطبع میں چھپ بھی سکتا ہے۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خاکسار غلام احمد از قادیان۔

اس خط میں کس لجاجت نرمی اور چاپلوسی سے مولوی صاحب موصوف کو دعوت دے کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا یا ہے۔ خیر اس چال کا حشر تو یہ ہوا کہ اتنے میں خاکسار کو اس خط وکتابت کی خبر ہوئی تو بحکم، گونگے کی بولی گونگے کی ماں جانے، خاکسار نے مرزا جی کے مطلب کو پالیا کہ حضرت جی اس میں معجزہ نمائی کرنا چاہتے ہیں۔اس لئے مولوی (محمد حسین) صاحب کو میں نے فوراً لکھا کہ اتنے کام کے لئے آپ قادیان نہ جائیں۔ میں اپنا کام چھڑا کر آپ کا یہ کام کرا دونگا۔مولوی صاحب موصوف نے بھی یہی مناسب سمجھا اور امرتسر تشریف لے آئے۔مگر مرزا صاحب نے چونکہ مولوی صاحب کو بلانے کی بڑی کوشش کی تھی اور ان کو رات دن یہی خیال تھا کہ مولوی صاحب آئے کہ آئے،اس لئے ان کو ۱۱ مئی کو ایک خواب آیا، جو ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء کے بدر میں ان لفظوں میں چھپا کہ:

> رؤیا۔...مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کسی اپنے آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو خاطرداری سے کھانا کھلانا چاہیے۔ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔
>
> اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم، کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدائے تعالیٰ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
>
> یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ آخر وقت میں ان کو سمجھ دے گا کہ انکار کرنا ان کی غلطی تھی اور یہ کہ میں اپنے دعویٰ مسیح موعود میں حق پر ہوں۔مگر معلوم نہیں کہ آخر وقت کے کیا معنی ہیں۔ (اخبار بدر۔ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء۔تذکرہ طبع ۳ ص ۷۱۸)

اس خواب اور اس خط کو ملانے سے مرزائی الہام بافی کی کیفیت یہ معلوم ہوئی کہ جو امر دن کو آپ کی آنکھوں کے سامنے اور دماغ کے اندر مضبوطی سے جگہ پکڑے ہوتا تھا وہی رات کو خواب آتا تھا۔اسی کا نام الہام ہے اور اسی کو کہتے ہیں، بلی کو چھچھڑوں کے خواب۔

باقی رہا آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ مولوی صاحب موصوف آخرکار اپنی غلطی کا اقرار کریں گے اور مجھے مان جائیں گے۔سو یہ آپ کی پرانی تمنا ہے۔ چنانچہ اعجاز احمدی صفحہ ۵۱ (خزائن ج ۱۹ص ۱۶۳) میں بھی آپ یہ لکھ چکے ہیں

اقلب حسین یھتدی من یظنّہ　　　عجیب و عند اللہ ھین و ایسر

(کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائے گا۔ یہ کون گمان کرسکتا ہے۔عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے)

مگر انشاء اللہ یہ صرف آپ کی امنگ رہے گی۔جیسی کہ آج تک آسمانی منکوحہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصال سے حسرت ہے کہ باوجود آسمان پر نکاح ہو چکنے کے آپ کے دل سے حسرت بھری آہ ہی سننے میں آتی رہی۔ اسی طرح آپ اس حسرت کو بھی سینہ میں ساتھ ہی لے جائیں گے اور مولوی صاحب ممدوح برابر آپ کا سر کوٹتے رہیں گے۔ (مرقع قادیانی۔ جولائی ۱۹۰۷ء)

☆ قادیانی فتوی متعلق طاعونی مردے

مرزا جی کی نیرنگیاں جو خاکسار کو معلوم ہیں، کاش مرزا جی کے مریدوں خصوصاً علم وفضل کے مدعیوں کو معلوم ہوں تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی مرید نہیں رہ سکتے۔ ایک زمانہ وہ تھا جب آپ نے دعوی کیا تھا کہ طاعون میرے مخالفوں پر عذاب بھیجا گیا ہے، میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے چنانچہ (کاغذی) کشتی نوح میں لکھا:

> اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا کہ اس زمانے میں انسانوں کو ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھادے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا، اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ (کشتی نوح ص ۱-۲۔ خزائن ج ۱۹ ص ۱-۲)

اس عبارت کی مزید تشریح کی حاجت نہیں کیونکہ مضمون صاف ہے کہ مرزا جی اور ان کے گھر والے اور ان کے راسخ الاعتقاد مرید فنا فی الشیخ جن کو فنا فی المرزا کہنا بجا ہو طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اسی مضمون کو مرزا جی نے کتاب مواہب الرحمٰن میں اور بھی واضح کر دیا ہے، جس کے ہم مشکور ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

> لنا من الطاعون امان و لا تخوفونی من ھذہ النّیران فان النّار غلامنا بل غلام الغلمان (مواہب الرحمٰن ص ۲۴؛ خزائن ج ۱۹ ص ۲۴۲)۔ یعنی ہمارے لئے طاعون سے امان ہے۔ مجھ کو طاعون سے مت ڈراؤ۔ طاعون ہمارا غلام یعنی تابعدار ہے بلکہ غلاموں کا غلام ہے۔

مگر چونکہ مرزا جی کو اپنا اندر کا پول معلوم تھا کہ ڈھول کی آواز ہی آواز ہے، اندر کچھ نہیں ہے، اس لئے آپ نے طاعون زدوں سے بڑی احتیاط اور پرہیز کے حکم صادر کئے۔ یہاں تک کہ مرزا جی کا مقرب، اخبار البدر کا اڈیٹر، محمد افضل جب طاعون ہی سے قادیان میں مرا، تو مرزا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزائیوں نے اس سے کوئی ہمدردی نہ کی بلکہ جس مسجد میں اس کی چار پائی الگ کی گئی تھی، بحکم مرزا صاحب اس مسجد کے کنویں سے رسی اور ڈول کئی دنوں تک اترا رہا، تاکہ کہیں اس کنویں کا پانی سقے گھروں میں نہ لے آویں۔ نہ اس کے جنازہ پر کوئی گیا۔ اسی طرح قاضی امیر حسین بھیروی کا جوان لڑکا طاعون کی بھینٹ چڑھا، اور مرزائیوں نے اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو افضل مذکور سے کیا تھا، تو قاضی موصوف نے مرزا جی کی خدمت آکر بہت شور وغل کیا کہ آپکے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں۔ کسی میں ہمدردی نہیں۔ یہ نہیں وہ نہیں۔ اس پر مرزا جی کو ہوش آیا تو آپ نے ایک تقریر کی جو ۴ مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار بدر قادیان میں چھپی تھی۔ جو یہ ہے:

اس وقت تمام جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیے۔ یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو، تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں ان میں ایسے موقع پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں سے یہ سرد مہری ہوتی ہے وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے افراط کا اور تفریط کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جائے تو ایسی شکائت پیدا نہ ہو جب کہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جائے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جائے اور وہ فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں جل نہ جاؤں اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے، ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جائے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں ان کی مدد کرے۔ پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوۃ بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضا و قدر سے اسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتم پیش آ جائے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ جنگ میں شریک ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر ﷺ اس بات پر راضی ہو جاتے ہوں کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہوسکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے، ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے، اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرض ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو، وہاں احتیاط کر لے یہی مناسب ہے۔ لیکن اس کے یہ بھی معنی نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس قدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو۔ اور پھر اسکے ساتھ جماعت کی ذلت ہو۔ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہیے جب کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں باہم بھائی بنا دیا ہے، پھر نفرت اور بعد کیوں کر ہوسکتا ہے۔ اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہیں لے گا۔ اور اس طرح پر اخوۃ کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی شئے ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو، اور انسان اپنے آپ کو کار آمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے۔ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس یاد رکھو کہ حقوق اخوۃ کو ہرگز نہ چھوڑو ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب میں ہو گیا ہے کب تک جاری رہے گا لیکن مجھے بتایا گیا ہے انّ اللّٰه لا یغیّر ما بقوم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی یغیّروا ما بانفسھم ۔ اللہ تعالیٰ کبھی حالتِ قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں میں تبدیلی نہ کریں گے ۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب اور ابتلاء آ جاتے ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے اور سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے ۔ یہ ٹھیک نہیں ، ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جائے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیے اگر ایک تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھا لے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا۔ اور پانی کے پیالہ کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا ؟ ہرگز نہیں ۔ یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے ۔ پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا ۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جائے ۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا سے سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے، اور یہ حق ،حق العباد ہے، جو فرض ہے جیسے خدا تعالیٰ نے صوم و صلوۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوۃ ہی کو چھوڑ دیا جائے ۔ ایک شخص مسلمان ہو پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جائے جیسے کتے کو... یہ بڑی غلطی ہے ۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو، وہ کیا زندگی ہے ۔ پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہم دردری کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں ۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھا لے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جائے ۔ لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو۔ اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے ۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے من قتل نفساً بغیر نفسٍ او فساد .. الآیۃ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے حقوق اخوۃ کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جائے۔ خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملاّ ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جائے۔ لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا۔ اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی، لیکن قضا وقدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط رکھو۔ قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ ایسا پرہیز اور بعد (دوری) جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے۔ ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔ یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اس لئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا۔ بہرحال باہم ہمدردی ہو۔ اور اب میں اس دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے۔ آمین۔

(اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۰۵ء۔ ملفوظات ج ۷ ص ۳۴۹۔۳۵۳)

اس ساری تقریر میں دو تین ہی باتوں کا ذکر ہے جس کو شیطان کی آنت سے بھی حسب عادت لمبا کیا گیا ہے۔ وہ باتیں یہ ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔مرزائیوں میں طاعون ہے اور ضرور ہے۔

۲۔ یہ کہ طاعون متعدی مرض نہیں۔

۳۔ طاعونی مردوں کی بے عزتی نہیں کرنی چاہیے ان کے دفن کفن میں شریک ہونا چاہیے۔

بہت خوب، ہمیں اس سے بحث نہیں ۔ ہمارا مقصود ابھی آگے ہے مگر اس مقصود سے پہلے ہم ایک لطیفہ بتلانا ضروری جانتے ہیں۔

اس تقریر میں بتایا ہے کہ اس جماعت میں اگر اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہو گی ۔مگر دوسرے ایک موقع پر مرزا جی خود ہی تسلیم کرتے ہیں کہ میرے مرید بد خلق ہیں و تہذیب نامراد ہیں، ناپاک باطن ہیں وغیرہ۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالی بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص للّٰہیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی ۔سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں ۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ السلام علیک نہیں کر سکتے ۔ چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ (اشتہار التوائے جلسہ۔ مجموعہ اشتہارات ۔ج اص ۴۴۱ ۔ملحقہ شہادت القرآن از مرزاص ۹۹۔روحانی خزائن ج ۶ص ۳۹۵)

اس مرزائی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی کی تشریف آوری سے اسلام کو کوئی ایسا بڑا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ نقصان ہوا ہے ۔ خیر یہ بھی سہی ، اس سے بھی ہمارا مطلب نہیں بلکہ ہمارا مطلب آگے آتا ہے۔ مرزا جی نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں ایک نیا سرکلر جاری کیا جو قابل غور ہے۔آپ فرماتے ہیں:

> یہ دن خدا تعالی کے غضب کے دن ہیں ۔اللہ تعالی نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ غضبت غضباً شدیداً۔ آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں کی طرف آگ لگی ہوئی۔ میں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جب قہرالٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ دیکھو حضرت نوح کا طوفان سب پر پڑا (اس کا ثبوت کیا؟ ثناء اللہ)، اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعویٰ اور دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا مسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے (جب دونوں مرے تو تمیز کیسی۔ثناء اللہ)۔لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ، اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اسے خالی کردو۔ اور جس محلے میں طاعون ہو اس محلّہ سے نکل جاؤ اور کسی کھلے میدان میں جا کر ڈیرا لگاؤ۔ جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جائے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے مدد کرو۔ اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنی نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ، بلکہ اس اثر سے بچو، اسے کھلے مکان میں رکھو اور جو خدانخواستہ اس مرض سے مر جائے وہ شہید ہے۔ اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے وہی کپڑے رہنے دو، اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اس پر ڈال دو۔ اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے ارد گرد جمع نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ۔حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چار پائی کو اٹھائیں ،باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھیں ۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دور ہو مثلاً لاہور میں سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لے جائیں اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جائے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہیں برا کہیں گے وہ پہلے کب تمہیں اچھا کہتے ہیں ۔ یہ سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں اور تم دیکھ لو گے کہ آخر کار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کریں گے خود بھی ان باتوں میں تمہاری پیروی کریں گے ۔

مکرراً یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان بہت تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آسکے تو اس کو بلا توقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے ۔ گو کوئی چوہا بھی اس میں نہ مرا ہو۔ اور حتی المقدور مکانوں کی چھتوں پر رہو، نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑوں کو صفائی سے رکھو، نالیاں صاف کراتے رہو۔سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھ صلح کر لو۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء؛ ملفوظات۔ج ۹ ص ۲۵۲۔۲۵۳)

ناظرین ! خدارا اس مسیح کی حکمت عملیاں دیکھتے جائیں کہ پہلے سرکلر مندرجہ بدر ۴۔مئی ۱۹۰۵ء میں کیا ہدایتیں کرتا ہے اور کیسا برادرانہ سلوک سکھاتا ہے کہ میت کو ذلیل نہ کرو، پرہیز سے کیا ہوتا ہے ۔ایک ملا سینکڑوں طاعونی مردوں کو غسل دیتا ہے اس کو کچھ بھی ضرر نہیں ہوتا۔قرآن مجید سے طاعون کا متعدی ہونا ثابت ہی نہیں بلکہ محض وہم ہے ۔ وغیرہ ۔اس کو دوبارہ پڑھیئے ۔مگر اس مضمون میں میت کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے ۔ تین چار آدمی چار پائی اٹھا کر چلیں بلکہ ہٹ کر دور رہیں بلکہ جنازہ بھی سو گز کے فاصلہ سے پڑھیں ۔ واہ سبحان اللہ

مرزائی دوستو! جب بڑے میاں نے پہلی بات کہی تھی اس وقت بھی تم لوگوں نے سبحان اللہ کہا تھا اور جب یہ دوسری بات فرمائی تو اس وقت بھی تم لوگوں نے آمنا و صدقنا کہا ۔اس لئے تمہارے حال پر سخت رحم آتا ہے کہ تم لوگوں نے بے سوچے سمجھے مرزا جی کو اپنا امام بنا رکھا ہے جسے اتنی خبر نہیں کہ شریعت کے کیا اصول ہیں، یا میں نے پہلے کیا کہا تھا اور اب کیا کہتا ہوں ۔

ناظرین اس منقولہ مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹری طریق سے پرہیز کرو اور اسباب پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتماد کرو۔ پس اس خلاصہ کوملحوظ رکھ کراس بزرگ کا ایک اورقول سنو۔ آپ فرماتے ہیں :

اعلم انّ الاسباب اصل عظیم للشرک الّذی لایغفر۔ و انھا اقرب ابواب الشرک و اوسعھا للذی لا یحذر ۔ و کم من قوم اھلکھم ھذا الشرک و اردی۔ فصاروا کا لطبیعین و الدھریین (مواہب الرحمٰن۔ ص ۵ ۔خزائن ج ۱۹ص ۲۲۳)۔یعنی اسباب طبیعیہ کا پابند ہونا شرک کی بڑی جڑ ہے جو کبھی نہ بخشا جائے گا اورشرک کے سب دروازوں سے بہت قریب یہ دروازہ (اسباب طبیعیہ) کا ہے اورسب سے فراخ اور چوڑا اس شخص کے حق میں جو شرک سے نہیں بچتا۔ بہت سی قوموں کو اس شرک (یعنی اسباب کے استعمال اور بھروسہ) نے گمراہ کر دیا۔ پس وہ طبیعی یا دہریہ ہو گئے۔

مرزا جی کے مریدو! مرزا صاحب سے تم پوچھ سکتے ہو یا ہمیں اپنی طرف سے پوچھنے کی اجازت دے سکتے ہو کہ جب اسباب پر بھروسہ کرنے سے آدمی گمراہ اورمشرک ہو جاتا ہے تو آپ نے ۱۰۔ اپریل کے اخبار الحکم (ملفوظات ۔ج ۹ص ۲۵۲۔۲۵۳) میں جو سرکلر دیا ہے کہ طاعونی مردے میں زہریلا اثر زیادہ ہوتا ہے اور یہ پرہیز جو آپ نے بتایا ہے، اسباب کے لحاظ سے ہے یا کچھ اور۔ اور پھر آپ بھی اس کی پابندی سے مشرک ہوئے یا نہیں؟

مرزا ئیو! تمہاری وکالت میں ہم نے سوال تو کر دیا ہے مگر جواب ملنے کی توقع نہیں ۔ پس اب تم جانو اور تمہارا امام ۔ ہم نے تو تم کو اس شرک کا ثبوت دینا تھا جو دے دیا اب تم جانو اور وہ۔

مراد مانصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم ورفتیم

(مرقع قادیانی ۔ جولائی ۱۹۰۷ء)

☆ سرسید احمد اورمرزا قادیان

اس مضمون میں ہم ان دونوں نام آوروں کی پبلک زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ پبلک زندگی سے ہماری مراد فن تصنیف ہے جس کی وجہ سے ان دونوں نام آوروں کو نام آوری نصیب ہوئی ہے ۔اسی فن میں ہم ان کا مقابلہ دکھائیں گے اوراس سے زیادہ یہ نہیں ہوگا کہ ان میں سے کسی ایک کے مذہبی خیالات کے ہم منکر یا مؤید ہوں بلکہ صرف فن تصنیف میں مقابلہ منظور ہے ۔ چنانچہ ہم پہلے فن تصنیف کی ایک مختصرسی تعریف کرتے ہیں ۔

تصنیف کے معنی ہیں واقعات صحیحہ کو جمع کر کے نتیجہ نکالنا ۔ غلطی ہو جانا اور بات ہے مگر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات صحیحہ کا پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ پس اس تعریف کے مطابق ہم ان دونوں مصنفوں کا مقابلہ دکھاتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ سرسید احمد کے مذہبی خیالات کچھ بھی ہوں مگر ان میں بڑا کمال تھا کہ واقعات کی تلاش میں بہت کوشش کرتے تھے۔ مخالف عبارت یا مخالف کے کلام کو نقل کی ضرورت ہوتی تو پوری نقل کر کے کتاب اور صفحات کا حوالہ بھی دیتے۔ چنانچہ ان کی تصنیفات تفسیر خطبات وغیرہ کے دیکھنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سرسید کی تصنیفات دیکھنے سے ان کا معتقد مخالف سے باقاعدہ مباحثہ کرنے پر قدرت پاسکتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی ایسے نہیں بلکہ مخالف کے کلام کو جہاں نقل کرتے ہیں ایسی طرح سے کرتے ہیں کہ نہ اس کا سر سالم رہتا ہے نہ پیر۔

اگر ہم اس دعوی کو یوں ہی بے حوالہ چھوڑ دیں تو ہم بھی مرزا صاحب کی طرح ہوں گے اس لئے ہم صحیح صحیح واقعات ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

مخالفین اسلام کے مقابلہ پر مرزا صاحب کے مدمقابل شروع سے آریہ سماجی رہے ہیں ہمیشہ ان کو ان سے پالا رہا، تو کیسا ضروری تھا کہ مرزا صاحب ان کے متعلق جو کچھ لکھتے باقاعدہ لکھتے مگر ناظرین دیکھ کر حیران ہوں گے کہ ایسے بڑے مخالف کے سامنے بھی مرزا صاحب دون کی لیتے ہیں۔ آریوں کی بابت آپ (شحنۂ حق۔ ص ۵۴۔ خزائن ج ۲ ص ۳۷۱ پر) لکھتے ہیں:

> براہین احمدیہ کا نام براہین احمقیہ کر کے بار بار لکھنا یہ بیدِ بے ثمر کی تہذیب ہے ان بیدوں (ویدوں) نے بجز گالیوں اور بدزبانیوں کے اور کیا سکھلایا ہے۔ جابجا اول سے آخر تک یہی شرتیاں ویدوں میں پائی جاتی ہیں کہ اے اِندر ایسا کر کہ ہمارے سارے دشمن مرجائیں ان کے بچے مرجائیں اور ہمیشہ کے لئے ان کی دولت ان کا ملک ان کی گئویں، گھوڑے زمین وغیرہ سب ہم کو مل جائے۔

دیکھئے اتنا بڑا تو دعوی ہے مگر ثبوت کہیں نہیں۔ نہ پوری عبارت نقل کی ہے نہ کسی کتاب کا بحوالہ صفحہ پتہ ہے۔ کیا ایسی تحریر کو دیکھ کر کوئی شخص مخالف سے مناظرہ کرسکتا ہے۔ جب وہ حوالہ مانگے تو قادیان جا کر لائے مگر وہاں سے لانا تو چیل کے گھونسلے سے ماس لانے سے مشکل ہے۔ یہ تو ہوا ان کا برتاؤ مخالفین اسلام سے۔ اب سنئیے کہ مخالفینِ ذات شریف سے کیا برتاؤ کرتے ہیں۔

مرزا صاحب کے برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے فتح رحمانی۔ مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے اعلاء الحق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصریح۔ قصوری مرحوم نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر گذشتہ زمانے کے ایک کاذب مہدی کی ہلاکت کا قصہ لکھا کہ محمد طاہر کی دعا سے وہ ہلاک ہوا تھا۔ اس کے بعد یوں لکھا:

یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع البحار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑہ غارت کیا تھا ویسا ہی دعا اور التجا اس فقیر قصوری کان اللّٰہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا:

فقطع دابر القوم الّذین ظلموا

و الحمد للّٰہ رب العالمین انک علی کل شئی قدیر و بالاجابۃ جدیر آمین۔ (ص ۲۷)

اس دعا کا مدعا صاف ہے کہ خداوندا، یا تو مرزا صاحب کو توبہ کی توفیق دے یا ہلاک کر مگر یہ دعوی مولوی صاحب قصوری نے اس میں نہیں کیا کہ میری زندگی ہی میں اس کو ہلاک کر۔ نہ یہ کہا ہے کہ جو جھوٹا ہو وہ پہلے مر جائے۔ بلکہ مولوی صاحب کی دعا کے الفاظ میں وہ وسعت ہے کہ جب بھی مرزا صاحب بغیر توبہ کے مریں گے ان کی دعا قبول قبول سمجھی جائے گی۔ چنانچہ پیغمبر خدا ﷺ کی دعا کا اثر مسیلمہ پر یہ ہوا تھا کہ آپ کے بعد مرا، مگر آخر کار چونکہ بے نیل و مرام مرا اس لئے دعا کی صحت میں شک نہیں۔ پس مولوی صاحب قصوری کی دعا کا مدعا یا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مریں، یا یہ کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی نے تو اتنا بھی نہیں کیا۔ اب سنئیے مرزا صاحب ان دونوں بزرگوں کی نسبت کیا لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۹؛ خزائن جلد ۱۷ ص ۳۹۴)

اس عبارت کا مدعا مولوی صاحب قصوری کی عبارت سے بالکل الگ ہے۔ اور اس محرفہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت میں یہ نہیں ہے کہ ہم (مولوی و مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا، بلکہ وہ مرزا صاحب کو کاذب قرار دے کر (بقول مرزا) بد دعا کرتے ہیں۔ لیکن ناظرین کس قدر حیران ہوں گے کہ اس کتاب (اربعین نمبر ۳ ص ۱۱۔ خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۷) پر پھر اس محرفہ عبارت میں ترمیم کی گئی ہے ۔ آپ لکھتے ہیں:

ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی (یہ ہم بھی مانتے ہیں۔ مرزائیو! یاد رکھنا کہ کوئی میعاد نہیں لگائی۔ ثناء اللہ) یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ بعد اس کے بہت جلد خدا نے اس کو موت دے دی۔ دیکھو کیسی صفائی سے فیصلہ ہو گیا۔

اس عبارت میں کیسی صفائی کا ہاتھ دکھایا ہے لکھتے ہیں کہ، اس نے دعا ہی یہ کی تھی ،۔ حالانکہ اس کو اس دعا کی خبر تک نہ ہو گی۔ بھلا ایسی دعا وہ کیسے کر سکتا تھا۔ کیا اسے معلوم نہ تھا کہ آنحضرت ﷺ باوجود سچے نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال کر گئے ... مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔ کیا کسی اہل علم کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ اس قسم کی دعا کرے ۔ مگر چونکہ دونوں مولوی صاحبان انتقال کر گئے اس لئے مرزا صاحب کو ایک موقع بات بنانے کا مل گیا۔ بس انہوں نے جھٹ سے اپنے مریدوں کی عقلوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی بلکہ کر ہی لیا اور اپنے دل میں یقین کر لیا کہ کسی کو کیا ضرورت ہے اتنی تحقیقات کرے گا کہ اصل کتاب میں کیا ہے۔ مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ امرتسر سے مرقع نکلنے والا ہے۔ اور سنیئے ایک مقام پر آپ اسی عبارت کو یوں لکھتے ہیں:

غلام دستگیر کی کتاب دور نہیں مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے دیکھو کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا (اشتہار انعامی پانچ سو ص ۷)

اس عبارت میں کس دلیری سے کام لیا ہے کہ لکھا ہے کہ مولوی غلام دستگیر لکھتے ہیں کہ : ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔

مرزائیو! خدارا ذرا انصاف کر کے ہم کو دکھا دو کہ مولوی غلام دستگیر نے کہاں یہ لکھا ہے:

ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔

معاذ اللہ، استغفر اللہ! کیسی خیانت مجرمانہ ہے کہ مخالف کے کلام کو بگاڑ تگاڑ کر مسخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت بنا کر پیش کیا جائے۔ پھر اس خیانت مجرمانہ کو معجزہ قرار دیا جائے۔ چہ خوش

این کرامت ولی ماچہ عجب　　　گر بہ شاشید گفت باراں شد

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب صاف صاف اور صحیح صحیح واقعات سے اپنی کامیابی نہیں جانتے جب ہی تو ایسی خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ چونکہ وہ جانتے ہیں جہ مخالف کی کتاب ہر ایک کے پاس تو ہوگی نہیں، پس جو کوئی ہماری تحریر دیکھے گا وہ لٹو ہو رہے گا۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جتنے ہمارے مریدین ہیں خیریت سے ان کو اتنی توجہ ہی نہیں کہ کسی غیر کی سچی بات کو بھی سن سکیں، اس لئے اگر کوئی مخالف ان کو اصل عبارت دکھائے گا تو ان کو اثر نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کا خوب تجربہ کیا ہے کہ عوام کا الانعام تو کیا اچھے پڑھے لکھے مولوی صاحبوں اور بابوؤں سے کہا کہ مرزا صاحب کا یہ دعوی مولوی صاحبان کی تصنیفات سے دکھا دو۔ دونوں مرحوموں کی کتابیں ان کے سامنے رکھ دیں۔ کتابوں کو ادھر ادھر الٹ کر کچھ بڑ بڑا کر چلتے بنے۔

ایک روز میرے پاس دو مرزائی آئے اور مرزا صاحب کی تعریفات میں رطب اللسان ہونے لگے۔ میں نے کہا خدا تعالی نے فرمایا تنزل علی کل افّاک اثیم یعنی جھوٹ بولنے والے الہام ربانی کے مخاطب نہیں ہو سکتے بلکہ شیطان کے ہوتے ہیں۔ اس آیت سے ایک عام اصول ملتا ہے کہ ملہم اگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ہرگز ملہم ربانی نہیں خواہ وہ کچھ ہی دکھائے۔ ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب جھوٹ بولتے ہیں۔ مرزا صاحب نے (اعجاز احمدی ص ۲۳۔ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۲ پر) میری نسبت لکھا ہے:

> مولوی ثناء اللہ دو دو آنہ کے لئے در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے۔

حالانکہ نہ میں نے کبھی کفن کے پیسے لئے، نہ وعظ پر میرا گذارہ ہے نہ وعظ گوئی میرا پیشہ۔ امرتسر اور پھر بیرون جات کے دوست و دشمن شہادت دے سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں کسی مسجد کا امام بھی نہیں پھر جو میری نسبت لکھا دو پیسہ کے کفن اور دو آنے کے وعظ پر گزارہ کرتا ہے جھوٹ نہیں تو کیا ہے؟ بتاؤ۔ مگر افسوس کہ میری تقریر ان پر یوں معلوم ہوتی تھی گویا گرم لوہے پر پانی کا چھینٹا ٹھہرتا ہی نہیں۔

اب ہم ایک مثال اس امر کی دیتے ہیں کہ مرزا صاحب جس طرح مطلب براری کے لئے مخالف کے کلام کو بگاڑ دیتے ہیں، آڑے وقت پر اپنے حق میں بھی اسی ہتھیار سے کام لیا کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔یعنی اپنے کلام کو بھی مروڑ تروڑ کر سیدھا کر دیتے ہیں۔آپ نے پادری آتھم کی بابت لکھا تھا:

۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔(جنگ مقدس۔ص ۲۱۰۔خزائن ج ۶ ص ۲۹۲)

مگر باوجود اس تصریح اور تحدید پندرہ ماہ کے اس سیدھی تحریر پر بھی مرزا صاحب نے اپنا دست شفقت یوں صاف کیا کہ اس کا مطلب یوں لکھتے ہیں:

میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا۔(اربعین نمبر۳ ص ۱۱۔خزائن ج ۱۷ص ۳۹۷)

یہی عبارت کئی جگہ لکھی ہے۔ مرزائیو! خدارا اتنا تو سوچو کہ اس عبارت میں مرزا صاحب نے جو دعوی کیا ہے کہ، یہ کہا تھا۔ اس ،کہا تھا، کا لفظ غور سے دیکھو۔پھر اصل مقام پر الفاظ پڑھو۔ دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دان مرزائی دوستو! ان عبارتوں کا مقابلہ کر کے دیکھو اور ،کہا تھا، کا مضمون سمجھ کر بتاؤ کہ کرشن جی نے یہی کہا تھا جو اس عبارت میں دعوی کیا ہے۔خدارا، اصل مقام کو جنگ مقدس صفحہ ۲۱۰ سے نکال کر سامنے رکھو اور اس عبارت کو بھی دیکھو۔ پھر بتاؤ کہ جھوٹ کے سر سینگ ہوتے ہیں۔میں یقین رکھتا ہوں کہ اس مقابلہ میں تم سمجھ جاؤ گے جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔

اور اگر تم ان دونوں مقاموں کا مطلب ایک ہی سمجھو تو ہمیں یقین نہیں کہ تم کچھ بھی سمجھ سکو۔فمال ھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً

اب ہم تم سے ایک سوال کرتے ہیں کہ اگر آتھم والی پیش گوئی کا یہی مطلب تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا اور اس کی میعاد پندرہ ماہ کوئی نہ تھی ،تو پندرہ ماہ کے ختم ہونے پر تم پر حشر کیوں قائم ہوا تھا۔کیوں سعدی لدھیانوی مرحوم نے مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی　　نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

کیوں مرزا صاحب نے اس وقت یہ عذر نہ کیا کہ ابھی تو میں زندہ ہوں۔پھر پیش گوئی کا کذب کیسے؟ کیوں نہ یہ کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ میری زندگی میں مرے گا۔جب تک میں زندہ ہوں پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوسکتی۔کیوں یہ عذر نہ کیا، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ آتھم دل سے رجوع کر گیا۔ جس کی تفسیر بھی خیریت سے یہ کی کہ دل میں ڈر گیا۔پھر اس ڈرنے کے یہ معنی بتائے کہ امرتسر سے فیروز پور جا رہا۔واہ سبحان اللہ۔کوہ کندن وکاہ برآوردن ،اسے ہی کہتے ہیں۔

ان تمثیلات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سرسید احمد مذہبی اعتقادات کے لحاظ سے خواہ کچھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہوں، فن تصنیف میں وہ امانت دار اور دیانت دار تھے۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب قادیانی مذہبی اعتقادات سے قطع نظر فن تصنیف میں بھی اعلیٰ درجہ کے خائن تھے۔ مخالف کے کلام کو صحیح نقل نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ بوقت ضرورت اپنے کلام کو بھی بگاڑ دیتے تھے۔ ان کی غرض یہ نہیں ہوتی تھی کہ ناظرین کو صحیح صحیح واقعات سنائیں اور پہنچائیں بلکہ ان کی غرض صرف خودغرضی ہوتی تھی۔ سو جس طرح سے بن پڑے حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ناظرین اس بحث میں نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تحریر میں کوئی واقعہ دیکھیں تو جب تک تحقیق نہ ہو تصدیق کرنے کے قابل نہیں

مرزائیو! یہ نہ سمجھو کہ اس تحریر کا لکھنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھو کہ لکھا کیا ہے۔ پس ان واقعات کو غور سے دیکھو اور نتیجہ پاؤ۔

اس ساری تحریر کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ جب مرزا صاحب واقعات صحیحہ میں کذب بیانی کرتے تھے تو ان کی نبوت اور رسالت کا کیا حکم ہے۔ یہ کہ رسول قادیانی کی رسالت بطالت ہے، بطالت ہے، بطالت۔ (مرقع قادیانی۔ اگست ۱۹۰۷ء)

☆ قادیانی الہامات کی کیفیت

ہم کئی دفعہ اس مشکل کو حل کر کے مرزا صاحب کے مخالفین کا منہ بند کر چکے ہیں جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو الہام نہیں ہوتے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہوتے ہیں مگر کس کیفیت سے؟ اس کیفیت سے کہ آپ کو جس بات کا خیال لگا رہتا ہے اس کی نسبت جو ایک واہمہ گزرتا ہے وہ الہام ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دوسرے لوگ اس کو خیالِ خام یا بلی کو چھیچھڑوں کا خواب کہیں مگر (لا مناقشة فی الاصطلاح) اصطلاح پر اعتراض نہیں۔ مرزا صاحب کی اصطلاح میں یہی الہام ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال سنیئے۔ قادیانی اخباروں نے ایک نئی بے پر کی اڑائی ہے۔ لکھتے ہیں:

> ۴ جولائی ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت ام المؤمنین (زوجہ مرزا) بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہل بیت واقارب وخدام و اہل بیت حضرت مولوی نورالدین صاحب قریباً اٹھارہ کس بہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب (خسر مرزا) پانچ چھ روز کے واسطے بغرض تبدیلی ہوا، لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم (اڈیٹر بدر) نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا کہ اس قافلہ کے واسطے ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزور کئے جائیں تا کہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوالی جائے۔ وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا اور اس میں تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۴ جولائی کی صبح کو یہاں سے روانگی ہوئی۔ اسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) نے مسجد مبارک میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جب کہ عاجز راقم بھی پاس ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ، آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شائد امرتسر پہنچ گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن امان سے لاہور پہنچ جائیں۔ تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور میں اس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے۔ اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے۔ پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی اور اس بارے میں الہام ہوا۔ خیر لهم خیر لهم۔ یعنی ان کے لئے بہتر ہے ان کے لئے بہتر ہے۔ بعد اس کے اسی نظارہ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے۔ فقط

یہ الہام سنا کر حضرت اقدس (مرزا) حسب معمول اندر تشریف لے گئے اور اس کے سننے میں اس وقت تمام جماعت، جو نماز کے لئے آئی ہوئی تھی، شامل تھی۔ خلیفہ رشید الدین صاحب شیخ علی محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے۔ حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اسی مسجد میں پھر یہ سب لوگوں کو اسی وقت سنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے انہوں نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سنی تھی۔ غرض اس الہام اور خواب کی جب اچھی طرح اشاعت ہوگئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا اس کی زبانی معلوم ہوا کہ عین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کے واسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا کیونکہ لاہور سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی الگ گاڑی اس مطلب کے واسطے نہ پہنچ سکی تھی۔ اوراس سبب سے تشویش ہوئی۔ اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا۔ مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر چلے گئے۔

اس کے بعد حضرت اقدس (مرزا) نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہو گیا ہے مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہیں۔ یعنی اول چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے۔ ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خیر لھم خیر لھم اس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ دو ایسی چیزیں دکھلائی گئیں کہ علم تعبیر کی رو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لھم خیرلھم۔ یہ میرا خیال ہے خدا تعالی ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے۔ آمین (اخبار بدر۔ ج ۶ نمبر ۲۸ ص ۴، ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء۔ تذکرہ طبع سوم ص ۷۲۱۔ ۷۲۲)

اس ساری تقریر کو بغور پڑھنے سے مرزا صاحب کی وحی کی حقیقت صاف کھل جاتی ہے کہ آپ ان خیالات کا نام الہام اور وحی تجویز فرماتے ہیں جو عموماً تفکر کے موقع پر ہر ایک انسان کو سوجھا کرتے ہیں۔ بس اب تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مولوی عالم مرزا صاحب کے ایسے الہامات کی تکذیب کرے۔ ہر کہ شک آرد ...گردد۔

☆ قادیانی تحریروں میں اختلاف

نبوت کے متعلق:

۱۔ دیکھو آسمانی فیصلہ (خزائن ج ۴ ص ۳۱۳) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں،

اور پھر دیکھو ازالہ اوہام۔ ص ۵۳۳ (خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) میں لکھتے ہیں:

خدائے تعالی نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

اے مرزائیو! اسلام سے خارج کون ہوا؟ خود بدولت ہیں یا کوئی اور؟

۲۔ دیکھو ازالہ اوہام ص ۷۸ (خزائن ج ۳ ص ۱۸۵) میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من نیستم رسول و نیا وردہ ام کتاب

اور پھر دیکھو دافع البلاء ص ۱۱ (خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) میں لکھتے ہیں :

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

۳۔ ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۱ (خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) میں تحریر کرتے ہیں :

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبریل ملتا ہے۔ اور باب نزول جبریل بپیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔

اور پھر دیکھو (اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۸ ص ۹ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء) میں لکھتے ہیں :

خدائے رحیم وقدوس نے مجھے وحی کی انّی انا الرّحمن دا فع ا لاذی۔ اور پھر وحی ہوئی، انّی لا یخا ف لدی المر سلو ن۔ (تذکرہ ص ۴۰۶ طبع ۳)۔

اے مرزائیو! اب نیا سلسلہ وحی کا کون جاری کر رہا ہے؟ خود بدولت یا کوئی اور؟

۴۔ اور دیکھو (آسمانی فیصلہ ص ۲۵۔ خزائن ج ۴ ص ۳۳۵) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں :

اے لوگو! دشمن قرآن مت بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔

اور دیکھو (دافع البلاء ص ۵۔ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵) میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں :

خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی عبارت یہ ہے: انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقو م حتی بغیّروا ما با نفسھم انّہ آ وی القر یۃ۔ یعنی خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کر لیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول کو مان نہ لیں۔

مرزائیو! تمہیں ایمان سے کہو کہ اپنے قول کے خلاف خاتم النبیین ﷺ کے بعد وحی اور نبوت کا نیا سلسلہ کون جاری کر رہا ہے اور خدا سے کون بے خوف ہو رہا ہے؟

کشتی نوح میں مرزا غلام احمد کے چار جھوٹ :

کشتی نوح۔ ص ۵ (خزائن ج ۱۹ ص ۵) میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں :

اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔

اسی صفحہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

مسیح موعود کے وقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی کتابوں میں موجود ہے (زکریا۔ باب ۱۴ آیت ۱۲۔ انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۸۔ مکاشفات باب ۲۲۔ آیت ۸)

پہلا جھوٹ۔ قرآن شریف میں یہ کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی اگر کوئی مرزائی قرآن شریف میں دکھادے تو مرزا صاحب کا کہنا سچا ورنہ کہنا چاہیے لعنت اللّٰہ علی الکاذبین

دوسرا جھوٹ۔ کتاب ذکریا نبی کے باب ۱۴، میں یہ ہرگز نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ اس میں تو ان لوگوں پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھ آئیں گے وھو ہذا۔

اور وہ مری کہ جس سے خداوند ساری قوموں کو جو لڑنے کو یروشلم پر چڑھ آویں گے مارے گا۔ سو یہ ان کا گوشت جس وقت وے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے فنا ہو جائیگا

The Lord will bring a terrible disease on all the nations that make war on Jerusalem. Their flesh will rot away while they are still alive, their eyes and their tongues will rot away.(Zechariah14:12)

ڈبل جھوٹ۔ انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۸ میں یہ نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ اس کے برعکس اس میں لکھا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئیں گے تب مری پڑے گی اور بھونچال آویں گے۔ دیکھو غور سے انجیل متی باب ۲۴:

آیت ۳۔ جب وہ زیتون کے پہاڑوں پر بیٹھا تھا۔ اس کے شاگرد الگ اس کے پاس آئے اور بولے کہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے آخر کا نشان کیا ہے۔ ۴۔ اور یسوع نے جواب دے کے انہیں کہا خبردار ہو کہ کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ ۵۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ ۶۔ اور پھر تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے خبردار گھبراؤ مت۔ کیونکہ ان سب باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔ پر اب تک آخر نہیں۔ ۷۔ کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت، بادشاہت پر چڑھیں گے۔ اور کال اور وبائیں اور جگہ جگہ زلزلے ہوں گے ۔ ۸۔ پھر یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ تب اگر کوئی کہے دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں تو یقین مت لاؤ۔ ۲۴۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے اور بڑے نشان اور کرامتیں دکھاویں گے۔ یہاں تک کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ ۲۵۔ دیکھو میں تمہیں پہلے کہہ چکا ہوں۔ ۲۶۔ پس اگر وے تمہیں کہیں دیکھو وہ جنگل میں ہے تو باہر مت جاؤ۔ دیکھو وہ کوٹھڑی میں ہے تو مت باور کرو۔ ۲۷۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندھتی ہے اور پچھّم تک چمکتی ہے ویسے ہی انسان کے بیٹے کا آنا ہوگا۔

As Jesus sat on the Mount of Olives, the deciples came to him in private. "Tell us when all this will be," they asked, "and what will happen to show that it is the time for your coming and the end of the age.

Jesus answered, "Be on your guard, and do not let anyone deceive you. Many men, claiming to speak for me, will come and say, "I am the Messiah!' and they will deceive many people. You are going to hear noise of battles close by and the news of battles far away; but do not be troubled. such things must happen, but they do not mean that the end has come. Countries will fight each other, kingdoms will attack one another. There will be famines and earthquakes everywhere. All these things are like the first pains of childbirth....

Then, if anyone says to you, 'Look, here is the Messiah!' or 'There he is!- do not believe it. For false Messiahs and false prophets will appear; they will perform great miracles and wonders in order to deceive even God's chosen people, if possible. Listen! I have told you this before the time comes.

Or, if people should tell you, Look, he is out in the desert!' don't go there; or if they say, 'Look, he is hiding here!' - don't believe it. For the Son of Man will come like the lightninig which flashes across the whole sky fom the east to the west. (Matthew 24:3-8; 23-27)

اے مرزائیو! ایمان سے کہو کہ انجیل متی میں طاعون اور زلزلوں کا ہونا مسیح موعود صادق کی علامت ہے یا مسیح کاذب کی؟

چوتھا جھوٹ۔ مکاشفات یوحنا باب ۲۲ آیت ۸ میں یہ ہرگز نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت میں طاعون پڑے گی۔ دیکھو وہ آیت یوں ہے:

اور میں (یوحنا) نے ان چیزوں کو دیکھا اور سنا۔ اور جب میں نے دیکھا اور سنا تھا تب اس فرشتے کے پاؤں پر جس نے مجھے یہ چیزیں دکھائیں سجدہ کرنے کو گرا۔

I, John, have heard and seen all these things. And when, I finished hearing and seeing them, I fell down at the feet of the angel who had shown me these things, and I was about to worship him.

(Revelations 22:8)

اے مرزائیو! تمہیں خدا سے ڈر کھو سچ ہی کہو کہ طاعون اور زلزلے مسیح موعود کی علامات ہیں یا مسیح کاذب کی؟ کیا تم میں سے کوئی حق کا طالب یا راست گو یا صاحب تحقیق بھی ہے یا سب اندھوں کی طرح ہیں کہ جو کچھ مرزا صاحب نے لکھ دیا یا جو کہہ دیا وہی سچ ہے۔

افسوس ہے ایسے شخصوں کی عقل اور حالت پر جو حق اور باطل میں دیدہ دانستہ تمیز نہیں کرتے۔ اور ڈبل افسوس ہے ایسے لوگوں کی دلیری پر جو دیدہ دانستہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے جھوٹ تحریر کریں۔ جیسے کہ مرزا صاحب نے کشتی نوح میں لکھ دیا کہ قرآن شریف میں اور ذکریا نبی کی کتاب ۱۴: ۱۲، اور انجیل متی ۲۴: ۸، اور مکاشفات ۲۲: ۸ میں لکھا ہے کہ مسیح کے وقت میں طاعون پڑے گی حالانکہ ایسا کہیں نہیں لکھا۔ بلکہ انجیل متی میں تو صاف لکھا ہوا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے تب طاعون پڑے گی اور زلزلے آویں گے۔ پس بشہادت انجیل متی صاف صاف آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی باطلہ کے باعث طاعون پڑی اور زلزلے آئے ہیں۔

☆ چیستان مرزا قادیان (۱)

(اور اس کے حل کرنے پر مرزا صاحب کو پانچ سو روپیہ انعام)

آج ہم یہ انعامی مضمون چیستان مرزا لکھتے ہیں (یہ مضمون دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع میں نکلا) اور مرزا صاحب کو ایک مہینے کی مہلت دیتے ہیں۔ پس ہمارے مرزائی دوست جو مدتوں سے ہم پر خفا ہیں اس چیستان مرزا کو حل کرا کر ہم سے اپنی کشیدگی کا نعم البدل (پانچ سو روپیہ) پائیں۔ پس اب غور سے سنتے جائیں۔

مرزا صاحب ازالہ اوہام میں علامات مسیح کے شمار میں لکھتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازانجملہ ایک یہ کہ ضرور تھا کہ آنے والہ ابن مریم الف ششم کے آخر میں پیدا ہوتا کیونکہ ظلمت عامہ اور تامہ کے عام طور پر پھیلنے کی وجہ سے اور حقیقت انسانیہ پر ایک فنا طاری ہونے کے باعث سے وہ روحانی طور پر ابوالبشر یعنی آدم کی صورت پر پیدا ہونے والا ہے اور بڑی علامات اور نشان اس کے وقت ظہور کے انجیل اور فرقان میں یہ لکھے ہیں کہ اس سے پہلے عالم کون میں روحانی طور پر ایک فساد پیدا ہوجائے گا۔ آسمانی نور کی جگہ دخان لے لے گا اور ایک عالم پر دخان کی تاریکی چھا جائے گی۔ ستارے گر جائیں گے زمین پر ایک سخت زلزلہ آ جائے گا۔ مرد جو حقیقت کے طالب ہوتے ہیں تھوڑے رہ جائیں گے اور دنیا میں کثرت سے عورتیں پھیل جائیں گی یعنی سفلی لذات کے طالب بہت ہوجائیں گے۔ جو سفلی خزائن اور دفائن کو زمین سے باہر نکالیں گے مگر آسمانی خزائن سے بے بہرہ ہوجائیں گے۔ تب وہ آدم جس کا دوسرا نام ابن مریم بھی ہے بغیر وسیلہ ہاتھوں کے پیدا کیا جائے گا۔ اسی کی طرف وہ الہام اشارہ کرتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہوچکا ہے اور وہ یہ ہے اردت ان استخلف فخلقت آدم ۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ آدم اور ابن مریم درحقیقت ایک ہی مفہوم پر مشتمل ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ آدم کا لفظ قحط الرجال کے موقع پر ایک دلالت تامہ رکھتا ہے اور ابن مریم کا لفظ دلالت ناقصہ مگر دونوں لفظوں کے استعمال سے حضرت باری کا مدعا اور مراد ایک ہی ہے۔ اسی کی طرف اس الہام کا بھی اشارہ ہے جو براہین میں درج ہے اور وہ یہ ہے: انّ السماوات والارض کانتا رتقاً ففتقنا هما کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف۔ یعنی زمین و آسمان بند تھے اور حقائق و معارف پوشیدہ ہو گئے تھے سو ہم نے ان کو اس شخص کے بھیجنے سے کھول دیا۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ اب جب کہ اس تمام تقریر سے ظاہر ہوا ضرور ہے کہ آخرالخلفاء آدم کے نام پر آتا اور ظاہر ہے کہ آدم کے ظہور کا وقت دور ششم کے قریب عصر ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ اور توریت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک منصف کو ماننا پڑے گا کہ وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۹۳۔۶۹۵ ؛ خزائن۔ ج ۳ ص ۴۷۴۔۴۷۵)

اس عبارت کا خلاصہ دو حرفہ ہے کہ مرزا صاحب دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار کے خاتمہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب آنے کے مدعی ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ دنیا کی عمر کی بابت مرزا صاحب نے کیا لکھا ہے۔ شکر ہے کہ اس بات کا جواب مرزا صاحب کے ازالہ اوہام ہی سے ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن کریم کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا ۔مثلاً یہ جو اس عاجز پر کھلا ہے کہ ابتدائے خلقت آدم سے جس قدر آنحضرت ﷺ کے زمانہ بعثت تک مدت گذری تھی وہ تمام مدت سورۃ العصر کے اعداد حروف میں بحساب قمری مندرج ہے یعنی چار ہزار سات سو چالیس ۔ اب بتاؤ کہ یہ دقائق قرآنیہ جس میں قرآن کریم کا اعجاز نمایاں ہے کس تفسیر میں لکھے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۱۱۔۳۱۳؛ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸۔۲۵۹)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا کی عمر (بقول مرزا) چار ہزار سات سو چالیس تھی۔ بہت خوب! اچھا ان میں تیرہ سال اقامت مکہ ملائے جائیں جو قبل از ہجرت تھے تو ۴۷۵۳ سال ہوئے ۔ چھ ہزار پورے کرنے کے لئے ان میں ۱۲۴۵ سال ملانے کی ضرورت ہے۔ پس سنہ ۱۲۴۵ھ کو دنیا کی عمر (بقول مرزا جی) چھ ہزار پوری ہوگئی، جس کو آج ۱۳۲۵ھ میں ۸۰ سال ہوئے ہیں۔ بہت خوب!

آیئے اب ہم اس مرحلے کو بھی طے کریں کہ مرزا صاحب جس سنہ میں مامور یا رسول ہو کر تشریف لائے ہیں۔ آپ اپنے ازالہ میں خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہیں، فرماتے ہیں:

چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو آیت بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ نام ہے غلام احمد قادیانی ۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں ۔ اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ بعض اسرار اعداد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ دیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال ہے جو سورہ العصر کے حروف میں ہے کہ انہی میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۵۔۱۸۶؛ خزائن ج ۳ ص ۱۸۹۔۱۹۰)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب ۱۳۰۰ھ خاتمہ پر تشریف لاویں، تو صاف ثابت ہوا کہ آپ چھٹے ہزار کو جو بارہ سو پینتالیس ہجری میں پورا ہو چکا تھا ختم کر کے ساتویں ہزار کے شروع سے ۵۳ سال بعد آئے ہیں۔

بہت خوب! چنانچہ یہی مضمون کھلے لفظوں میں آپ کو تسلیم ہے۔ آپ رسالہ دافع البلاء میں لکھتے ہیں:

طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک ہی سبب ہے اور وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا جو تمام نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے اور لوگوں نے نہ صرف انکار بلکہ خدا کے اس مسیح کو گالیاں دیں۔ کافر کہا اور قتل کرنا چاہا۔ (دافع البلاء۔ص ۱۲؛ خزائن ج ۱۸ ص ۱۳۲)

اس عبارت میں مرزا جی نے صاف صاف اور کھلے لفظوں میں تسلیم بلکہ تبلیغ کیا ہے کہ میں ساتویں ہزار میں آیا ہوں حالانکہ آپکو ۱۱۰۰ھ میں آنا چاہیے تھا کیونکہ عصر کے بعد بھی تو دن کا کچھ حصہ ہوتا ہے جو سارے دن کے پانچویں حصے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ سارا دن جب ایک ہزار سال کا ہوا تو پانچواں حصہ دوسو سال کا ہوگا۔ پس آپ کو ۱۱۰۰ھ کے نصف میں آنا چاہیے تھا مگر آپ بہت لیٹ ہوکر پورے ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر تشریف لائے یہاں تک کہ ٹرین بھی چلی گئی۔ یہی لیٹ (تاخیر) آپ کی عدم صداقت کی دلیل ہے۔

مرزا صاحب کی چالاکی اور ہشیاری کی تو ہم داد دیتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ   شنیدہ کے بود مانند دیدہ

آپ نے دیکھا کہ صرف غلام احمد کے اعداد ۱۱۲۴ ہوتے ہیں، یہ تو بہت کم ہیں، اس لئے جھٹ سے اپنے نام میں اپنے قصبہ کی نسبت کو بھی داخل کر کے پورا نام غلام احمد قادیانی بنایا۔ پھر کس لطافت سے لکھتے ہیں کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں۔ واہ سبحان اللہ ایسا سچا الہام کہ نام میں مقامی نسبت کو بھی داخل کر کے کھچڑی بنایا گیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے الہام کو کون جھوٹا کہے۔ مگر پھر بھی لوگ ایسے کے ویسے ہیں کہ ایسے الہام پر بھی ایمان نہیں لاتے۔ سچ ہے؟ ایں کرامت ولی ما چہ عجب گربہ باشید وگفت باراں شد

☆ چیستان مرزا (نمبر۲)

ہمارے مرزا صاحب کو جو باریک باریک نکات سوجھتے تھے شاید ہی کسی کو سوجھتے ہوں گے۔ ماشاء اللہ آپ کی ذہانت اس مشہور ذہین سے بھی بڑھی ہوئی ہے جس نے تیلی کا کوہلو دیکھ کر بہت غور وفکر کے بعد یہ نتیجہ نکالا تھا کہ یہ آسمانی لوگوں کی سرمہ دانی ہے۔ واہ سبحان اللہ یہ کیا کمال تھا۔ ہمارے مرزا جی میں اس سے بھی زیادہ کمالات ہیں آپ خیر سے کل انبیاء کے ہم نام اور ہم رتبہ ہیں بلکہ کل انبیاء کے اوصاف کمال کے جامع۔ چنانچہ آپ کے خلیفہ حکیم نورالدین لکھتے ہیں:

> میں نے اس مضمون کو قبل از عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات وخوارق کا انکار۔ یہ لوگ اسی ایک مد میں ان ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم ﷺ سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل ودماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلاء ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا اس کو ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جائے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء کے اور ہمارے نبی ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کیلئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیم اور موسی کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے۔ کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے۔ (رسالہ، نورالدین۔ ص ۱۲۰)

حضرت عیسیٰؑ سے تو آپ کو مشابہت کا دیرینہ دعوی ہے مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ آپ باوا آدم بھی ہیں، یعنی آپ کا نام ملاء اعلی میں آدم ثانی بھی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا آدم ثانی ہونا بڑے شدومد سے ثابت کیا ہے۔ غور سے سنئے آپ فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو یہ زمانہ جو آخر الزمان ہے اس زمانہ میں خدا تعالی نے ایک شخص کو حضرت آدم کے قدم پر پیدا کیا جو یہی راقم ہے۔ اور اس کا نام بھی آدم رکھا جیسا کہ مندرجہ بالا الہامات سے ظاہر ہے اور پہلے آدم کی طرح خدا نے اس آدم کو بھی زمین کے حقیقی انسانوں سے خالی ہونے کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں جلالی اور جمالی سے پیدا کر کے اس میں اپنی روح پھونکی، کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کی رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا۔ یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام:

یا آدم اسکن انت و زوجک الجنّۃ

میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالی سے الہام پا کر یہ پیش گوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے اپنی جسمانی خلقت کی رو سے جوڑا پیدا ہوگا یعنی آدم صفی اللہ کی طرح مذکر اور مؤنث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم اولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا، سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال وتمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو، یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔

اب یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیش گوئی کے مطابق بھی ہوئی، یعنی میں توام (جڑواں) پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہوگئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالی نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے، منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم کی پیدائش

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ مہدی آخری جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا، خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا، جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی تھی ۔ اور وہ ان علوم واسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا تھا۔ اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پر پیدا ہوگا یعنی مذکر اور مونث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مونث بھی پیدا ہوئی تھی، یعنی حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتداء میں جوڑا پیدا کیا مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔ یعنی چونکہ ہر ایک وجود سلسلہ بروزات میں دور کرتا رہتا ہے اور آخری بروز اس کا بہ نسبت درمیانی بروزات کے اتم اور اکمل ہوتا ہے۔ اس لئے حکمت الٰہیہ نے تقاضا کیا کہ وہ شخص جو آدم صفی اللہ کا آخری بروز ہے وہ اسکے واقعات سے اشد مناسبت پیدا کرے۔ سو آدم کا ذاتی واقعہ یہ ہے کہ خدا نے آدم کے ساتھ حوا کو بھی پیدا کیا سو یہی واقعہ بروز اتم کے مقام میں آخری آدم کو بھی پیش آیا کہ اس کے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا کی گئی۔ اور اسی آخری آدم کا نام عیسیٰ بھی رکھا گیا، تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت عیسیٰ کو بھی آدم صفی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی لیکن آخری آدم جو بروزی طور پر عیسیٰ بھی ہے، آدم صفی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے کیونکہ آدم صفی اللہ کیلئے جس قدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ سے اس کو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الٰہی کے یہی معنی ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کئی بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسی بھی تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل اور اتم ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۵۶۔۱۵۷؛ خزائن۔ج ۱۵ص ۴۷۶۔۴۸۱)

یہ ایسی پرزور دلیل ہے کہ کوئی جواب نہ دے سکے مگر افسوس ہے مخالفت نے مخالفوں کے دانت ایسے تیز کر رکھے ہیں کہ ایسی صاف اور شستہ تقریر پر بھی اعتراض کرتے ہیں مثلاً یہ کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت آدم اور حوا، توام (جوڑے) پیدا ہوئے تھے۔ یہ دعوی محض بے ثبوت ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کے صریح خلاف ہے۔قرآن شریف میں صاف مذکور ہے خلق منها زوجها(خدا نے آدم کی بیوی اس میں سے یا اس کی جنس سے پیدا کی) ان دونوں توجیہوں کو تو الفاظ قرآنی برداشت کر سکتے ہیں مگر آپ نے جو فرمایا ہے کہ آدم اور حوا، توام (جوڑے) پیدا ہوئے تھے یہ محض گپ ہے۔ (مرزائیو! کیا کہتے ہو؟)

اسی ضمن میں مرزا صاحب نے حضرت شیخ اکبر ابن العربی کا قول بھی نقل کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اس پیش گوئی کو شیخ محی الدین ابن العربی نے فصوص الحکم میں فص شیث میں لکھا ہے اور دراصل یہ پیش گوئی فص آدم میں رکھنے کے لائق تھی مگر انہوں نے شیث کو الولد سر لا بیه کا مصداق سمجھ کر اسی فص میں اس کو لکھ دیا ہے۔ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کر دیں اور وہ یہ ہے:

و علی قدم شیث یکون آخر مولود یولد من هذا النوع الانسانی و هو حامل اسراره و لیس بعده ولد فی هذا النوع فهو خاتم الاولاد. و تولد معه اخت له فتخرج قبله و یخرج بعدها یکون رأسه عند رجلیها. و یکون مولده بالصین و لغته لغت بلده. و یسری العقم فی الرجال و النساء فیکثر النکاح من غیر ولادة .و یدعوهم الی اللّٰه فلا یجاب۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۵۸؛ خزائن ج ۱۵ص ۴۸۲)

مناسب ہے کہ اس عربی عبارت کا ترجمہ پہلے ہم ناظرین کو سنالیں تا کہ مرزا صاحب کی غلط بیانی ان کو بخوبی ذہن نشین ہو سکے۔ترجمہ یہ ہے:

حضرت شیث کے طریق پر سب سے آخر نوع انسانی کا ایک بچہ پیدا ہوگا۔پس وہ نوع انسانی کے لئے خاتم الاولاد ہوگا اس کے ساتھ اس کی ایک ہمشیرہ پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔ اس لڑکے کا سر اپنی ہمشیرہ کی دونوں ٹانگوں میں ہوگا۔ اور اس بچے کی ولادت چین میں ہوگی۔ اور اس بچے کی زبان یعنی گفتگو اسی (چینی) زبان میں ہوگی۔ اس بچے کے بعد مردوں اور عورتوں میں عقم یعنی بے اولادی عام ہو جائے گی، نکاح تو زیادہ ہوں گے مگر بغیر اولاد کے۔ وہ بچہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا مگر اس کی سنی نہ جائے (یعنی کوئی شخص اس کی ہدایت پر عمل نہ کرے گا)

اس کلام کا صاف مطلب ہے کہ قریب قیامت کے نوع انسان میں ایک بچہ چین کے ملک میں پیدا ہوگا جو بڑا ہو کر چینی زبان میں چینیوں کو وعظ کرے گا اس سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا اور اس کے بعد آہستہ آہستہ دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اب غور سے سنیئے کرشن قادیانی اس کو اپنے پر کس طرح لگاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا۔ اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے۔ اور اس کو وہ علوم و اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے۔ اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔ یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔ اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر۔ اور اس کے پیروں کے بعد بلا توقف اس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی) ۔ اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے کہ اس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھ کا عارضہ سرایت کرے گا۔ نکاح بہت ہوگا یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رکیں گے مگر کوئی صالح بندہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا مگر وہ قبول نہیں کریں گے (آپ کے تو لاکھوں مرید ہیں، آپ پر کس طرح صادق آ سکتا ہے۔ ثناء اللہ)

اور اس عبارت کے شارح نے جو کچھ اس کی شرح میں لکھا ہے وہ یہ ہے:

پہلا مولود جو آدم کو بخشا گیا وہ شیث ہے اور ایک لڑکی بھی تھی جو شیث کے ساتھ بعد اس کے پیدا ہوئی۔ پس خدا نے چاہا کہ وہ نسبت جو اول اور آخر میں ہوتی ہے وہ نوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان میں متحقق کرے اس لئے اس نے ابتداء سے مقدر کر رکھا تھا کہ طرز ولادت پسر آخری، پسر اول سے مشابہت رکھے۔ پس پسر آخر جو خاتم الخلفاء تھا اور بموجب اس پیش گوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقاء مغرب میں لکھی ہے وہ خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء عجم میں سے پیدا ہونے والا تھا نہ عرب سے۔ اور وہ حضرت شیث کے علوم کا حامل تھا۔ اور پیش گوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے۔ اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔

(تریاق القلوب ص ۱۵۸۔۱۵۹؛ خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۲۔۴۸۳)

مرزائیو! ایمان سے کہنا عربی عبارت سامنے رکھ کر اپنے پیر کے کمالات کو سمجھ کر کہنا۔ کیا عربی عبارت کا یہی مطلب ہے جو کرشن جی کہتے ہیں؟ بھلا اتنا تو بتلاؤ کہ یعنی در یعنی لگانے کا کرشن جی کو کیا حق ہے۔ کیا تم ایمان سے کہہ سکتے ہو کہ یکون مولدہ بالصّین کے مطابق مرزا پر یہ عبارت چسپاں ہوسکتی ہے؟ پھر اس طرفہ پر طرہ یہ کہ آپ حقیقۃ الوحی میں اسی عبارت کو ایسا صاف محرف کرتے ہیں کہ یہودیوں کے بھی کان کتر ڈالتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

شیخ محی الدین ابن العربی نے لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہوگا

(حقیقۃ الوحی ص ۲۰۱؛ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

اس کمال جرأت کو دیکھئے کہ جس عبارت کو آپ ہی نقل کرتے ہیں اسی کو دوسرے مقام پر ایسا بگاڑ دیتے ہیں۔

ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مرزا صاحب اس جگہ تو حضرت ابن العربی کا قول سند لاتے ہیں مگر تقریر وحدۃ الوجود میں انہی ابن العربی اور ان کے مذہب کی نسبت وہ بے نقط سنائی ہیں کہ الاماں۔ مگر یہاں ان کے قول کو (اور وہ بھی محرف کر کے) سنداً پیش کیا ہے۔ کیا سچ ہے:

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ہم نے مسیح موعود کو کیا دیکھ کر قبول کیا

اس عنوان سے ایک طویل مضمون قادیانی اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں نکلا ہے جو کئی ایک نمبروں میں ختم ہوا ہے۔ سارے مضمون کا خلاصہ دو فقروں میں ہے جو مرزائی راقم ہی کے الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں۔ راقم مضمون لکھتا ہے:

> اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کے دعوی کا دار و مدار آ کر آخر کار اسی مرکز پر ٹھہرتا ہے کہ یہ تمام اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے اور کہ اسلام میں یہ طاقت موجود ہے کہ اس کی پیروی کرنے سے اس کا ایک سچا پیرو وحی والہام سے مشرف کیا جا سکتا ہے۔ پس کیوں نہ ہم اس پہلو کو اختیار کریں جو اصل الاصول اور نتیجہ خیز پہلو ہے
>
> (الحکم قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء۔ ص ۷ کالم ۲)

مرزائی راقم مضمون کی یہ تقریر دو حصوں پر منقسم ہے ایک تو یہ کہ اسلام میں یہ برکت ہے۔ بہت خوب ہمیں اس سے تو بحث نہیں۔ دوسرا حصہ جو آپ کی اصل مراد ہے یہ ہے کہ مرزا صاحب اس کا زندہ نمونہ ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب خود بھی ہمیشہ اسلام کا نمونہ اپنے وجود بے جود ہی کو پیش کیا کرتے ہیں۔ (دیکھو تریاق القلوب۔ ص ۵۴؛ خزائن ج ۱۵ ص ۲۴۹)

پس اس دوسرے حصہ پر ہماری بحث ہوگی، یعنی اس امر پر کہ مرزا صاحب واقعی مورد الہام و وحی ہیں۔ لیکن اس بحث سے پہلے ہم ناظرین کو ایک خوش خبری سناتے ہیں کہ مرزائی جنگ کا صحیح نقشہ جو ہم نے آج سے سالہا سال پہلے پبلک میں پیش کیا تھا جس کو اس وقت مرزائیوں نے غلط سمجھا تھا، راقم مضمون نے اسی کو صحیح سمجھا ہے۔ وہ نقشہ ہم نے رسالہ الہامات مرزا میں لکھ دیا تھا کہ مرزائی مباحث میں زور صرف اس بات پر ہونا چاہیے کہ مرزا جی کے الہامات صحیح ہیں یا غلط؟ اس کا نتیجہ بھی یہی بتلایا تھا کہ اگر مرزا جی اپنے الہامات میں سچے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مقرب خدا ہیں۔ پھر جو کچھ وہ فرمائیں یا کسی آیت کی تفسیر کریں گے وہی صحیح ہوگی۔ اور اگر وہ اپنے الہامات میں کاذب ہیں تو گو بعض فروعی مسائل میں وہ حق بجانب ہوں یا ان کا پہلو قوی ہو تو بھی وہ مسیح موعود یا مہدی مسعود نہیں ہو سکتے۔ الحمد للہ کہ ہمارا پیش کردہ نقشہ آج مرزائی کیمپ میں بھی منظور ہو گیا۔

الحمد للہ کہ موضوع بحث تو مقرر ہو گیا، اس لئے سڑک صاف ہے۔ پس اب ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں کہ اس موضوع میں ہمارا ایک زبردست رسالہ ہے جس کا نام ہے، الہامات مرزا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے الہامات کا وہ مدلل خاکہ اڑایا ہے کہ آج تک نہ مرزا سے نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مرزائی سے اس کا جواب بن پڑا ہے۔ اس جگہ ہم بطور نمونہ مرزا جی کے الہامات کا نقشہ بتلاتے ہیں۔ غور سے سنیئے!

مرزا صاحب کی پیش گوئیاں یوں تو بقول ان کے سینکڑوں تک پہنچتی ہیں مگر وہ عموماً اسی قسم کی ہیں جو گذشتہ ایام میں اخبار جامع العلوم مراد آباد کے شوخ مزاج اڈیٹر نے ایک پنڈت جی کی نسبت کی تھیں کہ صبح اٹھتے ہی پنڈت جی کو پائخانہ نہ پیشاب کی حاجت ہو گی۔ پنڈت جی کھانا کھائیں گے تو سیدھا ان کے معدہ میں اتر جائے گا۔ غرض مرزا جی کی پیش گوئیاں بھی بہت سی اسی قسم کی ہیں۔ مگر چند ایسی بھی ہیں کہ ان کو مرزا صاحب خود بھی اپنے لئے مدار صدق و کذب جانتے اور بتلاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ان پیش گوئیوں کی فہرست مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں بتلا دیں۔ مرزا صاحب رسالہ شہادۃ القرآن میں عبداللہ آتھم، پنڈت لیکھ رام، مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی نسبت پیش گوئیوں کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

> یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت عظیم الشان ہے
>
> (شہادۃ القرآن از مرزا۔ ص ۸۰؛ خزائن ج ۶ ص ۳۷۶)

اس تحریر میں مرزا صاحب نے مرزا احمد بیگ اور ان کے داماد والی پیش گوئی کو مسلمانوں سے متعلق بتلایا ہے۔ گو ہمارا حق ہے کہ ہم سب پیش گوئیوں کی جانچ کریں لیکن چونکہ مرزا صاحب نے اس تقریر میں صرف ایک ہی پیش گوئی کو ہمارے حصہ میں دیا ہے اس لئے ہم بھی سر دست اسی ایک کو بطور نمونہ جانچتے ہیں۔

شکر ہے کہ مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کو واضح لفظوں میں بیان کیا ہوا ہے۔ آپ رسالہ کرامات الصادقین میں لکھتے ہیں:

> قال انّھا (عبارت اسی طرح ہے۔ ثناء اللہ) سیجعل ثیبة و یموت بعلھا و ابوھا الی ثلاث سنة من یوم النکاح ثمّ نردھا الیک بعد موتھما و لا یکون احد ھما من العاصمین۔ (اخیر صفحہ سرورق کرامات الصادقین۔ خزائن ج ۷ ص ۱۶۲)۔ یعنی خدا نے کہا کہ وہ عورت یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی (جس کے نکاح میں آنے کے مرزا صاحب کو الہام ہوتے تھے اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی) بیوہ ہو جائے گی اس کا خاوند اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا باپ روز نکاح سے تین سال کے اندر اندر مر جائینگے۔ پھر ہم (خدا) اس کو تیرے (مرزا کے) پاس (نکاح میں) لے آئینگے اور ان دونوں میں سے اس کی حفاظت کرنیوالا کوئی نہ ہوگا۔

اس تحریر میں مرزا صاحب نے احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت یوم نکاح سے تین سال تک بتلائی ہے۔ اب ہم کو یہ دکھانا ہے کہ اس پیش گوئی کی آخری تاریخ کیا ہے۔ شکر صد بلکہ شکر ہے کہ مرزا صاحب نے ہمیں اس امر کی تحقیق کرنے سے بھی سبک دوش کر دیا۔ آپ اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں لکھتے ہیں:

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے،

(شہادۃ القرآن۔ص ۷۹؛ خزائن ج ۶ ص ص ۳۷۵)

یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ احمد بیگ کا داماد ۲۱۔ اگست ۱۸۹۴ء کو دنیا میں نہ رہنا چاہیے تھا۔ مگر ناظرین کس حیرت سے سنیں گے کہ باوجودیکہ میعاد کو ختم ہوئے آج ۲۱ اپریل ۱۹۰۸ء۔ کو تیرہ سال سات ماہ مدت گذر چکے ہیں مگر وہ جوان آج تک زندہ سلامت ہے جس کی زیست کی خبریں سن سن کر مرزا جی اندر ہی اندر کڑھتے ہیں۔

ناظرین! یہ ہے مرزا جی کی وحی اور الہام کا نمونہ جو آپ حضرات نے دیکھ لیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ راقم مضمون مرزا جی کی بگڑی ہوئی وحی کو کیونکر سنوارتا ہے۔ لیکن وہ یاد رکھے

تروح الی العطار تبغی شبا بھا　　　و لن یصلح العطار ما افسد الدھر

(ایک بڑھیا عورت وسمہ لینے کو جا رہی تھی کہ سر کے بالوں کو سیاہ کرے ایک شوخ طبع شاعر نے اسے دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ عطار کے پاس جوانی کا ساز و سامان لینے چلی ہے۔ بھلا جو زمانے کے اثر سے خراب ہو چکا ہے اسے عطار کیا سنوارے گا)۔ یہ شعر مرزا صاحب اور اس کے ماننے والوں کے حق میں بہت مفید ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ کوئی پیش گوئی مرزا صاحب نے ایسی نہیں کی جو پیش از وقت صاف بتلائی ہو پھر اس کا وقوعہ بھی اسی طرح ہوا ہو۔ اور جن کا وقوعہ بتلایا جاتا ہے وہ ایسی گول مول ہیں کہ موم کی ناک سے بھی زیادہ نرم ہیں۔ ہم اس بات اس امر کے ثابت کرنے کے لئے بفضلہٖ تعالی کافی مصالحہ رکھتے ہیں اچھا ہوا کہ نامہ نگار مذکور نے یہ پہلو خود ہی اختیار کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر

آج کل مرزا صاحب کے کافر ہونے نہ ہونے پر بہت کچھ موشگافیاں ہو رہی ہیں مگر ہم جس طریق سے مرزا جی کا کافر ہونا ثابت کریں گے وہ سب سے آسان تر ہے اور لطف یہ ہے کہ مرزا جی کا اپنا اقرار ہے۔ مرزا جی لکھتے ہیں:

ما کان لی ان ادّعی النّبوّۃ و اخرج من الاسلام و الحق بقوم الکافرین۔ (حمامۃ البشری ص ۷۹۔ خزائن ج ۷ ص ۲۹۷) (یعنی یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں)

مرزا جی کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ دعوی نبوت اسلام سے خارج ہونے اور کافر ہونے کا موجب ہے۔ اب سنیے! مرزا جی نے نبوت کا دعوی کیا ہے یا نہیں؟ پرانے حوالے تو سب لوگوں کو معلوم ہیں کہ کس کس آن بان سے اظہار نبوت ہوتا تھا مگر آج ایک نیا حوالہ سب سے واضح تر بتلا کر مرزائیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ کیوں ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہو جو بقول خود کافر ہے۔ مرزائیو! نیچے کا حوالہ بغور سنو۔ مرزا جی کہتے ہیں:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم بغیر نئی شریعت کے رسول اور نبی ہیں .. بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔ (بدر۔ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء؛ ملفوظات۔ ج ۱۰ ص ۱۲۷)

مطلب یہ کہ مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ میں حضرات ہارونؑ، زکریاؑ، یحیؑ وغیرہ کی طرح نبی ہوں۔ بہت خوب!

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است   سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

مرزائیو! دیانتداری سے ان دونوں کلاموں کو ملا کر نتیجہ نکالو۔ تم میں سے جو ذرا منطق جانتے ہوں ان کی آسانی کے لئے ہم یہاں صغری کبری بنا کر نتیجہ بتلاتے ہیں۔ سنو:

مرزا نے دعوی نبوت کیا (صغری)۔

بقول مرزا جی دعوی نبوت کرنے والا کافر ہے (کبری)۔

نتیجہ تم خود سوچ لو کہ کون کافر ہے۔

(مرقع قادیانی، امرتسر۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قادیانی سوال، ثنائی جواب

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی میں مجھ سے ایک سوال کیا ہے جو واقعی قابل قدر ہے۔ گو مرزا صاحب ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا کرتے، مگر ہم کیوں نہ دیں؟ پس میں پہلے مرزا صاحب کے سوال کو انہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں۔ مگر اس سوال کی وجہ مرزا صاحب کو یہ پیش آئی ہے کہ ۸ فروری ۱۹۰۸ء کے اخبار اہل حدیث میں لکھا گیا تھا کہ عبدالکریم، امام مرزا کی نسبت مرزا صاحب کو کوئی ایک الہام صحت یاب ہو جانے کے ہوئے تھے، تاہم وہ مر گیا۔ اس پر مرزا صاحب نے میری نسبت غصہ ظاہر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

> یاد رہے کہ میرے نشانوں کو سن کر مولوی ثناء اللہ کی عادت ہے کہ ابوجہلی مادہ کے جوش سے انکار کے لئے کچھ حیلے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس جگہ بھی انہوں نے یہی عادت دکھلائی اور محض افتراء کے طور پر اپنے پرچہ ۸ فروری ۱۹۰۸ء میں میری نسبت یہ لکھ دیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت ان کو الہام ہوا تھا کہ وہ ضرور صحت یاب ہو جائے گا مگر آخر وہ فوت ہو گیا۔ اس افتراء کا ہم کیا جواب دیں بجز اس کے کہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتلائیں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام مذکورہ بالا شائع ہو چکا ہے تو پھر یہ الہامات مندرجہ ذیل جو اخبار الحکم اور بدر میں شائع ہو چکے ہیں کس کی نسبت تھے؟ یعنی کفن میں لپیٹا گیا۔ ۴۷ سال کی عمر انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا۔ انّ المنایا لا تطیش سہامہا یعنی موتوں کے تیر ٹل نہیں سکتے۔
>
> واضح ہو کہ یہ سب الہام مولوی عبدالکریم صاحب کی نسبت تھے۔ ہاں ایک خواب میں ان کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ اور تعبیر کی کتابیں دیکھ لو، خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے۔ کئی مرتبہ خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادتِ عمر ہوتی ہے۔ یہ حال ان مولویوں کا ہے جو بڑے دیانت دار کہلاتے ہیں جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔ ایسے جھوٹ کو خدا نے رجس سے مشابہت دی ہے۔ مگر یہ لوگ رجس سے پرہیز نہیں کرتے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۶؛ خزائن ص ۲۲ ص ۴۵۸۔۴۵۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر صد شکر کہ مرزا صاحب بھی اس اصول میں ہمارے ساتھ متفق ہوئے ہیں کہ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔ پس اب ہمیں واقعات صحیحہ سے یہ بتلانا ہے کہ جھوٹ کون بولتا ہے؟ ہمارے مرزائی دوست ہم کو صحیح صحیح واقعات پیش کرنے میں معذور سمجھیں اور یہ جانیں کہ اگر ہم ان واقعات کو پیش نہ کریں گے تو وہ کسی طرح مٹ نہ جائیں گے۔ پس وہ ٹھنڈے دل سے ان واقعات کو سنیں اور سچ جھوٹ کو بڑی متانت سے جانچیں۔ میں جانتا ہوں کہ انسان فطرۃً مجبور ہے کہ محبوب کے عیوب دیکھنے اور سننے کے وقت اس کی آنکھ اور کان بند ہو جاتے ہیں لیکن ان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر وہ نہ سنیں گے تو ان کے مخالف تو ضرور سنیں گے۔ پھر کسی موقع پر اچانک ان کے سامنے اگر وہ واقعات پیش ہو گئے تو کیا جواب دیں گے۔ اس لئے ذرہ انصاف اور حوصلہ سے سنیں۔ ہم سے جہاں تک ہو سکا ہے اس مضمون میں مرزائیوں کی دل شکنی کا بہت لحاظ رکھا ہے حتی المقدور ان الفاظ سے جن کے ہم مرزا صاحب کو مستحق جانتے ہیں کام نہیں لیا تاکہ ہمارے مرزائی دوستوں کو اصل مضمون سمجھنے میں مانع نہ ہوں۔ بہرحال بغور سنیئے۔

عبارت مرقومہ بالا میں مرزا صاحب قادیانی نے ایک تو اس سے انکار کیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کی بابت کوئی الہام صحت کا نہیں ہوا تھا۔ دوم، کفن، ۴۷ سال اور منایا والے الہامات سب مولوی عبدالکریم کے حق میں تھے۔ بس ان دو تنقیحی امور کا تردیدی ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ ناظرین، خصوصاً مرزائی دوست بغور سنیں۔

مولوی عبدالکریم کی علالت کی خبر پہلے پہل الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء میں نکلی تھی جس میں بہت بڑی تمہید کے بعد مرزا صاحب کے چند ایک الہامات درج تھے جو یہ ہیں:

> ۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبدالکریم کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ (مرزا صاحب نے) فرمایا میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رؤیا (خواب) میں دیکھا کہ مولوی نور الدین ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔ (مرزا صاحب نے) فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی (عبدالکریم) صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔
>
> (تذکرہ طبع ۳ ص ۵۵۹؛ الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

گو یہی ایک الہام معہ الہامی تفسیر کے ہمارے دعویٰ کے اثبات کے لئے کافی ہے مگر ہم اسی پر قناعت نہیں کرتے بلکہ اور بھی بہت کچھ پیش کرتے ہیں۔ ذرا غور سے سنیئے۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے الحکم میں ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ لکھا ہے :

(مرزا صاحب نے) فرمایا اللہ تعالیٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں کہ ان میں قدرت اور غیب ملا ہوا ہوتا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی کہ ان کو ظاہر کر سکے۔ فرمایا مولوی صاحب کی زیادہ علالت کے وقت میں بہت دعا کرتا تھا اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے نا امیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موت کا وقت ؟ اور ظاہر کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا۔ کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہو جائے تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس دعا میں، میں نے بہت تکلیف اٹھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غم ناک دل کو تشفی ہوئی جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے۔

(صفحہ ۳ کالم ۲۔ الحکم۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء؛ ملفوظات۔ ج ۸ ص ۷)

۹ ستمبر کا واقعہ اس سے بھی واضح تر ہے۔ اڈیٹر الحکم لکھتا ہے :

حضرت اقدس حسب معمول تشریف لے آئے اور ایک رؤیا بیان کی جو بڑی ہی مبارک اور مبشر رؤیا ہے جس کو میں نے اس مضمون کے آخر میں درج کر دیا ہے۔ فرماتے تھے کہ آج تک جس قدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے ان میں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبدالکریم کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔ اس رؤیا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے گئے ہیں تو خدا کی عجب قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آ گیا ہے و الحمد للّٰہ علی ذلک۔ غرض اس وقت تک زخم کی حالت اچھی ہے اور مولوی صاحب روبصحت ہیں۔ ضعف اور نقاہت ہے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ کئی دن سے کھایا کچھ نہیں، تھوڑی سی یخنی یا دودھ پیتے ہیں۔ بہرحال رب کریم کے حضور بہت بڑی امیدیں ہیں کہ وہ اپنے بندے کو ضائع نہ کریگا۔ جماعت کا فرض ہے کہ مولوی صاحب کیلئے خاص طور پر دعائیں کرے (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

مرزائی دوستو ! اس حوالہ کو دیکھ کر بھی تم لوگ کہہ سکتے ہو کہ تمہارے اعلیٰ حضرت کس قدر راست گو ہیں۔ واللہ سچ کہتا ہوں کہ خاکسار کو مرزا صاحب پر اتنا رحم نہیں آتا جتنا تم لوگوں کے حال پر رحم بلکہ افسوس ہوتا ہے کہ تم لوگ بے خبری میں ایسے گڑھے میں گرے ہو کہ اس سے باہر نکلنا تمہارا مشکل ہے۔ ان حضرت کی شان کو تو میں اس سے ارفع جانتا ہوں کہ ان کی نسبت میں کاذب یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذاب کا لفظ لکھوں۔ مرزا صاحب کے مباحثات کی بنیاد اب کسی معقول یا منقول پر مبنی نہیں رہی بلکہ واقعات کی تحقیق پر مبنی ہے جس میں ہر ایک عالم اور جاہل حصہ لے سکتا ہے۔

اور سنیئے ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کے الحکم میں لکھا ہے:

مرزا صاحب نے ۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کو رؤیا دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں اور کچھ باتیں کرتے ہیں ایک شخص ان کی باتیں سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں۔ فقط۔

فرمایا: ہمارا تجربہ ہے کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں تو اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے۔ آج کل چونکہ مولوی عبدالکریم کے واسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے گا۔ غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے۔ (الحکم مذکور۔ ص ۱؛ تذکرہ طبع ۳ ص ۵۲۷)۔

پھر صفحہ ۲ پر لکھا ہے:

شیخ نور احمد نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم مسجد میں کھڑے ہیں اور وعظ کرتے ہیں اور یہ آیت پڑھتے ہیں اولئک علی ھدی من ربّھم و اولئک ھم المفلحون۔ فرمایا اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے واللّٰہ اعلم (الحکم مذکور ص ۲ کالم ۲؛ ملفوظات۔ ج ۸ ص ۱۳۔۱۴)

پھر کالم نمبر ۴ پر اس سے بھی زیادہ وضاحت کی گئی ہے۔ لکھا ہے:

۲۱ ستمبر کو اعلیٰ حضرت (مرزا) مولوی (عبدالکریم) صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے اس پر الہام ہوا طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع۔ (الحکم مذکور ص ۲؛ تذکرہ طبع ۳ ص ۵۶۸؛ ملفوظات۔ ج ۸ ص ۲۸۴)۔ (یعنی ہم پر بدر چڑھا جس کا صاف مطلب ہے کہ عبدالکریم صحت یاب ہوگا)۔

مرزائی دوستو! ہمارے حوالہ جات کو دیکھ کر بتلا سکتے ہو کہ مرزا صاحب نے کوئی الہام یا خوش خبری مولوی عبدالکریم کے لئے ظاہر نہیں کی؟ اگر نہیں کی تو اوپر کی عبارات کا کیا مطلب ہے۔ کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ تم لوگ اگر محبت میں پھنس کر واقعات صحیحہ کو نہ دیکھو گے تو کیا دنیا بھی اندھی ہے۔ اور اگر ان حوالہ جات میں کوئی الہام تسلی بخش یا خوش خبری صحت بخش ہے تو پھر یہ حضرت کیوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار کرتے ہیں ، جو حقیقۃ الوحی میں ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہمارے ایک مخلص دوست یعنی مولوی عبدالکریم اسی بیماری کاربنگل یعنی سرطان سے فوت ہو گئے ۔ ان کے لئے بھی میں نے دعا کی تھی مگر ایک بھی الہام ان کے لئے تسلی بخش نہ تھا ۔ (حقیقۃ الوحی ۔ ص ۳۲۶ ؛ خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۹)

مرزائیو ! کیا تم حوصلہ کر سکتے ہو کہ آن حضرت (مرزا) یا ان کے خلیفہ سے دریافت کرو کہ جھوٹ بولنا نجس کھانے کے برابر ہے یا کم و بیش ؟ اور یہ کہ قادیانی اصطلاح میں جھوٹ بولنا لازمہ نبوت ہے یا منافی نبوت ؟

ہم نے تو اپنے دعوی کا کافی ثبوت دے دیا ہے کہ مولوی عبدالکریم کی بابت صحت کے الہام تھے یہاں تک کہ مرزا صاحب کو خود اقرار ہے کہ خدا نے مولوی عبدالکریم کا نام بھی لے دیا ہے ۔ پھر اس سے زیادہ ثبوت کیا ہو سکتا ہے ۔ اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

رہا دوسرا حصہ کہ کفن میں لپیٹا گیا ۴۷ سال کی عمر وغیرہ ، سو اس کے متعلق بھی ہم اصل اور صحیح واقعات پیش کر دیتے ہیں ۔ خدا کے فضل سے ہمارے پاس کافی سامان ہے اس لئے ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے پاس سے کچھ جواب دیں ۔ پس بغور سنئے ۔ الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں یہ الہامات درج ہیں جو معہ تفسیر مرزائی کے ہم نقل کرتے ہیں ۔ لکھا ہے ۔

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ سینتالیس سال کی عمر ۔ انّا للّٰه و انّا الیه راجعون ۔ اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے انّا للّٰه و انّا الیه راجعون ۔ فرمایا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون سے پہلے ہی اطلاع دی جاتی ہے

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ؛ تذکرہ ۔ طبع ۳ ۔ ص ۵۶۶ ۔ ۵۶۷)

۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ انّ المنایا لا تطیش سهامها ۔ کفن میں لپیٹا ہوا ۔ فرمایا معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں ۔ (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ؛ تذکرہ ۔ ص ۵۶۴)

مرزائیو ! اعلیٰ حضرت کے کرشمے خوب غور سے دیکھو ، کیا فرما رہے ہیں ۔ مذکورہ بالا عبارت میں ۴۷ سال والے الہام کی تشریح تو خود مرزا صاحب نے آپ ہی کر دی کہ کسی تائب شخص کے حق میں ہے باقی دو کی بابت خود اقرار ہے کہ معلوم نہیں کہ یہ کسکے حق میں ہیں ۔ البتہ ایک الہام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہ گیا کہ، اس نے اچھا ہونا ہی نہیں، ۔ سو اس کا کہیں حوالہ نہیں دیا کہ کس زمانے کا ہے اور کب شائع کیا تھا اور اس کا اشارہ کس طرف تھا۔ خدارا اتنا تو سوچو کہ ایک طرف تو مرزا جی کہتے ہیں:

آج تک جس قدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے ان میں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبدالکریم کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء؛ تذکرہ طبع ۳ ص ۵۶۳)

پھر ساتھ ہی اس کے یہ الہام ہوا کہ:

اس نے اچھا ہونا ہی نہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۶؛ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۸)

تو کیا تم سمجھتے نہیں کہ ایک ہی واقعہ کی نسبت دو متضاد الہام کیا بتلا رہے ہیں۔ معلوم نہ ہو تو قرآن مجید کا عام اصول دیکھو کیا ہے؟ غور سے سنو! لو کان من عند غیر اللّٰہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیرا (النساء:۸۲) مطلب یہ کہ اختلاف بیانی دلیل ہے کہ یہ کلام خدا کے ہاں سے نہیں ہے۔

مرزائی دوستو! آؤ ہم ایک لطیف تفسیر ان الہاموں کی تم کو سنائیں۔ مگر خدارا ذرا دل کو کدورات سے صاف کر کے سننا۔ انہی الہامات کی تفسیر مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔ توجہ سے سنو اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:

حضرت مولوی عبدالکریم کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹ ستمبر کو (مرزا نے) فرمایا کہ مجھے بہت ہی فکر تھا کہ بعض الہامات ان میں متوحش تھے۔ آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے اذا جاء افواج وسم من السماء اور کفن میں لپیٹا گیا اور انّ المنایا لا تطیش سھا مھا یہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضا وقدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل ورحم سے ردّ بلا کر دیا (یعنی عبدالکریم اب نہیں مریگا)

۱۰ ستمبر نماز صبح کے وقت رؤیا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اس کے آگے ایک سفید چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے اس پر مولوی عبدالکریم سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں اور اس جگہ میں پانچ چار اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارک باد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر میں نے کہا دعا کرو اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی۔

(مرزا نے) فرمایا اس خواب کے تمام اجزاء مولوی صاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہیں۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کی تعبیر بھی یہی ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اس کو خوش کرنے والا ہو اور فرمایا جو الحمد خواب میں پڑھتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(الحکم ۱۰ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۲؛ تذکرہ طبع ۳ ص ۵۶۵۔۵۶۶)

ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب جن الہامات کو خود ایک جگہ بلا تعین لکھ چکے ہیں اور دوسری جگہ ان کو تقدیر مسترد بتلا چکے ہیں پھر کس قدر جرأت ہے کہ انہی الہامات کو عبدالکریم کی موت پر پیش کر کے اپنے تمام سابقہ نوشتوں پر پانی پھیرتے ہیں۔

خیر یہ تو ہوا واقعات کا اظہار، اب سنئیے اس کا نتیجہ ۔ مرزا صاحب اور ان کے معتقدین بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں کہ مرزا جی کی دعا رد نہیں ہوتی اور اسی کو وہ اپنے معجزات میں اول نمبر شمار کیا کرتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مجھے بار ہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵ ص ۴ مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ۔خزائن ج ۱۵ ص ۵۱۵)

اور اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:

حضرت خلیفۃ اللہ (مرزا) کے لئے اس دن سے کہ مولوی (عبدالکریم) صاحب پر عمل جراحی کیا گیا، رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا۔ باوصفیکہ چوٹ لگنے اور بہت سا خون نکل جانے کی وجہ سے حضرت اقدس (مرزا) کو تکلیف تھی اور دوران سر کی بیماری کی شکایت تھی لیکن یہ کریم النفس وجود ساری رات رب رحیم کے حضور مولوی عبدالکریم کیلئے دعاؤں میں لگا رہا... یہ ہمدردی اور ایثار ہر شخص میں نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور ماموروں ہی کی یہ شان ہے کہ اپنی تکالیف کو بھی دوسروں کے مقابلہ میں بھول جاتے ہیں اور نہ صرف بھول جاتے ہیں بلکہ قریب بہ موت پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن ہاں ان کے دل میں کسی بندہ کیلئے خاص طور پر اضطراب اور قلق کا پیدا ہونا خود اس بندہ کی عظمت اور وقعت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ حضرت اقدس نصف شب سے آخر شب تک دعاؤں میں مصروف رہے اور اس اثنا میں مولوی صاحب ممدوح کے دروازہ پر آکر حال بھی پوچھا۔ ساری دنیا سوتی تھی مگر یہ خدا کا جری جاگتا تھا، اپنے لئے نہیں اپنی اولاد کے لئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، اپنے کسی ذاتی مقصد کیلئے (نہیں)، صرف اس لئے کہ تا رحیم وکریم مولا کے حضور اپنے ایک مخلص کی شفا کے لئے دعا کرے۔ فرمایا میں نے ہر چند چاہا کہ دو چار منٹ کے لئے ہی سو جاؤں مگر میں جانتا ہی نہیں کہ نیند کہاں چلی گئی۔ یہ باتیں آپ نے ایک روز صبح کو بیان فرمائیں۔ بعض خدام نے عرض کی کہ حضور اس وقت جا کر آرام کرلیں۔ فرمایا یہ اپنے اختیار میں تو نہیں۔ میں کیونکر آرام کرسکتا ہوں جب کہ میرے دروازہ پر ہائے ہائے کی آواز آ رہی ہے۔ میں تو اس قلق اور کرب کو جو مولوی صاحب کو ہوا دیکھ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے میں اوپر نہیں گیا۔ (الحکم ۳۱۔اگست ۱۹۰۵ء ص ۹)

ان حضرت کی دعاؤں کے علاوہ اصحاب منازل بھی دعاؤں میں شریک تھے۔ دیکھو الحکم ۳۰۔ستمبر ص ۱۲ کالم ۱۲۔ یہاں تک کہ اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:

مولوی عبد الکریم کے لئے جو دعائیں کی جاتی ہیں جب ان کا کھلا کھلا اظہار ہوگا تو ہماری جماعت کی معرفت اور امید زیادہ ہو جائے گی۔ (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

لیکن ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں کہ جب ان دعاؤں کا نتیجہ الٹ نکلا تو ساری جماعت نے آنکھیں اور کان بند کر لئے اور ایسے سوئے کہ، گوئی مردہ اند۔

اخیر میں ہم اڈیٹر الحکم کا ایک قول نقل کر کے اس سے ایک سوال کرتے ہیں۔ اڈیٹر مذکور لکھتا ہے:

یہ امر بلا مبالغہ ہے کہ حضرت مولوی عبد الکریم کا اس بیماری سے جان بر ہو جانا ایک عظیم الشان نشان ہوگا۔ جو سچ مچ احیاء موتی ہوگا۔ خدا کرے ہم اس کو بہت جلد دیکھیں۔ (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۲ کالم ۳)

ان دعاؤں کا اثر تو جو ہوا تمام پبلک نے دیکھ لیا (کہ عبدالکریم مرگیا)، یعنی احیاء موتی کی بجائے اماتت احیاء ہوا۔ سوال یہ ہے کہ اس سے تمہارے ایمان میں ترقی ہوئی یا تنزلی؟

مرزائی دوستو! انصاف سے کہنا مرزا جی کے سوال کا جواب ہم نے پورا دے دیا یا نہیں۔

اعلی حضرت خود یا ان کا کوئی مرید ان حوالہ جات کو غلط ثابت کر دے تو مبلغ پانچ سو (روپیہ) کے مستحق ہوں گے۔

☆☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی خانہ جنگی

(الذکرالحکیم نمبر۴)

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے مخلص اور پکے مرید تھے۔ ایک عرصہ تک ان کے تابع فرمان رہنے کے بعد بعض معاملات میں مرزا صاحب سے اختلاف پیدا ہوئے تو انہوں نے مریدانہ حیثیت میں مرزا صاحب سے خط و کتابت کی جسے بعد میں الذکرالحکیم نمبر۴ کے عنوان سے شائع کیا۔ اس خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ الذکرالحکیم نمبر۴ کی تکمیل تک ڈاکٹر عبدالحکیم، اختلافات کے باوجود، مرزا صاحب کو مسیح موعود اور امام الزمان سمجھتے تھے۔ لہذا اس خط و کتابت کو مرزائیوں کی باہمی بحث و تمحیص یا خانہ جنگی سمجھنا چاہیے۔ اصل کتاب کو چند بحثیں اور بعض حواشی حذف کر کے مختصراً نذر قارئین کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم لکھتے ہیں:

حضرت مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجھ (عبدالحکیم) سے خود بخود بگڑ بیٹھے۔ میں نے تعطیلات محرم و ہولی میں جماعت احمدی کو بمقام پٹیالہ چند ضروری مضامین پر لیکچر دینے شروع کئے اور ابتداء اسماء الٰہی، دلائل برہستی باری تعالی اور تفسیر الحمد سے کی۔ کیونکہ جماعت احمدی میں خاص مرزا صاحب کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہوگیا ہے کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید تمجید باری تعالی قریب قریب مفقود ہو گئے یا محض برائے نام رسمی طور پر رہ گئے ہیں۔ اور سوائے اس ایک مسئلہ کے اور تمام قرآنی تعلیموں کا چرچا جاتا رہا اور اس ایک ہی مسئلہ کا مذاق رہ گیا گویا کہ پرستش باری کی بجائے مرزا صاحب کی پرستش قائم ہوگئی اور عملی طور پر ان کا کلمہ لا الٰہ الّا المرزا ہوگیا کیونکہ الٰہ یعنی معبود و مطلوب وہی ہے جس کی سب سے زیادہ طلب کی جائے اور جس کی سب سے زیادہ پرستش کی جائے۔ چنانچہ خود مرزا صاحب کو یہ الہام ہوئے:

یا ایّھا النّاس اعبدوا ربکم الّذی خلقکم و الّذ ین من قبلکم (یعنی اے لوگو! تم اپنے اس رب کی پرستش کرو جس نے تم کو اور ان تمام کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بھی الہام ہوا:

بل تؤثرون الحیوۃ الدّنیا (بلکہ تم حیات دنیاوی کو اختیار کر رہے ہو)۔

یہ ہر دو الہامات ان کی تنبیہ اور تادیب کے لئے کافی تھے اگر وہ الہامات کو نظر غور اور نیت عمل سے دیکھتے۔ مگر ذکر مرزا کا مذاق ایسا غالب ہو گیا ہے کہ دن رات ان کی مجلسوں میں یہی ذکر غالب تر ہوتا ہے۔ اخبارات الحکم اور البدر میں بھی یہی ذکر ہوتا ہے، مگر اس ذکر سے وہ کبھی نہیں اکتاتے۔ یہ مذاق قرآن مجید کے بالکل مخالف ہے کیونکہ قرآن مجید از اول تا آخر اللہ کی عظمت و جلال اور قدرت و حکمت کا بیان رنگارنگ پیراؤں میں کرتا ہے یا تزکیہ نفس اور اصلاح اعمال کا۔ اور بشری ضروریات کے ہر پہلو پر علی التناسب نہایت مدلل اور معقول بحثیں کرتا ہے۔ ایسا نہیں کہ خدا کی حمد وثنا اور تزکیہ نفس کے تمام پہلوؤں کو چھوڑ کر ایک محمد ﷺ کی ہی حمد وستائش تمام اذکار پر مقدم اور غالب کر لی ہو، جیسا کہ خود مرزا صاحب اور ان کی جماعت کا عموماً حال ہے۔

خود مولوی نورالدین صاحب نے بھی جو جماعت احمدی میں اسلام کا عملی نمونہ ہیں، ان ایام میں جب کہ میں (اپنی) تفسیر القرآن بغرض اصلاح حضرت مرزا صاحب اور آنجناب کو سنایا کرتا تھا، فرمایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کو تو بس ایک وفات مسیح کی بحث سنا دیا کرو۔

پھر اس پر طرفہ تو یہ ہے کہ ۱۳ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں تیار ہوئے ہیں بلا تبلیغ کامل خارج از اسلام سمجھنے لگ گئے ہیں۔

میں نے توحید و عظمت باری تعالی پر تین یا چار ہی لیکچر دیئے تھے کہ احمدی لوگ گھبرائے اور ایک شخص.. نے جماعت کی طرف سے کہا کہ آپ مرزا صاحب کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ میں نے جواب دیا کہ ابھی تو حمد ہو رہی ہے اور الحمدللہ کی تفسیر ہے۔ ابھی تو رب العالمین، الرحمٰن، الرحیم، اور مالک یوم الدین کی تفسیر بھی نہیں ہوئی۔ حمد کے بعد نعت رسول ﷺ پھر مناقبت مرزا ہو گی۔ حاضرین میں سے بعض نے یہ بھی کہا کہ توحید و تمجید باری تعالی بھی مرزا صاحب کا خاص مشن ہے۔ مگر ان باتوں سے پکے احمدی مطمئن نہ ہوئے اور روز بروز واویلا بڑھتا گیا آخر کار ایک روز (ایک مرزائی) نے مسجد میں یہ کہا کہ آپ تو حمد الہی کے ساتھ مرزا کا ذکر کرنا شرک سمجھتے ہیں مگر میں اس بات کو شرک کہتا ہوں کہ حمد الہی کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ کیا جائے۔ ان حالات میں مجھ کو سخت افسوس ہوا اور جس قدر میں اس بات پر زور دیتا تھا کہ کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن مجید کے تمام مسائل پر علی التناسب زور نہ دیا جائے۔ ایک ہی مسئلہ پر ٹل جانا اور اسی کو تمام امور پر مقدم اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالب کرنا ایک قسم کا جنون اور سخت فسادات کی بنا ہے چنانچہ قرآن میں ہے جعلوا القرآن عضین یعنی قرآن کو بوٹی بوٹی کر دیا۔ و اعتصموا بحبل اللّٰه جمیعاً و لا تفرّقوا۔ اللہ کی رسی کو اکھٹے ہو کر مضبوط پکڑو اور تفرقہ اندازی مت کرو۔ اور تمام تفرقہ اور فسادات کی بنا یہ بتلائی کل حزب بما لدیھم فرحون ۔ تمام فریق اپنی اپنی بات پر اتراتے ہیں۔ مگر وہ مرزا کے دیوانے کب سنتے تھے۔ اتفاقاً مولوی مبارک علی سیالکوٹی پٹیالہ میں تشریف لائے اور ان کے وعظ شروع ہوئے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ آپ اپنے وعظوں میں قرآنی عظمت اور قرآنی تعلیم کی ضرورت اور عمل بالتنا سب پر زور دیں اگر ہماری جماعت کے لوگ قرآن مجید کے عاشق ہو جائیں یا کم از قرآنی مطالعہ کا اس قدر ہی چرچا ہو جائے جیسا کہ الحکم اور البدر اور مرزا کے اشتہارات کا، تو ہر قسم کی اخلاقی کمزوریاں اور نقص رفتہ رفتہ دور ہوتے ہیں کیونکہ تمام امراض انسانی کا یہی ایک کامل اور یقینی نسخہ ہے فیه شفاء لّما فی الصّدور ۔ مولوی صاحب نے بھی اپنے وعظوں میں یہ ذکر غالب کیا تو مرزا کے دیوانے اور پکے مرزائی تاڑ گئے کہ یہ تو ڈاکٹر صاحب کی تلقین ہے اور انہیں بھکانا چاہا اور کثیر التعداد ہونے کی وجہ سے غالب آ گئے۔ تب تو انہوں نے قرآن مجید کے انہیں مضامین پر وعظ شروع کر دیئے جن میں مرزا صاحب کی نسبت استدلال ہو سکتا تھا۔ اور ہر وعظ میں مرزا صاحب کو محمد ﷺ کا مظہر اتم ثابت کرنا شروع کیا۔ اس سے میرا افسوس اور مایوسی اور بھی زیادہ ہو گئے۔ پھر طرفہ تر یہ کہ جب مولوی انشاء اللہ خان اڈیٹر وطن کی تحریک پر مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین وغیرہ نے یہ تجویز پاس کی اور شائع کی کہ ریویو آف ریلیجنز میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں اور خاص مرزا کے متعلق ابحاث علیحدہ ضمیمہ میں شائع ہوا کریں جن کو خاص مریدوں کے نام جاری کیا جائے یا دیگر ایسے اشخاص کے نام جو اس کے خود خواستگار رہوں۔ اس تجویز کی اشاعت سے میرا دل قدرے ٹھنڈا ہوا اور میں نے کہا کہ ہماری جماعت میں عالی خیال اور عالی ظرف لوگ بھی ہیں۔ اور اب یہ کام قرآنی رنگ اور خدائی سنت پر چلے گا اور ہمارا پیغام احسن اور بلیغ صورت میں تمام دنیا کو پہنچے گا مگر وہ تمام خوشی خاک میں مل گئی جب پکے مرزائیوں یا مرزا کے شیدائیوں نے اس تجویز کے خلاف شور مچانا شروع کیا اور وہ تجویز خاک میں مل گئی مولوی محمد علی کو مرزائیوں کا شور دبانے کی غرض سے اپنے اقرار اور عقاید شائع کرنے پڑے انّا للّٰه و انّا الیه راجعون۔ انہی ایام میں، میں نے تین ماہ کی رخصت استحقاق کے لئے درخواست پیش کر دی اور دل میں آرزو تھی کہ قادیان پہنچ کر خالص قرآنی مضامین اور اسی کی ترتیب و تناسب پر لیکچر دیا کرونگا۔ ممکن تھا کہ ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکچروں سے ہی ..قرآن مجید کا مذاق پیدا ہو جائے مگر میں زیادہ صبر نہ کر سکا اور مضامین ذیل پر ایک خط مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بے قراری کی حالت میں لکھا۔ چونکہ اصل خط کی نقل میرے پاس موجود نہیں اور میری بار بار کی درخواستوں پر حضرت مرزا صاحب نے اس کو واپس بھی نہیں کیا اور نہ نقل بھیجی اور نہ اخباروں میں شائع کرایا بلکہ اپنے خیالات سے ہی ایک اعلان البدر اور الحکم ۳ مئی ۱۹۰۶ء میں شائع کرا دیا۔ اسلئے میں اپنی یادداشت کی ہی بنا پر وہ خط ذیل میں درج کرتا ہوں

☆ عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی

حضرت مسیح الزمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میں نے تین ماہ کی رخصت استحقاقی کے لئے درخواست پیش کر دی ہے۔ آپ بھی دعا فرمائیں۔ میری جدائی قادیان سے اس الہام کے بعد ہوئی تھی:

سال دیگر را کہ میداند حساب   تا کجا رفت آں کہ با ما بود یار

اور اب میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے وہ الہامات پورے ہوں:

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد   رسید مژدہ کہ آں یار دل پسند آمد

واللہ اعلم۔ اس وقت چند امور کی طرف، جو نہایت ضروری ہیں، آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

} اول: یہ کہ امت محمدیہ میں جو لوگ ہماری تکذیب کرتے اور ہمیں صریحاً کافر کہتے ہیں ان کے ساتھ تو بے شک نماز نہیں ہو سکتی مگر جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے، ان تمام کو کافر نہ سمجھا جائے بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہو سکے۔

دوم: یہ کہ جو تجویز انشراح صدر اور عالی ظرفی سے مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین نے شائع کی تھی کہ ریویو آف ریلیجنز میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں اور خاص مضامین جو آپ کی ذات سے متعلق ہیں وہ ایک علیحدہ ضمیمہ میں شائع ہو جایا کریں۔ اس سے ہمارے مشن کی تبلیغ بہت جاری اور عمدگی سے پھیل سکتی ہے۔.....

سوم۔ آپ کا وجود خادم اسلام ہے نہ کہ وجود اسلام۔ پس اپنے وجود کی خاطر اصل اشاعت اسلام کو روکنا حکمت و دانائی کے خلاف ہے کیونکہ حکم ہے:

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ۔ (نحل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حکم ہے و اتّبعوا احسن ما انزل الیکم ۔(زمر)

جب اصل پر لوگ قائم ہوں گے تو فرع خود قائم ہو جائیں گے۔

چہارم ۔ عام حکمت کا یہ قاعدہ ہے کہ پہلے بڑے امراض کا علاج کیا جاتا ہے ہلکی غذائیں دی جاتی اور قوی اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرایا جاتا ہے ۔ رفتہ رفتہ بڑے امراض سے صحت ہو جاتی ہے ،تب خفیف اور ضمنی امراض خود رفع ہو جاتے ہیں ۔طبیعت معمولی غذاؤں کی خود متحمل ہوتی جاتی ہے ۔ایسا ہی اس وقت بہت سے سخت روحانی امراض پھیلے ہوئے ہیں جو وبائے عالمگیر کی طرح مسلمانوں کو اور عام خلائق کو تباہ کر رہے ہیں ۔اس لئے ان کے حسب برداشت اور حسب خواہش پہلے ہلکی غذا دینی چاہیے اور اصل مرض کا علاج کرنا چاہیے ۔ رفتہ رفتہ جب اور غذاؤں کی خواہش اور برداشت زیادہ ہوتی جائے ،تب نئی غذائیں دینی چاہییں ۔یعنی پہلے اسلام کو عام صورتوں میں پیش کرنا چاہیے ،رفتہ رفتہ علی قدر عقول الناس جیسا کہ انبیاء کا طریق رہا ہے اس کے اسرار اور معارف پیش کرنے چاہییں ۔

پنجم ۔محض ایک مسئلہ وفات مسیح اور آمد مسیح یا پیشگوئیوں پر تمام زور خرچ کرنا اور باقی اجزائے اسلام کو نظر انداز کرنا ، یا غیر ضروری وحقیر سمجھنا سخت نادانی پست خیالی تنگ ظرفی اور ضد و تعصب میں داخل ہے ۔ اسلام ایک کامل جسم ہے کوئی ناک کاٹ کر لئے پھرتا ہے کوئی ٹانگ کو ۔ کوئی دل کو ،کوئی جگر کو ،کوئی دماغ کو ۔علیحدہ علیحدہ ٹکڑے پیش کرنے میں اس کی خوش نما صورت نظر نہیں آسکتی بلکہ ایک مکروہ اور بدنما نظارہ ہو جاتا ہے ..اپنی اپنی بات پر اترانا ان تمام اختلافات اور فسادات کی بنیاد ہے جنھوں نے اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کل فرقوں کو ہوا پرست اور نفس پرست بنا دیا ۔ کل حزب بما لدیھم فرحون (تمام فریق اپنی اپنی بات پر اتراتے ہیں) ۔پس اگر احمدی جماعت بھی اسلام کا دل یا دماغ کاٹ کر علیحدہ لئے پھرے تو ایسی مکروہ اور فتنہ انگیز بات ہوگی جیسا کہ کسی انسان کا دل یا دماغ نکال کر لئے پھرنا ۔

ششم ۔محض پیش گوئیوں یا نشانات کی بنا پر مرید ہو جانے سے تزکیہ نفس اور اصلاح عقاید و اخلاق حاصل نہیں ہوسکتی ۔ جیسے کہ عقیدت کے طور پر لاکھوں رنڈیاں ، چور ، ڈاکو ، حرامکار اور خونی اسلام میں داخل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے معجزات کے ..قائل ہیں مگر تزکیہ نفس اور معراج روحانی کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں ۔ایسا ہی ہزار ہا برائے نام آپ کی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں اور چونکہ ان کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں ، اس لئے ان کی حالتوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی نمایاں ترقی نہیں۔ اس وقت مریدوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے، سب سے مقدم یہ امر ہے کہ ان کی اخلاقی اور ایمانی اصلاحوں کی طرف خاص توجہ کی جائے اور بجائے خالی باتوں، خالی دعووں اور کاغذی پتنگ بازی کے اسلام کا عملی نمونہ ایک فیصدی بھی ہو جائیں جو مولوی نورالدین کی طرح تمام قرآن پر علی التناسب عامل ہوں تو وہ لاکھ اخباروں اور کتابوں کی نسبت بدرجہا زیادہ مفید اور موثر ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ پہلے خاص طور ان لوگوں میں سے جو قادیان میں رہتے ہیں ایک جماعت تیار کی جائے، پھر ان کو تعلیم و تربیت جماعت کے لئے بطور واعظ و نمونہ مختلف شہروں میں بھیجا جائے۔

ہفتم۔ ہماری جماعت میں مشن کا کوئی عملی انتظام نہیں بلکہ سستی یا آرام طلبی یا خوف تکالیف کی وجہ سے ایسے قادیان میں یا اپنے اپنے مقامات میں دبے ہوئے بیٹھے ہیں کہ باوجود آزاد اور فارغ ہونے کے بھی بطور مشن نہیں پھرتے۔ عیسائیوں اور آریاؤں کے مشن اپنے اپنے نمونے سے بتلا رہے ہیں کہ کسی مذہب کی اشاعت اس طرح پر ہوتی ہے، مذہبی جاں نثاری شجاعت ہم سے سیکھو۔ پھر تعجب ہے کہ جو ہمیشہ کے سکھوں اور عزتوں کے مدعی ہیں اور بہشت بریں کے وارث ہیں اور باقی تمام مخلوق خدا کو محروم نجات یقین کئے بیٹھے ہیں ان کے مقابلہ پر کچھ بھی عملی شجاعت استقلال اور جان نثاری نہ دکھائیں۔ اگر ہمارے پاس خداوند عالم کے ایسے اہم احکام ہیں کہ ان کے ماننے کے بغیر ہر کوئی جہنم میں جائے گا تو پھر کیوں نہ فوراً ہم تمام دنیا میں منتشر نہیں ہو جاتے اور وہ پیغام تمام دنیا کو نہیں سناتے۔ عدم تبلیغ کے مجرم ہم ہیں اور سرکشی یا عدول حکمی کا جرم تمام جہان پر قائم کر رہے ہیں یہاں تک کہ غیر احمدی مسلمانوں سے ترک سلام بھی کر بیٹھے۔ کیا یہ انصاف ہے؟

ہشتم۔ اسلام کی طرف اصل رہبر فطرت اور سچی تعلیم ہے نہ کہ محض پیش گوئیاں۔ چنانچہ قرآن مجید نے سچی تعلیم اور فطرت کو ہی اصل رہنما اور رہبر قرار دیا ہے نہ کہ پیش گوئیوں کو جیسا کہ آیات ذیل سے صاف ظاہر ہوتا ہے:

انّا ھدیناہ السّبیل امّا شاکراً و امّا کفورا۔۔ (دھر)

فطرت اللّٰہ التی فطر النّاس علیھا۔ لا تبدیل لخلق اللّٰہ ذلک الدّین القیّم، و لکنّ اکثر الناس لا یعلمون۔

یھدی للّتی ھی اقوم۔

نشانات کی بابت فرمایا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولو اننا نزّلنا علیھم الملا ئکۃ و کلّمھم اللّٰہ الموتی و حشرنا علیھم کلّ شئی قبلا ما کا نوا لیو منوا ا لّا ان یّشا ء اللّٰہ ۔ اگران پر فرشتہ بھی اتار دیں اور ان سے مردے بھی کلام کریں اور ہر شئے ہم اس کے سامنے لا کھڑی کر دیں وہ ایمان نہیں لاسکیں گے مگر جب اللہ چاہے۔

پس محض پیشگوئیوں کو ہی ذریعہ ہدایت سمجھنا سراسر خلاف قرآن ہے اور قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار انتہا درجہ کی بے باکی اور بدفہمی ہے۔ اگر ریویو آف ریلی جنز میں قرآنی مضامین کی اشاعت علی التناسب کی جائے، گویا اس کو ایک تذکرۃ القرآن بنا دیا جائے تو مسلمان اس کی طرف جھک سکتے ہیں، اور پھر رفتہ رفتہ اندفاع مرض اور اسلامی مذاق ہو کر آپ کے ضمیمہ کے خواہشمند ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ خالص قرآن کو تو مردہ اسلام قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ اور قرآن مجید کی کیا توہین ہو سکتی ہے۔ اگر احمد اور محمد جدا نہیں تو جس رنگ میں محمدی تعلیم ۱۳سو سال تک دنیا میں جاری رہی اس کو کیوں مردہ اسلام قرار دیا گیا۔ کیا قرآن مجید میں ہزارہا پیش گوئیاں اور عملی اسرار موجود نہیں جن کی تصدیق ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر قرآن اور اسلام کی اور کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ اس کی حیات کا دار و مدار ایک شخص کی ذات پر تھا جو آج تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوا۔ پس یہ نہایت ہی رذیل اور گستاخانہ کلمات تھے جو کلام الٰہی کی نسبت شائع ہوئے۔ اللہ تعالی نے قرآن کو شفا، نور اور حیات بخش فرمایا ہے مگر احمدی جماعت اس کو مردہ، بے اثر اور بودا کلام قرار دیتی ہے۔ اسی توہین قرآن و اسلام کا نتیجہ ہے جو یہ اعتراض آپ پر پلٹ پڑے۔

نہم۔ یہ زمانہ علمی ترقیات کا ہے اگر قرآن مجید کے علمی اور تعلیمی کمالات کا صاف صاف اظہار کیا جائے تو زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے۔ آپ کے خاص دعاوی اور پیش گوئیاں ضمیمہ میں شائع ہونے سے ان کی اشاعت میں کمی تو کسی طرح نہیں آ سکتی کیونکہ مرید اور معتقد لوگوں میں تو وہ ضرور ہی جائے گا مگر توسیع اشاعت کی بڑی امید تھی۔ مگر افسوس اس معاملہ میں احمدی جماعت نے ایسی تنگ خیالی اور ضد و تعصب کا نمونہ دکھایا کہ ساری قوموں سے سبقت لے گئے اور اپنے ہاتھ سے اس دیوار کو جو پست خیال اور تنگ ظرف مولویوں نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان حائل کیا تھا اور اب وہ شکستہ ہو کر گرنے کے قریب ہو گئی تھی، اس کو اپنے ہاتھوں سے پھر کھڑا کر دیا۔ اب ہم کسی فریق کی تنگ ظرفی اور پست خیالی کا شکوہ نہیں کر سکتے۔ الغرض یہ ایک نہایت ہی رذیل نمونہ ہے جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اشاعت حق اور قبولیت حق کے لئے پیش کیا اور قرآن مجید کی اس پاک تعلیم کو پامال کیا جس میں حکم تھا۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ و جادلھم بالّتی ھی احسن۔

واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم۔ (زمر)

دہم۔ تجویز خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی کے خلاف چونکہ مضامین اخبارات الحکم و البدر میں شائع ہو چکے ہیں اسلئے یہ میری ناچیز تجویز بھی ان میں شائع کرا دیں کیونکہ جب تک کسی معاملہ میں طرفین کے خیالات اور دلائل شائع نہ کئے جائیں اس وقت تک صحیح نتیجہ نکلنا ناممکن ہے۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا اگر میں اپنی جماعت میں تزکیہ نفس، اصلاح اخلاق اور قرآنی تعلیم کی طرف سے سخت درجہ کی غفلت اور لاپروائی نہ دیکھتا، اور توہین قرآن واسلام کی اشاعت اخباروں میں نہ پڑھتا اور خالی باتوں اور دعووں اور یکسوئی جنون کا رنگ ان کے اقوال وافعال میں مشاہدہ نہ کرتا۔...

والسلام۔ الراقم۔ خاکسار عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن از پٹیالہ

☆ مرزا قادیانی بنام عبدالحکیم

خان صاحب! آپ کا خط میں نے بہت افسوس سے پڑھا۔ اس خط کے پڑھنے سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا کہ آپ ہمارے سلسلے سے خارج ہیں بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین اسلام سے بھی منہ پھیر رہے ہیں...

جو آپ نے میری جماعت پر تہمت لگائی ہے کہ وہ ایسے ہی بے عمل ہیں جیسے دوسرے، یہ آپ نے سخت ظلم کیا (یہ تہمت نہیں واقعی امر ہے آپ مختلف شہروں اور مقامات میں پھر کر ملاحظہ فرماویں اور ان کے چلن اور رسومات کی تحقیق کریں پھر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کر کے معلوم کریں کہ کس قدر تفاوت ہے۔ قادیان میں بیٹھے ہوئے ان کے اندرونی حالات کیسے معلوم ہو سکتے ہیں۔ عبدالحکیم)۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں جو متقی اور نیک طبع اور خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی کہ یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے، اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا، نہ اپنی طرف سے (براہ کرم اس حکم کے الفاظ تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج فرمائے ہوتے تاکہ معلوم ہو جاتا کہ وہ حکم خاص مکفرین کے لئے ہے یا بلا استثنا تمام امت محمد یہ مرحومہ کے واسطے۔ عبدالحکیم) دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔

چونکہ آپ محض نام سے ہماری بیعت میں داخل ہوئے تھے اور حقیقت سے سراسر بے خبر اس لئے آپ کو نہ یہ معلوم ہے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں اور اللہ کس کا نام ہے اور نہ یہ خبر کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ اس لئے آپ کو سخت لغزش ہوئی اور لغزش بھی ایسی کہ ارتداد تک پہنچ گئے لیکن اللہ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ اگر ایک مرتد ہو جائے تو اس کے عوض میں ہزار ہا لے آئے گا۔

آپ کا خط اخبار میں شائع کرنے کے لائق نہیں بلکہ ایک ایک حرف اس کا رد کرنے کے لائق ہے اور جو خدا تعالی کے سلسلہ سے ایسا مخالف ہے جیسا کہ روح القدس کا مخالف۔ اور آپ نے جو الہام ذکر کئے ہیں یہ سب شیطانی ہیں اور آپ کو خدا تعالی سے ڈرنا چاہیے اور جلد توبہ کرنا چاہیے کہ موت کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور خدا کے سلسلہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے بجز اس کے کہ اپنا خاتمہ بد کرلیں اور نامرادی کی موت سے مریں۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ فطرتی ایمان کافی ہے نشانوں کی ضرورت نہیں۔ آپ کو یاد رہے کہ فطرتی ایمان ایک لعنتی چیز ہے جب تک اس کو نشانوں سے قوت نہ ملے۔

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی۔

☆ عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی

حضرت مسیح الزمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

.....میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں اور جو لوگ جماعت میں مولوی نورالدین کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علی التناسب عامل ہیں، واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں۔ لیکن جو لوگ قرآن مجید کے خلاف چلتے یا کسی ایک حصہ کو ہی چرا کر توحید و رسالت محمدی کی تحقیر کرتے ہیں، ان کا میں مخالف ہوں۔..اللہ تعالی کی رحمت کو نہایت وسیع اور غیر محدود مانتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی میری ہمدردی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنمائی کرتی ہے اور سینکڑوں معاملات کی خبر مجھے قبل از وقت ملتی اور صحیح ثابت ہوتی ہے....

میں نے حضور (مرزا) کی تائید میں جو نا چیز خدمت کی وہ یہ ہے کہ قریباً چھ ہزار صرف کر کے قرآنی تفاسیر اردو انگریزی میں شائع کی جس میں حضور کے متعلق تمام تائیدی مضمون جو مختلف کتابوں میں شائع ہوئے موقعہ بموقعہ درج کیئے گئے ہیں۔ میری رائے میں احسن طریق کسی اسلامی خدمت کا یہی ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ علی التناسب اس کو پیش کیا جائے اور یہی قیم اور پائیدار طریقہ ہے۔ دیگر کتب اور اخبارات محض ایک دفعہ دیکھ لینے کے ہوتے ہیں مگر قرآن کریم دائمی تلاوت اور مطالعہ کی چیز ہے۔ پانچ سو کے قریب تفاسیر اردو انگریزی غیر احمدی لوگوں میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اس قدر مصارف کثیر کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا بلکہ اپنی ذات اور اہل وعیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتی الامکان تنگی کر کے اپنی تنخواہ اور مفید عام (ادارہ دواخانہ کتب خانہ وغیرہ) کی آمد سے یہ کام کیا۔ اور مشکل آسان جس قدر ممکن ہو سکا، لنگر اور اسلامیہ سکول قادیان میں چندہ بھی ادا کرتا رہا۔ اگر چہ میں زیر بار بھی ہوا اور مقروض بھی ہوا۔ اور میری بیویاں اور بچے کھانے پینے میں بہت تنگ ہوئے مگر میں نے اس اسلامی خدمت کو ہی مقدم سمجھا۔ لوگوں نے مجھے یہ بھی نصیحت کی اور خطوط بھی بکثرت آئے کہ اگر حضرت مرزا کے متعلق اس میں سے مضامین نکال دیئے جائیں تو اس تفسیر کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے بلکہ بعض مسلمان مشنریوں نے اپنی زندگی اس کی امداد میں وقف کرنی چاہی مگر میں نے توکل بخدا ان تمام باتوں کو نظر انداز کیا اور خلاف ایمان کوئی بات نہیں کی خواہ ظاہری نظر میں لاکھوں کا نقصان نظر آیا مگر اللہ کریم کی اندرونی امدادوں پر بھروسہ رہا اور ہے۔ اللہ کریم میرے ساتھ ہے۔ میری مخلصانہ اور بے ریا خدمتوں کو وہ خوب جانتا ہے۔ و کفی باللّٰہ حسیباً و کفی باللّٰہ وکیلاً و کفی باللّٰہ علیماً۔ میری بے ریا خدمت بہتوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوئی اس لئے مجھے اس قدر ظاہر کرنے کی ضرورت پڑی۔ اگر میرے ان عقاید اور اعمال میں غلطی ہے تو براہ کرم وترحم قرآنی بینات سے صاف طور پر مجھ پر ظاہر فرما دی جائے تاکہ میں اس کی اصلاح کر سکوں۔ جو کچھ میں نے ظاہر کیا وہ صدق اور خلوص کے ساتھ علی وجہ البصیرت ایک مشہودی علم کے طور پر عرض کیا ہے۔ پیر پرستوں .... کے طریق پر کوئی بات نہ میرے اندر اثر کرتی ہے، نہ کسی اور راست باز مومن کے اندر اثر کر سکتی ہے۔ اگر استمساک بالقرآن اور استمساک بالفطرت قابل اعتبار رہبر نہیں تو پھر اور کیا شئے رہبر ہو سکتی ہے۔ نہیں کوئی نہیں۔ ہرگز نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ میں سخت سیاہ کار ہوں مگر خدا تعالیٰ کی رحمت کو میں بدر جہا وسیع ... پاتا ہوں اگر صدق وخلوص کے ساتھ میں غلطی بھی کر بیٹھوں تو اللہ کریم معاف کرنے والا ہے۔

تو برائے وصل کردن آمدی   نہ برائے فصل کردن آمدی

بل تؤثرون الحیوۃ الدّنیا ۔ یا ایھا النّاس اعبدوا ربکم الّذی خلقکم ۔

پس اس قدر مختصر عرضداشت کے بعد میں خدا پر توکل کرتا ہوں ۔ والسلام۔

رات پھر میری زبان پر یہ آیت جاری ہوئی یا ایّتھا النّفس المطمئنّۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی ۔ اور ایک خواب میں دیکھا کہ چند لوگ ایک نعش کو لئے پھر رہے ہیں اور مولوی عبداللہ خان کو دیکھا ۔ میں نے ان سے کہا عیسیٰ تو مر گیا اور جو آنے والا تھا وہ آ گیا اب نعش کو کیوں لئے پھرتے ہو۔

الغرض میں خداوند عالم کے غیر متناہی کمالات اور محامد اور اس کی غیر محدود ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کو .. کسی انسان کے تابع نہیں مان سکتا ۔ ایسا ماننا بدیہی نظر میں باطل ہے ۔ میرے پہلے خط کی چونکہ میرے پاس کوئی نقل نہیں اس لئے عرض پرداز ہوں کہ وہ واپس عنایت فرمایا جائے تاکہ میں اس پر غور کرسکوں کہ اس میں وہ کیا الفاظ ہیں جن پر آپ کو اس قدر غصہ ہوا کہ میری مدۃ العمر کی بے ریا اور مخلصانہ اور صادقانہ خدمات کو خاک میں ملا دیا اور فطرت اللہ کو لعنت قرار دے دیا۔ والسلام ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء ۔   خاکسار عبدالحکیم خان

☆ مرزا قادیانی بنام عبدالحکیم

خان صاحب ! آپ کا عنایت نامہ مجھ کو ملا ...

باوجود اس مخالفت کے آپ کہتے ہیں کہ آپ کے مسیح موعود ہونے کا مصدق ہوں ۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق بھی ہیں اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں جو خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوتی ہیں ۔ تمام نبی وصیت کرتے آئے ہیں جو مسیح موعود کے احکام کو دل سے قبول کرو ۔ آنحضرت ﷺ نے بھی یہی نصیحت کی ہے اور مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں ۔ کیا یہی تصدیق ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں ، دوسرے ایسے اور ایسے ہیں ۔ میں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا کیا خدا تعالیٰ کو جواب دیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزار ہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار ہا درجہ بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہروں پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنی فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو، تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کو مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں۔ آپ کے یہ تمام حجاب بباعث دوری اور بعد کے سبب ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تین ماہ کی رخصت لے کر آجاؤ کیونکہ موت کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ محجوب ہونے کی حالت میں موت آجائے اور اپنے الہامات سے دھوکہ مت کھاؤ ایسے الہامات ایک مشرک اور ہندو کو بھی ہو سکتے ہیں بلکہ میں نے ہوتے دیکھے ہیں۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

☆ عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی

حضرت مسیح الزمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

....جو تعلیمات آپ کی مجھ کو الہام الٰہی کے الفاظ میں معلوم ہوتی ہیں، میں ان کی مخالفت ہرگز نہیں کرتا۔ ہاں آپ کے استنباط اور اجتہاد کو قطعی اور معصوم نہیں مانتا۔ مثلاً مولوی عبدالکریم کے ایام مرض میں باوجود مخالف الہامات کے آپ بہت سے خوابات کو مبشر فرماتے رہے اور ان سے صحت وحیات کی طرف استدلال کرتے رہے۔ مجھے کبھی ایک منٹ کے واسطے بھی صحت وحیات کا خیال نہیں ہوا۔ بلکہ میں الحکم والبدر میں وہ اقوال پڑھ کر صاف کہہ دیا کرتا تھا کہ ان میں کوئی مبشر خبر نہیں۔ بلکہ آخری ناکامی اور مایوسی پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کرتا تھا کہ یہ اقوال قابل اشاعت نہیں کیونکہ یہ اکثر کے واسطے موجب ابتلاء ہونگے۔

کسی بات کو شاعرانہ اور مجنونانہ رنگ میں نہیں مان سکتا۔ نہ ایسی بات کو جو واقعات کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صریح خلاف ہو۔ حکم کے لفظ سے میں ہمیشہ امید کیا کرتا ہوں کہ تفاسیر قرآنی میں جو ہزار ہا اختلافات ہیں اور ہزار ہا مشکلات ہیں ان پر آپ کی طرف سے نہایت معقول اور مدلل محاکمہ اور فیصلہ شائع ہوں اور مسلمانوں کے تمام مقدمات واقعی طور نہیں، علمی طور پر تو طے ہو جائیں۔ اور لفظ عدل سے سمجھا کرتا ہوں کہ عدالت کے ساتھ ہر فریق کی سچی بات کی دلائل کے ساتھ تصدیق ہو جائے اور جھوٹی بات کی تردید۔ میں نے یہ کب کہا کہ مولوی نورالدین کے سوائے احمدی جماعت میں کوئی عملی رنگ نہیں رکھتا۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں تو ہزاروں سچے اور باعمل اشخاص ہونے ہی تھے بلکہ تیرہ کروڑ محمدی جماعت میں جو ہزار ہا بزرگوں کے جان و مال قربان کر کے صدیوں میں تیار ہوئی ہے اس میں بھی لاکھوں با خدا باعمل اور جان نثار اشخاص موجود ہیں... کیا آپ کے نزدیک تیرہ کروڑ مسلمانوں میں کوئی بھی سچا خدا پرست راست باز نہیں۔ کیا محمدی اثر اس تمام جماعت پر سے اٹھالیا گیا۔ کیا اسلام بالکل مردہ ہوگیا۔ کیا قرآن مجید بالکل بے اثر ہوگیا؟ کیا رب العالمین، محمد، قرآن، فطرت اللہ اور عقل انسان بالکل معطل اور بے کار ہو گئے کہ آپکی جماعت کے سوائے نہ باقی مسلمانوں میں راست باز ہیں.. بلکہ تمام کے تمام سیاہ باطن سیاہ کار اور جہنمی ہیں۔ کیا رب العالمین اور الرحمٰن اور الرحیم کے تمام فیضان محض احمدی جماعت کے واسطے ہی محدود ہو گئے؟

... یہ سچ ہے کہ احمدی جماعت میں بہت سے نمازوں میں روتے اور بہت التجائیں کرتے ہیں۔ مگر کیا اسلام اسی قدر ہے؟ کیا فرشتوں نے دعوی نہیں کیا تھا نحن نسبّح بحمدک و نقدّس لک۔ میں تو یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ ان میں کامل انسان کس قدر ہیں۔ کس قدر ایسے ہیں جو باوجود مشاغل ملازمت و خانہ داری عیش و تنعم میں غرق نہیں ہوئے بلکہ ذکر خدا اور خدمت اسلام میں لگے ہوئے ہیں۔ کس قدر ایسے ہیں جو محض پتنگ بازیوں اور کبوتر بازیوں میں وقت نہیں گزار رہے بلکہ مرد میدان بن کر افریقہ امریکہ یورپ و جاپان میں اشاعت اسلام کے لئے منتشر ہو گئے ہیں۔ کس قدر ایسے ہیں جو گھروں کے آرام وعیش و تنعم کو چھوڑ کر افریقہ کے بیابان میں نکل پڑے ہیں جہاں پانی بھی بآسانی میسر نہیں آسکتا۔ کس قدر ایسے ہیں جنہوں نے گیہوں، دال، گوشت، نمک، مرچ، سبزی، پھل اور میوہ جات کی افراط چھوڑ کر حصول کنعان کے وعدہ پر دشت و بیابان کا سفر اختیار کیا ہے جہاں سوائے من وسلوی کے کچھ نہیں۔... کس قدر ایسے ہیں جو بنی نوع انسان کے سچے ہم درد ہیں۔ کون کون ہیں جو عالی ظرفی اور عالی حوصلگی کے ساتھ اپنے مخالفوں اور بدگوؤں کے مباحثات میں راستی اور سلامت روی کو ہاتھ سے نہیں دیتے ..کون کون ہیں جو گھروں میں آرام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کاغذی گھوڑے نہیں دوڑاتے اور خالی شیخیاں نہیں بگھارتے بلکہ دنیا کی تمام قوموں سے بڑھ کر اپنے آپ کو مرد میدان، جان نثار، محنت کش، ثابت قدم، حلیم اور راست باز ثابت کرتے ہیں۔ افحسب النّاس ان یّترکوا ان یّقولوا آمنّا و ھم لا یفتنون (عنکبوت)۔ الغرض شیخ چلی والی شیخیاں اور لفظی بڑائیاں مجھ کو مطمئن نہیں کرسکتیں کیونکہ میں نے علوم میں پرورش پائی ہے نہ کہ شاعری میں۔ اس لئے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اسلام کی خاطر کس نے کیا کچھ ترک کیا۔ کیا کچھ محنتیں اٹھائیں۔ کیا کچھ مصیبتیں اٹھائیں اور کیا کچھ دنیا سے بڑھ کر انہوں نے کر دکھایا۔..

و اذا حییتم بتحیّۃ فحیّوا باحسن منھا او ردّوھا کیا یہ امر منسوخ ہو چکا؟ اور و اذا خاطبھم الجا ھلون قالوا سلا ماً بھی منسوخ ہو چکا، کہ میرے خطوں کے جواب میں سلام کا جواب سلام بھی نہیں ہوتا۔ اگر خدائی آپ کے تابع ہوتی تو پہلے صدہا بار جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ مجھے لکھا گیا اس کا یہ نتیجہ نہ ہوتا۔

جب بھلائی میں خدائی آپ کے تابع نہیں تو برائی میں کیسے ہوسکتی ہے؟ جب آنحضرت ﷺ کو تو یہ ارشاد ہے انک لا تھدی من احببت و لکنّ اللّٰہ یھدی من یشاء تو پھر میں کیسے سمجھ سکتا ہوں کہ اب... آپ کے خیالات کی حکومت کل عالم پر قائم ہوگئی۔ پس برائے خدا اگر آپ میری کسی غلطی کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو بینات قرآنی سے معقول طور پر مجھے مطلع فرماویں۔ مجھے کسی بات پر ضد نہیں بلکہ قبولیت حق کے لئے ہر وقت مستعد ہوں و من لّم یحکم بما انزل اللّٰہ فا ولئک ھم الکا فرون۔ براہ ہربانی میرا پہلا خط واپس فرماویں یا اس کی نقل تاکہ میں اس پر دوبارہ غور کرسکوں کہ اس قدر طوفان کس وجہ سے پیدا ہوئے۔ شائد سہواً اس میں کوئی الفاظ درج ہوگئے ہیں کیونکہ میں نے اس کو دوپہر کے وقت میں غلبہ نیند میں لکھا تھا اور یہ گمان نہ تھا کہ ایک طوفان بے تمیزی پیدا ہو جائے گا۔

والسلام۔ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ خاکسار عبدالحکیم از پٹیالہ

☆ مرزا قادیانی بنام عبدالحکیم

خاں صاحب! آپ کا خط پہنچا۔ میں چند ہفتہ سے بیمار ہوں اور بہت کمزور ہوگیا ہوں۔ مجھے مباحثات کے لئے سر میں قوت نہیں۔ ہر ایک شخص اپنے عمل سے پوچھا جائے گا۔ مجھے آپ کی اس تحریر سے بہت افسوس ہوا کہ آپ نے لکھا ہے کہ گویا مولوی عبدالکریم کی نسبت قطعی طور پر صحت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانے کے لئے خبر تھی، وہ غلط نکلی ۔جس حالت میں اور لوگ طرح طرح کے مجھ پر افتراء کرتے ہیں اگر آپ نے یہ افتراء کیا تو محل افسوس نہیں ۔ ہر ایک کو معلوم ہے کہ جو کچھ مولوی صاحب ...کی نسبت الہام کے ذریعہ سے معلوم ہوا وہ ان کی موت تھی چنانچہ بار باران کے انجام کی نسبت اخبارات میں یہ الہام چھپوائے گئے انّ المنا یا لا تطیش سھا مھا ۔یعنی موت کے تیر نہیں ٹلیں گے ۔مبرم موت ہے ۔ پھر الہام میں ہے، کفن میں لپیٹا گیا ۔ پھر الہام ہوا، سینتالیس برس کی عمر انّا للّٰہ و انّاالیہ را جعو ن ۔ چنانچہ پوری سینتالیس برس کی عمر میں فوت ہو گئے ۔ ہاں ایک خواب میں، میں نے دیکھا کہ ان کو مرض سے صحت ہو گئی اور میں نے سورہ فاتحہ ان کے سر پر پڑھی ہے ۔ پس درحقیقت وہ اصل مرض سے صحت یاب ہو چکے تھے اور ذات الجنب سے ان کا انتقال ہوا اور اسی بارے میں مرزا یعقوب بیگ نے ان کی نسبت اخبار البدر میں شائع کیا اور وہی ان کے معالج تھے۔

آپ کا یہ مقولہ شوخی اور جرأت سے خالی نہیں کہ ایسا الہام کیوں شائع کیا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی فطرت میں شوخی اور گستاخی حد سے بڑھ گئی ہے اور اپنے تئیں کچھ خیال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ کے لئے آپ سے قطع تعلق کر دیا ۔اگر یہ صریح الہامات موت مولوی صاحب کی نسبت نہ ہوتے تب بھی آپ کا حق نہیں تھا کہ اعتراض کرتے ۔ آپ تو اپنی بدقسمتی کی وجہ سے محض بیگانہ اور بے خبر ہیں اور اس جگہ دس ہزار سے زیادہ نشان خدا تعالی کے ظاہر ہو چکے ہیں اور ایسا کوئی مہینہ نہیں جس میں کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا ۔ پس یہ امر حق کے طالبوں پر مشتبہ نہیں ہوسکا ۔ ہر ایک دشمن نامراد مرے گا اور ہر ایک منکر ناکام مرے گا ۔ پہلے نبیوں کے وقت میں بعض بدقسمت مرتد ہو جاتے تھے اگر میرے زمانہ میں بھی کوئی یہودا اسکر یوطی پیدا ہو جائے تو وہ خدا کے سلسلہ کو کبھی نقصان نہیں پہونچا سکتا ۔....

اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزار ہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راست بازوں سے خالی ہیں، تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیے کہ وہ ہزار ہا یہود و نصاری جو اسلام نہیں لائے وہ کیا راست بازوں سے خالی تھے ۔ بہر حال جب کہ خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے (اس قدر تو صحیح و آمنّا بہ ۔مگر ان بے چاروں کا کیا قصور جن پر آپ کی دعوت نہیں پہنچی ۔اور اگر پہنچی تو مخالف یا ضعیف یا ناقص صورت میں ۔ عبدالحکیم) تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں ۔ اس سے سہل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جائے۔اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں ۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کرائیں اور اس خبیث عقیدہ سے باز آ جائیں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے ردّ کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راست باز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے و السّلام علی من اتّبع الهدی ۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

☆ عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی

حضرت مسیح الزمان ۔السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

میں حیران ہوں کہ یہ الزام آپ نے مجھ پر کیسے لگایا کہ میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے مولوی عبدالکریم کی صحت وحیات کی بابت قطعی خبر دی تھی اور وہ غلط نکلی ۔نہیں ہر گز نہیں ۔ میں نے ہر گز نہیں لکھا، بلکہ میں نے تو یہ لکھا تھا کہ میں آپ کے استنباط اور استدلال کو معصوم نہیں مانتا۔ چنانچہ آپ مولوی عبدالکریم کی نسبت اپنے اور دوسروں کے خوابوں کو مبشر فرماتے رہے حالانکہ وہ مبشر نہ تھے بلکہ ان کی موت کی نسبت قطعی خبر تھی ۔ نہ میں نے یہ لکھا کہ وہ الہامات شائع نہ ہونے چاہییں تھے۔ بلکہ یہ لکھا تھا کہ آپ کا استنباط تبشیری میرے نزدیک اس وقت غلط تھا اور قابل اشاعت نہ تھا ۔ چنانچہ ایسا ہی ثابت ہوا ۔ کاربنکل ہمیشہ اسی طرح مہلک ثابت ہوتا ہے کہ اس کا زہر دماغ یا پھیپھڑوں میں پہنچ کر زہریلے ورم پیدا کرتا ہے ۔ بیرونی کاربنکل خود عموماً مہلک نہیں ہوتا ۔جس خداوند نے آپ کو مسیح بنایا اور آپ کی تعریف کی، وہی آپ کی کمزوریاں اور غلط فہمیاں ثابت کر رہا ہے تاکہ آپ خدا اور ابن اللہ نہ مانے جائیں ۔اور آپ کا منارہ اور قبرستان بت خانہ نہ بن جائیں ۔مگر زمانہ کی بگڑی ہوئی حالت اور عام میلان جو شرک کی طرف ہے، وہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ایک وقت آپ ضرور خدا بنائے جائیں گے،آپ کا منارہ گوگے کی ماڑیوں کی طرح پرستش گاہ بنے گا ،اور اس کی نقلیں بطور بت دنیا میں رائج ہوں گی، آپ کا قبرستان پوجا جائے گا اور جن لوگوں کی سرشت میں شرک کا خمیر ہے اور جو احمقانہ طور پر انسان پرستی کے عادی ہیں وہ انت منّی و انا منک ۔ انت منی بمنزلۃ اولادی ۔ یا شمس یا قمر ۔بہشتی مقبرہ کے الہامات کو آپ کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائی اور آپ کے ابن اللہ ہونے کی دلیل ٹھہرائیں گے کیونکہ فی زمانہ میں دیکھتا ہوں ایسی صورتیں شروع ہوگئی ہیں۔..

میں نے پہلا عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا جس کا جواب اناپ شناپ شوریدہ وار مجھے ملا اور ایسا ہونا ہی تھا کیونکہ جلال باری کے مقابلہ میں بطور شریک آپ کو کھڑا کیا گیا۔ اس کی غیوری اور کبریائی کب متحمل ہوسکتی تھی کہ حمد میں دوسرے کو شریک کیا جائے.....

تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں طیار ہوئے یک قلم بلا تبلیغ کامل اسلام سے خارج کر دینا آپ ہی کا حوصلہ ہے۔ آج تیرہ کروڑ کی طیار شدہ جماعت کو آپ نے اسلام سے خارج کر دیا۔ کل کو اور امام پیدا ہوگا، وہ آپ کے تین چار لاکھ کی جماعت کو اسلام سے نکال دے گا اگر اسے مانا نہ جائے گا۔ یہ عجیب تماشا ہے کہ آج ایک مکان تیار ہوا، وہ کل گرا دیا گیا جو کل تیار ہو، وہ پرسوں گرا دیا جائے۔ یہ فعل اس علیم وحکیم خدا کا تو نہیں ہوسکتا۔ ہاں مداری اور بچہ اکثر ایسا کیا ہی کرتے ہیں۔

.. آپ یہ فرما کر کہ مرتد کی سزا قتل ہے اور میں اپنی جماعت سے آج کی تاریخ سے آپ کو خارج کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ دھمکیوں سے آیات بینات کے خلاف منوانا چاہتے ہیں اور معقول جواب مطلق نہیں دیتے۔ کیا دھینگا مشتی کا ایمان بھی کوئی چیز ہے۔ کیا سچ مچ وہ آیت منسوخ ہوگئی جس میں ارشاد تھا لا اکراہ فی الدّین۔ یا آپ کا ایمان وعمل اس آیت کے خلاف ہے۔ پھر تعجب ہے کہ آپ تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں پیدا ہوئے ہیں اپنے استدلال کے خلاف کرنے سے کافر کہتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کے نصوص کو چھوڑتے اور کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں حالانکہ ان میں کم ازکم ۹۹ فی صدی کو نہ ان آیات کی خبر ہے جو آپ کے دعوی پر دلیل ہیں اور ان نشانات کی اور نہ ان کو یہ علم ہے کہ نشانات کیا ہوتے ہیں۔ پھر ان پر سرکشی اور کفر کا جرم کیسے عاید ہوسکتا ہے کیونکہ اگر آپ کی تبلیغ ایک فی صدی پر بھی تصور کی جائے تو تیرہ کروڑ میں سے تیرہ لاکھ مسلمان بیٹھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر تیرہ لاکھ کی تحقیقات کی جائے تو یہی ثابت ہوگا کہ عمداً آیات قرآنی کا خلاف کرنے والے دو چار ہزار ہی ہوں گے، باقی اس یقین میں ہیں کہ آپ کے دعاوی باطل ہیں اور قرآن وحدیث کے سراسر مخالف ہیں کیونکہ پرانی تفاسیر پرانی تعلیموں اور پرانے وعظوں نے ان کے دلوں پر ایسا ہی ذہن نشین کر رکھا ہے کہ قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے خاص ابن مریم کا آسمان پر زندہ جانا اور پھر نازل ہونا ثابت ہے۔ جیسا کہ پچاس سال کی عمر تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود عالم قرآن وحدیث ہونے کے آپ کا بھی یہی عقیدہ رہا۔ جب تک وہ خود عالم وفاضل ہوکر آپ کی تصانیف کو نہ دیکھیں یا احمدی مولویوں کے وعظوں کو بکثرت نہ سنیں تب تک وہ کیسے قائل ہو سکتے ہیں کہ پہلی تعلیمیں غلط تھیں اور اب یہ نئی تعلیمیں صحیح ہیں۔ مگر احمدی جماعت کے مشن کہیں نہیں پھر رہے۔ صرف چار اخباروں کے ذریعہ سے کاغذی گھوڑے ضرور دوڑائے جارہے ہیں جن کو عموماً احمدی لوگ ہی دیکھتے ہیں۔

اگر یہی بات ہے کہ آپ پر ایمان لانے کے بغیر تمام مسلمان کافر اور جہنمی ہیں تو پھر کیوں ایک ایک احمدی اپنے گھر سے نہیں نکل پڑتا.. اس حالت میں تو ان پر کھانا پینا آرام سے گھر میں بیٹھنا اور بے فکر سونا سب حرام اور مطلق حرام ہے کیونکہ جب ایک شہر میں آگ لگ جائے اور تمام شہر میں پھیلتی جائے تو کوئی ... انسان بے فکری سے کھانا پینا بیٹھنا سونا ایک منٹ کے واسطے بھی گوارا نہیں کرسکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ سب باتیں کہنے کی ہیں۔ عملی ایمان ایسے عقیدہ پر ایک منٹ کے واسطے بھی کسی ذی ہوش کا نہیں ہوسکتا کہ میں مومن ہوں اور باقی سب کافر اور جہنمی ہیں۔ ہاں محمد ﷺ کا واقعی یہ ایمان تھا کہ تمام مشرکین عرب جہنمی ہیں اس لئے انہوں نے ان کے بچانے کے لئے جان توڑ کوششیں کیں اور تمام عمر میں ایک ماہ بھی گھر میں آرام سے بیٹھ کر بے فکری کے ساتھ گوشت روٹی پلاؤ نہ کھایا۔ نہ ساری عمر ان کا یہی مشن رہا کہ بیٹھے بٹھائے لنگر کے نام پر روپیہ جمع کیا ہو، خود بے فکری سے کھایا اور اوروں کو کھلایا ہو۔ ایک لنگر کی ہی امداد کو اسلام اور اشاعت اسلام سمجھا ہو کہ جو لنگر میں چندہ نہ دے وہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہ اپنے جھولوں میں اپنی اپنی کھجوریں اور ستو بھر کر نکلتے تھے۔ اگر آپ کا اور آپ کی جماعت کا واقعی یہی ایمان ہوتا کہ ہم تو سب نجات یافتہ ہیں باقی تیرہ کروڑ.. جہنمی، تو آپ بھی صحابہ کرام کا نمونہ بن جاتے۔ گھر میں بیٹھ کر بے فکری کے ساتھ گوشت روٹی اور مرغن کھانا آرام سے بستروں پر سونا چھوڑ کر دنیا میں نکل پڑتے کیونکہ آج کل دنیا میں پھر جانا اس سے آسان تر ہے جو حضرت ﷺ کے وقت میں ملک عرب میں پھرنا تھا۔

دعوی تو آپ کے ایسے ہیں کہ لوگوں نے آپ کو خدائی کے ساتھ جاملایا مگر عملی کمزوریاں اس درجہ کی ہیں جیسے ایک سخت دنیا پرست اور نفس پرست میں ہوسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک نمونۃً عرض کرتا ہوں نہ اس نیت سے کہ آپ کی توہین ہو بلکہ اس نیت سے کہ لوگ آپ کو خدا نہ بنائیں۔ نہ محمد ﷺ کا مظہر اتم ٹھہرائیں، نہ دیگر انبیاء اور اولیا کی تحقیر کریں اور نہ آپ کے منار اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان کو مساجد۔ و اللّٰہ علی ما اقول شھید

۱۔عدم استقلال۔ براہین احمدیہ کا بڑے زور شور سے اشتہار خدا تعالیٰ کی طرف سے ماموروملہم ہوکر دیا مگر وہ آج تک مکمل نہیں ہوئی اور پیام اجل بھی آن پہنچا۔تین سو بے نظیر دلائل میں سے محض چندایک ہی شائع ہوئیں حالانکہ یہ کام،جس کا اشتہار الہامی بنا پر دیا گیا تھا،سب سے مقدم تھا۔

۲۔نقص استنباط واستدلال۔ براہین میں مسیح کا زندہ آسمان پر جانا اور پھر واپس آنا ظاہر فرمایا، حالانکہ اس کے خلاف صریح آیات واحادیث موجود ہیں۔

۳۔خلاف عہد براہین احمدیہ کے چندہ قبل از وقت وصول کئے۔ایفائے عہد اب تک نہیں کیا بلکہ خریداروں کا عموماً روپیہ بھی واپس نہیں کیا۔

۴۔تلون طبع۔ ایک وقت وہ تھا کہ فتح خان نامی قولی جب وقت پر کھانا نہ پہنچنے پر ناراض ہوا،تو گھنٹوں بیوی صاحبہ نے بھی اس کی دل جوئی اور خوش آمدکی اور آپ نے بھی،مگر اس نے نہ مانا۔ آپ نے اس کو جماعت سے خارج بھی نہ کیا۔خلیفہ محمد حسن وزیراعظم ریاست پٹیالہ کی چندہ براہین دینے پر بے حد تعریف کی گئی۔اوراب وہ وقت ہے کہ جو شخص پندرہ بیس ہزارروپیہ اورتمام زندگی کی آسائش آپ کی امداد میں صرف کر چکا اس کو محض چند تجاویز اصلاحی مشورۃً پیش کرنے پر خارج از جماعت کیا جاتا ہے۔

۵۔نفس پرستی۔اشاعت اسلام کے واسطے دو ماہ کے واسطے بھی گھر سے باہر نہیں نکلے بلکہ لنگر کے نام پر روپیہ جمع کیا،خود مزے سے کھایا اور دوسروں کو کھلایا، یہاں تک کہ ایک عبدالکریم کی بیماری میں من ڈیڑھ من پختہ برف لگا تار لاہور سے آتی رہی۔اور جو لنگر میں چندہ نہ دے اس کی نسبت جماعت سے خارج کر دینے کا اعلان کر دیا گیا۔کیا یہی اسلام اور اشاعت اسلام ہے؟ تو پھر جو لوگ اپنی ذاتی تنخواہوں اور آمدنیوں پر گھروں میں بیٹھے ہوئے عیش وآرام کریں وہ تو آپ کے نمونہ کے لحاظ سے زیادہ مستحق ہوئے،جب کہ آپ نے قومی روپیہ اور اسلامی خدمت کے روپیہ پر ایسا عیش کیا اور آپ کے بال بچے نوابوں کی طرح عیش وتنعم میں پلے،اگر سفر بھی کیا تو سیکنڈ کلاس میں محض بیوی صاحبہ کی خاطر دہلی کا،نہ اسلام کی خاطر اور شہروں کا،یا حد جماعت کے اصرار اور الحاح پر سیالکوٹ اور پٹیالہ تک۔

۶۔غریب مہمانوں کی نسبت لاپروائی اور عدم تواضع۔ جو لوگ سینکڑوں ہزاروں کوسوں سے تکالیف اورصرف (اخراجات) اٹھا کر قادیان محض کلمۃ الحق سننے کے واسطے پہنچتے ہیں ان کے واسطے کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظام نہیں کہ کسی بڑے مکان میں یا سایہ دار درخت کے نیچے ایک وقت پر سب جمع ہو کر ضروریات وقت پر وعظ سنا کریں، زیادہ نہیں تو ایک آدھ گھنٹہ ہی سہی۔ بلکہ دھینگا مشتی کے طور پر دس بیس آدمی جو آپ کے قریب کسی وقت پر، جب آپ خود ہی اپنی فراغت سے باہر تشریف لائیں، جمع ہو کر کچھ سن لیں تو سن لیں، وہ بے چارے خوش عقیدگی سے ادھر ادھر بیٹھ کر وقت گذار آنے کو ہی غنیمت سمجھ لیتے ہیں۔ کیا مہمان داری اور مسافر نوازی اور تعلیم و تربیت کا یہی کامل نمونہ ہے۔...انجمن حمایت اسلام، ندوۃ العلماء اور ایجوکیشنل کانفرنس بھی جب اپنی اغراض کے لئے لوگوں کو بلاتے ہیں تو عالم فاضل لوگوں کو ضروریات وقت پر لیکچر دینے کیلئے منتخب کرتے ہیں تاکہ تین چار روز میں دور دراز کے لوگ مفید اور ضروری معلومات ساتھ لے کر واپس جائیں اور ان کا وقت عمدگی کے ساتھ صرف ہو اور مفید معلومات کے ساتھ وہ مفید کاموں میں کار آمد ہوسکیں۔ مگر افسوس خود تو یہ خیالات نہ ہوئے دوسرے کی تحریک کو دشمنی اور ارتداد میں شمار کیا گیا۔ خوش قسمتی سے ایک مولوی نور الدین کا درس قرآن اور علمی مجلس ہے جس میں ہر وقت کوئی طالب بیٹھ کر مستفیض ہوسکتا ہے۔ مگر آپ کی طرف سے لوگوں کو اس قدر بھی تاکید نہیں کہ سب ان کے درس قرآن میں شریک ہوا کریں۔

۷۔ عدم صفائی۔ لنگر کا صرف (خرچہ) ہزار بارہ سو روپیہ ماہوار ہے مگر اس قدر مجمع کے واسطے صفائی کا کوئی خاص انتظام نہیں۔ الطّہور شطر الایمان کا نمونہ علی گڑھ میں بے شک ہے جس جگہ کی ٹٹیات بھی قادیان کے مکانات سے زیادہ صاف رکھی جاتی ہیں۔

۸۔ بے حسابی۔ لنگر کے واسطے جو روپیہ وصول ہوتا ہے اس کے مصارف کا کوئی معقول حساب اور انتظام نہیں۔ کیا یہ بھی کوئی اسوہ حسنہ ہے کہ قومی روپیہ کا کوئی حساب نہ رکھا جائے بلکہ ایسی لاپرواہی بے دردی سے اس کو صرف کیا جائے کہ نہ کوئی اس کا حساب کتاب ہو نہ کوئی اس کا نگران۔ باہر سے روپیہ لیا اور بیوی صاحبہ کے سپرد کر دیا۔ جب جماعت سیالکوٹ نے خط لکھوایا کہ لنگر کے اخراجات کا حساب اور انتظام رہنا چاہیے، تو جواب دیا کیا میں خزانچی ہوں؟ پھر جب کسی نے مہمانوں کے کھانے کی بابت بدنظمی ظاہر کی تو جواب دیا کیا میں بھٹیاری ہوں؟ سبحان اللہ! عجب اسوہ حسنہ اور مزکی ہیں کہ قوم سے لنگر کے نام پر ہزار بارہ سو روپیہ تو وصول کیا جائے اور اس کے انتظام کے سوال پر جوش و غضب میں آجائیں۔ حضرت عمرؓ تو بیت المال میں سے اپنی ذات اور اولاد پر کچھ بھی صرف نہیں کرتے تھے۔ کیا وہ اسوہ حسنہ تھا یا یہ گبڑ شبڑ۔

۹۔ زکوۃ کے لئے حکم ہے کہ قادیان میں ہی جمع ہو، مگر جو دور دراز شہروں میں مستحقین زکات ہوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی دست گیری کے لئے کوئی انتظام نہیں۔

۱۰۔ صفت تحمل وغور اور قوت فیصلہ معدوم ہونا اور مغلوب الغضب ہونا۔ جیسا کہ موجودہ خط وکتابت سے ہی ظاہر ہے۔ میں لکھتا کچھ ہوں اور آپ سمجھتے کچھ ہیں۔

۱۱۔ حالت جماعت سے مطلق لاعلمی اور لاپرواہی۔ برائے نام ہزاروں جماعت احمدی میں داخل ہوگئے ہیں مگر جو پہلے سے خدا پرست اور متقی تھے وہ اب بھی ہیں یا اپنی فطری سعادت سے ترقی کر رہے ہیں مگر جو لوگ آوارہ گرد، بدچلن تھے وہ بدستور آوارہ گرد بدچلن ہیں۔ جو رنڈی باز تھے وہ بدستور رنڈی باز ہیں۔ جو راشی تھے وہ بدستور راشی ہیں۔ مگر آپ کو نہ ان کی کچھ خبر ہے اور نہ ان کی اصلاح کا کوئی فکر ہے۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو قادیان پہنچے اور لنگر میں دو چار روز کھانا کھا کر چلے آئے۔ بلکہ خاص قادیان میں مولوی نورالدین کو دجال کہا گیا۔ دینی تعلیم کے بارے میں ان کا سخت خلاف کیا گیا۔ مولوی محمد احسن کی شمس بازغہ کو سرعام لغو اور بے ہودہ کتاب کہا گیا، مگر آپ نے علم ہونے پر بھی ان امور کی کچھ اصلاح نہ کی۔ عقاید میں جو اختلافات ہیں وہ بے حد ہیں۔ کیونکہ جماعت کی رہبری کے واسطے عقاید واعمال اسلامی پر آپ کا کوئی فتاوی نہیں، نہ کوئی تفسیر القرآن شائع ہوئی جس سے تمام اختلافات پر معقول فیصلہ ہو جائے اور وحدت عقاید واعمال کی صورت پیدا ہو جائے، محض دعوی تو حکم ہونے کا ضرور کرلیا ہے۔ ہاں کبھی کسی مسئلہ پر مولوی نورالدین کا کلام شائع ہو جاتا ہے اور کبھی مولوی محمد احسن کا۔ بقول شخصے مدعی سست گواہ چست۔

۱۲۔ اکثر تجاویز میں ناکامی۔ مثلاً اشاعت براہین ومنن الرحمٰن اور اربعین میں۔ احمدی جماعت میں باہم رشتہ وناطہ ہونے میں، سلسلہ واعظین دور دراز ملکوں میں بھیجنے میں۔ مشن تبت وکاشمیر میں وغیرہ۔ کیا خدا کی پیش کردہ تجاویز کا انجام یہی ہوتا ہے۔

۱۳۔ خالی دعوی۔ چنانچہ آپ نے دعوی کیا کہ انگریزی زبان تین تہجدوں کی مار ہے، پھر اس کو کیوں پورا کر کے نہ دکھایا۔ ایک طرف تو آپ بار بار ظاہر فرماتے ہیں کہ سکول قادیان میں انگریزی تعلیم کی یہ غرض ہے کہ وہ خدمت دین کے کارآمد ہو سکے گویا کہ غریب طالب علموں کی عمریں اس امید پر خرچ کی جاتی ہیں کہ وہ خادم دین بنیں مگر آپ تین تہجدوں میں دعا بھی نہیں مانگ سکتے۔ کیا یورپ کو اشاعت اسلام کی ضرورت نہیں، جس کے واسطے آپ کو تین رات محنت اٹھانی لاحاصل ہے یا ان تمام کا جہنم میں جانا ہی آپ کے نزدیک ضروری ہے۔ ایسا ہی مفسر اور عالم قرآن ہونے کا دعوی بار بار شائع ہوا، مگر کوئی تفسیر آج تک شائع نہ ہوئی۔ کیا تفسیر القرآن آپ کے نزدیک غیر ضروری اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے فائدہ شئے تھی جس کی طرف آپ نے توجہ نہیں کی۔ سوائے اجرائے لنگر کے آپ نے اور کوئی عملی کام بذات خود خاص تردد اور محنت سے نہیں کیا جو ایک قسم کی کبوتر بازی ہے، یا چار اخبار قادیان سے نکلے جو ایک قسم کی پتنگ بازی ہے۔ مرد میدان بن کے نہ آپ کہیں نکلے اور نہ آپ کی جماعت کے لوگ۔ مولوی محمد احسن اس کام کیلئے ملازم بھی ہوئے مگر نہ معلوم وہ کس کس شہر یا ضلع میں پھرے۔ میں تو اخباروں میں یہی دیکھتا رہا کہ اپنے وطن تشریف لے گئے اور پھر قادیان رونق افروز ہو گئے۔ قادیان سے امروہہ تک جو شہر راستے میں آئے ان میں بھی ان کے وعظوں کا چرچا نہ سنا۔ اور ایسا ممکن بھی نہیں جب تک امام خود کسی عمل کا نمونہ نہ بنے جیسا کہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے ہر قول میں آپ نمونہ بن کر دکھلایا۔ اسلئے آپ کے تمام اصحاب لفظی دین دار نہیں بلکہ باعمل دین دار تھے۔

۱۴۔ بگڑے ہوئے مذاقوں کی تائید۔ ایک عبدالکریم کی وفات پر کس قدر مدتوں مرثیہ خوانی ہوئی مسلمان شکم پروری فضول خرچی اور آرام طلبی میں بدنام ہیں آپ کا لنگر خانہ اور قادیان میں پڑے رہنا ان علتوں کا کیسا عملی نمونہ اور موید ہے۔.. پھر بے چارہ سجادہ نشینوں اور گوشہ نشینوں پر اعتراض کئے جاتے ہیں اور تیرہ کروڑ مسلمانوں کو یک قلم بلا وجہ اسلام سے خارج کیا جاتا ہے۔ ایک حقہ کے خلاف آپ کی باتیں نکلیں مگر میں نے نہیں دیکھا کہ جو حقہ نوش تھے انہوں نے آپ کی تحریر شائع ہونے کے بعد حقہ چھوڑ دیا ہو۔ خاتم النبیین ﷺ کے بھی کلمات تھے کہ شراب کا امتناع ہوتے ہی تمام خم یک قلم توڑ دیئے گئے اور مدینہ کے کوچوں میں شرب پانی کی طرح بہ نکلی حالانکہ شراب کا چھوڑنا نہایت دشوار ہے اور حقہ کا چھوڑنا نہایت آسان۔

۱۵۔ ناشکری بے دردی سنگ دلی اور تکبر۔ اسی سے ظاہر ہے کہ ایک پرانے مرید کو جو ہزاروں روپیہ اور تمام عمر اور اپنی تمام عزت و آسائش آپ کی حمایت میں قربان کر چکا ہے اس کو محض اصلاحی تجاویز پیش کرنے پر جو مستقل اور عظیم الشان ترقیات کی بنیاد ہوسکتی تھیں فوراً بزعم خود جہنم میں جھونک دیا۔ تحمل سے کوئی معقول جواب نہ دیا، نہ مولوی نورالدین صاحب جیسے باخدا اور باعلم شخص کو اس کی اصلاح کے واسطے بھیجا۔ ایسا ہی تیرہ کروڑ امت محمدیہ کو یک قلم خارج از اسلام قرار دیا۔ عدم تبلیغ کے مجرم آپ اور خلق خدا کو کافر ٹھہرایا جارہا ہے۔

ایسے ہی اور صدہا نقص اور کمزوریاں ہیں یہ محض نمونۃً میں نے پیش کر دی ہیں تاکہ اہل دانش لوگ آپ کی نسبت بے جا غلو سے بچ سکیں اور آپ کی توجہ اپنی اور جماعت کی اصلاح کی طرف پھر سکے اور مشرک لوگ جلال و جمال باری تعالیٰ میں آپ کو شریک نہ ٹھہرا سکیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہرگز ایسا نہ کرتا اگر میں صریحاً آپ کی جماعت میں مشرکانہ تحریکیں اور انبیاء و اولیاء کی توہین بذات خود نہ دیکھتا۔ ورنہ میں وہی عبدالحکیم ہوں جس کو آپ اول المؤمنین فرمایا کرتے تھے جس کی نکتہ چینیوں کو آپ قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور قبول فرمایا کرتے تھے۔ جس کے ذہن کو نہایت رسا اور فہم کو سلیم فرمایا کرتے تھے۔ میرے جو عقاید ابتدائی زمانہ میں تھے بعینہ وہی اب ہیں اور آپ کی عزت و عظمت بلحاظ جزء رسالت کے میرے اندر وہی ہے جو اس وقت تھی۔ مگر بشری پہلو سے جو آپ میں کمزوریاں اور نقص ہیں ان کو میں اس وقت بھی دیکھتا تھا اور بوقت موقعہ ظاہر بھی کر دیا کرتا تھا۔ مگر آپ کا مزاج روز بروز جماعت کثیر ہو جانے کی وجہ سے بدلتا گیا، یہاں تک کہ معمولی اصلاحی تجاویز کو بھی آپ نے ارتداد میں شمار کر لیا۔

خیر میں خدا کو رب العالمین، الرحمٰن اور الرحیم مانتا ہوں، کوئی کم عقل مغلوب الغضب تنگ ظرف وجود نہیں مانتا کہ کسی ایک کے ماتحت ہے۔ میں یہ کبھی نہیں مان سکتا کہ خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ میں کوشش کرنا تو بے سود رہے گا اور آپ کا ماننا کارگر ہوگا۔ بلکہ میں اس پر توکل کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ وقت عنقریب ہے رسید مژدہ کہ آن یار دل پسند آمد۔ زمین و آسمان ٹل جائیں اور چاند سورج اندھے ہو جائیں پر خدا کی باتیں نہیں ٹل سکتیں۔ میری رخصت ماہ اپریل سے منظور ہو چکی ہے اور اب فی الحال میں تراوڑی میں مقیم ہوں۔ دیکھئے قادیان کب پہنچتا ہوں کل امر مرھون باوقاتھا۔ والسلام

دو امور نہایت ضروری ہیں جو آپ کی خاص توجہ کے قابل ہیں۔ اول آپ کی وحی اور قرآنی وحی میں اختلاف۔ خداوند عالم کا نزول ہر انسان پر اس کے ایمان اور اخلاقی حالت کے مطابق ہوتا ہے۔ انّی بظنّ عبدی بی۔ چنانچہ حضرت محمد ﷺ کے اندر ہر وقت حمد الٰہی اور اصلاح عالم کا جوش تھا، اس لئے زمین و آسمان، چرند پرند، بحر و بر، شجر و حجر، بادل اور گرج، شمس و قمر، لیل و نہار سب کچھ آپ کو حمد الٰہی کرتے ہوئے دکھائی اور سنائی دیتے تھے۔ تمام قرآن از اول تا آخر تحمید و تسبیح تقدیس و تہلیل توحید و تمجید الٰہی سے بھرا ہوا ہے۔

لا الہ الا اللّٰہ۔ سبحان اللّٰہ۔

یسبّح للّٰہ ما فی السّماوات والارض۔

یسبّح الرعد بحمدہ۔ الحمد للّٰہ ربّ السّماوات والارض۔ وغیرہ۔

اپنی نسبت اسی قدر بیان ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّما انا بشر مّثلکم یوحی الیّ ۔

ما محمّد الّا رسول ۔ عبدہ و رسولہ ۔

..مگر آپ کے اندر جو اپنی مشیخت کا خیال ہر وقت جوش زن ہے خلق خدا سے مطلق ہمدردی نہیں، خداوند عالم کی عظمت آپ کے اندر بہت کم ہے ۔اس لئے آپ کے الہامات اسی رنگ کے ہوتے ہیں:

و اللّٰہ یحمدک من السّماء۔ اللہ آسمانوں میں تیری حمد کرتا ہے۔

تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں ۔

تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔

اے شمس اے قمر۔

قرآنی وحی میں کہیں یہ رنگ نہیں بلکہ ولد کے لفظ پر یہاں تک غضب ظاہر فرمایا ہے

تکاد السّماوات یتفطّرن منہ و تنشقّ الارض و الجبال ھدّا ۔ ان دعوا للرّحمن ولداً۔

..آپ کا تمام دارو مدار پیش گوئیوں پر ہے مگر محمد ﷺ ہر وقت اصلاح ایمان واعمال و اخلاق کی طرف مشغول تھے ۔ پس میں باادب ملتمس ہوں کہ آپ کی وحی بذات خود کسی اصلاح کی بنیاد نہیں ہوسکتی ۔تاوقتیکہ آپ اس کے ہر لفظ کو قرآنی وحی کے تابع نہ بنائیں ۔آپ کی وحی نے تو خداوند عالم کی نسبت روزہ رکھنا، روزہ کھولنا، بھی منسوب کیا مگر قرآنی وحی ایسے استعارات استعمال کرنے سے منزہ اور پاک ہے۔ خاص مسیح کو بھی انبیائے سابق کی وحی نے چالیس یوم کے بعد شیطانی پنجہ سے چھڑایا تھا اور آپ کو بھی قرآنی وحی ہر قسم کے غلو اور دھوکے سے بچا سکتی ہے ۔مگر افسوس کہ آپ اور آپ کی جماعت تو قرآن مجید کی طرف سے ایسے ہی لا پرواہ ہوگئے ہیں جیسا کہ عام مسلمان ہیں ۔اگر آپ کو اصلاح عالم مدنظر ہے اور کچھ بھی خلق خدا سے ہمدردی ہے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب آپ اپنی زندگی کا اصول ذاتی مشیخت اور شکم پروری کی بجائے یہی قائم کریں کہ جماعت میں قرآن مجید کے پڑھنے اور پڑھانے اور سمجھنے وسمجھانے اور اسی کے مطابق اپنی اصلاح ایمانی وعملی کرنے کا چرچا اور مذاق ہو جائے ۔ ایک ہی مسئلہ پر تل پڑنا ایک قسم کا جنون اور تمام فسادات کی بنا ہے ۔اگر آپ تفسیر القرآن نہیں لکھ سکتے تو کوئی مضائقہ نہیں مگر آپ کی جماعت آپ کی تعلیم سے بہت جلد قرآن مجید کی عاشق ہوسکتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ سوائے قرآن مجید کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابدی و کامل دستور الایمان و دستور العمل اور کیا ہوسکتا ہے۔ اس کے بغیر آپ کی جماعت میں کبھی وحدت ایمانی و عملی قائم نہیں ہو سکتی۔ میں تو بول اٹھا اس واسطے مطعون ہو گیا ورنہ تمام جماعت میں عملی اور ایمانی اختلافات بے حد و بے حساب ہیں۔ ہر شخص اپنے خیال میں مست اور نازاں ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کی آمد نے ان کے اندر ایک جوش تو پیدا کر دیا مگر ان کی رہبری کے لئے کامل قانون کوئی پیش نہیں کیا۔ میرے خیالات سے متفق تو کم از کم ۹۹ فی صدی ہیں کیونکہ جس قدر احمدیوں کو میں نے اپنے خطوط دکھائے ان سب نے ان کی تصدیق کی اور کہا کہ ہمارے اندر بھی یہی خیال جوش مارا کرتے تھے اور جب کبھی ہم نے لکھا تو مولوی عبدالکریم کی طرف سے اناپ شناپ غضب آلود جواب وصول ہوتے رہے۔

الغرض آپ کو اگر مسلمانوں سے یا دیگر مخلوق خدا سے کچھ بھی ہمدردی ہے تو قرآن مجید کی ایک مختصر تفسیر پیش کر جائیں۔ اس کی مشکلات کو حل کر جائیں اور اس کے اختلافات پر فیصلہ لکھ جائیں۔ ورنہ ہمارا زندہ مذہب اور پیش گوئیوں کا شور چند روز میں ختم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ تو فرمایا مصلحتے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند مگر افسوس ان مفاسد کی اصلاح کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا اور کبھی یہ نہ سوچا کہ کیا کیا فسادات اس وقت موجود ہیں اور کن کن کی اصلاح ہو چکی اور کون سے فسادات باقی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ان تمام فسادات کا ذکر مکمل طور پر قرآن مجید میں موجود ہے اور ان کا علاج بھی اس میں ہے۔ آپ کا کام محض اس قدر ہے کہ قرآن مجید کی محبت اور عظمت اپنی تعلیم و تلقین سے یا دعا ہائے سحری سے تمام مسلمانوں کے دلوں میں قائم کر جائیں بلکہ تمام عالم کے دلوں میں۔ بس یہی سب سے بڑا نشان ہوگا۔ سو مسیحا ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی۔ آپ کی پیش گوئیاں مجھے مطمئن نہیں کر سکتیں کیونکہ خود مجھے ہزار ہا امور کی خبر قبل از وقت ملتی اور پوری ہوتی ہے۔ اس سے ایک فطری اور دماغی قوت ثابت ہوتی ہے نہ کہ عملی کمال۔ عملی لحاظ سے تو مولوی نورالدین صاحب درجہ کمال کو پہونچے ہوئے ہیں مگر ایک گائے کو ہزار غذا دو، اس میں اسپ تازی یا ہرن کی چستی پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس خدا کے واسطے اور اپنے عظمت و جلال کے واسطے اور بے چاری خلق خدا کے واسطے اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک قرآن کی طرف جھک جائیں۔ شروع میں آپ قرآن ہی قرآن پیش کیا کرتے تھے اور امید تھی کہ اب قرآن سب کے لئے دل کش اور دل ربا بن جائے گا مگر آپ تو اپنی مشیخت یا مسیحیت پھیلانے میں ایسے محو ہوئے کہ وحی میں بھی ذاتی حمد و جلال ہونے لگا۔ خدا بھی بھول گیا اور قرآن بھی۔ اس لئے یہ حکم ملا بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تؤثرو ن الحیوۃ الدّ نیا ۔ یا ایّھا النّاس اعبدوا ربّکم الّذ ی خلقکم ۔

والسلام خاکسار عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن از تراوڑی ضلع کرنال

مرزا صاحب نے اس خط کا جواب نہیں دیا۔ تاہم عبدالحکیم پٹیالوی نے انہیں ایک اور خط لکھا جو درج ذیل ہے۔

☆ عبدالحکیم بنام مرزا قادیانی

حضرت مسیح الزمان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

رات سونے سے پہلے میں نے بڑے عجز و نیاز اور تضرع سے اپنے خداوند کو پکارا اور دعا کی کہ اے خداوند عالم ایک طرف تیرا یہ کلام ہے:

انّ اللّٰہ لا یغفر ان یّشرک بہ و یغفر ما دون ذ لک لمن یّشا ء

دوسری طرف تیرا مسیح (مرزا) یہ کہتا ہے:

انّ اللّٰہ لا یغفر ان لا یؤمن بی و یغفر ما دون ذ لک لمن یّشا ء

اب میں تیرے کلام سے انکار کروں یا تیرے مسیح کے؟...

میں صدق اور خلوص کے ساتھ قبولیت حق کے لئے ہر وقت مستعد ہوں مگر افسوس سنگدل خودستا اور خود پرست مرزا نے میرے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اب میں کیا کروں۔ صبح خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے مکان پر کرنل فتح خان آئے ہیں اور دہلیز سے مجھے آواز دی ہے میں ملنے کے لئے دہلیز میں گیا السلام علیکم کیا۔ بیٹھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کہ عبدالغنی خان افسردہ حال بیٹھا ہے اور اپنے والد کے واسطے قولنج کا علاج پوچھتا ہے ۔ اور اس نے ایک نسخہ مجھے دکھایا جس میں بہت سی ریاح شکن ادویہ درج تھیں اور کہا اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ پھر میں نے فتح محمد خان سے کہا مبارک ہو مرزا صاحب نے مجھے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ اچھا ہوا کہ اس مشرک گروہ سے میں محض توحید اور عظمت باری کے بیان کرنے کے جرم میں علیحدہ کیا گیا ہوں۔

.... اس خواب کی بنا پر اب میں پھر آپ کی خدمت میں لکھنے کی جرأت کرتا ہوں کہ شرک کی خبر ملنے پر موسیٰ علیہ السلام نے تمام مشرکین کے قتل کا حکم دیا تھا مگر آپ نے الٹی بے جا حمایت شروع کر دی۔ افسوس۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی توجہ کے لئے میں آپ کے چند الہامات کا مقابلہ قرآن کریم سے کرتا ہوں۔

آپ کے الہام میں ہے ربّ سلطنی علی النّار۔ اے میرے رب تو مجھے آگ پر اختیار دے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اللہ، مالک یوم الدّین ہے۔ لمن الملک الیوم للّٰہ الواحد القہّار ۔ من ذا الّذی یشفع عندہ الّا باذنہ ۔

آپ کے الہام میں آپ کی نسبت ہے یا شمس یا قمر۔ کیا سورج کی طرح آپ کے وجود پر ہمیشہ سے کسی عالم کا نظام قائم ہے جیسا کہ نظام شمسی پر زمین اور سیاروں کا ہے۔ کیا سورج کی طرح ہمیشہ آپ کا نور یکساں طور پر کل دنیا کو پہنچ رہا ہے۔ کیا شمس کی طرح ایک سیکنڈ کے لئے بھی آپ آرام نہیں کرتے۔ جیسا کہ سورج کے طفیل ہوائیں چلتی ہیں، بادل آتے، بجلیاں لشکتی، تمام دنیا کے کھیت اور باغات پرورش پاتے اور پکتے اور تمام دنیا کے کام چلتے ہیں۔ کیا ویسا ہی آپ کے طفیل تمام عالم کو ہمیشہ سے اور ہر وقت روحانی رزق ملتا ہے، روحانی پرورش ہوتی اور تمام دنیا کا دارومدار آپ کے ہی نور پر ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ آپ کے نور نے ایک قادیان تو کیا، اپنی جماعت اور اپنے کنبہ کو بھی منور نہیں کیا، بلکہ یہ محض ایک نہایت ہی بعید استعارہ ہے۔ آپ کی رہنمائی کے لئے یہی ایک مثال کافی ہے کہ آپ کے الہامات نہایت ہی بعید استعارات ہیں ان پر شرعی مسائل قائم کرنا غلطی ہے۔ قرآنی وحی میں سید المرسلین ﷺ کا نام محض سراج منیر یعنی روشن چراغ ہے نہ کہ شمس و قمر۔ قرآنی وحی میں الحمد للّٰہ ہے آپ کی وحی میں اللّٰہ یحمدک ہے۔ حمد کا لفظ محمد اور محمود میں بصیغہ مفعول ضرور آیا ہے جس میں اصلی معنوں سے کبھی تنزل ہو جایا کرتا ہے مگر آنحضرت ﷺ کی نسبت کہیں نہیں اللّٰہ یحمدک من السّماء یا محمد۔ آپ کی وحی میں یہی ہوتا ہے زلزلۃ السّاعۃ اور بعد میں آپ کی طرف سے حاشیئے چڑھائے جاتے ہیں کہ میری تکذیب کی وجہ سے زلزلہ آیا ہے خواہ وہ کولمبیا میں آیا ہو یا اٹلی میں ..وغیرہ ... جہاں آپ کی تبلیغ نہیں ہوئی ہے جہاں آپ کا کوئی باقاعدہ مشن نہیں پہنچا۔ اگر تکذیب کا ہی نتیجہ طاعون اور زلزلہ ہوں تو پہلے آپ کے سخت مخالفین مثلاً پیسہ اخبار، مولوی ثناء اللہ، مولوی محمد حسین، گروہ پشاوریاں سب سے پہلے مخالفین قادیان جن پر تبلیغ کما حقہ ہو چکی، مبتلا ہوں، جیسا کہ موسیٰ کے مقابلہ پر قوم فرعون غرق ہوئی۔ نوح کی مخالفت کی وجہ سے انہیں کے مقام سے طوفان شروع ہوا۔ قوم لوط، قوم ہود، قوم صالح وغیرہ ہلاک ہوئے۔ خاتم النبیین ﷺ کے مقابلہ پر مشرکین اور مخالفین عرب کا خاتمہ ہوا۔ مگر ان زلزلوں اور آتش فشانیوں کی نسبت قرآنی وحی میں کیسا صاف درج ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکاد السّماوات یتفطّرن منه و تنشقّ الارض و تخرّ الجبال ھدّا ۔ ان دعوا للرحمن ولداّ ۔

افسوس آپ نے، آپ کے مریدوں نے ان زلزلوں کی بنا یہ پیش نہ کی بلکہ خدا ورسول اورقرآن کو پس پشت ڈال کر آپ کو ہی آگے کرلیا انّ ھذا لظلم عظیم فتدبروا و اعلموا ان علی کل ذی علم علیم ۔کیا آپ کی خاطر میں خداوند عالم کو چھوڑ دوں، اس کے کلام پاک سے انکاری ہو جاؤں؟ ..(کیا خدا) کا مالک یوم الدین ہونا باطل ہو چکا۔ اوراس کی رحمت واسعہ جس کی تعریف و سعت رحمتی کل شیء ہے منسوخ ہوچکی اورغضب میں متبدل ہوگئی ۔اوراب جنت وجہنم کا کلی اختیارآپ کومل گیا۔ کیا توحید کے تمام اصول آج غلط ٹھہر گئے۔ قرآن مجیدتو خاتم النبیین کی نسبت فرماتا ہے انک لا تھدی من احببت اور محمد ﷺ کو فرماتے ہیں اگرتو ستر بار بھی مشرک کی مغفرت طلب کرے گا ہرگز نہ بخشونگا۔مگرآج یہ ہوگیا کہ جس سے تو (مرزا) راضی اس سے خداراضی اورجس سے تو ناخوش اس سے خدا ناخوش۔قرآنی وحی کا تو یہ رنگ تھا کہ اول سے آخرتک خداوند عالم کی ہی توحید وتسبیح وتقدیس تحمید اورتمجید رنگا رنگ ... بیانات اور نشانات میں تھی اورآج خداوند عالم کا ذکرمنسوخ ہوکر مرزا صاحب ہی کی حمد وستائش زمین وآسمان میں رہ گئی ۔آپ برائے خدا اپنی جماعت کی اوراپنی تحریرات کوقرآنی محک پرکس کر دیکھیں کہ کہاں تک ان میں خدا پرستی اورکہاں تک آدم پرستی ہے۔قرآن مجید ہی ایک کلام ہے جو لا ریب فیہ ہے، جونورمبین ہے، جو بالحق انزلناہ و بالحق نزل ہے، جومیزان اورمہیمن ہے، تبیان لکل شئی اورقول فیصل ہے۔ براہ مہربانی میرا پہلا خط واپس فرماویں کیونکہ میں یہ خط وکتابت چھپوانا چاہتا ہوں تاکہ سعید فطرتیں اپنی اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کرسکیں۔ اگرآپ میرا خط واپس نہ فرماویں گےتو اپنی یادداشت کی بنا پر اس مضمون کولکھ کر شائع کرونگا کیونکہ میرے پاس اس کی نقل موجودنہیں ہے۔ پہلے بھی تین چار بارآپ کی خدمت میں اس خط کی بابت لکھ چکا ہوں، اصل نہیں تونقل ہی ارسال فرماویں۔ میں نے پھرخواب میں رات کودیکھا کہ میں قادیان پہونچا ہوں اورآپ سے ملا ہوں اوریہی آیت اپنی تائید میں پیش کررہاہوں ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء ۔آپ میری تقریرسن کرخاموش ہیں۔شیخ یعقوب علی تراب بھی موجودہیں۔ان کا چہرہ یہ بتلاتا ہے کہ یہ باتیں صحیح ہیں ان پرسوال کی کیا ضرورت پیدا ہوئی۔صبح کا وقت ہے وضو کے لئے جب میں باہرنکلا تو حافظ عظیم بخش مرحوم ملے وہ بھی میری تائید میں کلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے ایک اور خواب میں نے دیکھا، وہ یہ ہے کہ ایک مجلس میں مولوی نورالدین استادہ ہو کر نہایت سلاست اور سنجیدگی کے ساتھ وعظ فرما رہے ہیں آپ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی بائیں طرف ساتھ ہی ملا ہوا میں بیٹھا ہوں۔ اور چند اور اشخاص ایک حلقہ میں ہیں۔ جو شخص سوال کرتا ہے مولوی صاحب نہایت خلوص اور توجہ کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ میں پلیگ میں پٹیالہ کے سینکڑوں دیہات میں پھرا ہوں اور ہزار ہا لوگ اور بیسیوں دیہات ایسے تباہ ہوئے ہیں جن کو آپ کے نام کی خبر تک نہیں۔ آپ کو بہ تقاضائے انسانیت بنی نوع کے ساتھ ہمدردی چاہیے

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند　　کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

جو عضوے بدرد آورد روزگار　　دگر عضو ہا را نماند قرار

خداوند عالم بہتر جانتا ہے کہ کن کن وجوہات سے بنی نوع کا شمار کم کیا جا رہا ہے۔ ان میں شاید ایک یہ بھی سبب ہو کہ زمین کی آبادی اس کی گنجائش کے مطابق رہے۔ مولوی عبدالکریم کی نہایت ہی دردناک موت کم عبرت خیز نظارہ نہیں تھا جو آپ کو اوروں کے دکھوں پر ہنسنے کے قابل چھوڑتا۔ مگر افسوس کہ ہر وقت کی ست بچنی نے جو شب و روز آپ کے گرد رہتی ہے اس نے آپ کو سخت متکبر اور سنگ دل اور جاہل بنا دیا انّ الا نسان لیطغی ان رآہ استغنی۔ کیا تو آپ مسیح کے معجزات کو مسمریزی کھیل اور ناقابل التفات حرکات بتلاتے تھے اور کیا خود ہی پیش گوئیوں کے تماشے میں ایسے محو ہو گئے کہ قرآن مجید کا مذاق بالکل مفقود ہو گیا۔ کوئی علمی معجزہ نہ دکھایا جس کا زمانہ تھا۔ کیا اچھا ہوتا کوئی معجزانہ تفسیر لکھ جاتے جو تمام اختلافات کا فیصلہ کرتی اور ہمیشہ کیلئے قرآن کریم کی طرح ایک زندہ معجزہ کی طرح قائم رہتی اور خلق خدا کی اصلاح کرتی۔ فقط

والسلام۔ خاکسار عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن از تراوڑی ضلع کرنال

☆ اعلان مرزا در بارہ عبدالحکیم

ڈاکٹر عبدالحکیم بتاتے ہیں کہ آخری ہر دو خطوط کا کوئی جواب وصول نہیں ہوا بلکہ ایک اعلان تمام جماعت احمدیہ کے لئے ۳ مئی (۱۹۰۶ء) کے اخبارات الحکم والبدر میں شائع کرا دیا گیا جس سے مجھ کو اور بھی زیادہ پریشانی اور حیرانی ہوئی۔ اعلان حسب ذیل ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان

چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا، نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نہیں نکل سکتے۔ اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھ کو ایک حرام خور اور بندہ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا کہ پیش گوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھ کو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں اور پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک گوئی کو انتہاء تک پہنچایا ہے ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے اس نے جھوٹ بھی پیٹ بھر کر بولا ہے۔ مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت ﷺ سے باہر مجھے ثابت کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے، اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑ دے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار، جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے، ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرور اور بندہ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں:

انّما اشکو بثّی و حزنی الی اللّٰہ و اعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب چونکہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمر بن ہشام (ابوجہل)، آنحضرت ﷺ کی عزت اور جان کا دشمن تھا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو تنبیہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کرلیں۔ اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

☆ عبدالحکیم کا ردعمل

جناب عبدالحکیم پٹیالوی کہتے ہیں کہ:

۷ مئی ۱۹۰۶ء سے پہلی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اسسٹنٹ سرجن محمد عظیم جو میرے ایک پرانے دوست اور ہم جماعت ہیں، خواب میں مجھے ملے۔ انہوں نے ترجمہ قرآن مجید کی نسبت، جو میں نے انگریزی زبان میں کیا ہے، کچھ ایسا ذکر کیا کہ انجمن حمایت اسلام نے اس کو پسند کیا ہے یا اس پر ریویو لکھا ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ اس کی اشاعت یورپ اور امریکہ میں ہو رہی ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ آپ اس کی قیمت کم کردیں۔ میں نے جواب دیا کہ دوسری طبع ہلکے کاغذ اور باریک ٹائپ میں چھپوا لوں گا۔ اسی اثنا میں، میں نے ان سے ذکر کیا کہ میرا اور میرزا صاحب کا بگاڑ ہو گیا۔ تب انہوں نے پوچھا کہ کیوں؟ میں نے اخبارات الحکم اور البدر کی طرف اشارہ کیا کہ آپ ان کو دیکھیں اور میں نے یہ بھی کہا کہ وہ خود بگڑ بیٹھے۔

اب ناظرین خود غور فرمالیں کہ محض چند اصلاحی تجاویز پیش کرنے پر حضرت مرزا صاحب نے کس قدر دریا دلی، عالی دماغی اور خوش اخلاقی ظاہر فرمائی ہے کہ نہ ان آیات قرآنی کے کوئی اور معنی کر کے دکھائے جو میں نے اپنے خیالات کی تائید میں پیش کیں، نہ ان واقعات کی تردید کی جو ان کی بشری کمزوریوں اور غلط کاریوں پر صریح دلیل ہیں اور صاف طور پر ثابت کرتے ہیں کہ ان کا فہم اور ان کے الہامات اس پایہ کے نہیں جن کی بنا پر بینات قرآنی کا صریح خلاف کیا جاسکے، ان کی وصیت متعلقہ بہشتی مقبرہ اور تعمیر منار کو بلا چون و چرا مان لیا جاوے اور ان کے کہنے سے تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو برس میں تیار ہوئے ہیں، یک قلم خارج از اسلام مان لیا جائے، ان کی وصیت مقبرہ کو وصیت قرآنی کی ترمیم سمجھ لیا جائے، ان کو محمد ﷺ کا مظہر اتم اور خاتم الاولیاء یقین کرلیا جائے، اور ان کے الہامات متشابہ کو کسی ایمان کی بنیاد قرار دیا جائے، مثلاً الہامات ذیل کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت منّی و انا منک ۔ یا شمس یا قمر ۔ انت منّی بمنزلۃ اولادی ۔ یا جس قدر یورپ، امریکہ، فارموسا، افریقہ وغیرہ میں حادثات ہوں، زلزلے آئیں، آتش فشانیاں ہوں ان تمام کو ان کی تکذیب کا ہی نتیجہ سمجھ لیا جائے۔

اپنے اعلان میں وہ (مرزا) ظاہر فرماتے ہیں کہ میری نسبت گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے مگر جو واقعی ہو اور چشم دید کمزوریاں اور نقص میں نے شمار کئے ہیں کسی ایک کی نسبت بھی یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ یہ غلط ہے یا سنت انبیاء اسی طرح رہی ہے بلکہ قرآن مجید سے بہ تواتر سنت انبیاء یہی ظاہر ہوتی ہے لا اسئلکم علیہ من اجر میں تم سے اس تعلیم دین پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا یہ بھی ظاہر کیا کہ جھوٹ پیٹ کر بولا مگر کسی ایک امر کی نسبت ثابت یا ظاہر نہیں کیا کہ فلاں امر جھوٹ ہے۔ میں آپ کے لکھنے پر ہی اس کو واپس کر لیتا اور معافی مانگتا۔ میں نے یہ تمام اس وجہ سے لکھا کہ آپ کے مرید آپ کو خدا سے ملانے اور محمد ﷺ کا مظہر اتم بتانے لگے اور آپ کے وجود کو مدار نجات قرار دیا جو صریحاً قرآن مجید کے خلاف ہے۔.. جس خدا کی تعریف سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے جو ربّ السّماوات و الارض، الرحمٰن، الرحیم، مالک یوم الدین، الملک القدوس، ذوالجلال والاکرام، علی کلّ شئی قدیر، علی کلّ شئی حفیظ ۔ العلیم الحکیم اور العلی العظیم ہے، جس کی قدرتوں حکمتوں اور رحمتوں کا حدو انتہاء نہیں۔ جس کی حمد تمام عالم کی ہر مخلوق اور اس کا ذرہ ذرہ ہر وقت گا رہا ہے جس کی قدرت وحکمت پر تمام علوم، کیا حکمت، کیا طب، کیا طبعی، کیا کیمیا، کیا ہیئت، کیا تشریح، کیا اسرار الاعضاء وغیرہ، مبنی ہیں اس کی نسبت یہ مان لینا کہ وہ ایک کمزور خطا کار انسان کے ماتحت ہو گیا ہے اور دوزخ و بہشت کا کامل اختیار اس کو دے دیا ہے یہ سخت درجہ کا شرک اور خداوند عالم کی سخت توہین ہے۔ کون ہے جو اس کے قوانین رحمت ومغفرت پر حاوی ہو سکے من ذا الّذی یشفع عندہ الّا باذنہ ۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں شفاعت بھی کر سکے۔ پس جو عقائد رب العالمین کی بے حد قدرتوں اور حکمتوں اور رحمتوں کو محدود کرنے والے ہیں اور خداوند عالم کو ایک شخص واحد کا تابع بنانے والے ہیں وہ شرک سے بھی بدتر ہیں۔ محمد ﷺ نے اپنی لازمی تعریف جو کلمہ میں سکھلائی وہ عبدہ و رسولہ ہے۔

مجھے آپ سے اور کوئی اختلاف نہیں، میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں۔ آپ کے الہامات کو مانتا ہوں مگر ایسا کوئی عقیدہ نہیں مان سکتا جس میں صریح شرک ہو، یا رب العالمین کی صریح توہین یا قرآن مجید کی آیات بینات کا صریح خلاف ہو۔ یا محمد ﷺ اور دیگر انبیا کی توہین ہو۔ آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محض ایک تمثیلی نبی ہیں اور امتی نبی ہیں اور بس۔ اس سے جو زائد ہے وہ غلو ہے اور اپنے تخیلات کا ہی نتیجہ ہے جو مرض ہسٹیریا میں لازمی ہوتے ہیں۔ میں آپ کو مسیح مانتا ہوں مگر یہ نہیں مان سکتا کہ تمام عالم کی نجات آپ کے ماننے پر منحصر ہوگئی، یا خداوند کی لا انتہاء حکمت و رحمت اور اس کی تمام قدرت آج کلی طور پر آپ کے تابع ہوگئی نعوذ باللّٰہ نعوذ باللّٰہ۔

آپ تھوڑی دیر کے لئے برائے خدا ان واقعی کمزوریوں اور خطا کاریوں پر تحمل اور صبر کے ساتھ غور کریں کہ کیا آپ جیسا انسان خاتم النبیین ﷺ کا مظہر اتم اور تمام عالم کی نجات کا مدار ہو سکتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ پس جن الہامات میں آپ کو عیسی یا احمد یا ابراہیم وغیرہ کر کے پکارا گیا وہ ایسے ہی بعید استعارات ہیں جیسا کہ یا شمس یا قمر۔ انت منّی و انا منک۔

پھر میں عرض کرتا ہوں اور خداوند عالم گواہ ہے کہ سچے دل سے عرض کرتا ہوں کہ اس وقت آپ غلطی میں ہیں۔ جب تک قرآن کریم کو اپنے ہر الہام میں حکم نہ بنائیں گے آپ اس غلطی سے کبھی نجات نہیں پاسکیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم آپ کو اور مجھ کو قرآن کی سچی محبت اور عظمت اور سچی اطاعت عطا فرمائے۔ میں آپ کا دشمن ہرگز نہیں ہوں بلکہ آپ کی سلامتی اور سچی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے میرے سینہ کو خود اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے اس لئے مجھے اب تک آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہیں۔ وہی ایمان کہ آپ مسیح ہیں، مثیل انبیاء ہیں، میرے دل میں جب بھی تھا اب بھی ہے۔ آپ کی اجتہادی غلطیاں کمزوریاں اور خطا کاریاں جو بشریت کے ساتھ لازمی ہیں اس وقت بھی دیکھا کرتا تھا اور اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ ہاں ان کو ظاہر کرنے سے ڈرا کرتا تھا اور اب سخت مجبور ہو کر ظاہر کرنا پڑا جب کہ جماعت کا غلو انتہاء کو پہنچتا چلا گیا یہاں تک کہ آپ نے لکھ دیا کہ تیرہ کروڑ مسلمان جو تیرہ صدیوں میں تیار ہوئے ہیں سب کے سب خارج از اسلام ہیں جیسا کہ تمام یہود و نصاری آنحضرت ﷺ کے آنے سے خارج ہو گئے تھے گویا کہ اب کلمہ بھی یہ چاہیے لا الہ الا المرزا کیونکہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہنا اب کارآمد نہیں رہا تاوقتیکہ آپ کو نہ مانا جائے... آپ تو صاف لکھتے ہیں کہ مجھ پر ایمان لانے کے بغیر نجات نہیں۔ پہلے مجدد و امام بنے، پھر جزوی نبی اور امتی نبی بنے، پھر جزوی نبی سے کامل نبی اور امتی نبی سے مستقل نبی۔ اور اب رسولوں سے کیا خدا سے بھی بڑھ گئے کیونکہ خدا کے ماننے سے تو نجات نہیں مگر آپ کے ماننے سے نجات ہے۔ پھر آپ کی جماعت قرآن مجید اور حدیث اور تیرہ سو سالہ اسلام کو مردہ اسلام پکار اٹھی۔ افسوس توہین باری تعالی، توہین خاتم النبیین، توہین قرآن، توہین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور مشرکانہ شور جو آپ کی جماعت میں پیدا ہوئے اور میں نے صاف صاف آپ کے کانوں تک پہنچائے ان کا خیال آپ کو مطلق نہ ہوا، بلکہ اپنی توہین کے جوش میں خلاف واقعہ خطوط لکھتے رہے اور خلاف واقعہ اعلان جاری کر دیا۔ میں ہر امر کے ثبوت میں قرآنی بینات عقلی اور فطری دلائل اور اپنے خوابات کو پیش کرتا رہا مگر آپ نے شروع سے نہ تو ان دلائل کو توڑا، نہ اپنے خیالات کی تائید میں کوئی دلیل پیش کی، بلکہ تنگ آمد بجنگ آمد کے طور پر شروع سے ہی گالیوں پر جمے رہے۔ کہیں مرتد کہا، کہیں کافر کہا، کہیں خارج از اسلام، کہیں دشمن، کہیں پیٹ بھر جھوٹ بولنے والا، کہیں مفتری۔ کوئی افتراء اور جھوٹ بھی ثابت کیا ہوتا۔ اور مجھے کیا شکوہ ہے جب خود خدا تعالیٰ آپ کے نزدیک ایسا حقیر ہوگیا کہ اس کا ماننا ہیچ اور اعمال صالحہ ہیچ جب تک آپ کو نہ مانا جائے۔ خداوند عالم کی فطرت آپ کے نزدیک لعنت ہوگئی جب تک آپ کے نشانات اس کے ساتھ نہ ہوں اور خداوند عالم (نعوذ باللہ) باؤلا جھلا ہوگیا کہ تکذیب تو قادیان، بٹالہ، امرتسر اور لاہور میں ہو اور وہ تباہ کرتا پھرے اٹلی، سانس فرانسسکو، فارموسا اور دیگر بلاد و دیہات کو جن کو آپ کی خبر تک نہیں۔ مگر آپ کو توہین باری تعالیٰ، توہین اسلام، توہین فطرت، توہین قرآن مجید و توہین انبیاء اور کفر و شرک بدعات فسق و فجور اور دہریت کا مطلق خیال نہیں رہا بلکہ مدتوں سے اپنی کبریائی اور خودنمائی میں ایسے محو ہیں کہ اپنی نسبت واقعی امور کو بھی دشنام اور کذب اور اتہام اور توہین نام رکھ دیا۔ اور یہ سبق بھی مجھے آپ سے ہی ملا ہے کیونکہ آپ نے بھی مسیح اور حسین کے نقص اور کمزوریوں کے بیان کرنے میں کوئی کمی نہیں کی تاکہ ان کی شان میں جو غلو ہو گیا ہے اس کا مقابلہ ہو سکے۔ آپ مجھے دشمن اسلام سمجھتے ہیں، ایک سلام سے بھی بخل کرتے ہیں، بلکہ میری تباہی کے منتظر ہیں، مگر میں بقول مسیح اپنے دشمنوں کو دعا دو، آپ کو دعا دیتا ہوں اور سلام جو احسان بالخلق کا ایک ادنی درجہ ہے، ترک کرنا انتہا درجہ کا بخل اور کمینہ پن سمجھتا ہوں کیونکہ قرآن مجید نے عباد الرحمٰن کی یہی تعریف کی ہے وآذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ خاکسار عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن از تراوڑی

☆ حکیم نورالدین بنام عبدالحکیم

جناب عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن بالقابہ

آپ کی تفسیر القرآن اردو زبان اور مفید عام اور تشخیص الامراض اس خاکسار کے پاس تھی وہ اس لئے واپس ہے کہ آپ کے موجودہ تغیرات میں آپ کو مدد ملے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا خیال جو کچھ ہم لوگوں کی نسبت ہے اس کی تو اب شکایت نہیں کیونکہ خود ہمارا امام آپ کے خیالات میں ناگفتہ بہ ہے تو ہم کس ہستی کے ہیں۔ ہمیں بحمد اللہ کوئی ضرورت نہیں جو ہم ایسے شخص کی کتاب رکھیں جو ہمارے سے بدظن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عجائبات ہیں جو ہم نے آپ کے متعلق دیکھیں۔ مرزا آپ کی اس تفسیر تک تو مسیح و مہدی تھا اب دجال وضال ہو گیا تو آپ کا استقلال اور آپ کی تحقیق گزشتہ کی بے ثباتی تو ظاہر ہو گئی۔ آئندہ موجودہ حالت پر آپ ٹھہریں گے یا ترقی کریں گے، آئندہ ظاہر ہو گا۔ تمہارے متعلق ایک حیرت زدہ انسان۔

نور الدین ۲ مئی ۱۹۰۶ء

☆ عبدالحکیم بنام حکیم نور الدین

مولانا ومخدومنا مولوی نور الدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ معرفت مولوی عبداللہ خان میرے پاس تراوڑی پہنچا۔ میری تحقیق گزشتہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ میں اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو مسیح الزمان اور ملہم من اللہ مانتا ہوں۔ آپ کو اسلام کا عملی نمونہ اور عالم قرآن جانتا ہوں۔ جماعت احمدی میں جو نئے خیالات پیدا ہوئے وہ قرآنی بینات کے صریح خلاف ہیں وہ بے شک میں نہیں مان سکتا جب تک قرآن کریم سے ان کی مطابقت ثابت نہ کی جائے مختصراً وہ مسائل حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تمام غیر احمدی مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھنا، ان کے ساتھ السلام علیکم اور نمازیں ترک کر دینا۔ جو لوگ صریحاً ہم کو کافر کہتے ہیں ان کے ساتھ تو نمازیں اور سلام ترک کرنا درست تھا مگر جو لوگ خاموش ہیں یا کم علمی یا کم فہمی یا خلاف معلومات کی وجہ سے منکر یا مخالف ہیں ان کا کیا قصور؟ کیونکہ ان کا خلاف اس بنا پر ہے کہ یہ جدید مسائل قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں۔ پر جو تبلیغ کامل کے بعد عمداً خلاف قرآن وحدیث کریں وہ بے شک کافر ہیں۔ یہی ایمان میرا شروع سے تھا اور اب تک ہے۔

۲۔ تمام انبیاء پیغام رساں اور ہادی خلائق ہوئے ہیں نہ کہ مدار نجات۔ ایسا ہی حضرت مرزا صاحب ہیں۔ وہ خداوند جو رب العالمین، الرحمٰن الرحیم، مالک یوم الدین، العلیم الحکیم، الملک القدوس ہے اس کے علوم پر کون محیط ہو سکتا ہے۔ پھر اس کی رحمت ومغفرت کے لا انتہاء قوانین کسی ایک انسان کے کیسے ماتحت ہو سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سا شرک ہو سکتا ہے، اور خداوند عالم کی توہین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتی ہے کہ اس کی رحمت و مغفرت کسی انسان کے ماننے پر منحصر سمجھا جائے۔ مدار نجات قرآن مجید نے توحید اور اعمال صالحہ کو بتایا ہے من آمن باللّٰه و الیوم الآخر و عمل صالحاً۔ بلیٰ من اسلم وجهه للّٰه و هو محسن۔ انّ اللّٰه لا یغفر ان یّشرک به و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔ پھر یہ کہنا کہ تیرہ کروڑ مسلمان جو تیرہ سو سال میں طیار ہوئے وہ خواہ کیسے ہی موحد، خدا پرست اور باعمل ہوں جو مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ سب کے سب خارج از اسلام ہیں اور قابل نجات نہیں۔ یہ مسئلہ بینات قرآنی کے خلاف صریح طور پر معلوم ہوتا ہے یہ کیسے مانا جاسکتا ہے۔ اگر میں غلطی پر ہوں تو از روئے بینات قرآنی میرا اطمینان کر دیا جائے۔ مگر افسوس کہ میں مانگتا دودھ ہوں اور مجھے پلایا جاتا ہے زہر۔ میں طالب حق ہوں اور اطمینان ہونے پر ہر ایک پرانی بات کے چھوڑنے اور نئی بات کے اختیار کرنے پر تیار ہوں بشرطیکہ قرآنی اور فطری طور پر میرا اطمینان کر دیا جائے۔ میرا یہ ایمان بھی شروع سے ہے آج کا نہیں۔

۳۔ حضرت مسیح الزمان کو مسیح و مہدی مانتا ہوں ساتھ ہی بشر بھی۔ بشری طور پر جو کمزوریاں اور نقص ان میں ظاہر ہوتے ہیں میں اس وقت بھی دیکھتا تھا اور اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ مثلاً براہین احمدیہ، منن الرحمٰن اور اربعین کا باوجود اشتہارات دینے کے آج تک مکمل نہ ہونا۔.. جماعت کی عملی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہونا۔ سارا زور حیات و ممات مسیح کے مسئلہ پر خرچ کرنا، قرآنی تعلیمات پر علی التناسب توجہ نہ ہونا، تبلیغ کی غرض سے اور شہروں میں نہ جانا، دہلی کا سفر اگر کیا تو محض بیوی صاحبہ کی خاطر۔ لنگر کے نام پر روپئے جمع کرنا، آپ بے فکری سے کھانا دوسروں کو کھلانا، اور اس کو درد اور کفایت کے ساتھ خرچ نہ کرنا، نہ اس کا کوئی حساب کتاب رکھنا۔ احمدی جماعت میں داخل ہوکر سوائے ایک وفات اور آمد مسیح، عملی اصلاح اور تزکیہ نفس کی طرف کوئی خیال نہ ہونا، جو لوگ پہلے سے جس حال میں ہیں اس میں کوئی نمایاں ترقی نہ ہونا۔

اب جب میں نے دیکھا کہ احمدیوں میں مرزا پرستی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ سوائے اس کے سب اذکار برائے نام رہ گئے اور شرک تک نوبت پہنچی گئی، انبیاء کی توہین ہونے لگی، تب مجھ کو حضرت مرزا صاحب کے واقعی نقص اور کمزوریاں گنانی پڑیں۔ نہ اس نیت سے کہ ان کی توہین ہو بلکہ اس نیت سے کہ ان کو خدا یا شریک خدا نہ ٹھہرایا جائے جیسا کہ خود مرزا صاحب، مسیح اور حسین کی کمزوریاں گناتے رہے ہیں وہی نیت میری ہے۔ اگر ان کمزوریوں میں کوئی خلاف واقعہ امر میں نے گنایا ہے تو مجھے بتلایا جائے، میں اسے واپس لے لوں اور تائب ہوجاؤں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تو آپ کی طرف آتا ہوں اور آپ مجھے دور سے دھکے دے رہے ہیں۔ میرا مرض کچھ اور ہے اور دوا کچھ اور زبردستی میرے حلق میں ٹھونسی جا رہی ہے۔ پھر اعلان بھی شائع کر دیا اور کتابیں واپس ہو رہی ہیں اور اس کا نام رکھا جاتا ہے انّما اشکو بثی و حزنی الی اللّٰہ کیا اس کے یہی معنی ہیں کہ برسر بازار شور مچایا جائے۔ میرا کوئی خط شائع نہیں کیا۔ میرے مقاصد کچھ تھے مگر غیظ وغضب کی حالت میں کچھ سے کچھ سمجھ کر کوسنے پر آ پڑے اور میری تباہی کے منتظر ہو گئے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا خدا مغلوب الغضب اور بدفہم نہیں ہے کہ ایک شخص جو قرآنی رو سے ایک امر کا فیصلہ چاہتا ہے اس کو کافر اور مرتد کہا جائے۔ جو آیات قرآنی میں اپنے استدلال میں پیش کرتا ہوں نہ ان کے دوسرے معنی کر کے دکھائے جاتے ہیں نہ کوئی اور معقول جواب ملتا ہے، بلکہ شروع سے ہی خارج از اسلام، دشمن اور کذاب مفتری نام سے پکارا جاتا ہے۔ جو امر مجھ کو صریحاً قرآن کریم کے خلاف معلوم ہوں تو میں ان کو کیسے مان سکتا ہوں۔ جو تجاویز اصلاح اور استحکام جماعت کے واسطے میں نے پیش کی ہیں ان کو ارتداد شمار کیا جاتا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ مسیح کا خلاف نہایت ہی خطرناک امر ہے مگر قرآن کریم کا خلاف اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ بدیہی امور اور واقعات سے انکار کرنا کذب اور سخت کفر ہے۔ خداوند عالم کو ایسا حقیر سمجھنا کہ وہ ایک انسان کے تابع ہو گیا ہے نہائت ہی غضب ناک شرک اور ظلم ہے۔

۴۔ اللّٰہ یحمدک من السّماء۔ انت منی و انا منک۔ انت منّی بمنزلۃ او لادی یا شمس و یا قمر۔ وغیرہ متشابہات میں سے ہیں۔ ان کی بنا پر کوئی شرعی مسائل قائم کرنا غلطی ہے۔ جیسے کہ آپ شمس وقمر ہیں ویسے ہی آپ محمد، احمد اور ابراہیم بھی ہیں۔ ایسے ہی بہشتی مقبرہ اور تعمیر منار ہے۔ ان تمام کو قرآنی میزان میں رکھ کر دیکھنا چاہیے۔ نزول خداوندی ہر بشر پر اس کی استعداد اور قابلیت کے مطابق ہوتا ہے۔ قرآنی وحی سب سے اعلیٰ اور مصفی اور اجلی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات انبیائے بنی اسرائیل کی وحی کے مشابہ ہیں جس میں استعارات بعیدہ بکثرت ہیں۔ اس لئے یہ لا ریب فیہ نہیں ہو سکتے۔ لا ریب فیہ ایک ہی وحی ہے جو قرآن مجید ہے۔ ہر وحی کو اس کے تابع کرنا ضروری ہے۔ محمد ﷺ کا کوئی مظہر اتم نہیں ہوسکتا، اسلئے کوئی وحی نہ اس کے ہم سر ہوسکتی ہے اور نہ اس کی ناسخ۔ یہی ایمان میرا براہین کے وقت تھا اور یہی اب ہے۔ ایک ذرہ تفاوت نہیں۔ اس نکتہ کی لاعلمی سے اکثر علماء کے لئے حضرت مرزا صاحب کے الہامات ٹھوکر کا موجب ہوئے۔ جب بشیر کی نسبت الہامات ہوئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانّ اللّٰہ نزل من السّماء وہ ایک یوم میں ایسا بڑھے گا جیسا کہ ہفتوں میں، اور ہفتوں میں ایسا جیسا کہ مہینوں میں ۔، اس وقت بھی میں یہی سمجھتا تھا کہ یہ ظاہری معنوں میں کبھی پورا نہیں ہوگا۔

۵۔ اسلام کے دو ہی جز ہیں ایمان باللہ اور احسان بالخلق ۔ السلام علیکم ایک ادنی درجہ کا احسان ہے اس لئے سلام کا ترک کرنا نہایت سخت درجہ کا بخل ہی نہیں بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ وہ شخص دشمن اور بدخواہ ہے. قرآن مجید نے عباد الرحمٰن کی پہچان یہ بتلائی ہے اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً جب کفار تک سے سلام کی مناہی نہیں تو پھر کلمہ گو مسلمان سے سلام ترک کرنا قرآن مجید کے سخت مخالف ہے ۔ وہ اچھا محسن اور ہمدرد بنی نوع ہے جو ذرا سے اختلاف رائے پر بھی سلام ترک کردیتا ہے۔ آپ خود مجھ سے دشمنی کریں میری تباہی کے منتظر رہیں مگر میں تو اے نورالدین تیرا وہی روحانی فرزند ہوں جو پہلے تھا۔ مسیح کا مرید ہوں اور تم سب کے لئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں ۔ .. ہاں میری عقل میں اصل توحید اور تمجید اور تحمید باری تعالی کے یہی معنی ہیں کہ جہاں اس کے کلام یا جلال کا مقابلہ ہو وہاں دوسروں کو ہیچ سمجھا جاوے ۔ آپ یا آپ کے مسیح خواہ اس کو کفر کہیں یا ارتداد یا دشمنی یا گستاخی ۔ ہاں اس کے خلاف آپ مجھ کو قرآن مجید سے سمجھا دیں تو میں باز آجاؤنگا ۔

۶ ۔ کل حزب بما لدیھم فرحون ۔ افسوس کہ جماعت احمدی اس عمل میں سب سے بڑھ گئی یہاں تک کہ ریویو آف ریلی جنز میں جب عام اسلامی مضامین شائع ہونے کی تجویز پاس ہوئی اور ضمیمہ میں خاص، تو کس قدر احمدی جماعت نے شور مچایا۔ حالانکہ ضمیمہ نے جماعت میں اور دیگر خواستگاروں میں جانا ہی تھا، خاص مضامین کی اشاعت میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی تھی مگر عام اشاعت زیادہ ہونے کے ساتھ رفتہ رفتہ خاص اشاعت بڑھنے کی امید تھی وہ دیوار جو مولویوں نے درمیان میں حائل کی تھی اس کو گرتے گرتے پھر کھڑا کر دیا گیا ۔ نہ صرف اتنا ہی کیا بلکہ .. قرآن مجید کو اور تیرہ سو سال کے اسلامی مضامین کو مردہ اسلام بتلایا گیا، گویا کہ خدا اور اسلام میں آج مرزا صاحب کی پیش گوئیوں سے جان آئی اور تیرہ سو سال تک وہ مردہ ہی تھے ۔ قرآن مجید (نعوذ باللہ) مردہ، محمد ﷺ (نعوذ باللہ) مردہ، تیرہ سو سال کے تمام مسلمان مردہ۔ کیا قرآن مجید بذات خود ایک زندہ معجزہ اور اس کی تعلیمات بذات خود حیات بخش نہیں ۔ کیا اس میں ہزارہا پیش گوئیاں اور علمی اسرار نہیں ۔ افسوس انّھم فی طغیانھم یعمھون ۔ کیا میری باتیں تمام افتراء اور دلخراش ہیں کہ ان پر مطلق غور نہ کیا جائے بلکہ فوراً لعنت شروع کر دی جائے اور انتظار کیا جائے کہ کب یہ تباہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ میں اگر اس حرکت سے تباہ بھی ہو جاؤں تو ہو جاؤں مگر خداوند عالم کا عظمت وجلال اور قرآن مجید کی عزت ومرتبت دوسرے انسان یا کلام کو نہیں دے سکتا۔ پس اگر توحید ہی ارتداد ہے تو گواہ رہو کہ میں سخت مرتد ہوں۔ اگر قرآنی وحیوں کو تمام وحیوں کا حکم اور میزان ماننا ہی گستاخی اور کذب ہے، تو میں سخت گستاخ اور کذاب ہوں۔ میرا خداوند گواہ ہے کہ جو کچھ میں نے اس وقت کیا مسیح کی کمزوریاں، خطا کاریاں گنائیں، ان کو ناراض کیا، یہ سب کچھ رب العالمین کے جاہ وجلال اور قرآنی وحی کی عظمت وشوکت کی خاطر۔ اگر میں نے خالصتاً خدا کے واسطے اور اس کی عظمت و جلال کی خاطر نہیں کیا تو میں آج ہی تباہ ہو جاؤں۔

۵۔ مسیح (مرزا) تو میری ہلاکت اور تباہی اپنی نفسانی اغراض کی بنا پر کسی اور وقت چاہتا ہے مگر میں کہتا ہوں اے خداوند! میں نے اگر یہ سب کچھ تیری عظمت وجلال کی خاطر نہیں کیا تو مجھے ابھی ایک منٹ کے اندر ہی اس دنیا سے اٹھا لے۔ آمین آمین آمین۔ و السلام الف الف سلام علیکم و علی کل من لدیکم۔

اے خداوند رب العالمین میں کیسے سمجھ لوں کہ ایک کمزور انسان جو سیدھی سیدھی تحریرات بھی نہیں سمجھ سکتا، جو آج کچھ اور کل کچھ کہتا ہے، جو بڑے بڑے ارادے کرتا اور ناکام رہتا ہے، میں کچھ لکھتا ہوں اور وہ سمجھتا کچھ ہے۔ جو آرام طلب ہے اور عیش پسند ہے۔ جو ایک گاؤں میں بیٹھے بٹھائے محض اپنے نہ ماننے کی بنا پر تیرہ کروڑ مسلمانوں اور کل دنیا کو محروم النجات قرار دے دیتا ہے۔ جو مجھ جیسے طالب حق کو جو محض قرآنی دلائل کا طالب ہے، مرتد اور کافر اور اپنا دشمن اور تیرا مغضوب علیہ قرار دے رہا ہے۔ جو بہت ہی کم علم اور کم فہم زود رنج ہے۔ وہ تیری خدائی میں شریک ہے یا اس کے ماننے پر نجات منحصر ہے، یا محض اس کے نہ ماننے سے تمام خدا پرست اور نیک انسان ناقابل نجات اور جہنمی ہیں۔ اے خداوند اگر میری سمجھ ناقص یا کج ہے تو اسے کامل اور درست کر۔۔

۷۔ مہدی خونی پر طنز کئے جاتے ہیں مگر آپ کا یہ حال ہے کہ دنیا تباہ ہو جائے اور اپنی عید ہو۔ زلزلہ سانفرانسسکو میں آئے، یا فارموسا میں، یا کولمبیا میں، یا اٹلی میں، کہیں طاعون ہو، کہیں کالرا پھیلے، اس کو تکذیب مرزا کا نتیجہ بتلایا جائے۔ کیا دنیا میں سوائے اس ایک جرم کے اور کوئی جرم جناب خداوندی میں قابل سزا نہ رہا۔

کیا تمام عالم کے ہر شہر اور گاؤں میں اور ہر مقام کے ہر فرد بشر پر مرزا صاحب کی تبلیغ اس کمال کو پہنچ چکی کہ سارے جرموں پر یہی ایک جرم غالب آ گیا۔ کیا خداوند عالم کا کام سوائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اور کچھ نہیں رہا کہ مسیح کی خاطر تمام عالم کو تباہ کرتا پھرے۔ کیا دہریت، کفر، شرک، زنا، توہین اسلام، افتراء علی اللہ، توہین قرآن، توہین محمد، خلاف فطرت وغیرہ کوئی جرم قابل مواخذہ نہیں رہے۔ کیا اس سے بڑھ کر خداوند تعالیٰ کی کوئی اور تحقیر ہوسکتی ہے کہ اس کی لا انتہاء قدرت وحکمت ایک مرزا کے تابع ہوگئی۔ کیا مرزا کے لئے اس سے بڑھ کر اور کبریائی ہوسکتی ہے کہ خداوند عالم کے سارے کاموں کو مرزا کی خوشی اور ناخوشی کے ماتحت مان لیا جائے۔ نعوذ باللّٰہ۔

ہاں جن مصائب یا تباہیوں کی نسبت خداوند عالم خود بتلاوے کہ یہ میرے مسیح کی تکذیب کا نتیجہ ہے تو اس کی نسبت ایسا ظاہر کرنا علیحدہ امر ہے مگر اوروں کی نسبت جن میں محض اسی قدر علم دیا گیا ہو کہ زلزلہ آئے گا، یا مری پڑے گی، تو اس کو ایک ہی وجہ یا مقام یا وقت سے مخصوص کرنا نہ محض افتراء علی اللہ بلکہ اس کی لا انتہاء حکمتوں کی سخت توہین ہے۔ پر اس وقت نہ توہین باری تعالیٰ کی پرواہ کی گئی، نہ توہین قرآن کی، نہ توہین محمدی کی، نہ توہین اسلام کی، نہ توہین فطرت کی، بلکہ ذاتی توہین کے خیال سے ایک غیظ وغضب سے بھرا ہوا اعلان جو سراسر غلط فہمی اور شتاب کاری پر مبنی ہے شائع کر دیا گیا۔ غور کرو، خدا کے واسطے غور کرو شتاب کاری اور بیجا غضب بڑے شیطان ہیں۔ وہ خدا بڑا غیور اور متکبر خدا ہے اس کے حکموں کو ذلیل مت سمجھو۔ اسے پامال مت کرنا چاہو، اس کے قرآن سے اس قدر اعراض مت کرو۔

اگر آپ نے موجودہ خط وکتابت کو جو میرے اور مرزا صاحب کے درمیان ہوئی ہے غور سے پڑھا ہو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ میں نے ہر اختلاف کے ثبوت میں آیات قرآنی پیش کیں مگر مرزا صاحب نے ان تمام سے اعراض کیا اور جواب میں ایک دلیل بھی پیش نہ کی، بلکہ بے محل اور خلاف واقعہ باتیں لکھتے رہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ کیا تماشہ ہے۔

والسلام ۸ مئی ۱۹۰۶ء

خط وکتابت بالا کے بعد ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء کو بوقت دوپہر خواب میں دیکھا کہ میں نماز کے واسطے کھڑا ہوا ہوں اور ایک مرزائی جس کا نام میرے یاد نہیں رہا، وہ میری اقتداء کے واسطے کھڑا ہوا ہے۔ میں اس کو کہتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب آپ کو میرے پیچھے نماز پڑھتے دیکھ لیں گے تو وہ آپ کو کیا کہیں گے۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ جب تک مرزا صاحب اپنی موجودہ زیادتیوں کی اصلاح نہ کرلیں میں بھی اپنی بیعت واپس لیتا ہوں۔ پس میں اس تاریخ سے اپنی بیعت واپس لیتا ہوں میری تفاسیر اور تذکرۃ القرآن میں جو مضامین مرزا صاحب کے متعلق شائع ہو چکے ہیں ان کو مشکوک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا جاوے اگر مرزا صاحب نے موجودہ زیادتیوں کی اصلاح نہ کی اور توبہ شائع نہ کی تو آئندہ میں ان تمام مضامین کو اپنی تفسیروں سے نکال دونگا۔

☆ نتیجہ خط وکتابت

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی لکھتے ہیں کہ تمام خط وکتابت بالا سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو اس وقت اصلاح جماعت اور ہمدردی خلائق سے کچھ غرض نہیں، بلکہ سخت اعراض ہے۔ اغلبًا وہ ڈرتے ہیں کہ جماعت کی نکتہ چینی اور اصلاحی تدابیر میں جماعت کے اختلاف اور انتشار کا اندیشہ اور بدنامی بھی ہے۔ اس لئے وہ محض تجاویز اصلاحی سے ایسے برافروختہ ہوئے کہ ازخود رفتہ ہوکر شروع سے ہی تردید وتکفیر پر تل پڑے۔ نہ قرآن واسلام سے کچھ تعلق ہے کیونکہ جس قدر قرآنی آیات پیش کی گئیں ان سے وہ کلیتًا اعراض کرتے ہیں۔ ہمدردی اسلام کے متعلق جس قدر فریاد میں نے کی اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوئی۔ توحید وتمجید وتحمید وتہلیل اور تقدیس باری تعالی کے متعلق میں نے ہر چند شور مچایا اور عظمت انبیاء پر بہت کچھ لکھا اور کھول کھول کر بیان کیا کہ...مرزا غلام احمد کو مدار نجات ٹھہرانے کا مسئلہ، تمام توحید وتہلیل اور تقدیس باری تعالی کو جڑ سے اکھاڑ دینے والا، تمام انبیاء کا نام دنیا سے مٹا دینے والا، قرآنی وحی کو ذلیل اور نابود کرنے والا، شرک پھیلانے والا اور آپ کی خدائی قائم کرنے والا ہے...

آپ کے الہامات جدید شرک پسند طبیعتوں کے واسطے آپ کے خدا ہونے پر علمی دلائل ہیں۔ مثلاً الہامات ذیل۔ خدا عرش سے تیری حمد کرتا ہے۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین وآسمان پیدا نہ کرتا۔

میں نے چشم دید واقعات کی بنا پر ظاہر کیا کہ انبیا کے مقابلہ پر آپ کوئی چیز نہیں بلکہ ایک ناقص العلم ناقص الفہم، ناقص العمل، ضعیف الخلقت زود رنج، شتاب کار اور نہایت ہی تنگ ظرف انسان ہیں...

آپ انبیاء کے مظہر یا بروز ایسے ہی بعید طور پر ہیں جیسا کہ آپ شمس وقمر ہیں۔

مگر افسوس کہ ان تمام صاف صاف اور واقعی باتوں کی طرف آپ کو مطلق توجہ نہ ہوئی بلکہ ایک مجنون انسان یا کانے دجال کی طرح آپ کی نظر اپنی مشیخت اور کبریائی کی ہی طرف رہی اور بار بار یہی لکھتے رہے کہ خدا کو ماننا، محمد ﷺ کو ماننا، اعمال صالحہ اور تمام اسلام کی پابندی لغو اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے جب تک مرزا غلام احمد کو مدار نجات نہ ٹھہرایا جائے۔

اگر حسن عقیدت سے کام لیا جائے تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس قسم کے مشرکانہ الہامات یا تو کثرت مشک وعنبر... و دیگر محرکات اور مفرحات کا نتیجہ ہیں جو آپ ہمیشہ بکثرت استعمال کرتے رہتے ہیں یا مرض ہسٹیریا کا نتیجہ ہیں جس میں آپ مبتلاء ہیں کیونکہ ذاتی مشیخت اور کبریائی کے خیالات کا پیدا ہونا ہسٹیریا کی علامات میں سے ہیں۔ یا کچھ عرصہ کیلئے شیطان آپ پر مسلط ہو گیا ہے کیونکہ ہر الہام جو قرآن کے مخالف ہو وہ شیطانی ہے.. باقی کمزوریاں بہ تقاضائے بشریت ہیں۔

اور اگر عام طور پر دیکھا جائے تو اس قسم کے عقاید اعمال اور الہامات پرلے درجے کے دجل اور فریب پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ کسی نبی نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ ہاں دجال کی نسبت ضرور مذکور ہے کہ اس کے ایک ہاتھ پر بہشت اور ایک ہاتھ پر دوزخ ہوگا۔.. کسی نبی نے لنگر کے نام پر روپئہ جمع کر کے نہ آپ بیٹھے بٹھائے مزے سے کھایا نہ اوروں کو کھلایا۔ بلکہ ان کی نسبت قرآن مجید میں بار بار یہی ذکر ہے لا اسئلکم علیه من اجر۔ میں تم سے اس کام کی کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ بلکہ قرآن مجید نے اس بات کو ان کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا کہ جو تم سے وعظ کی بابت کوئی اجرت نہیں مانگتا اس کی بات مانو۔ تو اس کی بابت اتنا خود لکھ چکے ہیں کہ سچے خوابات اور الہامات مشرکوں کو بھی ہوا کرتے ہیں۔ آپ نے جب دیکھا کہ موت قریب ہے اور دنیا سے گذر جانے کے بعد کوئی کام یا تصنیف ایسی نظر نہ آئی جس پر آپ کے عیال واطفال کا گذر ہو سکے.. پس یہ خوب سوجھی کہ ایک مینار اور ایک بہشتی مقبرہ کی بنیاد ڈال دی۔ یہ سبق آپ کو اغلبًا اجمیر سرہند اور پیران کلیر وغیرہ کے مقبروں سے ملا۔ مگر ایک بات میں بڑھ گئے کہ اس میں مدفون ہونے کے لئے دسویں حصہ جائداد کی وصیت بھی لازم کر دی جو قرآن وصیت میں ایک قسم کی ترمیم اور مقبرہ رسول خدا ﷺ کی سخت توہین ہے۔ کاش آپ کو یہی خیال ہوتا کہ آپ کی نعش کو مدینہ میں پہنچا دیں۔ دہلی میں مقبروں کی زیارت سے اپنی جماعت کو عملی سبق بھی دے دیا کہ بعد المرگ میری قبر کی زیارت کرنا۔ اللّٰهم انّی اعوذ بک من فتنة المسيح الدّجال۔ اے خداوند میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس مسیح کے فتنہ سے جو درحقیقت دجال ہے۔ یہ دعا ایک طول طویل حدیث کا جز ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے ایک مسیح کے فتنہ سے پناہ مانگی ہے جو مسیح کے نام سے مشہور ہوگا مگر درحقیقت دجال ہوگا، اس واسطے اس کا نام المسیح الدجال بطور صفت موصوف کے فرمایا۔ مسیح دجال کے فتنہ سے تمام انبیاء ڈراتے رہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی مسیح دجال کو اعظم ترین فتنوں میں شمار کیا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس کے ساتھ بہت سے نشانات ہوں گے۔

یہ تمام نتیجہ اس خلاف واقعہ اعلان کا ہے جو آپ نے اپنی ذاتی مشیخت کے جذبہ اور غیظ و غضب میں از خود رفتہ ہو کر البدر و الحکم میں تین مئی کو شائع کرایا۔ اس لئے اب میں متردد ہوں کہ آیا یہ نتیجہ بشری کمزوری کا ہے یا حقیقت میں ایک دجل ہے۔ اس لئے اب میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اصل حقیقت کو جلد تر اپنے فضل سے مجھ پر منکشف کر دے اور تمام شکوک کو جو اعلان پر طغیان سے پیدا ہوئے ہیں رفع فرمادے

☆ عبدالحکیم بنام حکیم نور الدین

ڈاکٹر عبدالحکیم بتاتے ہیں کہ مولوی نور الدین صاحب کا ۲۶ مئی کا لکھا ہوا ایک خط میرے ۸ مئی کے مکتوب کے جواب میں بعد اشاعت ذکر الحکیم نمبر ۴ وصول ہوا جس کے جواب میں لکھا گیا:

مخدوم بندہ! خدا گواہ ہے کہ میں طالب حق ہوں جو بات قرآن کریم کے موافق ہوتی ہے اس کو میں ہر وقت قبول کرنے کے لئے مستعد ہوں۔ خواہ وہ بات کسی مریض کے منہ سے، کسی عالم فاضل کے منہ سے نکلی یا کسی امی و جاہل کے منہ سے۔ ... مگر افسوس کہ عرصہ بیس سال میں نہ تو ان (مرزا) کے کلام میں، نہ تحریر میں، کوئی ایسے معارف سنے یا پڑھے جو مجھ کو علیحدہ طور پر معلوم نہ ہوئے ہوں، نہ ان کی صحبت میں کوئی خاص اثر دیکھا۔ ہاں علم قرآن اور اثر صحبت کی نسبت ان کے خالی دعوے ضرور بار بار شائع ہوتے رہے۔ جن ایام میں مرزا صاحب کو میں تفسیر القرآن سنایا کرتا تھا، آپ کو بھی یاد ہوگا کہ تمام تفسیر میں مرزا صاحب نے کسی ایک مقام پر بھی نہ تو کوئی اصلاح کی، نہ کوئی خاص نکتہ معرفت بتایا۔ آپ نے بے شک بعض غلطیاں بھی درست کیں اور بعض نئے نکات بھی بتائے۔ آپ کی عدم موجودگی میں سلیمانؑ کی نسبت بحث شروع ہوئی تو مرزا صاحب اس کو صاف نہ کر سکے بلکہ فرمایا کہ اچھا ہم تفسیر کبیر میں دیکھ کر پھر بتلائیں گے۔ نہ معلوم ان کی تفسیر کتاب عزیز کہاں گئی جس کا اشتہار دے چکے تھے۔ یہ امر بھی ظاہر ہے کہ اگر میری تفسیر کا مقابلہ مرزا صاحب کی کتابوں سے کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ کوئی مقام بھی مرزا صاحب کی کسی کتاب سے اخذ نہیں ہے..... ہاں میں نے آپ کی کتابوں سے بہت کچھ مدد لی ہے۔ مرزا صاحب تو میری تفسیر کو سن کر تعریف ہی تعریف فرماتے رہے کہ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں، نہایت عمدہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔شیریں بیان ہے۔دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔فصیح و بلیغ ہے۔بعض مقامات کی نسبت فرمایا، حد ہی کر دی، وغیرہ۔ چنانچہ ان کی اجازت سے یہ الفاظ الحکم اور البدر میں شائع بھی ہوتے رہے۔مگراب تو آپ نے میری تفسیر پاس رکھنے کے بھی قابل نہ سمجھی اور واپس کر دی۔ محمد صادق نے تو حد ہی کر دی کہ جس قدر تفاسیر ان کے پاس جمع تھیں ان کو ایسے بیہودہ طور پر ایک بوری میں بھر کر واپس کیا کہ وہ راستہ میں شکستہ ... ہو کر تو دہ اوراق ہو گئیں۔افسوس کہ مجھ سے تو ضد و عناد ہوا مگر قرآن کا بھی کچھ پاس ادب نہ کیا اور نہ دیانت و امانت کا لحاظ کیا۔تو دہ اوراق ان کے ملاحظہ کیلئے الگ رکھا ہوا ہے۔حکیم فضل الدین نے جو کتابیں واپس کیں وہ اچھی حالت میں پہنچ گئیں

اثر صحبت کی نسبت ہمیشہ اشتہار شائع ہوتے ہیں۔اس کے نام پر سینکڑوں روپیہ ماہوار وصول ہوتا ہے اور بنام لنگر خرچ ہوتا ہے مگر میں نے کوئی اثر نہیں دیکھا۔میری حالت جیسی غیب میں رہتی تھی، وہی مرزا صاحب کی صحبت میں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں لوگ بیعت میں داخل ہو کر اور صحبت کے نتائج دیکھ کر منحرف ہوتے رہے۔مثلاً منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ و منشی عبدالحق اکاؤنٹنٹ و حافظ محمد یوسف و صوفی عباس علی۔میاں فتح خان، محمد سعید خان وغیرہ۔میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں کہ روز بروز مشیخت کے خیالات ترقی پر ہیں۔قرآنی عظمت و محبت دلوں سے اٹھتی جا رہی ہے۔تمام انبیاء کو حقیر کیا جا رہا ہے۔کیالو لاک لما خلقت الا فلاک میں اور انصرام بہشتی مقبرہ میں تمام انبیاء کی سخت توہین و تحقیر نہیں ہے؟ ایک وقت تو مرزا صاحب تحریر فرماتے تھے:

میرے دعویٰ کے انکار سے کوئی شخص کافر و دجال نہیں ہوسکتا۔میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا، میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا، اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدید لاتے ہیں۔ ماسوا اس کے ملہم و محدث کیسا ہی اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں، ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔

سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیطانی الہام مجھے بھی ہوا تھا۔ شیطان نے کہا اے عبدالقادر تیری عبادتیں قبول ہوئیں۔اب جو کچھ دوسروں پر حرام ہے وہ تیرے پر حلال ،اور نماز سے بھی اب تجھے فراغت ہے جو چاہے کر۔تب میں نے کہا اے شیطان دور ہو۔وہ باتیں میرے لئے کب روا ہوسکتی ہیں جو نبی ﷺ پر روا نہیں ہوئیں۔تب شیطان معہ اپنے سنہری تخت کے میری آنکھوں کے سامنے سے گم ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔... یادرہے کہ وہ کاہن جو عرب میں آنحضرت ﷺ کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے، ان لوگوں کو بھی بکثرت شیطانی الہام ہوتے تھے اور بعض وقت وہ پیش گوئیاں بھی الہام کے ذریعہ سے کیا کرتے تھے۔ (دیکھو ضرورۃ الامام۔ ص ۱۷۔۱۸)۔

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جاوے۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے نام پر ختم ہو گیا بلکہ ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح آجائیں (ازالہ اوہام ص ۱۹۹۔۲۰۰)۔

مجدد صاحب سرہندی نے ایک کشف میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کو ان کے طفیل خلیل اللہ کا مرتبہ ملا اور اس سے بڑھ کر شاہ ولی اللہ نے دیکھا کہ گویا آنحضرت ﷺ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے مگر انہوں نے بہ باعث بسطت علم کے وہ خیال نہ کیا بلکہ تاویل کی۔ (دیکھو ضرورۃ الامام۔ حاشیہ ص ۲۹)۔

فرد جرم: صدہا عمل خلاف سنن انبیاء جو مرزا صاحب سے صادر ہوئے ان میں سے چند ایک کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔

}۱۔متواتر خلاف عہدیاں۔ براہین احمدیہ کے سرورق پر شائع کیا کہ اب اس کتاب کی طبع میں کبھی توقف نہ ہوگا۔ مگر اب تک نہ باقی کتاب چھپی اور نہ چندوں کا کچھ فیصلہ ہوا۔

پھر سراج منیر کی مفت اشاعت کے لئے چودہ سو روپیہ کا اعلان شائع کیا گیا۔ اور بہت سا چندہ وصول بھی ہوا مگر جب وہ مدتوں کے بعد شائع ہوا تو قیمتاً دیا گیا۔

پھر ماہواری رسالہ یعنی قرآنی طاقتوں کی جلوہ گاہ کا اشتہار دیا گیا کہ وہ... ماہ بماہ نکلا کریگا۔ پھر نشان آسمانی کے صفحہ ۴۲، ۴۳ میں باہمت دوستوں سے امداد چاہی: اے مرداں بکوشید و برائے حق جوشید۔ اور یہ بھی ارشاد جاری کیا گیا کہ ایک رسالہ جو میری طرف سے شائع ہو میرے دوست اس میں پوری مدد کریں اور ذی مقدرت لوگ زکات سے میری کتابیں خرید کر مفت تقسیم کریں اور میری تالیفات اور بھی ہیں جو نہایت مفید ہیں مثلاً رسالہ احکام القرآن، اربعین فی علامات المقربین، سراج منیر، تفسیر کتاب عزیز۔ پھر جلسہ دسمبر ۱۸۹۳ء میں پریسوں کے لئے ۲۵۰ روپیہ ماہوار کی ضرورت پیش کی اور فرمایا کہ ہر ایک دوست اس میں بلا توقف شریک ہو اور ماہوار چندہ تاریخ مقررہ پر بھیجتا رہے۔ اس سے بقیہ براہین اور اخبار اور آئندہ رسائل کا کام جاری رہ سکتا ہے۔ اب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چندوں کی مد میں ڈھائی سو سے بھی تین چار گنا زیادہ ہے مگر براہین احمدیہ، تفسیر کتاب عزیز اور رسائل ماہوار وغیرہ کا کہیں نام ونشان نہیں۔ جو کتابیں نکلتی بھی ہیں ان کی قیمت اصل سے تین چار گنا زیادہ وصول کی جاتی ہے۔ تمام چندہ بمعہ زکات سب بلا حساب پیٹ میں ہی ہضم ہو رہے ہیں۔ کیا تمام نبی اور رسول ایسے ہی بدعہد اور شکم پرور تھے؟ کیا یہ عمل قابل متابعت ہے۔ اے نور الدین آپ نے مرزا کو رسول مان کر اطیعو ن تو سنا دیا، پر ان کے عملوں کو بھی دیکھا کہ وہ عمل انبیاء کی طرح واجب الاطاعت بھی ہیں یا نہیں؟

} دوئم۔ جب براہین کی طبع کے واسطے تو روپئہ موجود نہیں تھا، نہ چھوٹے سے رسالہ سراج منیر کیلئے۔ پھر ہزاروں روپئہ کے انعامی اشتہار کیسے دیئے گئے۔ کیا یہ کذب میں داخل نہیں؟

فہرست حاضرین جلسہ ۱۸۹۲ء کی فہرست جو دافع الوساوس میں شائع ہوئی تھی حدیث کدع کے بعد اس میں تراش خراش کر کے ۳۱۳ کی تعداد انجام آتھم میں شائع کی گئی۔ کیا یہ کذب نہیں؟

بلا علم غیب لوگوں کو حرام زادہ اور بددیانت کہنا کذب نہیں ہے؟

تو کیا ہم بھی اسی طرح جھوٹ بولا کریں تاکہ ان کی متابعت پوری ہو جاتی؟

} سوئم۔ فحش گوئی۔ بے چارے مولویوں کو جو محض اسلام کی خاطر خلاف فرماتے رہے انکو ولد الحرام، خنازیر، کور چشم، درندہ، ذریت شیطان، حرام زادہ، شیطان، دیو گمراہ، فرعون، خبیث القلب، ان کو لعنتوں کی جوتیاں پڑیں ہزاروں لاکھوں بار، اندھیرے کے کیڑے، اوباش، لومڑی، تمام دنیا سے بدتر، دجال، بطال، جھوٹ کا گونہہ کھایا، چوہڑے چمار، جاہل، وحشی، سور اور بندر، زندیق، سانپ، کتے، بچھو، مادر زاد اندھے، مردار خور مولوی، نمک حرام، ہامان، ہندو زادہ، کہتے رہے۔ تو پھر کیا یہ عمل مرزا کا واجب الاطاعت ہے اور ہم دن رات لوگوں کو فحش گالیاں نکالا کریں؟ یا قرآن کریم کی اطاعت کریں جو فرماتا ہے:

لا تسبّوا الّذین یدعون من دون اللّٰہ ،

یا ارشادات خاتم النبیین کی جو فرماتے ہیں:

لیس المؤمن الطعّان و لا باللّعّان۔ و لا الفاحش و لا البذی۔

} چہارم۔ آرام طلبی اور شکم پروری۔ مرزا کا تو یہ حال ہے کہ اسلامی خدمت کے نام پر سات آٹھ سو روپئہ ماہوار چندہ جمع کیا، خود مزے سے کھایا اور دوسروں کو کھلایا۔ عنبر، مشک، بید مشک، مقویات، محرکات اور مفرحات بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔۔ بیوی صاحبہ کے پاس زیور اور روپئہ اس قدر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا کہ مرزا صاحب نے چار ہزار کا زیور اور ایک ہزار روپیہ ان سے لے کر اپنا باغ تیس سال کی میعاد پر ان کے پاس رہن رکھا۔..مکانات بھی وسیع اور فراخ بنائے۔ برعکس اس کے خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا یہ حال کہ سونے کیلئے اکثر زمین کا بستر، رہنے کیلئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا، کھانے کے لئے عموماً ستو یا نان جو اور وہ بھی اکثر ندارد، کبھی کبھی تین تین یوم کا فاقہ۔ اب فرمایئے کہ مرزا کی آرام طلبی اور شکم پرستی واجب الاطاعت ہے یا سید المرسلین کی جفاکشی اور ایثار اور نفس کشی۔

}پنجم۔ ترک حج۔ اس امر میں کیا مرزا صاحب کی متابعت چاہیے یا احکام قرآنی اور ارشادات سید لمرسلین کی اطاعت جن میں حج کی بابت سخت تاکید ہے۔

}ششم۔ اپنی کتابوں کیلئے رقم زکات طلب کرتا اور کتابوں کی قیمت اصل مصارف سے سہ چند، چہار چند رکھ کر ان کا نفع اپنے صرف میں لانا، کیا میں بھی اپنی دینی کتابوں کیلئے ایسا ہی کروں؟

}ہفتم۔ تصویر کھنچوانا۔ کیا سب مسلمان ایسا ہی کیا کریں، یا احادیث صحیحہ کی تہدید سے ڈریں؟

}ہشتم۔ تفرقہ اندازی۔ تعلیمات محمدی ﷺ کا یہ نتیجہ ہوا تھا کہ عرب کے خون خوار جنگجو پشت در پشت چلے آتے تھے، بند ہو گئے ان میں باہم صلح و محبت ہوگئی چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:

اذ کنتم اعداءً فا لّف بین قلو بکم فاصبحتم بنعمته ا خوا ناً و کنتم علی شفا حفرةٍ من النّار فانقذ کم ...الخ

مگر آج گالم گلوچ ہو کر مرزا صاحب نے مسلمانوں کو ایسا پھاڑ دیا کہ ظاہرا اتفاق ناممکن ہو گیا۔ اب فرمایئے خاتم النبیین ﷺ کے صلح خیز اخلاق قابل اتباع تھے یا مرزا کے فتنہ انگیز عمل؟

}نہم۔ جھوٹی شیخی اور کبریائی۔ قرآنی تعلیم کا یہ نتیجہ ہوا کہ مشرکین اور وحوش عرب فوج درفوج اسلام میں داخل ہو کر یہ الہامات الٰہی نازل ہوئے:

ا ذا جاء نصر اللّه و الفتح و ر أیت النّاس ید خلو ن فی دین اللّه افواجاً ۔ فسبّح بحمد ربک و استغفره انّه کا ن توا باً ۔

مگر آج تیرہ کروڑ مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر کے اور انہیں جہنمی بنا کر مرزا صاحب پر یہ الہام نازل ہوتے ہیں کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔ جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔

}دہم۔ خلاف بیانیاں۔ (تفسیر قرآن میں خلاف بیانیاں، مثلاً ازالہ اوہام میں دابۃ الارض کے معنی علماء ظاہری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے گئے پھر لیکچر سیالکوٹ میں اس کے معنی طاعونی کیڑے کئے گئے ہیں) جن کی کوئی انتہا نہیں۔ کچھ تو پہلی خط وکتابت میں بیان ہو چکے، اور کچھ اسی خط میں موجود ہیں۔ پہلی کتابوں میں تو یہ شائع کیا تھا کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں بن جاتا، یہ تو ان ہی نبیوں کی شان ہوتی ہے جو نئی تعلیم اور کتاب لے کر آتے ہیں میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح امت محمدیہ میں ہو سکتے ہیں۔ مگر آج یہ کہتے ہیں کہ جو مجھ کو نہ مانے وہ کافر اور جہنمی ہے۔

}یازدہم۔ تعمیر منارہ، اول تو بذات خود ایک لغو اور نمائشی عمارت ہے،

نیز اس تعمیر میں ان احادیث صحیحہ کی تردید ہے جن میں ارشاد ہے کہ سب سے برا طریق روپئہ برباد کرنے کا فضول عمارت بنوانا ہے۔

نیز اسلام کو اس وقت اشاعت قرآن کی سخت ضرورت ہے۔ دس ہزار روپئہ سے دس ہزار قرآنی تفاسیر مفت شائع ہوسکتی ہیں۔ ایسے وقت میں جب کہ اسلام مفلس ہے اسلامی روپئہ کو فضول عمارات میں صرف کرنا سخت ظلم ہے۔

نیز، شرک پسند طبائع کے واسطے یہ ایک بت ہوسکتا ہے۔

}دوازدہم۔ بہشتی مقبرہ کی بنیاد سے اول تو قرآن مجید کے کامل اور مفصل ہونے کا دعوی باطل ہوتا ہے کیوں کہ اس نے ایسے ضروری مسئلہ پر جو باعث نجات ہوسکتا ہے کوئی ارشاد نہیں فرمایا۔

۲۔ ان احادیث صحیحہ کی تردید ہوتی ہے جن میں ارشاد ہے کہ قبریں اونچی نہ بنائی جائیں، نہ ان پر عمارتیں بنائی جائیں، اور نہ ان پر کتبہ لکھے جائیں۔

۳۔ سید المرسلین ﷺ اور خلفائے راشدین کی سخت توہین ہے کہ ان کے مدفن بہشتی مقبرہ نہ بنیں، غلام احمد کا مدفن بہشتی مقبرہ بن جائے۔

۴۔ خاتم النبیین ﷺ کی (نعوذ باللہ) نادانی ثابت ہوتی ہے کہ آخر وقت تک انہوں نے بہشتی مقبرہ کا کوئی انصرام نہ کیا بلکہ ایسے آسان طریق نجات سے دنیا کو محروم چھوڑ گئے۔

۵۔ اس حدیث کا سخت خلاف ہے جس میں ارشاد ہے، یہود پر خدا کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

۶۔ عام قبر پرستی جس میں اس وقت اکثر مسلمان مبتلا ہیں اس کی عملی تائید اور پورا استحکام ہے۔

۷۔ قرآن مجید صاف فرماتا ہے لا تزر وازرۃ وزری اخری۔ لا تجزی نفس عن نفس شیئاً جب کوئی نفس ہی کام نہیں آسکتا تو اس کا مقبرہ دوسروں کے کیسے کام آسکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

}سیز دہم ۔قرآن مجید میں کسی نبی کی نسبت یہ الفاظ نہیں ہیں،انت منّی و انا منک ۔ لو لاک لما خلقت الا فلا ک۔اے نورالدین میں آپ کو زیادہ کیا لکھوں اور کیا سمجھاؤں۔آپ تو مجھ سے بدر جہا بہتر جانتے ہیں۔پس کیا یہ صحیح بات نہیں کہ جو الہامات قرآنی وحی کے خلاف ہوں ان کو شیطانی سمجھا جائے اور ہر الہام کے لئے قرآن کریم کو میزان اور حکم بنایا جائے۔

}چہاردہم ۔ نبوت انبیاء کی تحقیر۔ازالہ اوہام میں مسیح کی پیش گوئیوں پر طنزاً کہا، یہ بھی کچھ پیش گوئی ہے کہ زلزلہ آئیں گے،مری پڑے گی، لڑائیاں ہونگی اور قحط پڑینگے۔

پھر ایسی پیش گوئیوں کو عظیم الشان بتایا جارہا ہے۔

}پنج دہم ۔مسیح کے معجزات کو مسمریزی کرشمے قرار دے کر فرمایا کہ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ جانتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔اس شیخی کا کیا ثبوت ہے؟

}شانزدہم ۔ بھیک مانگنا۔البدر۲۳، و۳۰ جنوری میں شائع کیا کہ ہرایک بیعت کنندہ پر فرض ہے کہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی لنگر خانہ کا چندہ روانہ کرتا رہے۔ ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت سے خارج ہوگا۔کیا تمام انبیاء ایسے ہی پیٹ گدا تھے؟ کیا اس میں لا اسئلکم علیہ من اجر کا خلاف نہیں۔

امید ہے کہ اب جو کچھ آپ تحریر کریں گے وہ معقولیت اور خدا پرستی کے ساتھ ہوگا۔اگر آپ یہ ثابت کرسکیں کہ مرزا صاحب کے تمام الہامات اور اعمال قرآن مجید وسنن انبیاء کے موافق ہیں تو میں فوراً ذکرالحکیم نمبر۴ کو جلا دوں گا اور تائب ہوجاؤں گا۔قبولیت حق سے جب وہ مجھ پر ظاہر ہوجاوے میں ہرگز ہرگز گریز نہ کرونگا۔ میں تلواروں سے نہیں ڈرتا جیسا کہ مرزا صاحب گول مول طور پر ۲۰مئی کی وحی میں مجھے ڈراتے ہیں...

خاکسار عبدالحکیم خان از تراوڑی ضلع کرنال ۲۸ مئی ۱۹۰۶ء

☆☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسیح الدجال

نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم

(ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کہتے ہیں) پہلے میرا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح علیہ السلام جو رسول تھے فوت ہو چکے، اور آنے والے مسیح مرزا غلام احمد قادیانی ہیں، جو آ چکے۔ عرصہ ۲۵ سال تک میرا یہی ایمان رہا اور بڑی ارادت کے ساتھ میں مرزا کا مرید رہا اور ان کے عیب اور خطاؤں کو بشری کمزوریوں پر محمول کرتا رہا۔ عالم قرآن اور مزکی خلق ہونے کی نسبت خالی دعوے سنتا رہا، مگر نہ کبھی کوئی قرآنی مشکل ہی ان کی طرف سے حل ہوئی، نہ کوئی نکتہ معرفت ایسا سنا جو مجھے اپنے طور پر معلوم نہ ہوا ہو۔ نہ ان کی صحبت میں تزکیہ نفس اور رجوع الی اللہ کی خاص تاثیر دیکھی جو غیبت میں میسر نہ آئی ہو۔ پھر بھی حسن عقیدت کے طور پر قریباً بیس روپئہ ماہوار سے حتی الامکان ان کے لنگر، سکول، اخبارات اور کتب وغیرہ کی مدد پر خرچ کرتا رہا۔ اردو انگریزی تفاسیر اور تذکرۃ القرآن ہزاروں روپئہ کے صرف سے ان کی تائید میں شائع کرتا رہا۔ حسن عقیدت کے غلبہ نے کبھی سوچنے نہ دیا۔ ذکر مرزا کی جہ سے عام مسلمان میری تفاسیر اور دینی رسائل سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اکثر منصف مزاج اور غیر متعصب اشخاص نے جو میری دینی تصانیف کو پڑھا وہ ان سے بہت مستفید اور محظوظ ہوئے اور میرے نام لکھتے رہے کہ مرزا کے متعلق جو مضامین ان تفاسیر میں ہیں آپ ان کو نکال دیجئے تاکہ عام مسلمان ان سے مستفید ہوسکیں۔ مگر میں نے ان کی تحریروں پر کچھ خیال نہ کیا کلّ امر مرھون باوقا تھا۔ آخرکار جماعت کثیر ہو جانے کی وجہ سے مرزا کی مشیخت اور کبریائی حد سے بڑھتی گئی اور ان کی جماعت میں تمام اسلام پر مرزا پرستی غالب ہوگئی۔ خداوند عالم اور تمام نبیوں کا استہزا ہونے لگا۔ تب میں نے تعطیلات محرم و ہولی میں مرزائیوں کو بمقام پٹیالہ چند ضروری مضامین پر لیکچر دینے شروع کئے اور ابتداء اسماء الٰہی، دلائل برہستی باری تعالی اور تفسیر الحمد سے کی ...(یہ ذکر پہلے گذر چکا اس لئے یہاں حذف کیا جاتا ہے۔ بہاء)

(قادیانی پٹیالوی خط کتابت کے بعد) چونکہ انہوں نے میرے خلاف البدر اور الحکم میں ایک اعلان شائع کر دیا اور میرا کوئی خط شائع نہیں کیا، اس لئے میں نے وہ تمام خط و کتابت علیحدہ شائع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دی۔ چونکہ ۱۳ مئی کو ایک خواب کی بنا پر میں نے یہ بھی شائع کر دیا تھا کہ جب تک مرزا قادیانی اپنی موجودہ زیادتیوں کی اصلاح نہ کر لیں، میں اپنی بیعت واپس لیتا ہوں، میری تفاسیر اور تذکرۃ القرآن میں جو مضامین ان کے متعلق ہیں وہ مشکوک سمجھے جائیں، اور اگر مرزا نے موجودہ زیادتیوں کی اصلاح نہ کی اور توبہ شائع نہ کی، تو آئندہ میں ان تمام مضامین کو اپنی تفاسیر میں سے نکال دوں گا۔ چونکہ مرزا قادیانی کی طرف سے اصلاح اور توبہ کی کوئی امید نہیں رہی اس لئے جس قدر تفاسیر میرے پاس تھیں ان میں سے وہ مضامین نکال دیئے ہیں اور ان کی بجائے یہ حاشیہ لگا دیا ہے اور تمام خریداران تفاسیر کے نام بھی یہ اوراق بھیج دیئے ہیں تاکہ وہ اپنی تفاسیر میں اوراق از صفحہ ۲۴۹ تا صفحہ ۲۹۰ نکال کر یہ اوراق چسپاں کر لیں:

جن بناؤں پر میں عقیدہ مسیحیت و مہدویت و مجددیت مرزا سے تائب ہوا ہوں وہ مختصراً حسب ذیل ہیں۔

☆ منکر مرزا کی حیثیت

مرزا تمام مسلمانوں کو جو اسے نہ مانیں خارج از اسلام اور جہنمی قرار دیتا ہے اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے کو حرام بتلاتا ہے۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:

یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام کہ کسی مکفر، مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔

پھر الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء میں شائع کیا کہ

وہ شخص میری جماعت سے خارج ہے جو احمدی ہو کر بھی اپنے رشتے ناطے غیر احمدیوں سے کرے۔

موجودہ خط و کتابت میں تو مکفر یا مکذب کی شرط بھی اڑا دی بلکہ بار بار یہی لکھتے رہے کہ تیرہ کروڑ مسلمان جو مجھ کو نہیں مانتے سب کے سب جہنمی اور خارج از اسلام ہیں خواہ ان پر تبلیغ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ میں نے لکھا کہ امت محمدیہ میں جو لوگ ہماری تکذیب نہیں کرتے اور ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے، ان تمام کو کافر نہ سمجھا جائے بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ میری اس تحریر پر ایسے طیش میں آئے کہ مجھے مرتد قرار دیا اور حواس باختہ ہو کر میرے خطوں کا جواب کچھ سے کچھ دیتے رہے۔ یہ ایک مسئلہ کہ مرزا کے ماننے پر نجات منحصر ہے، ایسا خبیث اور باطل ہے کہ اس سے ساری خدائی باطل ٹھہرتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ربوبیت باری تعالی کے خلاف ہے کیونکہ جس قدر کسی شئے کی زیادہ ضرورت ہے اسی قدر رب العالمین نے وہ چیز زیادہ عام کی ہے مثلاً ہوا اور پانی ۔ پس اگر مرزا کے ماننے پر نجات کا انحصار ہوتا تو رب العالین اپنی قدرت سے اس کا ایسا انتظام کرتا کہ ہر ایک شخص کی فطرت میں جیسا کہ اس کی ربوبیت منقوش ہے ویسا ہی مرزا غلام احمد مسیح بھی منقوش ہو جاتا، بلکہ زمین وآسمان میں گنجار (گونج) پڑ جاتی کہ نجات کا مدار غلام احمد کے ماننے پر ہے ۔ اس پر ایمان لانے کے بغیر توحید عبادت اور اعمال سب بے کار ہیں ۔..

یہ ایمان قواعد عدل وانصاف کے خلاف ہے کیونکہ جس قدر کوئی قانون نہایت اہم ہوتا ہے اسی قدر اس کی اشاعت کی جاتی ہے اور جب تک کسی شخص پر ایک حکم پہنچنا قطعی طور پر ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک وہ اس کے خلاف سرکشی اور عدول حکمی کا مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا۔ آپ کا مقدمہ ہی آپ کی رہبری کے لئے کافی تھا کہ محض ازالہ حیثیت عرفی کا جرم قائم کرنے میں عدالت نے کس قدر تحقیقات کی، گواہوں کے بیانات لئے، آپس کی جرح مدتوں سنی۔ آخر میں فریقین کے بیانات کا موازنہ کر کے مدلل فیصلہ لکھا ۔ مگر آپ تمام دنیا کو جہنمی بنانے کے لئے اتنا بھی کسی سے نہیں پوچھتے کہ تیرے پاس ہم پر ایمان لانے کے لئے کافی دلائل پہنچے ہیں یا نہیں، پھر تو کس وجہ سے مخالف ہے۔ کیوں نہ ہو آسمانی حکم جو ہوئے ، علام الغیوب اور ہر جگہ حاضر و ناظر جو ہوئے ۔ کچھ تو سوچو! خداوند عالم، قرآن مجید اور اسلام کو کیوں ذلیل کرتے ہو۔ براہ خدا ایک لمحہ تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو، کیا تمام دنیا کے ہر فرد بشر پر آپ خود تبلیغ کر چکے یا آپ کے مرید ہر فرد بشر کو آپ کی مسیحیت کا قائل کر چکے ؟ ہرگز نہیں ۔ بلکہ عدم تبلیغ کے مجرم آپ اور آپ کی جماعت ہیں جو ایسے اہم احکام کو دبائے ہوئے گھر بیٹھے ہیں اور تمام دنیا کو سرکش اور کافر بنا رہے ہیں ۔ عام مسلمانوں میں لاکھوں خدا پرست، پابند صوم وصلوۃ، تہجد گزار، محسن ، ہمدرد، خیر خواہ، راست باز، متقی، منصف مزاج، حلیم، شریف، پارسا، اوامر پر عامل اور منہیات سے بچنے والے ہیں ۔ خدا کے واسطے روزہ رکھتے، حج کرتے، فسق وفجور جھوٹ ظلم فریب اور ریا سے بچتے اور اللہ تعالی کے واسطے جان و مال نثار کرنے کو تیار ہیں۔ کبھی انجمن حمایت اسلام، ندوۃ العلماء اور کانفرنس کے جلسوں میں شریک ہو کر تو دیکھو۔ مگر آپ تمام کو بلاتفتیش یک قلم خارج از اسلام اور جہنمی بتلا رہے ہیں ۔.... جو عالی شان عمارت اسلام تیرہ سو سال میں تیار ہوئی تھی وہ آپ نے گرا دی اور جو ایک دو لاکھ جماعت آپ نے تیار کی وہ کسی اور امام کے آنے سے ہلاک ہو جائے گی ۔....

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض یہ مسئلہ کہ خدا کا ماننا اور تمام اعمال صالحہ ہیچ ہیں جب تک مرزا کو مدار نجات نہ مانا جائے، قرآن و حدیث فطرت صحیحہ اور عقل سلیمہ کے خلاف ہی نہیں، بلکہ عالمگیر فسادوں کی جڑ اور تمام اخلاق حمیدہ کا زائل کرنے والا ہے کیونکہ جب ایک فریق دوسروں کو کافر اور جہنمی کہتا ہے تو ہر فریق کا حق ہے کہ باقیوں کو ایسی ہی حقارت اور نفرت سے دیکھے اور تمام تعلقات اخوت انسانی کو توڑ کر ایک دوسرے کا جانی دشمن بن جائے۔

انّ الّذین یکفرون باللّٰہ و رسلہ و یریدو ن ان یفرّقوا بین اللّٰہ و رسلہ و یقولو ن نؤمن ببعض و نکفر ببعض و یریدو ن ان یّتخذوا بین ذلک سبیلاً۔ اولئک ھم الکافرون حقاً و اعتدنا للکافرین عذاباً مھیناً۔(۴:۱۵۰۔۱۵۱)

یہ آیت مولوی نورالدین صاحب نے اپنے خط میں پیش کی تھی جس سے ان کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا بھی ایک رسول ہے، اس کو نہ ماننا کفر اور جہنمی بننا ہے۔ اول تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے، دوم خود مرزا صاحب اپنے الہامی قصیدہ میں شائع کر چکے ہیں

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

ازالہ اوہام میں، جو خدائی امداد سے تیار ہوا تھا، شائع کر چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی مسلمان کافر یا بے ایمان نہیں ہو جاتا۔ یہ تو ان نبیوں کی شان ہے جو نئی کتاب اور شریعت لے کر آتے ہیں کہ ان کی مخالفت سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

مرزا کے اعمال ایسے ہیں جو خلاف سنت انبیاء اور معمولی دیانت و امانت سے بھی گرے ہوئے ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے۔

خود مرزا نے انبیاء میں تفریق کی جب کہ دافع البلاء میں شائع کیا: آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

مرزا قادیانی نے اعجاز احمدی میں یہ شائع کیا:

تکدر ماء السما بقین و عیننا الی آخر الایام لا تتکدر پہلوں کے پانی مکدر ہو گئے، مگر ہمارا چشمہ تا قیامت مکدر نہ ہوگا۔

مرزا قادیانی نے تمام نبیوں کو ہیچ سمجھا جب یہ الہام شائع کیا:

لولاک لما خلقت الافلاک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ذاتی مشیخت کا جنون

جیسا کہ مرزا صاحب کے الہامات ذیل سے صاف ظاہر ہے:

اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

اے شمس اور اے قمر۔ تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔

عرش پر خدا تیری حمد کرتا ہے۔

ایک طرف تو رسالت کا دعوی ہے دوسری طرف ایسے خلاف شریعت الہامات ۔ اگر منہاج نبوت کا دعوی نہ ہوتا، تب بھی ایسے الہامات کا مضائقہ نہ ہوتا۔ حضرت محمد ﷺ کے اندر ہر وقت حمد الٰہی اور اصلاح عالم کا جوش تھا اس لئے زمین و آسمان، پرند و چرند، بحر و بر، حجر و شجر، بادل و گرج، شمس و قمر، لیل و نہار سب کچھ آپ کو حمد الٰہی کرتے ہوئے دکھائی اور سنائی دیتے تھے۔ تمام قرآن مجید از اول تا آخر تحمید و تسبیح تقدیس و تہلیل توحید اور تمجید باری تعالی سے بھرا ہوا ہے لا الہ الّا اللّٰہ ۔ سبحان اللّٰہ ۔ یسبّح للّٰہ ما فی السّماوات و الارض وغیرہ۔ اپنی نسبت اسی قدر بیان ہے انّما انا بشر مّثلکم یوحی الیّ (۱۸: ۱۱۰) ما محمّد الّا رسول ۔ محمد عبدہ و رسولہ ۔ جابجا ایمانی اور اخلاقی اور روحانی اصلاحوں کی تعلیم ہے۔ مگر آپ کے اندر اپنی مشیخت کا خیال ہر وقت جوش زن ہے۔ خلق خدا سے مطلق ہمدردی نہیں۔ خداوند عالم کی عظمت آپ کے اندر بہت کم ہے اس لئے آپ کے الہامات اسی رنگ کے ہوتے ہیں: و اللّٰہ یحمدک من السّماء ۔ اللہ تیری آسمانوں میں حمد کرتا ہے۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔ اے شمس اے قمر۔ قرآنی وحی میں کہیں یہ رنگ نہیں ہے بلکہ ولد کے لفظ پر یہاں تک غضب ظاہر فرمایا ہے:

تکاد السّماوات یتفطّرن منہ و تنشقّ الارض و تخرّ الجبال ھدّا ۔
ان دعوا للرّحمن ولداً (۱۹: ۹۲)

تمام قرآن میں جابجا خداوند عالم ہی کی تحمید و تقدیس ہے اور خلق خدا کے لئے وعظ و نصیحت ہے۔ آپ کا دار و مدار پیشگوئیوں پر ہے مگر محمد ﷺ ہر وقت اصلاح ایمان و اعمال و اخلاق کی طرف مشغول تھے۔ آپ کے الہام میں ہے ربّ سلطنی علی النّار اے میرے رب مجھے آگ پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار دے۔قرآن مجید فرماتا ہے کہ اللہ : مالک یوم الدین ہے

لمن الملک الیوم۔ للّٰہ الواحد القهار۔

من ذا الّذی یشفع عندہ الّا باذنہ۔

☆ خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) بے وقوف سمجھنا

یعنی مرزا قادیانی کا، رب العالمین کو (نعوذ باللہ) ایک باؤلا، جھلا، اردلی سمجھنا جو مرزا کی خاطر دور دراز ملکوں اور شہروں کو تباہ کرتا پھر رہا ہے اور اتنا بھی نہیں دیکھتا کہ مرزا کے اصل اور بڑے مکذب کون ہیں۔قرآن مجید تو یہ فرماتا ہے:

و ما ارسلنا فی قریةٍ مّن نبیّ الّا اخذ نا اھلھا با لباساء و الضّراء لعلّھم یضرعون

اس آیت میں فی قریة اور اھلھا کا لفظ صاف بتلا رہے ہیں کہ جس قریہ میں کوئی نبی آتا ہے اور صاف طور پر اپنے بیان اور نشانات کی تبلیغ کرتا ہے وہاں کے لوگ مصائب اور نقصان اٹھاتے ہیں نہ کہ دور دراز دیہات اور امصار کے لوگ جن کو اس نبی کی خبر تک بھی نہیں ہوتی۔

چنانچہ واقعات سے یہی ثبوت ملتا ہے کی موسیٰ کی مخالفت سے فرعون اور اس کا لشکر تباہ ہوئے۔ایسا ہی قارون معہ اپنے آدمیوں کے ہلاک ہوا۔ایسا ہی اقوام ہود وصالح ونوح ولوط وغیرہ کا حال ہوا۔آنحضرت ﷺ کی مخالفت سے گردن کشاں مکہ ہلاک ہوئے اور وہ بھی دس سال کی کامل تبلیغ اور سخت مخالفت کے بعد۔ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی کی مخالفت تو مکہ میں ہوئی اور ہلاک ہوئے کلکتہ، عدن، جاپان، روس، کانگڑہ، فارموسا اور سان فرانسسکو والے۔

اگر تکذیب کا ہی نتیجہ طاعون اور زلزلہ ہوں تو پہلے آپ کے سخت مخالفین مثلاً پیسہ اخبار، مولوی ثناء اللہ، مولوی محمد حسین، جعفر زٹلی، مولوی کرم دین، گروہ پشاوریان، سب سے پہلے مخالفین قادیان جن پر تبلیغ کماحقہ ہو چکی، مبتلا ہوں۔ان زلزلوں اور آتش فشانیوں کی نسبت قرآنی وحی میں کیسا صاف درج ہے:

تکاد السّماوات یتفطّرن منہ و تنشق الارض و تخرّ الجبال ھدّاً۔

ان دعوا للرّحمن ولداً۔

افسوس آپ نے اور آپ کی جماعت نے اپنی کبریائی کے نشہ میں قرآنی پیش گوئیوں کو ایسا حقیر سمجھا کہ ذاتیات سے باہر مطلق نظر نہ رہی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ متواتر خلاف عہدیاں

براہین احمدیہ کے سرورق پر شائع کیا کہ اب اس کتاب کی طبع میں کبھی توقف نہ ہوگا مگر اب تک نہ باقی کتاب چھپی اور نہ چندوں کا کچھ فیصلہ ہوا۔ پھر سراج منیر کی مفت اشاعت کے لئے چودہ سو روپیہ چندہ کا اعلان شائع کیا گیا اور بہت سا چندہ وصول بھی ہوا مگر جب وہ مدتوں بعد شائع ہوا تو قیمتاً دیا گیا۔ پھر رسالہ ماہواری یعنی قرآنی طاقتوں کے جلوہ گاہ کا اشتہار دیا گیا کہ وہ ۲۰ جون ۱۸۸۵ء سے ماہ بماہ نکلا کرے گا۔ پھر نشان آسمانی کے صفحہ ۴۲، ۴۳ میں باہمت دوستوں سے امداد چاہی۔ اے مردان بکوشید و برائے حق جوشید۔ اور یہ بھی ارشاد جاری کیا کہ ہر ایک رسالہ جو میری طرف سے شائع ہو میرے دوست اس میں پوری مدد دیں اور ذی مقدرت لوگ زکات سے میری کتابیں خرید کر مفت تقسیم کریں اور میری تالیفات اور بھی ہیں جو نہایت مفید ہیں مثلاً رسالہ احکام القرآن، اربعین فی علامات المربین، سراج منیر، تفسیر کتاب عزیز۔

پھر جلسہ دسمبر ۱۸۹۲ء میں پریسوں کے لئے ڈھائی سو روپیہ ماہوار کی ضرورت پیش کی اور فرمایا کہ ہر ایک دوست اس میں بلا توقف شریک ہو اور ماہوار چندہ تاریخ مقررہ پر بھیجتا رہے۔ اس سے بقیہ براہین اور اخبار آئندہ رسائل کا کام جاری رہ سکتا ہے،۔

اب چندوں کی آمد ڈھائی سو سے بھی تین چارگنی زیادہ ہے مگر براہین احمدیہ، تفسیر کتاب عزیز اور رسائل ماہوار وغیرہ کا کہیں نام ونشان نہیں۔ جو کتابیں نکلتی بھی ہیں ان کی قیمت اصل سے تین چارگنی زیادہ وصول کی جاتی ہے۔ تمام چندہ بمعہ مدزکات سب بلا حساب پیٹ میں ہی ہضم ہو رہے ہیں۔ کیا تمام نبی اور رسول ایسے ہی بدعہد اور شکم پرور تھے؟

بیعت کی شرائط ایسی جو اسلام کی روح کہی جاسکتی ہیں تا کہ بہت مسلمان داخل ہو جائیں مگر بعد میں یہ اعلان دیا گیا کہ جو لنگر کا چندہ ادا نہ کرے وہ جماعت سے خارج کیا جائے گا۔ پھر جب اہلیان سیالکوٹ نے کہا کہ لنگر کی آمد وخرچ کے انتظام کے واسطے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے تو آپ نے جواب دیا کہ کیا میں کسی کا خزانچی ہوں۔ اور جب یہ تحریک پیش ہوئی کہ لنگر کا انتظام توجہ طلب ہے مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے تو جواب دیا کیا میں بھٹیاری ہوں؟ سبحان اللہ وصولیت چندہ کے تو ہمیشہ تقاضے اخباروں اور اشتہاروں میں شائع ہوتے رہیں جو تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے وہ جماعت سے خارج کیا جائے مگر اس کا انتظام یا حساب کتاب ندارد۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کذب بیانی اور فحش گوئی

جب براہین کی طبع کے واسطے تو روپیہ موجود نہ تھا، نہ چھوٹے سے رسالے سراج منیر کے لئے، پھر ہزاروں روپیہ کے انعامی اشتہار کیسے دیئے گئے۔ کیا یہ کذب میں داخل نہیں؟

فہرست حاضرین جلسہ دسمبر ۱۸۹۲ء کی فہرست جو دافع الوساوس میں شائع ہوئی تھی، حدیث کدع کے بعد اس میں تراش خراش کر کے ۳۱۳ کی تعداد انجام آتھم میں شائع کی گئی۔ یہ کیا کذب نہیں؟

کیا بلا علم غیب لوگوں کو حرامزادہ اور بددیانت کہنا کذب نہیں؟

دوسرے کے الہاموں کو بلا تحقیق شیطانی بتانا، کیا کذب نہیں ہے؟

مدت صلیب مسیح ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۹ پر تین گھنٹہ درج کی پھر صفحہ ۳۸۱ پر چند منٹ۔ کیا یہ کذب نہیں؟

بے چارے مولویوں کو جو محض اسلام کی خاطر خلاف کرتے رہے ان کو ولد الحرام، خنازیر، کورچشم، درندہ، ذریت شیطان، حرام زادہ، شیطان، دیو گمراہ، فرعون، خبیث القلب، ان پر لعنتوں کی جوتیاں پڑیں ہزاروں لاکھوں بار، اندھیرے کے کیڑے، اوباش، لومڑی، تمام دنیا سے بدتر، دجال، بطال، جھوٹ کا گوہ کھایا، چوہڑے چمار، جاہل، وحشی، سور، بندر، زندیق، سانپ، کتے، بچھو، مادرزاد اندھے، مردار خور مولوی، نمک حرام، ہامان، ہندوزادہ، کہنا۔ کیا یہ عمل مرزا صاحب کا واجب الاطاعت ہے، اور ہم دن رات لوگوں کو فحش گالیاں نکالا کریں یا قرآن کریم کی اطاعت کریں جو فرماتا ہے:

و لا تسبّوا الّذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبّوا اللّٰہ عدواً بغیر علم (۶:۱۰۹)۔

یا ارشادات خاتم النبیین ﷺ کی جو فرماتے ہیں:

لیس المؤمن بالطعان و لا باللعان و لا الفاحش و لا البذی۔

☆ آرام طلبی اور شکم پروری

مرزا کا تو یہ حال ہے کہ اسلامی خدمت کے نام پر سات آٹھ سو روپیہ ماہوار چندہ جمع کیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود مزے سے کھایا اور دوسروں کو کھلایا۔ عنبر، مشک، کیوڑا، بید مشک، مقویات، محرکات اور مفرحات بکثرت استعمال ہوتے رہے۔ بیوی صاحبہ کے پاس زیور اور روپیہ اس قدر ہو گیا کہ مرزا صاحب نے چار ہزار روپیہ کا زیور اور ایک ہزار روپیہ ان سے نقد لے کر اپنا باغ تیس سال کی میعاد پر ان کے پاس رکھا۔ جو جائداد غیر منقولہ خریدی گئی وہ علاوہ ہے۔ مکانات بھی وسیع اور فراخ بنائے اور وہ سب ملکیت مرزا ہے وقف کوئی بھی نہیں۔ برعکس اس کے خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا یہ حال کہ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر، رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا، کھانے کے لئے عموماً ستو یا نان جو اور وہ بھی اکثر ندارد۔ کبھی تین تین یوم کا فاقہ۔ اب فرمایئے کہ مرزا کی آرام طلبی اور شکم پروری واجب الاطاعت ہے یا سید المرسلین ﷺ کی جفاکشی اور ایثار اور نفس کشی۔

☆ تفرقہ اندازی، جھوٹی شیخی اور کبریائی

تعلیمات محمدی ﷺ کا یہ نتیجہ ہوا تھا کہ عرب کے خون خوار جنگجو جو پشت در پشت چلے آتے تھے بند ہو گئے اور ان میں باہم صلح و محبت ہو گئی چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:

اذ کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا۔ و کنتم علی شفا حفرةٍ من النّار فانقذکم منھا

مگر آج گالم گلوچ ہو کر مرزا نے مسلمانوں کو ایسا پھاڑ دیا کہ ظاہرا اتفاق ناممکن ہو گیا۔ کیونکہ اس کے نمونہ کے مطابق ہر فریق کا حق ہے کہ بلا دلیل دوسروں کو کافر اور جہنمی کہے اور ہر قسم کی ہمدردی کو چھوڑ دے۔ نہ کہیں دو چار ہزار عیسائی مسلمان ہوئے نہ سکھ نہ ہندو، مگر باتوں باتوں میں صلیبی مذہب بھی ٹوٹ گیا، تمام ادیان پر اسلام غالب آ گیا، تمام جھوٹے مذاہب پاش پاش ہو گئے۔ اب فرمایئے خاتم النبیین ﷺ کے صلح خیز اخلاق قابل اتباع تھے یا مرزا کے فتنہ انگیز عمل؟

قرآنی تعلیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشرکین اور وحوش عرب فوج در فوج اسلام میں داخل ہو کر یہ الہامات نازل ہوئے:

اذا جاء نصر اللّٰہ و الفتح۔ و رأیت النّاس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجاً۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انه کان توابا

مگر آج تیرہ کروڑ مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر کے اور ملعون اور جہنمی بنا کر مرزا پر یہ الہام نازل ہوتے ہیں کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں، تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد، جس سے تو راضی اس سے میں راضی ہوں، اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا، خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ سبحان اللہ! ماشاء اللہ۔

☆ خلاف بیانیاں اور خالی دعوے

ان کی کوئی انتہاء نہیں اس جگہ پر محض چند ایک بطور نمونہ بیان کی جاتی ہیں۔

{ ایک وقت تو مرزا تحریر کرتے تھے۔

میرے دعوی کے انکار سے کوئی شخص کافر و دجال نہیں ہوسکتا، میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا، میں کبھی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا، اپنے دعوی سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ ماسوا اس کے ملہم و محدث کیسی ہی اعلی شان رکھتے ہوں اور مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔

پھر اس امر کے ثبوت میں کہ اولیاء اللہ کو شیطانی الہام بھی ہو جایا کرتے ہیں لکھتے ہیں:

سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیطانی الہام مجھے بھی ہوا تھا۔ شیطان نے کہا اے عبدالقادر تیری عبادتیں قبول ہوئیں اب جو دوسروں پر حرام ہے وہ تیرے پر حلال اور نماز سے بھی اب تجھے فراغت ہے۔ جو چاہے کر۔ تب میں نے کہا اے شیطان دور ہو، وہ باتیں میرے لئے کب روا ہوسکتی ہیں جو نبی ﷺ پر روا نہیں ہوئیں۔ تب شیطان مع اپنے سنہری تخت کے میری آنکھوں کے سامنے سے گم ہو گیا۔

(ضرورۃ الامام۔ ص ١٦)

پھر دوسرے ملہموں کی تردید میں لکھتے ہیں کہ کاہنوں کو بکثرت شیطانی الہام ہوتے اور بعض وقت پیش گوئیاں بھی الہام کے ذریعہ سے کرتے تھے۔ (دیکھو ضرورۃ الامام۔ ص ١٧)

میرا یہ دعوی نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہ ہوگا ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ میرا یہ دعوی بھی نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ختم ہو گیا بلکہ ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار مثیل مسیح آ جائیں دیکھو ازالہ اوہام ص ١٩٩۔٢٠٠۔

مجدد صاحب سرہندی نے ایک کشف میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کو ان کے طفیل خلیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا مرتبہ ملا اوراس سے بڑھ کر شاہ ولی اللہ نے دیکھا کہ گویا آنحضرت ﷺ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے مگر انہوں ننے بباعث بسطت علم کے وہ خیال نہ کیا بلکہ تاویل کی۔ (دیکھوضرورۃ الامام۔حاشیہ ص ۲۹)

سچ تو یہ ہے کہ امت محمدیہ میں کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جن کوالہام ہوتا ہوگا (ضرورۃ الامام)۔

الغرض جب مسلمانوں کوگھیرنا منظور تھا تو یہ قول تھے کہ میں رسول نہیں ہوں، میرے انکار سے کوئی مسلمان کافرنہیں بن جاتا۔ اولیاء کوشیطانی الہام بھی ہوجاتے ہیں، شیطانی الہاموں میں سچی پیش گوئیاں بھی ہوسکتی ہیں۔ مگراب جو جماعت کافی ہوگئی تب یہ ہوگیا کہ جومرزا کو نہ مانے، خارج از اسلام اورغیرناجی ہے۔ مرزا کے جس قدرالہامات ہیں، خواہ وہ مخالف قرآن وحدیث ہوں، سب رحمانی اورآمیزش شیطانی سے بالکل پاک ہیں۔ تمام پیشگوئیاں خواہ کیسی ہی مہمل اورمبہم ہوں اورکیسی ہی صورت میں ظہورپذیرہوں وہ عظیم الشان نشان ہیں۔

} ازالہ اوہام میں دابۃ الارض کے معنی علمائے ظاہری کئے گئے پھرلیکچرسیالکوٹ میں اس کے معنی کیڑے کئے گئے۔

} جلسہ تعطیلات دسمبر۱۸۹۲ء میں جولوگ قادیان میں جمع ہوئے ان کی فہرست میں نے خودتیارکی تھی جودافع الوساوس میں شائع ہوئی۔ بعدازاں جوحدیث کدع آپ کومعلوم ہوئی جس میں یہ ذکر ہے کہ مہدی اپنے اصحاب کوجمع کرے گا، ان کی تعداداہل بدر کے مطابق ۳۱۳ ہوگی اور ان کے نام معہ سکونت وولدیت وپیشہ وغیرہ ایک کتاب مطبوع میں درج کرے گا۔ تب آپ نے اصل فہرست میں تراش خراش کرکے ۳۱۳ ناموں کی فہرست انجام آتھم میں شائع کردی۔ بعض نام پہلی فہرست میں سے نکال دیئے اوربعض نئے نام ایزادکردیئے۔

} لفظ ذنب کا ترجمہ رسائل اربعین اوراشتہار مباہلہ میں گناہ کیا گیا پھرریویو آف ریلیجنز میں ان معنوں سے انکارکیا گیا۔

} مدت صلیب مسیح کی نسبت ازالہ صفحہ ۴۹ پر تین گھنٹے درج فرمائے پھرصفحہ ۳۴۲ پردرج کیا قریباً دوگھنٹہ سے بھی کم وقت رہے پھرصفحہ ۳۸۱ پرلکھا چندمنٹ میں ہی مسیح کوصلیب سے اتارلیا گیا۔

} طاعون کی بابت پہلا اشتہارجوشائع کیا اس میں طاعون کی وجہ عام بدکاری اور بے ایمانی ظاہر کی اورالہام بھی تھا انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتّی یغیّروا ما بانفسھم مگر بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کو بار بار اپنی تکذیب کا نتیجہ ظاہر کیا گیا۔

} زلزلہ کی بابت الہامی الفاظ تو یہ ہیں، چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پانچ بار۔

مگر اشعار میں جو اس پر تک بندی کی گئی اس میں یہ ظاہر کیا ہے:

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو　　ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

} پہلے غلام احمد ہونے کا فخر کرتے رہے پھر رفتہ رفتہ خاص احمد بن گئے۔

} پہلے جزوی نبی اور امتی بنے پھر رفتہ رفتہ کامل اور مستقل نبی بن گئے۔

} پہلے میری تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت یہ الفاظ شائع کر دیئے:

نہایت عمدہ ہے، شیریں بیان ہے، نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔

مگر اب البدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء میں شائع کرتے ہیں:

ڈاکٹر عبدالحکیم کا تقوی صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں۔ اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔

پھر اسی البدر کے صفحہ ۳ میں یہ بھی درج ہے کہ میں نے اس کی تفسیر کو کبھی نہیں پڑھا۔

مفسر قرآن اور عالم القرآن ہونے کا دعوی بار بار شائع ہوا مگر میں نے جو اپنی تفسیر از اول تا آخر سنائی تو کہیں بھی کوئی نکتہ معرفت نہ بتلایا، نہ غیر حل شدہ مشکلات کا کوئی حل کیا۔

ایک بار شائع کیا کہ انگریزی زبان میری تین تہجدوں کی مار ہے۔

میں حسین سے بڑھ کر ہوں۔

میری جماعت موسی کی جماعت سے لاکھوں درجہ بڑھ کر ہے۔

مسیح کے معجزات کو مسمریزی کرشمہ ظاہر کر کے دعوی کیا کہ اگر میرے نزدیک یہ فعل مکروہ نہ ہوتے تو میں ان سے بڑھ جاتا۔

میں محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوں اور خدا کا ارادہ ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی فتح ہو۔

چونکہ مجھے دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے مقابلہ پڑتا ہے اس لئے اخلاقی قوت اعلی درجہ کی عطا کی گئی (سارے مولوی کافر، سور، حرامزادہ، کیسی اعلی درجہ کی اخلاقی قوت ہے؟)

اس زمانہ میں کوئی نہیں جو قرآنی معارف اور کمالات کے افاضہ اور اتمام حجت میں میری برابر ہو سکے (نہ معلوم پھر تفسیر کیوں نہیں نکلتی اور اندرونی اور بیرونی مخالف کیوں نہیں مانتے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے انفاس کفر کش ہیں (تیرہ کروڑ مسلمان اور کل عالم کو کافر جو بنا دیا)

ازالہ اوہام میں مسیح کی پیش گوئیوں پر طنزاً کہا:

یہ بھی کچھ پیش گوئی ہے کہ زلزلہ آئینگے، مری پڑیگی، لڑائیاں ہوں گی، اور قحط پڑینگے۔

مسیح کے معجزات کو مسمریزی کرشمہ قرار دے کر فرمایا:

اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ جانتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

اس خالی شیخی کا کیا ثبوت ہے؟

دافع البلاء میں شائع کیا تکدر ماء السّما بقین و عیننا الی آخر الایام لا تتکدر۔ پہلوں کے پانی مکدر ہوگئے ہمارا چشمہ تا قیامت مکدر نہ ہوگا۔

☆ الہامات ملہمین

} الہامات مولوی عبدالرحمٰن صاحب لکھو کے والے:

و ما یعد ھم الشّیطان الّا غروراً۔

و اتخذوا آیاتی و رسلی ھزواً۔

او لئک ھم الکافرون حقاً

و لا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا و اتّبع ھواہ و کان امرہ فرطاً۔

} الہامات حافظ حاجی مولوی عبدالحق غزنوی

من شذّ شذّ فی النّار۔

سنسمه علی الخرطوم۔

} الہامات مولوی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہور۔

انّ اللّٰه لا یھدی من ھو مسرف کذّاب۔

خوّاناً اثیماً

جو اور کا چاہے برا، اس کا برا ہو جائے گا۔

سنسمه علی الخرطوم

عیسی نتواں گشت بہ تصدیق خرچند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو عصائے موسیٰ۔ص ۷۵ تا ۸۲۔صفحہ ۲۲۹ تا ۲۳۵۔

{ جب مرزا صاحب کا رسالہ الوصیت شائع ہوا اس وقت شیخ الٰہی بخش کو یہ الہام ہوا:

و ما یعدھم الشّیطان الّا غروراً۔

{ جب مرزا صاحب نے اپنی ۳۰ مئی کی وحی میں یہ الفاظ شائع کئے:

فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔

مجھے خیال گذرا کہیں ابن صباح والی کارستانی نہ ہو جائے جو ایک بڑا عالم فاضل گذرا ہے۔جس کے ہزاروں ایسے مخلص مرید ہو گذرے ہیں کہ اس کے اشارہ سے بڑے بڑے آدمیوں کا خون کر دیتے تھے،تو میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تب مجھے الہامات ذیل ہوئے۔ انک لمن المرسلین۔اس سے مجھے اطمینان ہو گیا کہ اللہ کریم مجھے محفوظ رکھے گا۔اور میرے دشمن ہلاک ہوں گے۔پھر الہام ہوا،دجالی فتنہ تیرے ہاتھ سے پاش پاش کرایا جائے گا۔پھر ذکر الحکیم نمبر۴ کی نسبت الہام ہوا۔ان ھو الّا ذکر للعالمین لمن شاء منکم ان یّستقیم۔ پھر مرزا کی نسبت دل میں ڈالا گیا ففریقاً کذبتم و فریقاً تقتلون۔ایک خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چارپائی پر میں اور مرزا ہیں۔اور سرہانے کی طرف اسی چارپائی پر ان کی بیوی صاحبہ ہیں۔میں بہشتی مقبرہ کے خلاف آیات ذیل پیش کرتا ہوں لا تزر وازرۃ وّزر اخری۔لا تجزی نفس عن نفسٍ شیئاً۔بیوی صاحبہ کہتی ہیں ہمارا اس قدر روپیہ جو صرف ہو چکا ہے وہ برباد ہو جائے گا۔میں جواب دیتا ہوں کہ اسلام کے مقابلہ پر آپ کے روپیہ کی کیا حقیقت ہے؟ اور ان سے اعراض کر کے میں نے مرزا کو مخاطب کیا پھر انت منّی و انا منک والے الہام پر جرح کی۔وہ کہنے لگے پھر بیعت کر لو۔میں نے جواب دیا کہ مخالف تحریکات جو ہو رہی ہیں پہلے اپنی اصلاح کرو،پھر دعا کرو کیونکہ میں مدتوں آپ کا مرید رہا ہوں اور بڑی خدمتیں کی ہیں کم سے کم چار روز تو آپ میرے واسطے دعا کرنے میں وقف کریں۔ھل جزاء الاحسان الّا الاحسان (۵۵:۶۰)

☆ غلو اور کذب آمیز پیش گوئیاں

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ محض چند پیش گوئیوں کا ذکر کرتے ہیں جن کو مرزا نے اپنے صدق کی بنیاد ٹھہرایا اور جن کو قبل از وقت دعووں کے ساتھ شائع کیا کہ اگر یہ جھوٹی نکلیں تو مجھ کو دجال،کذاب،خائن،مفتری،شریر،بدترین خلائق،زندیق،کافر سمجھا جاوے اور مجھے ہر قسم کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیف دی جائے۔

} عنموائیل اور بشیر کی ولادت کی پیش گوئی۔ اقتباس از اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حکیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق و العلاء کانّ اللّٰہ نزل من السّماء۔ وہ جلد جلد بڑھے گا وہ صاحب شکوہ و دولت و عظمت ہوگا۔ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔

پھر ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو شائع کیا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہوگا۔

۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو خوش خبری شائع کی کہ وہ مولود مسعود ڈیڑھ بجے رات کے بعد پیدا ہوگیا۔ اس کے عقیقہ پر نہایت دھوم دھام کی اور دور دور سے احباب کو اس تقریب پر بلایا۔ مگر وہ فرزند طفولیت میں ہی فوت ہوگیا۔ خواتین مبارکہ بھی، جنھوں نے اس پیش گوئی کے بعد آنا تھا، نہ معلوم کہاں رہی گئیں؟

} پیش گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم جو ۵ جون ۱۸۹۳ء کو ایک مباحثہ کے خاتمہ پر کی:

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی عزت اس سے ظاہر ہوگی اور اس وقت جب پیش گوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجا کھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

(جنگ مقدس۔ ص ۲۱۰)

پھر روئداد مقدمہ میں مرزا نے بعدالت مجسٹریٹ گورداسپور اقرار کیا کہ فریق سے مراد صرف آتھم ہے۔ ڈاکٹر کلارک وغیرہ کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ رسالہ کرامات الصادقین کے سرورق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی ظاہر کیا کہ عبداللہ آتھم کے مرنے کی مجھے بشارت ملی۔

مگر جب عبداللہ آتھم میعاد مقررہ کے اندر فوت نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد مذہب عیسوی پر ہی فوت ہوا، تب مرزا نے ہزاری، دو ہزاری، سہ ہزاری اور چار ہزاری اشتہار بدیں مضمون شائع کیا:

عبداللہ آتھم پیش گوئی کی وجہ سے موت سے ڈرتا رہا ہے اس لئے موت اس سے ٹل گئی اگر وہ نہیں ڈرا تو قسم کھا کر ظاہر کرے۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ انذاری پیش گوئیاں اکثر ٹل جایا کرتی ہیں جیسا کہ قوم یونس سے عذاب ٹل گیا تھا۔

پھر انجام آتھم کے صفحہ ۱۴ پر رجوع آتھم پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ:

جب سے اس نے پیش گوئی سنی تھی عیسائیت کی حمایت میں ایک سطر بھی نہیں لکھی۔

کشتی نوح میں مرزا نے پھر یہ نئی بات ظاہر کی کہ آتھم نے عین جلسہ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنخضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا تھا اور پیش گوئی کی بنا یہی تھی۔

پھر سب سے عجب تر خلاف بیانی ایک اور ہے جو مرزا ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

اگر آتھم رجوع بحق نہ کرے گا تو ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

یعنی اس کا رجوع بحق کرنا ہاویہ میں گرائے جانے کو مانع ہے۔ گویا ان دونوں باتوں میں تضاد کا علاقہ ہے جیسے رات اور دن میں یا سیاہ اور سفید میں کہ ایک کے ہوتے دوسرے کا ہونا ناممکن ہے۔ مگر انوار الاسلام کے صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں:

ہاویہ میں گرایا جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈالا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ ان کے دامن گیر ہوگیا، اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا، یہی اصل ہاویہ تھا اور سزائے موت اس کے کمال کے لئے ہے جس کا ذکر الہی عبارت میں موجود بھی نہیں۔ بے شک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جس کو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا۔

کشتی نوح کے صفحہ ٦ پر ایک اور خلاف بیانی کی ہے۔ یعنی پیش گوئی میں یہ بیان کیا کہ جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو وہ آتھم تھا پہلے مر گیا۔

یہ کیسا سفید جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے۔ اصل الہام کے الفاظ کچھ ہیں اور آپ کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ، گویا کہ اپنے منہ سے اقرار ہے کہ وہ سب من گھڑت الہام تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً ۔ اگر اللہ کے سوائے کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے ۔

مگر جب عبداللہ آتھم نہ تو میعاد مقررہ کے اندر فوت ہوا، اور نہ اس نے جھوٹ بولنا اور عاجز انسان کو خدا بنانا چھوڑ کر رجوع الی الحق کیا، مرزا کی تاویلات بے بنیاد ہیں۔ اول تو اصل پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ یہ صاف بتا رہے ہیں کہ رجوع سے مراد الوہیت مسیح سے تائب ہونا اور اسلام کی طرف جھکنا ہے، نہ کہ محض موت سے ڈرنا۔

دوئم ، ایسا ڈر تو مرزا کو بھی آریہ کی دھمکی پر ہوا تھا اور گورنمنٹ کی خدمت میں امداد اور حفاظت کی درخواست پیش کی تھی۔ پھر کیا اس ڈر کے یہی معنی ہیں کہ آپ نے اس الہام سے رجوع کیا جو اللہ تعالی نے آپ کی حفاظت کے لئے بالفاظ ذیل نازل کیا تھا:

یا عیسی انّی متوفّیک ، واللّٰہ یعصمک من النّاس۔

سوم، محض خوفِ عذاب، پیش گوئی کو نہیں ٹال سکتا جیسا کہ حدیث بخاری میں ہے کہ سعد نے امیہ بن خلف کو آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی سنا دی تھی کہ تو ایک روز مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ اس سے امیہ سخت گھبرایا اور قسم کھائی کہ مکہ سے میں کبھی نہ نکلوں گا۔ جب جنگ بدر کا واقعہ ہوا تو ابوجہل نے اس کو سخت مجبور کیا، تب اس کی بیوی نے وہ پیش گوئی اسے یاد دلائی۔ امیہ نے کہا میں تھوڑی دور انہیں رخصت کرنے جاؤنگا۔ راستہ میں وہ کوشش کرتا رہا کہ قابو پا کر واپس آ جائے مگر خدا نے اسے بدر کی لڑائی میں قتل کرایا۔ الغرض باوجودیکہ امیہ بن خلف پیش گوئی کو سچ سمجھ کر ڈرتا رہا مگر وہ موت سے نہ بچ سکا۔

چہارم، عبداللہ آتھم سے قسمیہ اقرار لینا مذہب عیسوی کے خلاف تھا اسلئے اس نے جواب دیا کہ باختیار خود قسم کھانا میرے مذہب میں حرام ہے اگر مجھے حلف کرانا ہے تو عدالت میں طلب کرو ۔ عدالت کے جبر سے میں قسم کھالوں گا۔ (دیکھو نور افشاں ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

پنجم ۔ قوم یونس سے جو التوائے عذاب ہوا وہ ایمان لانے سے ہوا تھا جیسا کہ قرآن مجید (۱۰:۹۸) فرماتا ہے:

فلولا کانت قریۃ آمنت فنفعھا ایمانھا الّا قوم یونس ۔ لمّا آمنوا کشفنا عنھم العذاب الخزی فی الحیوۃ الدّنیا و متّعنا ھم الی حین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ششم۔ یہ دعوی کہ آتھم نے پیش گوئی کے بعد عیسائیت کی حمایت میں ایک سطر نہیں لکھی، محض غلط ہے کیونکہ خلاصہ مباحثہ جو آتھم نے پیش گوئی کے بعد تحریر کیا، اس کے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں:

مجذوب منشوں کو ہم مسئلہ تثلیث و توحید کیا سمجھا سکتے تھے۔

جس سے ظاہر ہے کہ وہ مباحثہ کے بعد اسلام کے خلاف تثلیث پر برابر جما رہا۔ پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۸ میں مرزا کے الہامات انت منّی و انا منک پر لکھتے ہیں:

ہم کو تو اس آئینہ میں چہرہ کسی دہریہ یا ہمہ اوست کا جو برادر توام دہریہ کا ہے، نظر آتا ہے

اور اشارۃً مرزا کو دجال اور جھوٹا کہا ہے۔

ہفتم، پہلے التوائے موت کا سبب موت سے ڈرنا ظاہر کرتے رہے پھر کشتی نوح کے صفحہ ۶ میں یہ ظاہر کیا کہ آتھم نے عین جلسہ میں آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کر لیا تھا۔ یہ تحریر پیش گوئی کے خلاف ہے کیونکہ اس میں عاجز انسان کو خدا بنانا اور عمداً جھوٹ بولنا بنائے موت و جہنم قرار دیئے گئے تھے اگر عبداللہ آتھم نے آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا تھا تو اسی وقت اس امر کا اعلان کر دینا چاہیے تھا کہ وہ رجوع کر چکا ہے اس لئے اب پندرہ ماہ کے اندر نہیں مرے گا۔ بلکہ بعد کی تقریروں اور تحریروں میں یہی ظاہر کرتے رہے کہ آتھم ضرور مرے گا۔

ہشتم، کبھی تو یہ ظاہر کیا کہ وہ موت سے ڈرتا رہا، کبھی یہ کہ آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اس لئے ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ کبھی یہ ظاہر کیا کہ وہ ہاویہ میں گرایا گیا۔

نہم، پیش گوئی کے الفاظ میں ہے،

جو سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔

یہ الفاظ مرزا کی صاف تکذیب کرتے ہیں کیونکہ اختتام میعاد پر نہایت کثرت سے اور سخت از سخت اشتہارات و رسالہ جات مرزا کے خلاف عیسائیوں اور مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوئے اور کل ہندوستان میں مرزا کی سخت از سخت ذلت و رسوائی ہوئی۔

دہم پیش گوئی کے اجزاء یہ بھی تھے:

اس وقت یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجا کھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے۔

یہ صریحاً باطل ثابت ہوئے کیونکہ کوئی سخت مخالف جو لنگڑے اور بہرے اور اندھے کے مشابہ ہو سکتے تھے اس پیش گوئی کے خاتمہ پر مرزا کے مریدوں میں داخل نہیں ہوئے بلکہ بعض مرید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انکار میں پڑ گئے ۔مسلمانوں نے یہاں تک شائع کیا کہ جولوگ اسلام کی آڑ میں اس کو بگاڑ نا چاہیں وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار ہوتے ہیں، چنانچہ مرزا کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔اس ذلت کا اقرار خود مرزا نے سراج منیر کے صفحہ ۵۲ پر کیا:

انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام سے ٹھٹھے کئے اور سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ملائے ہوئے تھے۔

نواب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ نے اس پیش گوئی کے خاتمہ پر ایک خط میں یہ لکھا تھا:

اب کیا یہ پیش گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی؟ نہیں ہرگز نہیں۔عبداللہ اب تک صحیح سالم موجود ہے اور اس کو بسزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔اگر ہاویہ کے معنی صرف ذلت اور رسوائی کے لئے جائیں تو بے شک ہماری جماعت ذلت و رسوائی کے ہاویہ میں گر گئی ۔میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں۔

انجام آتھم کے صفحہ ۱۷ پر مرزا نے خود بعض مریدوں کا پھر جانا مانا ہے (تو کیا یہی اندھے تھے جو دیکھنے لگے اور لنگڑے تھے جو چلنے لگے، اور بہرے تھے جو سننے لگے؟) اس سے تو کھلے طور پر مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا اور وہ ہر قسم کی ذلت اور سزا کے مستحق ٹھہر گئے۔

{ پیش گوئی متعلق لیکھ رام

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں الہام ذیل شائع ہوا عجل جسد له خوار، له نصب و عذاب ۔اور خدا کی طرف سے ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔

پھر یہ بھی لکھا کہ

اگر اس شخص پر چھ سال کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں اور ہر قسم کی سزا کا مستحق۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل پیش گوئی میں دکھ اور عذاب کے الفاظ ہیں، پھر ان کی تشریح یہ کی ہے کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا اور الٰہی ہیبت رکھتا ہوگا۔ مگر کرامات الصادقین میں ہے

فبشّر نی ربّی بموته فی ستّ سنة (قاعدہ نحو کی رو سے یہ جملہ غلط ہے فی ست سنین چاہیے) میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر مر جائے گا۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھ رام چھری سے مارا گیا۔ کیا اس کو خرق عادت عذاب اور الٰہی ہیبت والا عذاب کہہ سکتے ہیں؟ کیا جس قدر قتل ہوتے ہیں وہ خرق عادت اور معجزہ میں داخل ہیں ایسے معجزات تو سرحد کابل میں ہمیشہ ہوتے رہتے اور جنگ ٹرینسوال اور جنگ روس و جاپان میں تو لاکھوں ہوئے، کیا ان سب کو خرق عادت کہہ سکتے ہیں؟ مرزا صاحب نے سراج منیر میں یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ اگر پیش گوئی فی الواقع ایک عظیم الشان ہیبت کے ساتھ ظہور پذیر ہو تو خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ پس وہ کون لوگ ہیں جن کے دلوں کو اس پیش گوئی کی عظیم الشان ہیبت نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔

{ پیش گوئی مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد اور لڑکی کی نسبت۔

اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا اقتباس۔

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا — قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا — کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا

اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے ایک موجب برکت اور رحمت کا نشان ہوگا اور تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام بہت برا ہوگا۔ جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے انّا زوجنا کہا ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا

کذبوا بآیاتنا وکانوا بها یستهزؤن ۔ فسیکفیکهم اللّٰه و یردّها

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیک لا تبدیل لکلمات اللّٰہ انّ ربک فعّال لما یرید انت معی و انا معک عسی ان یّبعثک ربک مقاماً محموداً

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ ہے میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب تجھے وہ مقام ملے گا جس میں تیری تعریف کی جاوے گی۔

رسالہ شہادت القرآن میں اس کی میعاد ۲۱ ستمبر ۱۸۹۲ء سے قریباً گیارہ مہینہ باقی بتلائے ہیں، اس لئے ۲۱۔ اگست ۱۸۹۴ء کو مرزا احمد بیگ کا داماد فوت ہونا چاہیے تھا مگر وہ فوت نہیں ہوا اور اب تک (۱۹۰۶ء) زندہ ہے اور بدستور مرزا کا مخالف ہے۔ پہلے نان کمشن افسر تھا اب کمیشن افسر ہے۔ مرزا نے ظاہری اسباب میں بھی اس نکاح کے لئے بڑی کوششیں کیں چنانچہ جب مرزا کو خبر ملی کہ احمد بیگ اپنی لڑکی کی شادی اور جگہ کرنے والہ ہے، تب ۴ مئی ۱۸۹۱ء کو انہوں نے ایک طویل خط بڑے زور شور سے مرزا علی شیر بیگ کے نام لکھا (جس کا مضمون پہلے نقل ہوگا۔ بہا) اسی تاریخ کو ایک خط عزت بی بی کی والدہ کے نام لکھا (جس کا مضمون پہلے نقل ہو چکا۔ بہاء)۔ تیسرا خط اسی مضمون کا مرزا نے اپنی بہو سے لکھوا کر اس کی والدہ کی طرف بھیجا۔ چوتھا خط مرزا نے احمد بیگ کو اسی مضمون پر لکھا۔ مگر مرزا تمام تدابیر میں ناکام رہے اور ان کی آسمانی منکوحہ اب تک مرزا سلطان محمد کے تحت میں ہے جس کو ۲۱۔ اگست ۱۸۹۴ء تک فوت ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر مرزا اس میں بھی یہی کہتے ہیں کہ احمد بیگ تو مر گیا، اور اس کا داماد سلطان محمد خوف اور توبہ کی وجہ سے بچ گیا۔ کیا سلطان محمد مرزا کا مرید ہو گیا اور ان کی آسمانی منکوحہ کو چھوڑ کر مرزا کے حوالہ کر دیا ہے؟ اور الہام کا اصل جزء یعنی محمدی کا مرزا کے نکاح میں آنا پورا ہو گیا؟ جو تمام قضیہ کی بنیاد ہے اور جس کی الہام میں یہ الفاظ تھے:

انّا زوّجنا کھا فسیکفیکھم اللّٰہ و یردّ ھا الیک لا تبدیل لکلمات اللّٰہ۔ انّ ربک فعّال لما یرید

کہ اللہ ان سب کے مقابلہ پر تیرے واسطے کافی ہوگا اور اس کو تیری طرف واپس لے آئے گا اللہ کے الفاظ بدل نہیں سکتے تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے قدرت حق کا عجب ایک تماشہ ہوگا کیونکہ اس کے معنی یہی ہیں کہ آپکی آسمانی منکوحہ دوسرے انسان کے تحت میں ہے اور گیارہ بچہ جن چکی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

{ پیش گوئی متعلقہ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی، و ملا محمد بخش ومولوی ابوالحسن تبّتی

اقتباس از اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء: (یہ اشتہار اسی جلد میں پہلے نقل ہو چکا۔ جس میں ۱۵ جنوری تک مولانا بٹالوی و رفقاءہ کی ذلت کی پیش گوئی ہے۔ بہاء)

۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء گذر گئی اور محمد حسین بٹالوی و ملا محمد بخش اور مولوی ابوالحسن تبّتی سب زندہ سلامت اور باعزت رہے جیسا کہ پہلے سے تھے۔ جب پیش گوئی کی میعاد قریب الاختتام ہوئی تب مرزا نے ایک شخص کی معرفت علماء سے فتوی حاصل کیا کہ حضرت امام مہدی کے منکر کا کیا حکم ہے۔ اس پر علماء نے جو فتوے دیئے انہیں مرزا نے مولوی محمد حسین پر چسپاں کر کے ۷ جنوری ۱۸۹۹ء کو ایک اشتہار شائع کر دیا کہ جس طرح مولوی محمد حسین نے میرے او پر فتوی کفر لگایا تھا اس پر بھی لگ گیا۔ پس یہی میری پیش گوئی کا مدعا تھا اور بس۔ کہاں تو الہام کے یہ الفاظ کہ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا ضرب اللّٰہ اشدّ من ضرب النّاس۔ اور کہاں یہ فتوی جو خود مرزا پر بھی ایسا ہی چسپاں ہوسکتا ہے کیونکہ وہ خود بھی تو اس مہدی کے منکر ہیں جو عام طور پر مانا جاتا ہے۔ ہاتھ کاٹنے کی خود مرزا نے یہ تفسیر کی تھی کہ ظالم ناجائز تحریر پر پچھتاوے گا کہ کیوں یہ ہاتھ اس کام پر چلے۔ مگر مولوی محمد حسین و ملا محمد بخش و ابوالحسن صاحبان آج تک اسی طرح مرزا صاحب کے مخالف اور مکذب اور مکفر ہیں۔ (اس کے بعد کا مضمون کم وبیش وہی ہے جو الہامات مرزا میں اس پیش گوئی کے ضمن میں درج ہے۔ بہاء)

{ پیش گوئی متعلقہ نشان آسمانی میعادی سہ سالہ

اقتباس از اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

> اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا (آمین) اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائینگے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

گو یہ الفاظ دعائیہ ہیں مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۸۸ پر اس دعا کو پیشگوئی قرار دیتے ہیں اور اپنی دعا کی نسبت اسی اشتہار کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں کہ سلطان ایسی دلیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کہتے ہیں کہ جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے (اشتہار ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

پھر صفحہ ۳ پر عبارت ذیل ہے:

اگر تو اے خدا تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلا وے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح ردّ کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔

پھر اس پیشگوئی کو اس طرح پورا کیا کہ ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھ کر ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے نام بھیج کر مبلغ دس ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار دیا..کہ

مولوی ثناء اللہ اتنی ہی ضخامت کا رسالہ اردو عربی نظم جیسا میں نے بنایا ہے پانچ روز میں بنا دے تو میں دس ہزار روپیہ ان کو انعام دونگا۔ اور اس قصیدہ کا نام قصیدہ اعجازیہ رکھا اور فرمایا کہ یہ قصیدہ ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ جیسا قرآن آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے اور اس سے میری وہ پیش گوئی جو سہ سالہ میعاد کی، میں نے کی تھی، وہ پوری ہوئی۔

سبحان اللہ !!! اس کا جواب ثناء اللہ نے دیا اور جو ۲۹ نومبر کے پیسہ اخبار میں شائع ہوا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

پہلے مرزا صاحب اس قصیدہ اعجازیہ کو ان غلطیوں سے جو میں پیش کروں صاف کر دیں تو پھر میں آپ کا شاگرد ہو جاؤنگا۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ گھر سے تمام زور لگا کر ایک مضمون اچھی خاصی مدت میں لکھیں اور مخاطب کو جسے آپ کی مہلت کا کوئی علم نہیں محدود وقت کا پابند کریں۔ اگر واقعی آپ خدا کی طرف سے ہیں اور جدھر آپ کا منہ ہے ادھر ہی خدا کا منہ ہے، جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ میدان میں آ کر طبع آزمائی نہ کریں اور حرم سرائے سے گولہ باری کریں۔ اگر در اصل یہ قصیدہ اعجازی ہے تو پانچ روز کی قید کیوں لگائی۔ کیا قرآن شریف نے اپنے مقابلہ پر قید لگائی ہے کہ اگر اتنی مدت سے زائد ایام میں اس کے مقابل کوئی سورت لاؤ گے تو وہ ردی میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھینک دی جائے گی۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مدت میں چھپ جانے کی شرط ہے گویا کہ آپ کا یہ بھی معجزہ ہے کہ دو پریس آپ کے پاس موجود ہیں جو دن رات آپ کو کام دے سکتے ہیں اور میرے پاس نہیں ہیں۔

ناظرین یہ ہیں مرزا کی بھول بھلیاں۔ پھر اس قصیدہ اعجازیہ میں صرفی نحوی اور عروضی غلطیوں کی ایک فہرست پیش کی اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ قصیدہ اعجازی ہے تو یہ معجزہ تو بقول آپ کے اس تین سالہ میعاد سے پہلے کا حاصل تھا چنانچہ ۱۳۱۱ھ سے آپ ایسے ہی قصیدہ اعجازی تصانیف مثل نور الحق، کرامات الصادقین اور سر الخلافہ میں شائع کرتے رہے ہیں۔ اور نیز ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو پیسہ اخبار میں آپ نے شائع کرایا تھا کہ عرصہ دس سال سے میرا دعوی عربی میں اعجاز نمائی کا ہے۔ پھر جو نشان اور معجزہ اس پیش گوئی سے سات سال پہلے کا آپ کو حاصل ہے وہ اب پیش گوئی کا مصداق کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا گزشتہ امور بھی پیش گوئی میں داخل ہیں۔ پھر پیش گوئی میں تو یہ بھی الفاظ ہیں کہ وہ آسمانی نشان ہوگا جو انسانی ہاتھوں سے بالا ہوگا۔ اور یہ فعل آپ کا ہے، تو کیا آپ انسان نہیں۔ اگر یہ انسانوں کے ہاتھوں سے بالا ہے تو پانچ یوم کی میعاد کیوں لگائی۔

{ پیش گوئی متعلقہ طاعون پنجاب

مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالی کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا آئندہ جاڑے میں یہ مرض پھیلے گا یا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ (اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء)۔

مرزا کی آخری مدت کے لحاظ سے بھی طاعون کا زور شور ۱۹۰۰ء میں ہونا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ ۱۹۰۲ء میں، یعنی مرزا صاحب کی پیش گوئی سے دو سال بعد طاعون کا زور شور بعض شہروں اور بعض قصبوں میں ہوا۔ پھر خدائے قدوس کی شان میں کیا اچھے الفاظ ہیں:

ابتداء نومبر سے خدا تعالی روزہ کھولے گا اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ اس افطار کے وقت کون کون ملک الموت کے قبضہ میں آیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

{ پیش گوئی متعلق حفاظت قادیان از طاعون

انه آوی القریة

اس الہام کی بابت اشتہار ۶ فروری میں یہ درج ہے کہ اب تک اس کے معنی میرے پر نہیں کھلے۔ دافع البلاء میں شائع کیا گیا کہ خدا نے سبقت کر کے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ قادیان اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رہے گا کیونکہ یہ اسکے رسول کا تخت گاہ ہے

پھر تمام قوموں انجمنوں اوران کے سربرآوردہ اشخاص کو للکار کر چیلنج دیا کہ کوئی مولوی پنڈت پادری صوفی مہاتما سجادہ نشین درویش ایسا ہے جو اپنی بستی کی نسبت ایسی حفاظت کا دعوی کرے۔ اگر کوئی بستی یا شہر یا گاؤں اس وقت تک طاعون سے بچا ہوا بھی ہے تو ایسے دعوی کی اشاعت کے بعد وہ ضرور مبتلائے طاعون ہو جائے گا۔ خاص کر انجمن حمایت اسلام، علی گڈھ کالج، اور مشنریوں کو تو بہت ہی ابھارا کہ آؤ اب اس رسول کے مقابلہ پر ایسا نشان دکھاؤ۔

غرض ان تمام دعووں اور مقابلہ آرائیوں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ قادیان طاعون سے ایسے محفوظ رہے گی کہ کوئی بستی یا گاؤں یا شہر ایسا محفوظ نہیں رہ سکے گا اور یہ صاف وبین نشان ہوگا جیسا کہ موسی کے نشانات توراۃ میں مذکور ہیں۔ مصر میں شدت کی وبا پڑی۔ فرعونی بکثرت ہلاک ہوئے مگر بنی اسرائیل مطلق بچے رہے۔ پلوٹھے مرنے شروع ہوئے تو فرعونیوں میں تو آدمیوں گھوڑوں بیلوں گدھوں خچروں اور اونٹوں سب کے پلوٹھے فنا ہوئے مگر بنی اسرائیل کے پلوٹھے سب بچ رہے۔ مواشی میں وبا آئی جس سے فرعونیوں کے مواشی ہلاک ہوئے مگر بنی اسرائیل کے مواشی بچے رہے۔ کھیتوں میں وبا آئی تو فرعونیوں کے کھیت جل گئے مگر بنی اسرائیل کے کھیت بچ رہے۔ چچڑی جوں کھٹل مینڈک اور خون کی کثرت ہوئی جس سے فرعونیوں کے در و دیوار، صحن، مکان، برتن، صندوق سب پر ہو گئے مگر بنی اسرائیل کے مکانات، صندوق، ظروف سب بچے رہے حالانکہ فرعونی اور بنی اسرائیل ملے جلے رہتے تھے۔ مگر دافع البلاء میں پڑھ کر دیکھو کہ بڑائی اور ادعاء کا کوئی حد وانتہاء نہیں مگر نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار طاعون قادیان میں پھیلا جس کی نسبت البدر مورخہ ۱۶ ۔اپریل میں یہ الفاظ شائع ہوئے کہ خود طاعون نے صفائی شروع کر دی اور مارچ و اپریل ۱۹۰۴ء میں ۳۱۳ ، آدمی طاعون سے ہلاک ہوئے حالانکہ کل آبادی ۲۸۰۰ کی ہے۔ قادیان میں طاعون پھوٹنے کے بعد عجیب عجیب تاویلات ہوئیں:

اول تو یہ کہ طاعون قادیان سے نسبتاً محفوظ رہے گی (یہ تو اکثر دیہات اور شہروں کی نسبت کہا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا سکتا ہے پھر وہ امتیازی نشان کا دعوی اور گھمنڈ کہاں گیا) ایسے تو اکثر گاؤں اور شہر ہیں پھر نشان کیا ہوا۔

دویم یہ کہ قادیان میں طاعون جارف نہ ہوگا جو سخت تباہی کرنے والا ہوتا ہے۔

سوم یہ کہ انه آوی القریة میں قریہ کا لفظ ہے، قادیان کا نام نہیں اور قریہ قیرا سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھ کر کھانے کے ہیں یعنی وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہیں، اس میں ہندو اور چوڑھے بھی داخل نہیں (تو گویا قرآن مجید میں وان مّن قریة الّا خلا فیھا نذیر ہے تو اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ ایک ایک گھر میں یا ایسے لوگوں میں جو آپس میں مواکلت رکھتے ہیں نذیر آئے اور ہندوؤں اور چوڑھوں میں نہیں آئے تو آپ کرشن کیسے بنے)۔ کیا تو گھمنڈ اور دعوی تھا، مگر الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ یہ مرزا اور اس کی جماعت ہی کا عمل ہے، چنانچہ البدر ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء رقم طراز ہے:

> قادیان میں طاعون کی جو چند وارداتیں ہوئیں ہم افسوس سے بیان کرتے ہیں کہ سوائے اس کے کہ اس نشان سے ہمارے منکر، مکذب کوئی فائدہ اٹھاتے اور خدا کے کلام کی قدر اور عظمت اور جلال ان پر کھلتی انہوں نے پھر سخت ٹھوکر کھائی۔

پھر ۱۶ مئی کے پرچہ میں لکھتا ہے:

> قادیان میں طاعون حضرت مسیح کے ماتحت اپنا کام برابر کر رہی ہے۔

خود محمد افضل اڈیٹر البدر بھی طاعون سے ہلاک ہوا۔ انّی احافظ کلّ من فی الدار۔ اب کہاں گئی وہ کشتی نوح جس میں بیٹھنے والے نجات یافتہ تھے۔ اس پیش گوئی کے متعلق جو جو رنگ بدلے گئے اور خلاف بیانیاں ہوئیں کچھ تو اوپر بیان ہو چکیں۔ ایک اور بھی قابل ذکر ہے۔ دافع البلاء میں یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ جو کوئی باہر کا آدمی قادیان میں آجاتا ہے تو وہ بھی اچھا ہو جاتا ہے اور قادیان کو دار الامان اور طاعون سے محفوظ قرار دے کر ظاہر کیا گیا کہ دور دور سے بکثرت لوگ آکر طاعون سے قادیان میں پناہ لیں گے۔ اس لئے توسیع مکانات کے واسطے چندہ کی درخواست پیش کی گئی اور چندہ آنے بھی شروع ہو گئے مگر جب اپنے ہوائی بلبلے پھوٹتے ہوئے نظر آئے تو ایک اعلان حسب ذیل شائع کر دیا۔

> چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بکثرت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کیا جائے۔ اس لئے یہ قرین مصلحت ہوا کہ دسمبر کی تعطیلوں میں، جیسے کہ اکثر پہلے احباب قادیان میں جمع ہو جایا کرتے تھے اب کی دفعہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت کے موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلاء سے ان کو اور ان کے اہل وعیال کو بچاوے۔

اگر ظاہر اسباب پر ہی مدار نجات تھا تو وہ فوق العادت اور معجزانہ حفاظت کہاں گئی جس کا اعلان اس قدر زور شور سے دافع البلاء میں شائع کیا گیا تھا اور دہریہ ونیچریوں کو جو ظاہری اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مقابلہ پر للکارا گیا تھا۔

{ پیش گوئی متعلقہ مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب سچے ہیں تو قادیان میں آکر کسی پیش گوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں ان کو ہر ایک پیش گوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور آمدورفت کا کرایہ علیحدہ۔ (اعجاز احمدی)۔

مولوی ثناء اللہ نے کہا تھا کہ سب پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کیلئے قادیان میں آئیں... ڈیڑھ سو پیش گوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے۔اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا وہ سب ان کی نذر ہوگا۔اور واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔

ا۔ وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔

۲۔ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔

۳۔ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلدتر ان کی روسیاہی ثابت ہوگی۔ (اعجاز احمدی)

اس تحدی کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان پہنچے (اور جو باہم خط وکتابت ہوئی وہ پہلے نقل ہو چکی اس لئے یہاں حذف کی جاتی ہے۔ بہاء)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

{ متفرق پیش گوئیاں

بعض پیش گوئیاں محض غلط ثابت ہوئیں مثلاً الکلب یموت علی الکلب والی، لک الخطاب العزت والی۔ قیصر ہند کے شکریہ والی۔ گرامیدے وہم مدارعجب والی، شیخ مہر علی کی ذلت اور عذاب والی جس کا اشتہار ۸ فروری ۱۸۹۳ء کو دیا گیا۔

سید امیر شاہ صاحب رسالدار میجر سردار بہادر کے فرزند ہونے کی نسبت جن سے پانچ سو روپیہ پیشگی لے کر ایک سال دعا میں وقف کرنے کا وعدہ کیا تھا اور جس کی تاریخ ۱۵۔ اگست ۱۸۸۸ء سے ۱۵۔ اگست ۱۸۸۹ء تک تھی۔ ان کے نام دعوی سے لکھا تھا کہ اگر آپ کی نسبت کوئی کھلی کھلی بشارت نہ ملی یا اس بشارت کے موافق نتیجہ ظہور میں نہ آیا تو پھر میری نسبت آپ جس طور کا بدعقیدہ چاہیں اختیار کریں۔ مگر اس تمام دعوی کا نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوا۔

پیش گوئی متعلقہ زلزلہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے بعد ایک تباہی خیز زلزلہ کی پیش گوئی عجیب عجیب رنگ آمیزیوں اور ذو معنی تشریحات کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ اول تو براہین احمدیہ کے الہامات ذیل کو جو ۱۸۸۴ء میں شائع ہو چکی تھی اس زلزلہ پر چسپاں کیا گیا فلمّا تجلّی ربّہ للجبل جعلہ دکّا و اللّٰہ موھن کید الکافرین۔ پھر آمین محمود جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی تھی اس کے اشعار کو اس پر منطبق کیا:

کھڑی ہے سر پر ایسی ایک ساعت کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

اور نیز الہام ذیل کو جو الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء کو شائع ہوا تھا اس زلزلہ کا مصداق ٹھہرایا..

عفت الدّیار محلّھا و مقامھا، حالانکہ اس کے ساتھ یہ نوٹ بھی تھا:

یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔

پھر ۱۹۰۵ء میں ایک اشتہار النداء شائع کیا جس میں یہ پیش گوئی شائع کی۔

پھر خدا تعالی نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔

اور اسی سال اشتہار الانذار میں شائع کیا، تازہ نشان تازہ نشان.. زلزلۃ السّاعۃ

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

ساتھ ہی یہ ظاہر کیا کہ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت۔ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب ہوگا بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور قریب ہو یا بعید پہلے سے بہت خطرناک ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہار کی نسبت لکھا، ممکن ہے اس وحی کے اور کچھ معنی ہوں اور بہار سے کچھ اور مراد ہو۔ خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو۔

۲۹۔اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر زلزلہ کی خبر بار سوم شائع کی، وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گذرا۔ میں چھپ کر آؤنگا اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤنگا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع کیا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی، بھونچال آیا اور شدت سے آیا، زمین تہ و بالا کر دی۔

۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو ۲۸ فروری کے زلزلہ کے بعد شائع کیا۔ زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں، بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیش گوئی کے مطابق پورا ہوا۔

ان تمام پیش گوئیوں میں امورات ذیل قابل غور ہیں:

اول۔ جو الہامات زلزلہ کی بابت براہین میں شائع ہوئے ان کی بابت ۲۵ سال یہ سمجھ میں نہ آیا کہ وہ زلزلہ کی نسبت ہیں بلکہ عفت الدّیار محلّها و مقامها کے معنی الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء میں یہ شائع کئے گئے کہ طاعون ہر جگہ پڑے گی اور سخت پڑے گی، اور بعد میں اس کے معنی زلزلہ کئے گئے۔ پھر یہ کیسے یقین کیا جائے کہ عقائد جدیدہ جو الہامات کی بنا پر آپ نے قائم کئے وہ غلطی سے خالی نہیں۔

دوم۔ سابقہ پیش گوئیوں اور تفہیمات کے غلط ثابت ہونے پر جب آپ نے زلزلہ کی پیش گوئیوں میں یہاں تک احتیاط کیا کہ

زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت،

وہ قریب یا بعید،

بہار سے مراد بہار ہے یا کچھ اور۔

اور اگر بہار مراد ہے تو یہی بہار مراد ہے یا کوئی اور۔

پھر جن الہامات کی بنا پر آپ تمام مسلمانوں کو غیر ناجی اور خارج از اسلام قرار دیتے اور تمام بنی نوع کو جہنمی بتلاتے ہیں ان میں کیوں تاویل نہیں کرتے، خاص کر جب کہ وہ ربوبیت عامہ اور رحمانیت اور رحیمیت تامہ خداوند عالم کے منافی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم۔ مسیح کی پیش گوئیاں متعلقہ زلزلہ انجیل میں موجود ہیں ان کی نسبت یہ کیوں لکھا تھا کہ یہ بھی کوئی پیش گوئیاں ہیں کہ زلزلہ آئے گا اور مری پڑے گی۔

اور اب اپنی پیش گوئیوں کے متعلق زلزلہ وطاعون کو کیوں عظیم الشان ظاہر کیا جاتا ہے۔

} نموتاً جو مذکورہ بالا پیش گوئیوں پر غور سے نظر کی گئی تو صاف معلوم ہوا کہ جس دعوی اور تحدی کے ساتھ پیش گوئیاں شائع کی گئی تھیں ویسا کسی ایک میں بھی ظہور نہ ہوا۔ شروع میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کا ظہور نہایت ہی حیرت انگیز اور عبرت خیز طریق پر ہوگا جس سے جھوٹے اور سچے میں صاف امتیاز ہو جائے گا مگر ہر پیش گوئی میں نتیجہ برعکس ہی ہوتا رہا اور وہ ان شیطانی الہامات کا مصداق ثابت ہوئیں جن میں کوئی جزو پورا ہو جایا کرتا ہے اور اکثر حصہ جھوٹ ثابت ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیات ذیل سے ثابت ہوتا ہے:

قل ھل انبئکم علی من تنزّل الشّیاطین۔ تنزل علی کلّ افاکٍ اثیم۔
یلقون السّمع و اکثرھم لکا ذبون۔

ان پیش گوئیوں کے واقعات سے یہ بھی ثبوت ملتا ہے کہ مرزا کی دعائیں مردود ہوتی رہیں۔ چنانچہ بشیر موعود کے بارہ میں قبل از وقت اور نیز ایام بیماری میں بے حد دعائیں کی گئیں مگر سب مردود ہوئیں۔

پھر عبداللہ آتھم کی وفات کی نسبت بے حد دعائیں کی گئیں مگر سب مردود ہوئیں۔

آسمانی منکوحہ، ذلت مولوی محمد حسین بٹالوی و ملا محمد بخش وابوالحسن تبّتی کے واسطے، نشان آسمانی میعادی سہ سالہ کے لئے، اور حفاظت قادیان کے لئے بے حد دعائیں کیں تاکہ مرزا کا جلال دنیا پر ظاہر ہو، مگر سب مردود ہوئیں بلکہ ہر پیش گوئی کے انجام پر مرزا کی سخت ذلت ہوتی رہی۔

سید امیر شاہ رسالدار میجر سے ۵۰۰ روپئہ پیشگی لے کر پوری جد و جہد کے ساتھ ایک سال تک فرزند نرینہ کے واسطے دعائیں کیں مگر سب مردود رہیں

و ما دعاء الکافرین الّا فی ضلال

اس معیار کے لحاظ سے مرزا کے کفر کا ایک ثبوت ملتا ہے۔ پھر ان تمام پیش گوئیوں میں سفید جھوٹ متضاد بیانات اس کثرت سے ہیں کہ مرزا قادیانی کا کذاب ہونا صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔

بے حیائی بھی ایسی ہے کہ جہاں ایک پیش گوئی غلط ثابت ہوتی نظر آئی فوراً تاویل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردی اور آئندہ کے واسطے اور میعادی پیشگوئی زیادہ زور اور تحدی سے شائع کردی کہ اگر یہ جھوٹی ثابت ہو تو مرزا کو کذاب، دجال، ملعون، اور کافر سمجھا جائے۔ فالحمد للہ کہ ایسا ہی ثابت ہوتا رہا۔

پھر آخر کار زلزلہ کی پیش گوئیوں میں عجیب رنگ آمیزیاں کیں کہ نہ زلزلہ کا یقین ہے، نہ اس کے وقت کا، نہ لفظ بہار کا، نہ زلزلہ کی تعداد کا۔ ۲۸ فروری کو شائع کردیا کہ وہ تباہی خیز زلزلہ آنے کو ہے پھر جب تاخیر ہوتی گئی تو شائع کردیا کہ اس زلزلہ میں تاخیر ہوگئی۔ سچ ہے:

> یعد هم و یمنّیهم و ما یعد هم الشّیطا ن ا لّا غروراً۔ شیطان ان کو وعدے دیتا اور امید دلاتا ہے مگر شیطان جو ان کو وعدے دیتا ہے وہ جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

☆ مرزا دجال کذاب ہے

(ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں) یہاں تک تو صاف طور پر ثابت ہو چکا کہ مرزا ایک سخت عیار، مسرف، کذاب، خائن، آرام پسند، شکم پرور، بدفہم، بدعقل، تنگ ظرف، بے حیا، مغلوب الغضب، متکبر، خود پسند، خودستا، شیخی باز، بدچلن، سنگدل، فحش گو اور بدظن انسان ہے۔ خداوند عالم، انبیاء.. اور کتب سماوی کی تحقیر و توہین کرتا ہے اور سوائے اپنی بڑائی اور کبریائی کے اس کا کوئی اور مشن نہیں۔ پس ایسا انسان ایک نبی یا مجدد یا امام یا بزرگ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اب میں ذیل میں چند آیات و احادیث مختصراً پیش کرتا ہوں جن سے مرزا کا دجال کذاب ہونا صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔

دجالوں کی بڑی علامتیں حدیث صحیح میں یہ مذکور ہوئی ہیں کہ وہ جھوٹے ہوں گے اور دعوی نبوت کریں گے۔ مرزا کا کذاب ہونا تو بخوبی ثابت ہو چکا ہے اس جگہ اس کے دو اور سفید جھوٹ جو انبیاء کی نسبت ہیں بیان کئے جاتے ہیں۔ ازالہ کے صفحہ ۶۲۹ پر شائع کیا گیا کہ سلاطین اول ۲۲: ۱۹ میں ہے،

> ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اسکی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی۔

حالانکہ وہ بعل کے پجاری اور جھوٹے نبی تھے۔ چنانچہ سلاطین اول: ۳۱: ۱۹ سے ظاہر ہے کہ ایلیا نبی نے ان سب کے خلاف فرمایا کہ

> بادشاہ کی بیگم نے فلاں غریب ہمسایہ کی زمین جور وستم سے لے کر اور اس کو تہمت دے کر قتل کرایا ہے اس لئے جس جگہ کتوں نے نبات کا لہو چاٹا ہے اسی جگہ تیرا، ہاں تیرا بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہو کتے چاٹیں گے۔ خداوند ایزبل کے حق میں بھی فرماتا ہے کہ یزاعبل کی دیوار کے پاس اس کو کتے کھائیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سلاطین اول: ۱۸: ۴۰ سے ظاہر ہے کہ ایلیا نبی نے ان ساڑھے چار سو نبیوں کو قتل کیا۔

یہ سفید جھوٹ مرزا نے تقریر دل پذیر بر وفات بشیر کے صفحہ ۷ کے حاشیہ میں بھی درج کیا ہے۔

پھر اپنی مشیخت کی ازالہ اوہام میں دلیل پیش کی کہ موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں مسیح آئے تھے اسی طرح یہ مثیل مسیح بھی مثیل موسیٰ یعنی محمد ﷺ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ہے دعویٰ نبوت۔ اس کا ثبوت بھی پیش کیا جا چکا ہے۔ اخبارات الحکم و البدر آپ کے خاندان کو خاندان رسالت لکھتے اور آپ کی بیوی کو ام المؤمنین کا لقب دیتے ہیں۔ قادیان کو تخت گاہ رسول قرار دیا گیا بلکہ مرزا نے یہاں تک لکھا کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

دجال کی نسبت احادیث میں ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہونے پائیگا۔

۳۔ المسیح الدجال۔ اس کے خلاف ایک دعا تلقین فرمائی گئی ہے جو حسب ذیل ہے:

اللّٰھم انّی اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدّجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا و المما ت اللّٰھم انّی اعوذ بک من الماثم و المغرم۔

یہ تمام حدیث مرزا قادیانی کی دجالیت کی طرف صاف دلالت کرتی ہے کیونکہ مرزا کے ساتھ وہ تمام فتنے پیدا ہوئے جو دجال کیساتھ مذکور ہیں۔

اول تو گناہ اور بدکاری کا فتنہ جیسا کہ خود مرزا کی ذات میں شکم پرستی، آرام طلبی، خیانت، اسراف، کذب، بددیانتی، بے حیائی، تکبر، خلاف بیانی، افتراء اور مشیخت وغیرہ کا ثبوت دیا جا چکا ہے اور مرزائیوں کی نسبت خود مرزا نے ان کی درندگی، وحوش طبعی، بدتہذیبی، بدکلامی، سبّ وشتم اور فحش گوئی کا ذکر شہادت القرآن کے آخری اشتہار میں کیا ہے اور حکیم نور الدین کی رائے لکھی ہے کہ یہ لوگ یہاں آکر بجائے درست ہونے کے زیادہ خراب ہو جاتے ہیں اور آپس میں ذرہ بھی پاس اور لحاظ نہیں رکھتے ہیں لہذا یہ سالانہ جلسہ بند کیجئے اور مریدوں کا اس طرح جمع ہونا بند فرمائیے۔ پھر انہی کی نسبت یہ بھی لکھا ہے کہ میری جماعت موسیٰ کی جماعت سے ہزاروں درجہ بڑھ کر ہے ان میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صحابہ کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد۔

دوم چٹیوں کا فتنہ ۔ چنانچہ طرح طرح کے چندوں کا باران کی حیثیت سے بڑھ کر ان پر ڈالا اور ان غریبوں کے خون سے کیوڑا، عنبر، مشک، بید مشک اور مفرحات اور مقویات کی بھرمار رہتی ہے، بیوی سونے کے زیورات سے لدگئی ۔مکانات وسیع ہو گئے۔ بیٹھے بٹھائے قورما، پلاؤ، بافراط کھایا جاتا ہے اور حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے وہ جماعت سے خارج کیا جائے گا۔

سوم، حیات وممات کا فتنہ بھی اسی مسیح الدجال کے ساتھ پیدا ہوا۔

چہارم، اس حدیث میں جملہ المسیح الدجال صفت موصوف واقع ہوا ہے یعنی وہ نام کا مسیح جو حقیقت میں دجال ہے، کیسا مرزا پر صادق آتا ہے کہ دعوی مسیحیت کا اور افعال دجالی ہیں۔

۴ ۔تمیم داری والی حدیث جو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے اس کے آخری لفظ خروج دجال کی نسبت یہ ہیں۔

نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ پھر حضرت ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ بھی کیا۔

چنانچہ قادیان جو مرزا کا مولد ہے مدینہ سے بجانب مشرق واقع ہے۔

مرقس ۱۳: ۲۲ میں ہے:

اور جھوٹے مسیح اٹھیں گے اور نشان وکرامتیں دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے اور اس وقت انسان کے بیٹے کو بادلوں پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے۔

Then , if anyone says to you, 'Look, here is the Messiah!' or, 'Look, there he is!- do not believe him. For false Messiahs and false prophets will appear. They will perform miracles and wonders in order to deceive even God's chosen people, if possible. Be on your gaurd! I have told you everything before the time comes. (Mark : 21-23)

انجیل میں ایک دوسرے مقام پر ہے:

پس اگر وہ تمہیں کہیں دیکھو وہ جنگل میں ہے تو باہر مت جاؤ۔ دیکھو وہ کوٹھڑی میں ہے تو باور مت کرو کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندتی ہے اور پچھّم تک چمکتی ہے ویسا ہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے بیٹے کا آنا بھی ہوگا۔

پس مرزا قادیانی جونشان اور کرامتوں کا گھمنڈ کرتا ہے وہ جھوٹا نبی ہے کیونکہ اس کا ظہور اس قدرت اور جلال کے ساتھ نہیں ہوا جیسا کہ مسیح کی آمد ثانی کے ساتھ لازمی ہے اور نہ اس کی وہ علامات ہیں جو احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کی نسبت مذکور ہیں۔ مثلاً ان کے نزول سے پیشتر امام مہدی کا موجود ہونا، مسلمانوں میں مال کی افراط ہونا، مسیح موعود کا ابن مریم نبی اللہ ہونا۔ ان کا منارہ شرقی دمشق پر دو زرد چادروں میں دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترنا۔ ان کا حج کرنا، روضہ رسول اللہ ﷺ میں آپ کی قبر کے نزدیک مابین ابوبکر وعمر مدفون ہونا۔ اور باہمی بغض وحسد کا دور ہو جانا۔

شرح السنہ میں ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ میری امت میں سے ستّر ہزار لوگ دجال کے تابع ہو جائیں گے جن کی پوشاک بڑی لمبے لمبے سبز کپڑے ہوں گے۔ چنانچہ امت محمدیہ میں سے اسی مسیح دجال کے تابع ستّر ہزار لوگ ہو چکے ہیں جن میں چغہ پوش مولوی بھی ہیں۔

حدیث ابوداؤد و ترمذی میں ہے:

انّه سیکون فی امّتی کذا بو ن ثلا ثون کلّهم یزعم انّه نبیّ اللّه و انا خا تم النبیّین لا نبیّ بعدی۔

پھر ایک حدیث متفق علیہ کے یہ الفاظ ہیں:

د جّا لون کذا بو ن قر یبب من ثلا ثین کلّهم یزعم انّه رسول اللّه۔

☆ بروئے حدیث مرزا، مسیح موعود نہیں

مسیح موعود کی علامات جو احادیث میں بیان ہوئی ہیں مرزا میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً

{ ان کا نام عیسی بن مریم ہونا۔ مرزا کا نام نہ تو عیسی ہے نہ اس کی ماں کا نام مریم۔

{ ان کا حکم وعدل ہونا، کسر صلیب کرنا، الخنزیر کو قتل کرنا اور جزیہ موقوف کرنا۔

یہ تمام امور ان کی سلطنت ظاہری پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ حکم وعدل وہی ہوسکتا ہے جو بادشاہ وقت ہو، کسر صلیب وہی کرسکتا ہے تمام سوروں کو مروا سکتا اور جزیہ موقوف کرسکتا ہے۔ مرزا کی تعلیمات سے تو اختلافات اور زیادہ سخت ہوگئے۔ تیرہ سو سال میں جو مسلمان تیار ہوئے تھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کافر بن گئے۔ صلیبی مذہب بڑے زور کے ساتھ پھیلتا جارہا ہے۔ ہزاروں صلیبیں نئی قائم ہو رہی ہیں۔ غذا کے واسطے خنزیر بکثرت پالے جارہے ہیں۔ حکم وعدل کے الفاظ سے اگر محض نظری فیصلہ سمجھے جائیں تب بھی مرزا ان کا مصداق نہیں کیونکہ جس قدر اختلافات کے فیصلے امام اعظم کر گئے، مرزا نے ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں کیا۔ کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جائے تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑی ہے۔

} مسیح کے وقت میں مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ مسلم کی دوسری حدیث میں ہے کہ انسان اپنے مال سے زکوۃ نکالے گا تو کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ مگر اس وقت مسلمان تمام قوموں سے زیادہ مفلس اور نادار ہیں، اور مرزا بجائے اس کے کہ اوروں کو مال تقسیم کرے، خود اپنے واسطے ہاتھ پھیلائے رہتا ہے اور زکوۃ کا مال اپنی کتابوں کے واسطے مانگتا ہے۔ پھر قدیم چالاکی کی رو سے مال کے معنی علوم ومعارف کر کے اس حدیث کو ٹالنا چاہتا ہے۔

} مسیح کے زمانہ میں باہمی بغض وحسد دور ہو جائے گا۔ انسان کے بچے سانپوں کے ساتھ اور شیر بکری کے ساتھ کھیلیں گے۔ تعصب کی زہریں نکل جائیں گی اور ایک بھائی دوسرے بھائی پر نیک ظن پیدا کرے گا۔ مگر مرزا قادیانی کے عالمگیر تنفر اور تکفیر کی تعلیمات نے تباغض اور تحاسد کی ایسی تخم ریزی کر دی ہے کہ گزشتہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔

} مسیح روضہ رسول میں مدفون ہوں گے۔

حدیث مشکوۃ میں ہے کہ میں اور عیسی، ابوبکر وعمر کے درمیان سے اٹھیں گے۔ ابن مودود سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک میں اب تک ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ عائشہ صدیقہؓ نے درخواست کی تھی کہ یا حضرت میں بھی آپ کے پہلو میں مدفون ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ یہاں تو میں، ابوبکر، عمر اور عیسی ابن مریم مدفون ہونگے۔ خود مرزا نے ازالہ اوہام میں درج کیا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ روضہ رسول کی خالی زمین پر سرکنڈا مار کر کہہ رہا ہے کہ یہ تیرے دفن ہونے کی جگہ ہے۔ مگر جب دیکھا کہ میری شرارتیں مسلمانوں کو معلوم ہو چکیں اور مجھ پر عام طور پر کفر کے فتوے لگ چکے۔ ظاہرا طور پر روضہ رسول میں دفن ہونا تو درکنار حج کرنا بھی محال ہو گیا ہے تو جھٹ کذابانہ طریق پر دوسرا پہلو اختیار کر لیا اور لکھ دیا کہ یہ مسلمانوں کی غلطی ہے کہ مسیح، آنحضرت ﷺ کی قبر میں دفن کیا جائے گا۔ لیکن وہ اس بے ادبی کو نہیں سمجھتے کہ ایسے نالائق اور بے ادب انسان کون ہونگے کہ جو آنحضرت ﷺ کی قبر کھودیں گے اور پاک نبی کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہڈیاں لوگوں کو دکھائیں گے۔

} حدیث رزین میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ وہ امت کیونکر ہلاک ہوگی جس کے اول میں، میں ہوں، بیچ میں مہدی اور آخر میں عیسیٰؑ ۔ پھر حدیث مسلم میں ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا اور قیامت تک غالب رہے گا۔ عیسیٰ بن مریم انہیں میں نازل ہوں گے۔ گروہ کا امیر کہے گا آیئے نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے نہیں تم آپس میں ایک دوسرے کے امیر ہو۔ یہ خدا نے اس امت کو اکرام دیا ہے۔

ان حدیثوں کے خلاف مرزا نے یہ عجیب چالاکی کی کہ لا مھدی الّا عیسی جو ایک وضعی قول ہے پیش کر کے ان کو غیر صحیح قرار دے دیا اور نعمت اللہ ولی کے شعر میں مہدی اور عیسیٰ دو ہونا صاف ظاہر ہے، مگر عجیب چالاکی سے ان کو ایک ہی بنائے گئے وہ شعر یہ ہے:

مہدی وقت و عیسیٰ دوراں   ہر دو را شہسوار می بینم

ایسا ہی حدیث صحیح میں ہے:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما مکم منکم۔

اس کے واؤ کو بیانیہ قرار دے کر عیسیٰ بن مریم اور امام کو ایک قرار دے دیا۔

} حدیث میں ہے کہ مسیح

فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین وا ضعاً کفّیہ علی اجنحۃ ملکین ۔ پس نازل ہوگا سفید منارہ کے قریب جو دمشق کے مشرق میں ہے درمیان دو زرد چادروں کے ہوگا اور اپنی ہتھیلیاں دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوگا۔

} احمد و ابن جریر نے ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آ کر حج اور عمرہ کریں گے۔ مگر مرزا تو کیا اس کی جماعت کا بھی کوئی فرد بشر حج نہ کر سکا مولوی عبداللطیف جو کابل سے بارادہ روانہ بھی ہوا تھا وہ قادیان پہنچ کر حج سے محروم رہا۔

☆ چند دلائل مرزا کی تردید

یعنی ان دلائل کا رد جو مرزا اپنے دعاوی کے ثبوت میں پیش کرتا ہے اور جن کو میں (عبدالحکیم) نے بھی حسن عقیدت کی وجہ سے اقتباس کے طور پر اپنی تفاسیر میں درج کر دیا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول۔ وہ دلائل جن سے مسیح کا فوت ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

دوم، وہ دلائل جن سے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ زمانہ قرب قیامت اور نزول مسیح کا ہے۔

چونکہ ان دونوں قسم کے دلائل کا خاص مرزا کی ذات سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہم سردست ان کے موافق یا مخالف کچھ نہیں لکھتے بلکہ اصل الفاظ پیش گوئیوں پر ہی جو پیش کئے جا چکے ہیں قناعت کرتے ہیں کیونکہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مسیح فوت ہو چکے ہیں اور یہ زمانہ ظہور مسیح کا ہے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ مرزا مسیح ہے۔ بلکہ نزول مسیح سے پیشتر جھوٹے نبیوں اور مسیحوں کا ظاہر ہونا لازمی ہے جیسا کہ خود مرزا، مہدی سوڈانی۔ مسٹر ڈوئی و پگٹ وغیرہ ہیں۔

سوم۔ وہ دلائل جن کو مرزا نے خاص اپنی ذات سے منسوب کیا ہے۔

۱۔ ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثمّ لقطعنا منه الوتین (۶۹: ۴۷)۔

اس آیت سے مرزا قادیانی اپنی نسبت اس طرح پر استدلال کرتا ہے کہ کوئی جھوٹا نبی ۲۳ سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا جو زمانہ نبوت محمدی ﷺ کا ہے۔ یہ معنی غلط ہیں کیونکہ بہت سے مفتری ۲۳ سال سے زیادہ رہے مثلاً ابن صباح، وغیرہ۔ اس آیت کے بس یہی معنی ہیں کہ مفتری کا تارپود آخر کار ٹوٹ جاتا ہے اور ان کا کارخانہ آخر کار تباہ ہو جاتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے مسیلمہ کذاب کے جواب میں لکھا تھا والعاقبة للمتّقین۔

} حدیث دارقطنی

تحقیق مہدی کی تصدیق کے واسطے دو نشان الٰہی ہیں جب سے آسمان زمین پیدا کئے گئے وہ دونوں نشان کسی کی تصدیق کے واسطے نہیں ہوئے۔ چاند گرہن پہلی رات ماہ رمضان میں، سورج گرہن نصف میں۔

اس سے تمام مدعی نبوت جو ایسے وقت میں ظاہر ہوئے مثلاً مرزا، مہدی سوڈانی وغیرہ سچے ثابت نہیں ہو سکتے (جھوٹے نبی جو ۲۳ سال سے زیادہ بعد دعویٰ نبوت والہام زندہ رہے، عبداللہ مہدی، زمانہ مہدویت ۴۴ سال سے زیادہ۔ حسن بن صباح زمانہ ولایت وحکومت ۳۵ سال۔ عبداللہ بن تومرت زمانہ نبوت ۳۵ سال۔ ابن اثیر)

اور کذاب تو کسی طرح مہدی ہو ہی نہیں سکتا جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے کہ مومن میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خصلتیں ہوسکتی ہیں مگر جھوٹ نہیں ہوسکتا۔

{ حدیث جواہر الاسرار

جواہر الاسرار ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی۔ اس میں حدیث ہے کہ مہدی ایک گاؤں سے، جس کا نام کدعہ ہے، نکلے گا اور اللہ تعالی اس کو سچا کرے گا اور اس کے اصحاب بڑے دور دراز شہروں سے اہل بدر کی تعداد پر، جو ۳۱۳ ہیں، جمع کرے گا اور اس کے پاس ایک کتاب مختوم ہوگی جس میں اس کے اصحاب مخلصین کا شمار معہ ان کے ناموں اور شہروں اور عادتوں کے درج کرے گا۔ اس حدیث میں مرزا نے بہت سے تصرفات کئے۔

اول تو لفظ کرعہ کو کدعہ بنایا تا کہ قادیان سے مشابہ ہو جاوے۔

دوم کتاب مختوم کا ترجمہ کتاب مطبوعہ کیا گیا۔

سوم اصل فہرست جو آئینہ کمالات میں شائع ہوئی ۳۲۷ نام تھے۔ پھر اس حدیث کے علم کے بعد تراش خراش کر کے ۱۸۹۶ء میں ضمیمہ انجام آتھم میں ۳۱۳ کر دیئے (۱۷ نام فوت شدوں کے بھی درج کئے گئے)۔

۴۔ گلاب شاہ اور حضرت کوٹھے والے مرحوم کے الہامات خود مرزا صاحب ہی کے قلمبند کردہ اور شائع کردہ ہیں جب ان کے بہت سے افتراء اور کذب معلوم ہو چکے تب یہ شہادت متعلقہ خود کیسے قابل تسلیم ہوسکتی ہے۔

{ بعض الفاظ حدیث وقرآن سے آپ کا استنباط۔

یہ محض بے بنیاد بات اور خیالی کھیل ہے اس طرح پر ہر زمانہ کے واسطے تواریخ مستنبط ہوسکتی ہیں۔ مثلاً قاضی فضل احمد نے مرزا کی پیدائش کا سن (۱۲۵۹ھ) الا فی الفتنۃ سقطوا اور بلوغ کا سن (۱۲۷۵ھ) شباب ظلم ثابت کیا۔ مولوی عبدالکریم کی وفات کا سن اعد لہ عذاباً الیماً اور، مریا مردود نہ فاتحہ نہ درود، شائع کئے۔

مرزا کی یہ عجیب چال ہے کہ جن احادیث کو وضعی اور نا قابل اعتبار قرار دے کر وجود مہدی سے انکاری ہوا تھا، انہیں کو اپنے دعاوی کے ثبوت میں پیش کرتا ہے اور علماء کے ساتھ جب کبھی بحث کا موقع ہو تو وفات مسیح کے ہی متعلق گفتگو شروع کر دیتا ہے۔

{ معجزات پیش گوئی اور تصنیفات

ان پر مرزا کو بڑا ناز ہے ان کی حقیقت خوب منکشف ہو چکی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قادیانیوں کی چند مذبوحی حرکات

یعنی الذکر الحکیم نمبر ۴ کے جواب میں مرزا اور مرزائیوں کی چند مذبوحی حرکتیں

حرکت اول: مرزا کے الہامات۔

اللہ تعالی اس (عبدالحکیم پٹیالوی) کو سلامت نہیں رکھنا چاہتا انا اخذ ناہ بعذاب الیم ۔(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۶ء)۔

ان کے جواب میں اللہ تعالی کی طرف سے مجھے یہ الہامات ہوئے:

ولمن خاف مقام ربّہ جنّتان۔ سرداد، نہ داد دست در دست یزید

حرکت دوم۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

یہ نادان کہتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے مگر وہ خیال نہیں کرتے کہ مسیح موعود کے متعلق کہیں یہ نہیں لکھا کہ وہ تلوار پکڑیگا اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ جنگ کرے گا بلکہ یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعے سے تمام کام کرے گا۔ اگر میں جانتا کہ میرے باہر نکلنے اور شہروں میں پھرنے سے کچھ فائدہ ہوسکتا ہے تو میں ایک سیکنڈ بھی یہاں نہ بیٹھتا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ پھرنے میں سوائے پاؤں گھسانے کے اور کوئی فائدہ نہیں اور یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہوسکیں گے۔

یہ تمام عبارت ایک سفید جھوٹ اور شرم ناک چال ہے اشاعت اسلام کے لئے گھر سے نکلنے اور واعظین بھیجنے کا نام تلوار اٹھانا رکھا گیا۔ شاباش۔ ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند۔

اگر گھر سے باہر نکلنا عبث پیر گھسانا ہے اور آپ کے تمام کام دعا سے چل سکتے ہیں تو آپ نے بیوی کی خاطر دہلی کا سفر کیوں کیا۔ دہلی کو ہی قادیان کیوں نہ بلا لیا۔ کیا محض دعاؤں سے نذرانوں کا پورا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا؟ پیٹ بھرنے کے واسطے دانت گھسائی کیوں کی جاتی ہے؟ کیا دعاؤں سے پیٹ نہیں بھر سکتا؟ اگر محض دعاؤں سے آپ کے سارے کام چل سکتے ہیں تو اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ پتنگ بازی کیوں کی جاتی ہے؟ اور فرحت کے واسطے مشک وعنبر کیوڑا اور بید مشک کیوں خراب کئے جاتے ہیں؟ مہمانوں کے واسطے مکانات کیوں وسیع کئے جاتے ہیں؟ چندہ مینار، چندہ کتب، چندہ مسجد، چندہ توسیع مکان، چندہ سکول، چندہ لنگر، چندہ مہمانان کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے کیوں بار بار ہاتھ پھیلائے جاتے ہیں۔ کیا انبیاء علیہم السلام کو دعائیں کرنی نہیں آتی تھیں؟ پھر کیوں انہوں نے خدا کے راستہ میں پیر گھسائی کی؟ گھر بار چھوڑے، اورعیش وتنعم کو ترک کیا؟ کیا وہ (نعوذ باللہ) پاگل تھے یا آپ پاگل ہیں؟

حرکت سوم۔ جب مرزائیوں سے سوال کیا جائے کہ مرزا قادیانی نے اسلام اور دنیا کے واسطے کیا کیا؟ کس قدر نئے مسلمان کئے؟ کتنی بدرسومات دور کیں؟ بحیثیت حکم کتنے اختلافات اسلامی کو رفع کیا؟ یا کم از کم کس قدر اختلافات پر فیصدی فیصلہ لکھے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ایک دو لاکھ اشخاص جوان کی جماعت میں داخل ہیں انہیں مسلمان کیا ہے۔

سبحان اللہ! کیا تیرہ صدیوں میں جو مسلمان مرزائی عقاید سے محروم گذر گئے وہ مسلمان نہ تھے؟

حرکت چہارم۔ الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء میں (عبدالحکیم سے) چند سوالات

۱۔ کیا سنت اللہ یوں بھی واقع ہوئی ہے کہ کوئی نبی یا مامور کسی وقت کسی قوم کی طرف مامور ہوا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو معزول کردیا ہو؟

۲۔ کیا قرآن شریف میں اس کی کوئی نظیر آپ پیش کرسکتے ہیں؟

۳۔ جن آیات سے آپ نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا استنباط کیا ہے کیا ان آیات سے اب بھی وہی مضمون نکلتا ہے یا نہیں؟ اور وہ آیات حضرت مسیح موعود کی سچائی کی مثبت ہیں یا نہیں؟

۴۔ جس قدر لوگوں کو آپ نے اس تفسیر کے ذریعہ گمراہ کیا ہے (کیونکہ اب یہی کہا جاوے گا) اس کی تلافی کیونکر ممکن ہوگی؟

جواب۔ اول تو ایسے سوالات کرنے کا حق مرزا یا مرزائیوں کو مطلق حاصل نہیں کیونکہ خود مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام میں ایک کروڑ مسلمانوں کا اس وقت اہل الہام ہونا ظاہر کیا، پھر اب ان تمام کو کافر اور غیر ناجی قرار دیا جارہا ہے۔

مرزا قادیانی نے عباس علی صوفی کی بابت الہام شائع کیا اصلھا ثابت و فرعھا فی السّماء۔ پھر وہ مرزا کا مخالف ہوا۔

مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کے نشانات کو مکروہ اور قابل نفرت بیان کیا۔

مرزا قادیانی کو آسمانی منکوحہ کی نسبت وعدہ ملا کہ خدا اس کو واپس لائے گا تیرے پاس، اور اللہ ان تمام کے مقابلہ پر تیرے لئے کافی ہے۔ مگر وہ وعدہ جھوٹ ثابت ہوا۔

منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کو بے شر انسان اور ملہم من اللہ مان کر اس کی کتاب کو، جو سراسر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث ہے، اور زہر بتلایا۔

میری تفسیر کی بابت پہلے شائع کیا، شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں عمدہ ہے دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ مگر اب مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اس میں روحانیت نہیں۔ عبدالحکیم اس کا اہل نہ تھا اس کا دیکھنا تضیع اوقات ہے۔

دوم۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ حسن ظنی کے طور پر براہین احمدیہ کا اشتہار دیکھ کر میں معتقد ہوا تھا کہ اسلام کی فضیلت وحقانیت تمام ادیان عالم پر تین سوقوی اور بے نظیر دلائل سے مرزا کے ہاتھ پر ثابت ہوگی۔ بیس سال تک ان کے انتظار میں خاموش رہا۔ حسن ظنی کی وجہ سے ان کے موافق خوابات بھی مجھ کو آتے رہے جیسا کہ تثلیث پرستوں کو مسیح کی خدائی کی نسبت آیا کرتے ہیں اور مشرکین کو اپنے اپنے بتوں اور اوتاروں اور دیویوں اور دیوتاؤں کی نسبت اور ان میں بعض اجزاء سچی پیش گوئیاں ثابت ہوتی ہیں.. ایسا ہی مرزا کے الہامات میں بعض اجزاء پورے ہو جاتے اور اکثر غلط نکلتے ہیں جیسا کہ بطور نمونہ بعض پیش گوئیوں کا بیان کیا جاچکا۔ آخر کار جب سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بجائے حمایت اسلام کے مرزا قادیانی تو اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ رہا ہے، خداوند عالم کی عظمت وجلال ظاہر کرنے کی بجائے اپنی خدائی قائم کررہا ہے، انبیاء کے بروز ہونے کا دعوی کر کے اپنی نفس پرستی اور شکم پروری، خلاف عہدی، کذب، تکبر، سنگدلی، بے رحمی، ذاتی مشیخت، بدعقلی، بدفہمی، توہین باری تعالی، توہین اسلام کر رہا ہے، قرآنی آیات بینات اور احادیث صحیحہ سے نہ صرف اعراض کرتا بلکہ تاویلوں سے شاعرانہ طور پر نئے نئے معنی گھڑتا ہے، تب میں چونکا اور خواب غفلت سے بیدار ہوکر جو غور کیا تو خط وکتابت کی۔ اور مخالف تصانیف کو دیکھا تو ثابت ہوا کہ تمام مرزائی تارو پود نفسانی اغراض کے واسطے ایک سخت دجل ہے اور اسلام کا سخت دشمن۔ جو دلائل از روئے قرآن وحدیث میں نے مرزا کی تائید میں مرزائی تصانیف سے اقتباس کر کے اپنی تفاسیر میں درج کئے تھے وہ غلط تھے۔ مرزا قادیانی نے ان میں بڑے دھوکے دیئے ہیں۔ موضوع احادیث پر تک بندیاں کر کے صحیح احادیث کو ردّ کیا ہے۔ شاعرانہ رنگ میں اصل الفاظ میں عجیب عجیب تاویلیں کی ہیں۔ اس لئے میں نے ان تمام مضامین کو مشتبہ اور غلط سمجھ کر اپنی تفاسیر سے نکال دیا اور جن صاحبوں کے نام تفاسیر جاچکی ہیں انکے نام ترمیم وتردید چھپوا کر مفت بصیغہ پیڈ روانہ کررہا ہوں۔

کیا مرزا کی پہلی کتابوں میں جو غلط مضامین شائع ہوتے رہے (مثلاً براہین احمدیہ، ازالہ اوہام وغیرہ میں) تو کیا مرزا نے ان تمام کو واپس منگا کر اور ان کی قیمت ادا کر کے جلا دیا ہے؟ مرزا نے تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی ترمیمات وتردید کے اوراق بھی علیحدہ شائع نہیں کیئے۔

قرآن مجید میں ایک شخص کی نظیر موجود ہے جس کو نشانات عطا ہوئے پھر اس سے وہ چھینے گئے جو مرزا کے عین مطابق حال ہے۔قرآن میں ہے:

واتل علیھم نبأ الّذی آتیناہ آیاتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشّیطان فکان من الغاوین ۔ ولو شئنا لرفعناہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض واتّبع ھواہ ۔ مثلہ کمثل الکلب ان یحمل علیہ یلھث او نترکہ یلھث ۔ ذلک مثل القوم الّذین کذبوا بآیاتنا ۔ فاقصص القصص لعلّھم یتفکرون ۔ (اعراف:۱۷۶) اوران پراس شخص کی مثال پڑھ کرسنا جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں پھر اس سے چھین لیں۔پس شیطان اس کے پیچھے لگا اور وہ گمراہوں میں سے ہوگیا اور اگر ہم چاہتے تو اس کے سبب اس کے مدارج بلند کرتے مگر اس نے کو دہی پستی گرنا چاہا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا۔پس اس کی مثال کتے کی مثال سی ہے کہ گرتو اس پر بوجھ لادے تو ہانپتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپتا ہے۔یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس (نصیحت آمیز) قصہ بیان کرتا رہ تاکہ وہ فکر کریں)

مرزا غلام احمد قادیانی کو بے شک آیات ملیں تھیں۔اگر وہ نفس پرستی، زرطلبی اور تکبر میں غرق نہ ہوتا، آیات قرآنی واحادیث صحیحہ کی تکذیب ومخالفت نہ کرتا اور فطرت اللہ کو لعنت قرار نہ دیتا تو اللہ کریم اس کے مقامات کو ضرور بلند کرتا۔مگر وہ زمین کی طرف جھکا رہا اس لئے نفس پرستی اور ذاتی مشیخت کے سوا اب اس کا کوئی شغل نہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خود المسیح الدجال کی ترکیب اشارہ ہے کہ پہلے وہ مسیح ہوگا، یا مسیح مانا جائے گا مگر بعد میں دجال ثابت ہوگا اور المسیح الدجال کہلائے گا۔

☆☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذکر الحکیم عرف کانا دجال

☆ مرزا، منہاج نبوت کی رو سے مردود ہے

قرآن مجید آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین فرماتا اور سلسلہ رسل کے انقطاع کی خبر دیتا ہے احادیث صحیحہ میں ہے کہ تیس کے قریب دجال کذاب پیدا ہونگے جو سب کے سب نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کریں گے، خبردار میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور وہ میری امت میں ہونگے۔ چنانچہ ایک حدیث ابوداؤد و ترمذی میں ہے:

انّہ سیکون فی امّتی کذابون ثلا ثون کلّھم یزعم انہ نبیّ اللّٰہ و انا خاتم النّبیّین لا نبیّ بعدی

ایک متفق علیہ حدیث کے یہ الفاظ ہیں:

دجالون کذابون قریب مّن ثلاثین کلّھم یزعم انّہ رسول اللّٰہ

تمام امت محمدیہ کا اس سلسلہ میں اجماع چلا آیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں مگر مرزا خود نبی اور رسول ہونے کا مدعی ہے۔ تمام مرزائی اس کو نبی اور رسول مانتے اور اس کے نہ ماننے کو موجب کفر و عذاب قرار دیتے ہیں۔ ساتھ ہی بروزی یا ظلی یا جزوی نبی اور امتی نبی ہونا ظاہر کر دیتے ہیں۔ ساتھ ہی مرزا کے اس قول کی تصدیق کرتے ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے

ایک طرف تو جزوی نبی اور امتی ہونے کا اقرار، دوسری طرف عظیم الشان رسول سے بڑھ کر ہونے کا دعوی۔ کیا ہی سچ فرمایا ہے نبی صادق ﷺ نے کہ دجال کانا ہوگا، پر خدا کانا نہیں۔

ایک مرزائی مجھ سے کہنے لگا کہ نبی کے معنی ہیں خبر دہندہ۔ پس اس لحاظ سے مرزا نبی ہے۔ میں نے سوال کیا کہ جس وقت خداوند عالم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا تو کیا اسے نبی کے معنی نہ آتے تھے؟ یا محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب یہ فرمایا کہ خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں، تو کیا آپ ﷺ کو نبی کے معنی نہ آتے تھے اور جزوی نبی اور ظلی نبی کا علم نہ تھا؟ آج تک امت محمدیہ میں سے دجالوں کے سوا کسی کو یہ علم نہ ہوا کہ جزوی یا تمثیلی لحاظ سے نبی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول آتے رہیں گے۔ مگر حق اور بالکل حق ہے:

فا مّا الّذین فی قلو بھم زیغ فیتّبعون ما تشا به منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تا ویله۔

ایک موقع پر ایک مرزائی .. نے کہا کہ چونکہ حضرت محمد ﷺ حضرت موسیٰ سے بڑھ کر ہیں اس لئے مرزا غلام احمد جو محمد ﷺ کے تابع ہیں، عیسیٰ سے بڑھ کر ہیں جو موسیٰ کے تابع ہیں۔

میں نے جواب دیا کہ قرآن مجید تو فرماتا ہے کہ ہر ایک نبی مطاع ہوتا ہے نہ کہ مطیع۔ اور تورات مقدس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ماں کے پیٹ سے نبی ہوتا ہے۔ نبی کے کمالات کسبی نہیں ہوتے بلکہ وہبی ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ عیسی شریعت موسوی کے اتباع سے نبی بنے تھے۔ اگر یہی بات ہے تو امت محمد یہ میں کروڑوں نبی پہلے انبیاء سے بڑھ کر ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ناقص شریعتوں کے تابع تھے۔ پھر لا نبیّ بعدی اور خاتم النبیین بے معنی اور لغو ٹھہرتے ہیں۔ سچ ہے دجال کانا ہوگا، پر خدا کانا نہیں۔

اے مرزائیو! سچ تو بتاؤ کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے صریح الفاظ تمام امت محمدیہ کے متفق علیہ مسئلہ کے خلاف دعوی کرنا، طرح طرح کی تاویلات اور بہانوں سے اس پر اصرار کرنا ارتداد نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا صاف الفاظ کو چھوڑ کر تاویلات کو اختیار کرنا راست روی میں داخل ہے یا کج روی میں؟ کیا قرآن شریف کا یہ ارشاد کہ تاویلات کی طلب کرنا کجرووں کا کام ہے، لغو اور باطل ہے؟

پھر بے حیائی سے مرزا اور مرزائی آیات بینات اور احادیث صحیحہ کے مقابلہ پر علماء امّتی کانبیاء بنی اسرا ئیل پیش کر دیا کرتے ہیں۔ اول تو اس کو دمیری، زرکشی، عسقلانی وغیرہ آئمہ حدیث لکھا نے لکھا ہے لا اصل له۔ دوم اگر یہ صحیح حدیث ہے تو علمائے امت کو مرزا کیوں ملعون اور کافر کہتا اور ان کو مباہلہ کے واسطے بلاتا ہے۔

مرزائی کبھی اهد نا الصّراط المستقیم ۔ صرا ط الّذین انعمت علیهم کو دلیل میں پیش کر دیا کرتے ہیں، تو گویا آج تک خود اللہ تعالی کو یہ علم نہ تھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں نبی یا رسول بنا دے، جس نے آنخضرت ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا۔ آنخضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ ہو کہ بار بار لا نبیّ بعدی فرماتے رہے اور حضرت علیؓ کی نسبت یہ فرما کر انت منّی بمنز لة هارون من موسی ساتھ ہی تنبیہ فرمادی انّه لا نبیّ بعدی ۔ صحابہ اور اولیاء میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سوائے دجالین کذابین کے کسی کا اس طرف خیال نہ ہوا کہ میں نبی یا رسول ہوں۔

پھر ایک دلیل پیش کرتے ہیں کہ نبی کے لغوی معنی ہیں خبر دہندہ۔ چونکہ مرزا کو الہامات غیب ہوتے ہیں اس لئے وہ نبی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آج تک ہزاروں لوگ امت محمدیہ میں گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جن کو غیب کی خبریں ملتی ہیں بلکہ اقوام غیر اسلام میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جن کو سچے خوابات آتے ہیں اور الہام ہوتے ہیں تو کیا سب کے سب نبی ہوئے؟

} قرآن مجید نے تمام انبیاء کی سنت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ لا اسئلکم علیه من اجر میں تم سے اس محنت پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ سورہ یسین میں جس کا ارشاد ہے اتّبعوا من لا یسئلکم اجراً وّ هم مهتدون۔ (ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور خود بھی ہدایت یاب ہیں)۔ مگر مرزا کھلے میدان ہاتھ پھیلاتا اور اعلان کرتا ہے کہ جس شخص کا چندہ تین مہینہ تک نہ پہنچے گا اس کا نام جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ اگر ایسا کرنا سنن انبیاء اور قرآن کریم سے ارتداد نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر اپنی تصدیق میں قرآن و سنت کو چھوڑ کر پشتینی سجادہ نشینوں کی مثالیں پیش کرنا بیحیائی نہیں تو اور کیا ہے؟ محمد احسن امروہی کی تیس روپیہ ماہوار اجرت بطور واعظ مقرر کرنا، مگر اس کا بطور واعظ نہ پھرنا حرام خوری میں داخل نہیں تو اور کیا ہے؟

اے دجالیو کیا یہی نمونہ ہے اسلام، ایثار، ترک نفس، جانفشانی، احسان بالخلق اور خدمت دین کا جو آپ نے پیش کیا ہے اور جس کی بنا پر خود راست باز اور ناجی ہونے کے مدعی ہو، اور تمام عالم کو جھوٹا کافر اور جہنمی قرار دیتے ہو؟ تین ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ آمد مگر اس سے نہ کوئی اسلامی مشن ہے نہ کتب کی اشاعت ہے، محض پیٹ کا بھرنا، بیویوں کو زیورات سے لاد دینا، بیٹوں کی شادیاں کرنا، سالوں اور سسروں کو پالنا، یہی اسلام اور اخلاص اور ترک نفس ہے؟ پھر دعوی ہے ظهورک ظهوری۔ لو لاک لما خلقت الافلاک۔ اللّٰه یحمدک من العرش۔ سچ ہے دجال کانا ہوگا، پر خدا کانا نہیں۔

} ولدیت کے لفظ پر قرآن مجید نے یہاں تک غضب کا اظہار فرمایا ہے:

تکاد السّماوات یتفطّرن منه و تنشقّ الارض و تخرّ الجبال هدّا۔ ان دعوا للرحمن ولداً۔

مگر مرزا، مرزائی ان الفاظ قرآنی کی پرواہ نہ کر کے مرزا کو بمنزلہ اولاد الٰہی قرار دیتے ہیں اور انت منّی بمنزلة اولادی کے الہام سے تمام قرآنی بینات کو پاؤں میں روندنا چاہتے ہیں پھر بیٹے کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت مرزا کا الہام کانّ اللّٰہ نزل من السماء جب مرزا کا بیٹا بمنزلہ خدا ہوا تو مرزا کیا ہوا؟

} قرآن مجید آنحضرت ﷺ کی نسبت فرماتا ہے کہ تو جس سے محبت کرے اس کو ہدایت نہیں کرسکتا بلکہ اللہ جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے۔ بنی اسرائیل کو بار بار فرماتا ہے کہ کوئی نفس دوسرے نفس کے کام نہیں آسکتا۔ شفاعت کی نسبت فرماتا ہے کہ اذن الٰہی کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کرسکتا، نوحؑ جب اپنے بیٹے کی سفارش کرتے ہیں تو جناب باری سے ان کی سفارش رد ہوتی اور حکم ملتا ہے کہ وہ بدعمل ہے۔ میں تجھ کو سمجھاتا ہوں کہ تو جاہلوں سے مت ہوجا۔ مسیح کی شفاعت کا خاص میدان حشر میں ردّ ہونا بیان فرماتا ہے۔ مگر مرزا کو الہام ہوتا ہے:

جس سے تو راضی اس سے خدا راضی، جس سے تو ناخوش اس سے خدا ناخوش۔

میرے رب تو مجھ کو دوزخ کا اختیار دے دے۔

تمام تعلیم قرآنی کے کیسے مخالف الہامات ہیں۔ قرآن کا ردّ منظور، تمام انبیاء کی توہین منظور مگر مرزا کا خلاف کسی طرح منظور نہیں اگر یہ قرآنی تعلیم سے صریح ارتداد نہیں تو اور کیا ہے؟

} سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کو حکم ملتا ہے فسبّح بحمد ربک و استغفرہ اپنے رب کی حمد کر اور اس سے استغفار کر۔ مگر مرزا کو الہام ہوتا ہے خدا تیری حمد کرتا ہے تیرا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔ کیا اس میں قرآن مجید کا ارتداد اور رب العالمین اور سید المرسلین کی توہین نہیں ہے؟

} قرآن مجید میں بار بار ارشاد ہوتا ہے کہ کوئی نفس دوسرے نفس کے کام نہیں آسکتا۔ کوئی نفس دوسرے کا بوجھ نہیں بٹا سکتا۔ قبروں کی بابت احادیث صحیحہ میں ارشاد ہے کہ وہ پختہ نہ بنائی جائیں، نہ ان پر عمارتیں بنائی جائیں، اور نہ ان پر کتبہ لگائے جائیں۔ یہود و نصاریٰ پر قبروں کی پرستش کی وجہ سے لعنت کی گئی ہے۔ مگر ان صاف ارشادات کا خلاف کر کے آج مرزا قادیانی بہشتی مقبرہ کا اعلان دیتا اور اس کا خاص اہتمام کررہا ہے۔ ۱۹۰۶ء میں اس پر تین ہزار روپیہ صرف کیا اور ۱۹۰۷ء کے لئے گیارہ ہزار کا مطالبہ ہے۔ اور صاف لفظوں میں اعلان دیتا ہے کہ جو کوئی اس مقبرہ میں مدفون ہوگا وہ بہشتی ہوجائے گا۔ کیا اس میں اسلام کا خلاف اور محمد مصطفیٰ اور تمام انبیاء کی سخت توہین نہیں ہے؟ آج تک مکہ، مدینہ، بیت المقدس اور تمام عالم میں کہیں بہشتی مقبرہ نہ بنا اور قادیان میں بہشتی مقبرہ ہوگیا۔ کیا صحف و کتب سابقہ سے یا تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ کسی اور نبی کا مقبرہ بھی موجب نجات اور کل عالم کے لئے بہشتی مقبرہ ہوگیا تھا؟ ..اسی وجہ سے مرزائی قادیان کو مکہ، مدینہ اور بیت المقدس پر صاف الفاظ میں ترجیح دینے لگے۔ چنانچہ ایک مرزائی کا شعر اخبار بدر مورخہ ۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگست ۱۹۰۶ء مرزا کی مدح میں شائع ہوا ہے

ہندوستان کا رتبہ بڑھا تیرے فیض سے   اب اس کو فخر سارے زمین وزمن پر ہے

{ خداوند عالم کی تسبیح و تقدیس اور تحمید سے تمام قرآن مجید بھرا پڑا ہے اسلام نے اللہ اکبر کی گنجار تمام دنیا میں پیدا کر دی ہے۔ تمام انبیاء کی نسبت اسی قدر ذکر ہے کہ وہ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہوتے تھے۔ خداوند عالم کی ذات کو بے مثل اور وہم وگمان سے برتر فرمایا ہے مگر آج مرزا کو الہام ہوتے ہیں انت منّی و انا منک۔ ظھورک ظھوری۔ انت منّی بمنز لۃ توحیدی و تفریدی۔ کیا یہ صاف خدائی کا دعویٰ نہیں؟ کیا اس میں قرآنی تعلیمات کا صاف خلاف نہیں؟ کیا ایک شخص جو بدعہد، دائم المریض، اور چندوں کا محتاج ہے، سچ مچ خدا کا ظہور ہے؟ کیا ہی سچ ہے۔ دجال کانا ہوگا، پر خدا کانا نہیں۔ کیا سبحان ربّی الاعلی۔ سبحا ن ربّی العظیم جو بار بار رکوع وسجود میں دہرایا جاتا ہے ایک بے ہودہ بکواس ہے، اور صحیح یہی ہے کہ خدا مرزا کی حمد کرتا ہے، مرزا کا ظہور خدا کا ظہور ہے، اگر مرزا نہ ہوتا تو خدا زمین وآسمان پیدا نہ کرتا، مرزا اور خدا ایک ہی ہیں، مرزا خدا سے اور خدا مرزا سے ہے۔ اے ملعونو! کیا تسبیح تقدیس تحمید باری تعالی کے یہی معنی ہیں؟

{ قرآن مجید میں صاف حکم ہے:

و اعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لا تفرّقوا۔

(اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور تفرقہ اندازی مت کرو)۔

انّ الّذین فرّقوا دینھم و کا نوا شیعا لست منھم فی شئی

(جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ایک فریق ہوگئے تو ان میں سے اے (محمد) کسی بات میں نہیں ہے)۔

مگر مرزا اور مرزائیوں کو ان آیات کی مطلق پرواہ نہیں، بلکہ ان سے صاف ارتداد کر کے تمام مسلمانان عالم کو کافر اور جہنمی قرار دیتے ہیں گویا کہ قرآن کو بوٹی بوٹی کر دیا ہے اپنی ذاتی اغراض اور مشیخت کی بنا پر بینات قرآنی احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا صریح خلاف کر رہے اور اشارات بعیدہ وتاویلات رکیکہ پر اڑے ہوئے ہیں۔

{ قرآن مجید کا حکم ہے او فوا با لعھد عہد کا ایفاء کرو۔ مگر مرزا نے براہین کے متعلق بدعہدی کی۔ تفسیر کتاب عزیز کی نسبت وعدے کئے مگر پورے نہ کئے۔ قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت وعدہ کیا، ایفا ندارد۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو پیش گوئیوں کے امتحان کے واسطے بلایا مگر جب وہ قادیان پہنچے تو سوائے سبّ وشتم کے اور کچھ نہ کیا۔ مولوی محمد احسن امروہی کو بطور مشنری پھرنے پر مامور کیا اور تنخواہ کا چندہ کیا۔ چندہ وصول مگر ادائے فرض ندارد۔ ایسا ہی الحکم اور البدر میں ہمیشہ طرح طرح کے وعدے چھپتے ہیں اور بلا وجہ توڑے جاتے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کی جاتی کہ بدعہد کو اللہ فاسق اور گمراہ فرماتا ہے

یضلّ به کثیراً و یهدی به کثیراً و ما یضلّ به ا لّا الفا سقین ۔ الّذین ینقضو ن عهد اللّه من بعد میثا قه ۔

اگر مرزا اور مرزائیوں کی مشتہر بدعہدیوں کا شمار کیا جائے تو ایک علیحدہ کتاب بن سکتی ہے۔

} قرآن مجید، انبیاء کی بڑی تعریف کرتا ہے، مسیح کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور ان کی والدہ کو صدیقہ فرماتا ہے یہود ونصاری نے آنحضرت محمد ﷺ کے برخلاف ہر چند لوگوں کو بھڑکایا اور جنگ کئے اور سخت کشت وخون کی نوبت پہنچی مگر کسی آیت یا حدیث میں مسیح یا کسی اور نبی کی شان میں گالی نہیں۔ آج مرزا اور مرزائی ہیں کہ کفر تو بکیں عیسائیان حال، اور حملے کئے جائیں مسیح کی ذات پر۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ ذیل میں چند سطور نقل کی جاتی ہیں۔

مسیح کی نسبت انجام آتھم کے صفحہ ۳ تا ۷ پر لکھا:

شریر، موٹی عقل والا، بدزبان، غصہ ور، گالیاں دینے والا، جھوٹا، علمی اور عملی قوای سے کچا، چور، شیطان کا ملہم، اسکی نانیاں اور دادیاں زنا کار، اس کا کنجریوں سے میلان تھا۔

پھر مسلمانوں کی تکفیر سے ڈر کر صفحہ ۹ پر لکھ دیا کہ

یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں کہ وہ کون تھا۔

مگر سچ ہے کہ دروغ گورا حافظہ نہ باشد، خود ہی الحکم مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۱ء میں اقرار کیا، کہ یسوع اور مسیح ایک ہی شخص ہیں۔ اور پھر بعض مقامات پر مسیح کے نام سے بھی گالیاں دیں مثلاً نور القرآن کے صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ میں لکھا،

مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے۔

آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۹۸ پر بتایا:

مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر چلے جانا۔

پھر مسیح کی پیش گوئیوں کو قیافہ اور اٹکل بتایا اور لکھا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ بھی پیش گوئیاں ہیں کہ مری پڑے گی، اور زلزلہ آئیں گے۔

مگر اپنے مطلب کے وقت انہیں پیش گوئیوں کو عظیم الشان نشان بنا لیا جاتا ہے۔ ریویو آف ریلی جنز جلد اول صفحہ ۲۵۷ میں ہے:

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔

ریویو آف ریلی جنز مذکور صفحہ ۴۷۵ میں ہے:

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھا سکتا۔

پھر بدر ۵ مئی ۱۹۰۷ء میں شائع کیا۔

ایک حضرت عیسی زمین پر آئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے، دوبارہ آکر وہ کیا کریں گے جو لوگ ان کے خواہش مند ہیں۔

} قرآن مجید میں جھوٹے پر لعنت ہے اور احادیث صحیحہ میں ہے کہ مومن میں اور سب خصلتیں ہوسکتی ہیں مگر جھوٹ نہیں ہوسکتا۔ مگر مرزا اور مرزائی ہیں کہ ان کے لئے جھوٹ بولنا ایک معمولی بات ہے۔ مرزا نے ازالہ اوہام میں شائع کیا کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چارسو نبیوں نے اس کی فتح کی پیش گوئی کی تھی اور جھوٹی نکلی۔ یہ کیسا گستاخانہ جھوٹ ہے اول تو انبیاء کی توہین۔ دوم ان پر جھوٹ کا الزام۔ اگر انبیاء کی پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں تو معاد کے حالات پر کیا اعتبار ہوسکتا ہے۔ کتاب سلاطین سے ظاہر ہے کہ وہ جھوٹے نبی بعل کے پجاری تھے جن کو ایلیا نبی نے قتل کیا۔

} خداوند عالم قادر مطلق ہے۔ تمام انبیاء اولیاء ملائکہ اور کل انسان اس کے ارادہ کے تابع ہیں نہ کہ وہ اوروں کے ارادہ کا متبوع۔ اگر ایسا ہو تو فساد ہو جائے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:

و ما تشاؤن الّا ان یّشاء اللّٰہ ربّ العالمین۔ الم تعلم انّ اللّٰہ علی کلّ شئی قدیر۔

مگر شیطان قادیانی اور کانا دجال الہاماً شائع کرتا ہے:

ارید ما تریدون (خدا فرماتا ہے) میں وہی ارادہ کرتا ہوں جو تم ارادہ کرتے ہو۔

کلّ لک و لامرک سب کچھ تیرے واسطے اور تیرے حکم کے واسطے ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

} طوفان کے وقت حضرت نوحؑ اپنے بیٹے کی سفارش کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ، آذر کی نسبت دعا کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ اپنے چچا سے بڑی محبت کرتے ہیں اور ان کی ہدایت کے طالب ہیں اور خداوند عالم کی طرف سے قرآن مجید میں ہے:

یغفر لمن یشاء و یعذب لمن یشاء جس کو چاہے اللہ بخشے اور جس کو چاہے عذاب کرے

من ذا الذی یشفع عندہ الّا باذنہ ۔کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔

مگر کانا دجال اپنی نسبت الہام شائع کرتا ہے جس سے تو راضی اس سے خدا راضی۔ جس سے تو ناخوش اس سے خدا ناخوش۔ ربّ سلطنی علی النّار۔

} قرآن مجید میں ایک مباہلہ کا ذکر ہے جو خالصاً توحید باری تعالی کے واسطے مسیح کو خدا اور راہبوں کو رب پکارے جانے کے خلاف تھا۔ کسی ایسے مباہلے کا پتہ نہیں ملتا جس میں کسی نبی نے موحد اور خدا پرست لوگوں کو محض اپنی کبریائی منوانے کے لئے کیا ہو۔ جیسا کہ مرزا قادیانی موحد، مومن، خدا پرست، مسلمان علماء اور فضلاء کو محض اپنی کبریائی منوانے کے واسطے کرتا، اور ہمیشہ تمام موحد مسلمانوں پر لعنتیں اور بدعائیں کرتا رہتا ہے اور محض اپنے نہ ماننے کی بنا پر تمام اقوام کی تباہی اور مصیبت کو عید سمجھتا اور تمام خادمان اسلام اور معلمان حدیث و قرآن کی ہلاکت کا ایسا مشتاق رہتا ہے جیسا کوئی روزہ دار عید کے چاند کا۔ اگر مرزا قادیانی کے دل میں قرآن و حدیث کی ذرہ بھر عظمت ہوتی اور اسلام اور توحید سے کچھ بھی محبت ہوتی، تمام خدام اسلام اور معلمان قرآن و حدیث کی خاص عظمت کرتا ان کے مخلصانہ اور مومنانہ خلاف سے متنبہ ہوتا جو محض قرآن و حدیث کی حمایت کے واسطے تھا، نہ اپنی امامت یا نبوت یا خدائی قائم کرنے کے واسطے،، نہ لنگر مکانات منارہ کتب اور مقبرہ کے نام پر چندہ اور جائداد وصول کرنے کی غرض سے۔

} قرآن مجید سے ظاہر ہے کہ تمام انبیاء کا مشن یہی تھا کہ ایک خدا کی پرستش کرو چنانچہ سورہ اعراف، سورہ ہود اور سورہ مومن میں انبیاء کا یہ قول بار بار مذکور ہے:

یا قوم اعبدوا اللّٰہ ما لکم من الٰہٍ غیرہ۔

اور سورہ بینہ میں ہے:

و ما امروا الّا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین لہ الدّین حنفاء۔

حضرت مسیح کا قول ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا بنی اسرائیل اعبدوا ربّی و ربّکم ۔

نیز: اعبدوا اللّٰہ و اجتنبوا الطّاغوت (۱۶:۳۶)۔

و ما ارسلنا من قبلک من رسول الّا نوحی الیہ انّہ لا الہ الّا انا فاعبدون ۔

ربّنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان۔

مگر مرزا قادیانی حامیان اسلام اور ذاکرین خدا کو ملعون اور کافر کہتا اور اپنے نفس کو ہی مدار نجات ٹھہراتا ہے۔ تمام دنیا کے ساتھ اپنی کبریائی کا ہی جھگڑا ہے نہ کہ پرستش باری تعالی کا۔ مرزا قادیانی کی مجلسوں میں ذکر خدا اور اصلاح نفوس کی بجائے پھکڑ شاعروں کے قصائد مرزا جی کی حمد میں پڑھے جاتے ہیں جس میں مرزا کو مظہر نور کبریا، سب اولیا سے افضل، بعض انبیاء سے بڑھ کر کہا جاتا ہے، یا نبی اللہ یا رسول اللہ کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جھوٹ بکواس مارا جاتا ہے کہ تو نے صلیب کو توڑ دیا شرک و کفر کو مٹا دیا، آریاؤں نیچریوں اور دہریوں کا ناک میں دم کر دیا وغیرہ ۔ حالانکہ خود کبھی مشابہ خدا بنتا ہے کبھی بمنزلہ اولاد خدا و توحید خدا۔ کبھی کہتا ہے:

کلّ لک و لامرک ۔ سرّک سرّی ظھورک ظھوری ۔

بہشت و دوزخ کا مالک و مختار مظہر خدا، نہ دو چار لاکھ عیسائی مسلمان ہوئے ۔ نہ مسلمانوں کا عیسائی بننا بند ہوا۔ نہ ہندوستان سے بت پرستی اور قبر پرستی صاف ہوئی اور بلکہ خود قبر پرستی کی بنیاد ڈال دی۔ نہ آریاؤں کی ترقی کم ہوئی نہ مسلمانوں کے اندرونی فسادات کم ہوئے ۔

} تمام انبیاء خداوند عالم کی پرستش قائم کرنا چاہتے تھے تمام قرآن مجید اس کی حمد ستائش سے بھرا ہوا ہے مگر مرزا قادیانی اپنی پرستش چاہتا ہے۔ دیکھو اس کے منہ پر اس کی حمد ہوتی ۔ حمد یہ قصائد اس کی شان میں سنائے جاتے اور اخباروں میں شائع ہوتے ہیں اور وہ بڑے فخر سے ان کو سنتا ہے۔ شاعری ہوا سے اس کو آسمان پر چڑھایا جاتا ہے۔ شعروں میں اس کو سنایا جاتا ہے کہ تو مظہر نور کبریا ہے۔ تو محمد ﷺ کا مظہر ہے۔ تو نے صلیب کو توڑ دیا۔ تو نے نیچریوں اور آریاؤں اور برہموؤں کی گردن توڑ دی۔ تجھ سے شرک اور کفر کافور ہو گئے۔ تجھ سے اسلام تازہ ہو گیا۔ تو نے عیسائیوں کے خدا کو مردہ ثابت کر دیا ۔ یہ تمام شاعرانہ گپ ہے اور سفید جھوٹ ہے کیونکہ مرزا کے ہاتھ پر نہ تو دو چار لاکھ عیسائی مسلمان ہوئے، نہ مسلمانوں کا عیسائی ہونا بند ہوا۔ بلکہ جب سے وہ پیدا ہوا ہے اس وقت سے آج تک لاکھوں مسلمان عیسائی ہو چکے۔ نیچریوں اور آریاؤں کا زور شور دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ تمام تعلیم یافتہ بکثرت دہریہ اور لامذہب ہوتے جاتے ہیں ۔ قبر پرستی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیہ پرستی، منارہ پرستی مسلمانوں میں اسی طرح زور پر ہے۔ بلکہ مرزا نے قبر پرستی کی تو ایسی مستحکم بنیاد قائم کر دی کہ خدا کی پناہ۔ ہندوستان میں بت خانے اور شوالے اسی رونق پر ہیں۔ آج تک نہ تو دو چار ہزار مشرک مسلمان ہوئے، نہ ہندو نہ سکھ نہ برہمو نہ آریہ۔ مسلمانوں کی تو اس ملعون نے یہ گت بنائی کہ جس قدر ذاکرین، عابدین، ساجدین، حامدین اور علمائے دین ہیں سب پر لعنتیں برساتا اور سب کو گالیاں نکالتا اور تمام مسلمانان عالم کو کافر اور جہنمی قرار دیتا ہے۔ تیس کروڑ مسلمان جو آج تک تیرہ سو سال میں تیار ہوئے تھے وہ سب مرزا کے وجود سے کافر ہو گئے۔ یفرحون بما اتوا و یحبّون ان یّحمدوا بما لم یفعلوا ۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں پر ان کی حمد ہو جو انہوں نے نہیں کئے۔ حمد کا لفظ قرآن مجید میں غیر اللہ پر سوائے خود پرست اور منافق لوگوں کے نہیں آیا۔ حقیقت میں یہ ایک زبردست پیش گوئی تھی جو مرزا قادیانی کے وجود پر پوری ہوئی۔

} تمام انبیاء کا مشن اصلاح فسادات اور تزکیہ نفس ہوتا تھا مگر مرزا کا مشن سوائے خود پرستی اور خودنمائی کے اور کچھ نہیں۔ ہاں خالی گھمنڈ بہت ہے الذین یزکون انفسھم عین ان کے حال کے مطابق ہے۔

} قرآن کریم تمام بنی نوع کو فرماتا ہے:

فامّا یاتینکم منّی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

گویا کہ نجات ہدایت کی پیروی سے ہوگی مگر مرزا کو اصلاح اعمال پر مطلق نظر نہیں۔ تمام زور اپنی کبریائی اور چندہ اوگھرانے پر ہے۔

} و ما کان لنبیّ ان یّغلّ۔ نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے۔ مگر مرزا قادیانی نے براہین کا روپیہ، سراج منیر کا روپیہ، ڈھائی سو روپیہ مفت اشاعت کا روپیہ، منارہ کا روپیہ غبن کیا اور اپنی اور اپنے بیٹوں کی بیویوں کو زیورات سے لاد دیا۔ اپنے بیٹوں کی شادیاں چھوٹی عمر میں ہی کر دیں اور الٹا لوگوں پر لعنتیں برساتا رہا۔

} قرآن مجید میں حکم ہے لا تقولوا لمن القی الیکم السّلم لست مؤمنا۔ جو شخص تم پر سلام کرے اس کو یہ مت کہو کہ تو مومن نہیں۔ مگر خود مرزا، اور نور الدین، کو میں نے خطوط میں السلام علیکم لکھا مگر انہوں نے اس آیت سے ارتداد کیا اور مجھے لست مؤمنا ہی کہتے رہے۔

} قرآن مجید میں حکم ہے کہ جب تم پر کسی طرح پر سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر سلام دیا کرو۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائی اس حکم قرآنی سے صاف مرتد ہیں۔ میرے سلاموں کا جواب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین، وغیرہ نے بہتر تو کیا، اسی قدر بھی نہ دیا۔حالانکہ خود حکیم نورالدین کا قول اخباروں میں شائع ہو چکا تھا کہ سلام تو کافر کے لئے بھی جائز ہے اور قرآنی ارشاد ہے انّ ہولاء قوم لا یؤمنون فاصفح عنھم و قل سلام یہ لوگ ایمان نہیں لائینگے پس ان سے درگزر کرو اور سلام کہہ۔

} قرآن مجید میں ارشاد ہے:

لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضّرر و المجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموا لھم و انفسھم (جو مومن آرام سے بیٹھے رہتے ہیں وہ ان مومنوں کے برابر نہیں جو اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کے راستہ میں کوشش کرتے ہیں)

مرزا نے اس آیت سے صریح ارتداد کیا اور کہا کہ میرا بطور واعظ پھرنا مفت پیر گھسائی ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ عیسیٰؑ کے دم سے کافر مریں گے۔مگر کیا حدیث کا یہ مطلب بھی ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں اور قلم سے مطلق کام نہ لے گا۔ پھر گھر بیٹھے ستر ہزار پتنگ ماہوار کیوں اڑائے جاتے ہیں اور نذرانے وصول کرنے کی غرض سے لوگوں کو کیوں بلایا جاتا ہے؟

} تمام انبیاء کے قول اور فعل یکساں ہوتے تھے۔قرآن مجید فرماتا ہے:

لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللّٰہ ان تقولوا ما لا تفعلون

مگر مرزا اور مرزائیوں میں خالی باتوں اور خیالی بحثوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔دوسروں کو تو مرزا کہتا ہے کہ صحابہ نے تمام جان و مال دین کے راستہ میں قربان کر دیا تھا، تم بھی کرو۔مگر خود چندوں اور نذرانوں کے روپیہ سے عیش و تنعم میں زندگی بسر کرتا اور مفرحات و مقویات کھاتا رہتا ہے۔اپنی اور اپنے بیٹوں کی بیویوں کو زیورات سے لاد دیا اور سسروں اور سالوں اور اولاد کو موٹا بنا رہا ہے۔خود نہ کبھی اسلامی انجمنوں اور مدرسوں کی امداد کی، نہ تعلیم الاسلام سکول قادیان سے ہی اس کو دلچسپی ہے کہ دو چار بار مہینہ میں ملاحظہ کر لیا کرے اور استادوں اور لڑکوں کو دینیات کی طرف رغبت وتحریص دے آیا کرے۔ ریویو آف ریلیجنز اور الحکم والبدر سے اتنی بھی دلچسپی نہیں کہ قبل از اشاعت ان کا ملاحظہ کر لیا کرے تاکہ یہ شستہ اور سنجیدہ ہو جائیں اور خیالی گپ شپ اور واہیات ڈھکوسلوں سے صاف رہیں۔ بلکہ تحریراً ان اخبارات سے اپنی علیحدگی شائع کر چکا ہے۔مولوی نور الدین صاحب کے جلسہ قرآنی سے بھی اس کو کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ بلکہ دن رات منی آرڈروں کی وصولی اور چندوں کی ترقی کے سوا اس کا کوئی مشغلہ نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک دنیا بدیگرآموزند خویشتن سیم وغلہ اندوزند

} تمام انبیاء صدیق، صادق الوعد اور امین تھے جیسا کہ بڑے تواتر کے ساتھ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ رسول امین، صدیق نبی، صادق الوعد کے الفاظ انبیاء کی نسبت قرآن مجید میں بکثرت آئے ہیں۔ حدیث صحیح میں ہے کہ مومن میں اور تمام خصلتیں ہوسکتی ہیں مگر جھوٹ نہیں ہوسکتا مگر مرزا اور مرزائیوں میں کذب، بدعہدی اور بددیانتی ایک سنت مستمرہ ہے۔ مرزا کے کذب، بدعہدیوں اور بددیانتیوں کا بیان نموتناً المسیح الدجال میں ہوچکا ہے۔ محمد علی، یعقوب علی، محمد صادق کے جھوٹ امیر حبیب اللہ خان کی سیاحت ہند کے وقت خوب ظاہر ہوئے۔ یہ بار بار لکھتے رہے کہ امیر مرحوم نے ملاں عبداللطیف کو محض اس بات پر قتل کرادیا تھا کہ وہ گورنمنٹ ہند کا خیر خواہ اور جہاد کا مخالف ہے۔ یہ کیسا صاف جھوٹ ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کے خیر خواہ علی گڈھ کالج اور انجمن حمایت اسلام بھی تو ہیں، مگر ان کو ہز میجسٹی نے بیس بیس ہزار روپیہ نقد اور چھ سو روپیہ سالانہ برائے دوام عطا فرمایا۔ جہاد کے مخالف بولنا قرآن اور احادیث پر ایک ظالمانہ حملہ ہے کیونکہ جو جہاد اسلام نے جائز قرار دیا ہے وہ کسی مذہب اور کسی قانون کی رو سے ناجائز ہو ہی نہیں سکتا۔ تمام اسلامی جہاد دشمنوں کو حملوں سے روکنے اور آزادی قائم کرنے کے واسطے تھے۔..

محمد افضل سابق منیجر البدر مجھ سے پانچ روپیہ سالانہ البدر کی بابت بذریعہ قیمت طلب قیمت وصول وصول کر کے کم رقم کا اندراج کرتا رہا اور باقی خود غبن کرتا رہا۔ اس پر محمد صادق نے میرے خلاف ایک اناپ شناپ گالیوں کا طومار اپنے اخبار میں شائع کردیا۔ جب پوسٹ ماسٹر جنرل پٹیالہ سے تصدیق میں نے بھجوائی تو جواب ندارد۔

} انبیاء کا قول ہے لا املک لنفسی نفعاً ولا ضراً الّا ما شاء اللّٰہ (۱۸۸:۷) (مجھے اپنے نفس کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں مگر جو اللہ چاہے)۔ انّی لا املک لکم ضراً و لا رشداً (۲۱:۷۲) (مجھے تمہارے واسطے کسی نقصان کا اختیار ہے نہ ہدایت کا)۔ مگر مرزا کو الہام ہوتے ہیں کلّ لک ولامرک سب کچھ تیرے واسطے اور تیرے حکم کے واسطے ہے۔

اے رب تو مجھے دوزخ کا اختیار دے دے۔

مرزا کو خدا فرماتا ہے: جس سے تو راضی اس سے میں راضی، جس سے تو ناخوش اس سے میں ناخوش

} مرزا تمام مسلمانوں کے خون کا پیاسا محض اس بنا پر ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسولوں کو مانتے اور قرآن وحدیث پر عامل ہیں۔ و ما نقموا منھم الّا ان یؤمنوا باللّٰہ العزیز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمید (۸:۸۵) انجام آتھم کو دیکھو کہ کس شدت اور بے باکی کے ساتھ علمائے دین ذاکرین خدا پر لعنتیں برسائیں، بددعائیں کیں اور گالیاں نکالی ہیں۔ تمام مسلمانوں اور تمام دنیا کی نسبت مرزا کہتا ہے لعنۃ اللّٰہ علی من تخلّف منّا و ابی (خدا کی لعنت اس شخص پر جس نے ہم سے خلاف کیا اور انکار کیا)۔ انجام آتھم میں شائع کیا:

گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر و توہین چھوڑے۔ (ص ٦٧)۔

} قرآن مجید میں ارشاد ہے و لقد بعثنا فی کلّ امۃٍ رسولاً ان اعبدوا اللّٰہ و اجتنبوا الطّاغوت (۳۶:۱۶) (ہم نے ہر امت میں رسول یہ حکم دے کر بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے پرہیز کرو)۔ و من یؤمن باللّٰہ یھد قلبہ (۱۱:۶۴) (اور جو اللہ کو مانے وہ اس کے قلب کو ہدایت کرتا ہے)۔ مگر مرزائی ہیں جو ایمان باللہ کو لغو سمجھتے ہیں مرزا کو مدار نجات قرار دیتے ہیں اور خدا کی عبادت چھوڑ کر دن رات مرزا پرستی میں ہیں۔

مرزا سے زیادہ اور کون سا طاغوت ہوسکتا ہے جو اپنی نسبت الہام شائع کرتا ہے:

کلّ لک و لامرک (سب کچھ تیرے واسطے اور تیرے حکم کے واسطے ہے) (بدر ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

سرک سری ظھورک ظھوری انت منی بمنزلۃ اولادی

انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی۔ انت منی و انا منک۔ لولاک لما خلقت الافلاک

جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ جس سے تو ناخوش اس سے میں ناخوش۔ گویا کہ اللہ آسمان سے اتر آیا۔

بہشتی مقبرہ ہے (جو اس میں مدفون ہوگا وہ بہشتی ہو جائیگا)

ارید ما تریدون

میں تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا۔ پر جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے

کیا یہ مشرکانہ کلمات عیسائیوں کے کلمات سے کسی طرح کم ہیں؟ کیا ان میں صاف خدائی یا دہریت یا ہمہ اوست کا دعویٰ نہیں؟

یہ چند مثالیں محض نمونہ کے طور پر ہیں۔ حقیقتاً مرزا اور مرزائی قرآن اور اسلام سے سخت مرتد، سنن انبیاء کے مخالف ہیں۔ قرآن و احادیث اور اسلام کو اپنی مطلب براری کے واسطے محض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جال بنا رکھا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کریں تو مسلمان کس طرح ان کے دام میں گرفتار ہوں۔ اسی واسطے مرزا کا نام المسیح الدجال ہے یعنی جس قدر مسیحیت کی باتیں وہ ظاہر کرتا ہے مثلاً نمازوں کی پابندی، دعا، تقوی، راست بازی، ایثار، نفس کشی، صبر اور تحمل کی تعلیم، مصیبت کے وقت دعائیں مانگنا اور خدا کے سامنے عاجز ہونا وغیرہ، یہ تمام ایک جال ہے جس میں مسلمان پھنس کر قرآن اور اسلام سے مرتد ہوتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ظاہری اسلام کی حمایت نہ کرتا اور نہ تقوی و دعا کی تعلیم دیتا تو جیسے ہندوؤں نے اس کا کرشن ہونا تسلیم نہیں کیا، اسی طرح کوئی مسلمان بھی اس کو تسلیم نہ کرتا۔

پس واقعی مرزا المسیح الدجال ہے یعنی یہ ایک ایسا مرکب ہے جس میں مسیحیت اور دجالیت ملے ہوئے ہیں۔ جو کچھ وہ توحید وتمجید باری تعالی تقدیس انبیاء تعلیم دعا وتقوی کے متعلق لکھتا ہے وہ مسیحیت ہے مگر چونکہ یہ سب مسلمانوں کے پھنسانے کے واسطے ہوتا ہے نہ کہ خلوص اور سچائی کے ساتھ، اس لئے یہ ایک دجال ہے کیونکہ اس کے ساتھ قرآن واحادیث اور اسلام سے صریح ارتداد علمائے دین اور ذاکرین خدا کی تکفیر اور تحقیر، نفس پرستی خودستائی دعوی الوہیت ونبوت رسالت شامل ہیں۔ بعض پیش گوئیوں کا پورا ہونا اس کی مسیحیت کا نتیجہ ہے اور اکثر کا جھوٹے ثابت ہونا اس کی دجالیت کا نتیجہ ہے۔

☆ مرزا مدعی نبوت ورسالت ہے

ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں کہ مرزا مدعی نبوت ورسالت ہے اور ہر ایسے شخص کو جو اسے نہ مانے ملعون کافر اور جہنمی اور خدا کا مغضوب قرار دیتا ہے جیسا کہ اس کے الہامات وتحریرات ذیل سے واضح ہوتا ہے:

۱۔ قل ان کنتم تحبّو ن اللّٰه فا تّبعونی یحببکم اللّٰه ۔ سنا دے کہ اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا (مرزا کا اپنی نسبت الہام) (براہین احمدیہ ص ۲۳۹، ۵۰۴)

۲۔ قل جاء کم نور مّن اللّٰه فلا یکفرون ان کنتم مؤمنین ۔ سنا دے کہ اللہ کا نور تمہارے پاس پہونچ چکا ہے پس کفر مت کرو اگر تم مومن ہو (مرزا کا اپنی نسبت الہام) (براہین احمدیہ۔ ص ۵۶۱ حاشیہ)

۳۔ میں نبی ہوں میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ (توضیح مرام۔ ص ۱۸)

۴۔ خدا نے میرے پر ایمان لانے کے واسطے تاکید کی ہے میرا دشمن جہنمی ہے (انجام آتھم۔ ص ۶۴)

۵۔ قل یا ایّھا النّاس انّی رسول اللّٰه الیکم جمیعاً۔ (معیار الاخیار۔ ص ۲،۳ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ میں ان تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہوں، خواہ ایشیا کے، خواہ امریکہ کے۔ (مرزا کی تحریر اپنی جماعت کیلئے، صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

۷۔ جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے (مرزا کا الہام مندرجہ معیار الاخیار صفحہ ۸ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

۸۔ یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء)

۹۔ انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے کہا کہ تم میرے منکر ہو۔ تمہاری دعائیں طاعون کے بارے میں قبول نہ ہوں گی کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالی نے اس آیت میں حکم دیا ہے:

ما دعاء الکافرین الّا فی ضلال۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۱ طبع اپریل ۱۹۰۲ء)

۱۰۔ لعنت اللّٰہ علی من تخلف منّا و ابی۔ اللہ کی لعنت اس شخص پر جس نے ہم سے خلاف کیا یا انکار کیا۔ (بنام پیر مہر علی شاہ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء)

۱۱۔ اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کی خبر دے رہا۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ، تاکہ نجات پاؤ۔ (مرزا کا اشتہار النداء من وحی السماء۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء)

۱۲۔ مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا، مسیحا کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا۔ (عبدالکریم کی قبر کے لئے سنگ مرمر کا کتبہ جو مرزا نے لکھوایا)۔

۱۳۔ قطع دابر القوم الّذین لا یؤمنون۔ اس قوم کی جڑ کاٹ دی جائے گی جو مرزا کو نہ مانے گی۔ (مرزا کا الہام مشتہرہ البدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء)

۱۴۔ بہرحال خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

(مکتوب مرزا مندرجہ الذکر الحکیم نمبر ۴ ص ۲۳)

۱۵۔ حکیم نورالدین کے خط مندرجہ الحکم مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء میں یہ اشعار ہیں:

اسم او اسم مبارک ابن مریم می نہند
آں غلام احمد است و میرزائے قادیان
گر کسے آرد شکِ در شان او آں کافر است
جائے او باشد جہنم بے شک و ریب و گمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ آج چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالی کا رسول اسکی طرف سے خلقت کیلئے رحمت اور برکت ہے، ہاں جو اللہ کے بھیجے ہوئے کو نہ مانیگا وہ جہنم میں اوندھا گریگا۔ (الحکم ۲۴، اکتوبر ۱۸۹۹ء)

۱۷۔ مرزا کا الہام نص صریح ہے اور نص صریح کا منکر کافر ہے۔ (الحکم قادیان ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

۱۸۔ آپ مسیح موعود مامور من اللہ ہیں۔ انکار کرنے والا خارج از امت ہے۔ (الحکم ۳ مارچ ۱۹۰۰ء)

۱۹۔ مومنو! ڈرو اللہ سے اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ (الحکم قادیان۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۰ء)

اس قسم کے اور صدہا مقامات ہیں جن میں مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ جو کوئی مرزا قادیانی کو نہیں مانتا وہ کافر، ملعون، جہنمی اور مغضوب علیہ ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی ہو یا سکھ یا آریہ یا انگریز ہو یا روسی یا جاپانی یا چینی وہ تمام ذلیل اور ہلاک ہوں گے، ان تمام کی جڑ کٹ جائے گی۔ ان صاف اور صریح الفاظ پر نظر ڈالنے سے صاف ظاہر ہے کہ بعض مقامات پر جو مرزا قادیانی یا مرزائی ظلی و بروزی کا لفظ استعمال کرتے ہیں وہ محض دفع الوقتی یا تقیہ کے طور پر ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ منسوخ الفاظ قرار دیئے جائیں گے بلکہ:

اللّٰہ یحمدک من العرش ؛انت منّی و انا منک ظھورک ظھوری ؛
انت منّی بمنزلۃ اولادی ؛ انت منّی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی ؛
لولاک لما خلقت الافلاک ؛بردوش رسولاں نازکردند

وغیرہ الہامات اس امر کی دلیل ٹھہرائے جائیں گے کہ مرزا خدا، خدا کا فرزند اور افضل الانبیاء ہے۔ حوالہ جات بالا سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ مرزا اپنے مکفروں کو ہی کافر نہیں کہتا بلکہ اس کو بھی جو اس کو نہیں مانتے کافر اور جہنمی قرار دیتا ہے۔ بعض اوقات مرزا یا مرزائیوں کا یہ کہہ دینا کہ ہم محض ان لوگوں کو کافر کہتے ہیں جنہوں نے پہلے ہمیں کافر کہا، سفید جھوٹ اور کانی بات ہے۔

تاہم دجال باوجود اس قدر تحریرات کے پھر ایک چٹھی میں، جو ڈاکٹر محمد حسین کے نام لکھی اور البدر میں شائع ہوئی، لکھتا ہے کہ

ہماری کوئی تحریر دکھلاؤ جس میں ہم نے سوائے اپنے مکفرین کے دوسروں کو کافر کہا ہو

اور پھر بے حیائی اور چالاکی کے طور پر لکھتا ہے کہ

مسلمان ہم کو کافر نہ کہیں ہم انہیں کافر نہ کہیں گے۔

(عبدالحکیم صاحب کہتے ہیں کہ) آپ توہین رب العالمین، تحقیر انبیاء اور تذلیل اسلام چھوڑ دیں تو آپ کو دوسرے مسلمان کافر نہ کہیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مرزا تمام عالم کے خون کا پیاسا ہے

ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی تمام عالم کے خون کا پیاسا اور ہر قوم کی تباہی کا طالب ومنتظر ہے۔ عالم کی تباہی اس کی فتح اور دنیا کی مصیبت اس کی خوشی ہے۔ چنانچہ ان تمام افراد اور اقوام کی نسبت جو اس کو نہ مانیں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے چند کلمات حسب ذیل ہیں۔

ا۔ دنیا کی تباہی اور ہمارے لئے عید کا دن، (مرزا کا اشتہار مشتہرہ الحکم والبدر ۱۹۰۶ء)۔ دیکھو دنیا کی تباہی میں مرزا اور مرزائیوں کی عید ہے۔

۲۔ ما ارسل نبی الّا اخزی به اللّه قوماً لا یؤمنون۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اللہ اس سے اس قوم کو جو ایمان نہیں لاتی ذلیل کرتا ہے۔ (مرزا کا الہام مندرجہ الحکم مورخہ ۴ جون ۱۹۰۶ء)۔

آج تک نہ عیسائی ذلیل ہوئے، نہ آریہ، نہ سکھ، نہ ہندو، نہ انگریز، نہ روس، حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے مگر دعوی یہ ہے کہ مرزا کے وجود سے خدا کا جلال دنیا پر ظاہر ہوا۔

۳۔ منظور محمد کے لڑکے کا الہامی نام بشیر الدولہ عالم کباب شادی خان کلمۃ اللہ خان۔ .. پھر ان ناموں کی تفسیر یہ کی:

بشیر الدولہ اس واسطے ہے کہ وہ ہماری دولت واقبال کی بشارت ہے اور عظیم الشان فتح ہوگی۔ عالم کباب اس واسطے نام ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ شادی خان اس واسطے کہ وہ اس جماعت کیلئے شادی کا موجب ہوگا۔ ایک کلمہ اور دو لڑکیاں، اس سے مراد یہ ہے کہ منظور محمد کی دو لڑکیاں موجود ہیں اور اب وہ کلمہ پیدا ہو گا۔ ساتھ ہی اس الہام کو اپنے الفاظ میں گول مول کر دیا کہ اگر خدا کو کچھ مہلت دینی منظور ہے تو ابھی وہ لڑکا پیدا نہ ہوگا۔

جب اس الہام کے بعد تیسری لڑکی پیدا ہوئی اور ایک کلمہ اور دو لڑکیوں والا الہام نشانہ تضحیک بنا تو جھٹ بول اٹھے کہ یہ پیش گوئی تھی وہ کلمہ پھر پیدا ہوگا، تو کیا وہ پہلی لڑکیاں منظور محمد کی لڑکیوں میں شمار نہ ہوں گی۔ اس پر طرفہ یہ ہے کہ ایسی گول مول پیشگوئیوں کو جنکے مقابلہ پر پانڈوں اور رمالوں کے الفاظ بھی زیادہ صاف ہوتے اور اوسطاً زیادہ صحیح نکلتے ہیں عظیم الشان قرار دیا جاتا ہے اور بتلایا جاتا ہے کہ ان سے خدا کا ظہور ہوا اور ان کے بغیر فطرتی دین ایک لعنت ہے جب عالم تباہ ہوگا اور دنیا کا خاتمہ ہوگا تب مرزائیوں کی خوشی اور فتح ہوگی۔ کیوں نہ ہو، رحمۃ للعالمین جو ہوئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ دیکھو میں آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا، پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ (مرزا کا الہام مندرجہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء)

۵۔ انّی مع الافواج یأتیک بغتۃ۔ میں فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا۔

۶۔ مرزا کے اشعار مندرجہ بدر ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہان سے کوچ کر جانے کے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان ہے زیر و زبر
ایک نظر پھر کہ جلد آئیں تیرے آنے کے دن

دیکھو مرزا قادیانی، قیامت خیز زلزلہ اور عالم گیر تباہی کا کیسا مشتاق ہے۔

۷۔ ایک مرزائی نے بدر مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء میں ایک عجیب وغریب خط شائع کیا ہے:

...اس میں، سخت موسم سرما یورپ میں، سرخی کے نیچے ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کا تار شائع ہوا ہے جس میں (بحوالہ مارننگ پوسٹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۷ء) یہ تحریر ہے کہ

مغربی جانب موسم سرما آرہا ہے اور برٹن میں سردی نہایت شدت سے بڑھ رہی ہے اور مقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہنچ گیا ہے۔ اور آسٹریا وہنگری میں صفر سے پندرہ درجہ اور کم ہوگیا ہے اس سے بہت سی اموات ہورہی ہیں اور براعظم کی ریلوے نہایت ابتر حالت میں ہے کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر پانی جم جانے سے پھٹ رہے ہیں اور دریائے ڈینیوب اور ڈیسر کی ہاربرز بالکل منجمد ہوگئی ہیں۔

یہ دیکھ کر مجھے مرزا کا وہ الہام جو بدر ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا یاد آگیا اور وہ یہ ہے

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔ اب موسم بہار شروع ہے اور ثلج کے دن بھی آئے ہیں۔ اللہ تعالی رحم فرمائے، کنگسٹن کے زلزلہ کی وجہ سے جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے پورے طور پر واقف بھی نہیں ہونے پائے تھے کہ ایک جزیرہ بنام سمال ایسٹ انڈین آرچی پلیگو جن میں پندرہ سو آدمی تھے زلزلہ کے دھکہ سے غائب ہوگیا۔ اللہ تعالی مخالفین پر کیسی کیسی حجتیں پوری کررہا ہے کاش یہ لوگ خواب خرگوش سے جاگ اٹھیں اور دعاؤں میں لگ جائیں ورنہ یاد رکھیں کہ یہ کیا ہے بلکہ اس سے بدتر اور کئی گنا تباہی کا ہندوستان کو سامنا کرنا پڑے گا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کچھ بنائے نہ بنے گا۔

بہار کا موسم ۲۱ مارچ سے ۲۱ جون تک شمار ہوتا ہے مگر مرزائیوں کی بہار دسمبر اور جنوری میں ہی شروع ہوگئی۔ مخالفت ہو، ہندوستان میں اور تباہ ہو جائیں کنگسٹن وایسٹ انڈین۔ آرچی پلیگو۔ برف زدہ ہوں برٹن و یورپ کے دیگر مقامات۔ ایسا ہی ایکوے ڈور، سان فرانسسکو، اٹلی، فارموسا کی تباہی کے وقت مرزائیوں نے شادیانے بجائے اور شیخیاں بگھاری تھیں۔ پھر آپ ہی مرزا نے شائع بھی کر دیا کہ اہل امریکہ انکار کا حق رکھتے ہیں جب تک ان پر تبلیغ نہ ہو جائے۔ اور مرزائی شائع کرتے ہیں کہ بے خبر کو خدا عذاب نہیں کرتا خواہ وہ مشرک اور ظالم ہی کیوں نہ ہوں۔ سچ ہے کہ دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔ دجال کا نا ہوگا، پر خدا کا نا نہیں۔

۸۔ حمامۃ البشری میں طاعون پھیلنے کی دعا کی تھی سو وہ قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی (حقیقۃ الوحی

۹۔ الحکم جون ۱۹۰۶ کے ایک شمارے میں شائع شدہ قاسم علی کا ایک شعر یہ ہے:

زلزلہ آتش فشانی سیل اور طاعون کا
ہوگئے باعث غلام احمد کے جھٹلانے کے دن

الہامات بالا سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کی تباہی مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی عید اور فتح ہے کہیں دنیا میں آتش فشانی ہو، طوفان آئے، زلزلہ سے تباہی ہو، وبا پھیلے، کوئی بڑا آدمی ہلاک ہو جائے یہ فوراً شادیانے بجاتے ہیں۔ اخباروں اور اشتہاروں میں اپنی شادیانی اور کامیابی کا اعلان کرتے ہیں اور ہمیشہ تاک میں لگے رہتے ہیں کہ کہیں سے کسی کے مرنے کی خبر آئے یا کسی بستی کی تباہی کی۔

آپ ساری دنیا کی تباہی اور تمام قوموں کی ذلت و ہلاکت کے مشتاق ہیں اور دن رات اسی امید اور طلب میں رہتے ہیں اور یہی دعا مانگتے رہتے ہیں کہ طاعون پھیلے اور دنیا تباہ ہو۔

{ مرزا کے نزدیک قرآن وحدیث ناقابل اعتبار ہیں

ڈاکٹر عبدالحکیم بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے اصول مشتہرہ کے مطابق قرآن اور احادیث کا کوئی لفظ قابل اعتبار نہیں اور جس قدر پیش گوئیاں مرزا نے صاف الفاظ میں بڑے دعووں کے ساتھ شائع کیں اور جن کو اس نے اپنے صدق وکذب کا معیار ٹھہرایا وہ تمام غلط ثابت ہوئیں۔

مرزا نے ایک اشتہار میں شائع کیا ہے کہ میں جیسا قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔

اس مضمون کا تکرار اخباروں اور رسالوں میں ہوتا رہتا ہے کہ مرزا جی اپنی وحی کو ایسا ہی یقینی اور قطعی مانتا ہے جیسا کہ قرآنی وحی کو اور ایک ذرہ برابر فرق نہیں سمجھتا۔ ذیل کی چند مثالوں سے ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا کو اپنی وحی کے الفاظ پر مطلق اعتبار نہیں، اس لئے قرآن مجید پر بھی نہیں۔ جن الفاظ سے کوئی مطلب برآمد ہو، ان کو آگے رکھ لیتا ہے باقی سے کچھ سروکار نہیں۔

} ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو اشتہار الانذار میں الہام ذیل شائع کیا:

تازہ نشان تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلة السّاعة۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اس وحی کے الفاظ کی یہ تشریح ہے:

مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہو گا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ (بہار کی نسبت لکھا ہے) ممکن ہے کہ اس وحی کے کچھ اور معنی ہوں اور بہار سے کچھ اور مراد ہو۔

اے دجال اور دجالیو کیا قرآنی الفاظ پر بھی آپ کا ایمان ہے کہ لغت کے خلاف جو چاہیں معنی لے لیں۔

} ۱۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو بشیر موعود کی نسبت شائع کیا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں، جو اس کے قریب ہے، ضرور پیدا ہو گا۔ حمل موجودہ میں تو لڑکی پیدا ہوئی اور دوسرے حمل میں لڑکا پیدا ہوا تھا جو فوت ہو گیا۔ جس کی نسبت پیش گوئی کے یہ الفاظ تھے کہ،

وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا وہ جلد جلد بڑھے گا صاحب شکوہ و دولت و عظمت ہو گا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا وہ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء ہو گا گویا کہ اللہ آسمان سے اتر آیا ہے۔

مگر ظاہری الفاظ کے لحاظ سے یہ پیش گوئی سراسر غلط ثابت ہوئی۔ اے کانے دجال اور کانے دجالیو! کیا لغوی معنی کے لحاظ سے قرآن بھی سراسر غلط ہے۔ مبارک احمد تین کو چار کرنے والا تھا وہ ۱۹۰۷ء میں فوت ہو گیا۔ کیا وہ تین کو چار کرنے والا ہے؟

} ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی کا یہ الہام بھی تھا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائیگا تیری نسل بہت ہوگی۔

گذشتہ بائیس سال میں آج تک ایک بھی نئی خاتون اس کو نہیں ملی چہ جائے کہ خواتین اور ایک خاص خاتون جس کی نسبت بڑے دھڑلوں کے ساتھ پیش گوئیاں کیں، جس کی خاطر بیوی اور بیٹوں کو طلاق اور عاق کیا، وہ آج تک دوسرے کے نکاح میں ہے اور (کئی) بچے جن چکی ہے۔ الفاظ کے لحاظ یہ پیش گوئی سراسر غلط ثابت ہوئی۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کچھ پرواہ نہیں اور ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ مرزا جی کی وحی ایسی ہی قطعی اور یقینی ہے جیسا کہ قرآنی وحی۔

} مرزا قادیانی نے فروری میں الہام شائع کیا۔

سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔

الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ زلزلہ آچکا اور اس کے بعد بارش ہوگی۔ مگر الحکم لکھتا ہے کہ اسی دن بارش ہوگئی۔ اور ۲ مارچ کے بعد رات کو زلزلہ آ گیا۔

کیا یہی حیثیت قرآنی الفاظ کی ہے۔

} ۵ مئی ۱۹۰۶ء کو مرزا قادیانی نے الہام شائع کیا۔

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

پھر ثلج جس کے معنے برف ہیں اس کی نسبت لکھا کہ

صحیح مراد یا تو برف ہے، یا بارش یا شدید سردی یا اطمینان قلب یا خوشی و راحت یا شبہ و شک کو دور کرنا اور تسلی بخشنا یا کثرت نشانات۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کیا یہی وقعت قرآنی الفاظ کی ہے۔

} ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ کے بعد بڑے زور شور اور لن ترانیوں سے شائع کیا۔ زلزلہ آنے کو ہے یعنی وہ قیامت خیز زلزلہ جو دنیا کو ایک دم میں زیر و زبر کر دے گا آنے کو ہے خود بھی قادیان سے نکل کر خیموں میں مقیم ہوگیا اور تمام مریدوں کے نام اشتہارات بھیج دیئے۔ مگر ظاہر الفاظ کے لحاظ سے یہ بھی غلط ثابت ہوئی اور تین ماہ کے بعد واپس قادیان میں جا گھسا۔

} مرزا قادیانی نے الحکم میں الہام شائع کیا:

دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔

اگست و جون میں جب بارشیں ہوئیں تو مرزائیوں نے بارشوں کے لفظ کو پکڑ کر اس کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوم مچائی۔ چنانچہ ایک سیالکوٹی مرزائی نے اپنا سیلاب میں مبتلا ہونا اور ایک دہلوی مرزائی نے اپنے مکان کا گرنا شائع کیا۔ مگر دوسری شق کا خیال نہ کیا، پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے۔

} مرزا قادیانی نے الہام شائع کیا:

موت تیرہ ماہ حال کو۔ (اخبار بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

ماہ حال کی نسبت لکھا:

معلوم نہیں اس سے مراد یہی شعبان ہے یا کوئی آئندہ شعبان۔

پھر جب تیس شعبان کو صاحب نور کا انتقال ہوگیا تو فوراً یہ کہہ دیا کہ الہام میں تیرہ تھا، تئیس یا تیس ٹھیک یاد نہیں۔ تو گویا قرآن مجید کے الفاظ بھی ایسے ہی مشکوک ہیں، کیونکہ مرزائی اور قرآنی وحی ایک ہی پایہ کی ہیں۔

} مرزا قادیانی نے میری (یعنی عبدالحکیم کی) نسبت ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کیا:

فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔

اس کے معنی الفاظ کے لحاظ سے فوری موت کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ مگر خدا کے فضل سے میں آج (بوقت تحریر ۱۹۰۷ء) تک صحیح سلامت ہوں۔

} فروری ۱۹۰۷ء کا الہام۔ ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

آج اگست ۱۹۰۷ء تک الفاظ کے مطابق کچھ بھی نہیں ہوا۔

} ما انا الّا کالقرآن و سیظہر علی یدی ما ظہر من الفرقان۔ الہام ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

ظاہری مفہوم کے لحاظ سے یہ قول بالکل غلط ہے کیونکہ قرآن مجید نے روحانیت اور اخلاق کے ہر پہلو پر کامل تعلیم پیش کی ہے مگر کانے دجال نے سوائے اپنی مشیخت اور کبریائی کے اور کچھ بھی نہیں کیا۔

قرآن مجید نے عرب کے بت خانوں کو صاف کر دیا مرزا سے ایک قادیان کے بت بھی صاف نہیں ہوئے۔ قرآن مجید نے اول سے آخر تک باری تعالی کی تحمید تقدیس تمجید اور توحید کا بیان کیا مگر مرزا دن رات اپنی ہی تحمید، تقدیس، تمجید اور توحید کا بیان کرتا ہے۔

قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا فسبّح بحمد ربک و استغفرہ۔ مگر مرزا کہتا ہے کہ خدا میری حمد کرتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے لیس کمثلہ شئی۔ مرزا اپنے بیٹے کو کہتا ہے کانّ اللّٰہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزل من السّماء۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نسبت ارشاد فرماتا ہے قل ھو اللّٰہ احد ۔ اللّٰہ الصمد۔ لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن لہ کفواً احد ۔مگر مرزا کہتا ہے کہ میرا بیٹا گویا خدا ہے میں خدا کی توحید اور تفرید کے برابر ہوں ۔ اگر میں نہ ہوتا تو خدا زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ میں خدا کی اولاد کے برابر ہوں ۔ خدا مجھ سے ہے میں خدا سے ہوں ۔

قرآن مجید فرماتا ہے من یعتصم با للّٰہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔مگر مرزا کہتا ہے کہ میرے بغیر خدا کوئی چیز نہیں ۔

قرآن مجید نے بددیانتی، حرام خوری، آرام طلبی ، کذب ، ریا ، لغو، بدعہدی، فحش، تکبر، قبر پرستی ، منارہ پرستی ، سب وشتم، خونخواری اور کینہ پروری کو دور کیا۔

مگر مرزا نے براہین کا پیشگی چندہ، سراج منیر کا چندہ، منارہ کا چندہ ، ڈھائی سو روپیہ ماہوار مفت اشاعت کتب کا چندہ، توسیع مکان ومسجد کا چندہ خورد برد کیا۔ وہ لغوگو، بدعہد، فحش گو، متکبر، تمام قوموں کے خون کا پیاسا اور ان کی تباہی کا مشتاق ہے۔ دنیا کی تباہی اس کے واسطے عید ہے۔ کسی عالم فاضل اور مجاہد کی موت اس کے واسطے جشن کا موجب ہوتی ہے۔

} الہام ۲۲ مئی ۱۹۰۶ مشتہرہ بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

تردّ علیک انوار الشّباب سیأتی علیک زمن الشّباب و ان کنتم فی ریب مّما نزّلنا علی عبدنا فأتوا بشفاء من مثلہ ردّ علیھا روحھا و ریحا نھا ۔یعنی تیری طرف جوانی کی قوتیں ردّ کی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا یعنی جوانی کی قوتیں دی جائیں گی تا خدمت دین میں حرج نہ ہو اور اگر تم اے لوگو ہمارے اس نشان سے شک میں ہو، تو اس کی نظیر پیش کرو۔ اور تیری بیوی کی طرف بھی صحت اور تازگی ردّ کی جائے گی ۔

ان الہامات کا باعث یہ ہوا کہ عرصہ تین چار ہ ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے۔ بجز دو وقت ظہر اور عصر کی نماز کے لئے بھی نہیں جا سکتا اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے۔ اور دل ڈوبنے لگتا ہے جسم بالکل بے کار ہو رہا ہے اور جسمانی قوی ایسے مضمحل ہو گئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے گویا مسلوب القوی ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی دائم المرض ہے۔ امراض رحم وجگر دامنگیر ہیں ۔ پس میں نے دعا کی تھی کہ خدا تعالی مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے، تا میں کچھ خدمت دین کرسکوں۔ اور اپنی بیوی کی صحت کیلئے بھی دعا کی تھی ۔ اس دعا پر یہ الہام ہوئے جو اوپر ذکر کئے گئے ۔ خدا تعالی ان کے معنی بہتر جانتا ہے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی ہمیں صحت عطا فرمائیگا اور مجھے وہ قوتیں عطا کریگا جن سے میں خدمت دین کرسکوں۔ واللہ اعلم بالصواب

اور اس میں یہ بھی خوش خبری ہے کہ اللہ تعالی میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کریگا

اب چونکہ مرزا کو اپنے الہاموں کی نسبت خوب تجربہ ہو چکا تھا کہ وہ واقعی طور پر کبھی بھی پورے نہیں ہوتے ایسا ہی واقعات اس کو بھی جھوٹا ثابت کر دیں گے اس لئے پہلے ان کنتم فی ریبٍ مّمّا نزّلنا علی عبدنا فأتوا بشفاءٍ مّن مثلہ کے دعوی کی اپنے الفاظ میں ہی تردید کر دی گویا کہ الہام میں کوئی دعوی تھا ہی نہیں، یا الہام کے الفاظ ناقابل اعتبار بلکہ سراسر لغو اور جھوٹ ہوتے ہیں ۔ صاف الفاظ میں تحدی آمیز دعوے اور اس پر یہ حاشیہ کہ خدا تعالی ان کے بہتر معنی جانتا ہے، صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی ہمیں صحت عطا فرمائے گا۔ کیا قرآنی وحی کی بھی یہی عظمت ہے کہ اس کے الفاظ بھی قابل اعتبار نہیں بلکہ سراسر لغو اور جھوٹ ہوتے ہیں ۔

} من ذاالّذی ھو اسعد منک تجھ سے زیادہ سعادت مند کون ہے ۔ ۱۵ فروری ۱۹۰۶ء

یہ الہام مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ کی رو سے باطل ہے کیونکہ وہ خود حضرت محمد ﷺ کو اپنے سے زیادہ سعید مانتا ہے۔

} کلّ الفتح بعدہ ۔ ۱۸ فروری ۱۹۰۷ء۔ اس کا کچھ انجام نہیں ہوا۔

} مرزا قادیانی نے الہام شائع کیا: ارید ما تریدون ۔

لیکن خداوند عالم کسی کے ارادہ کا تابع نہیں بلکہ ہر ارادہ اسی کے ارادہ کے موافق ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ۔ ما تشاؤن الّا ان یّشاء اللّٰہ ۔ربّ العالمین ۔ و ھو علی کلّ شئی قدیر ۔ پس مرزا قادیانی کا یہ الہام صریحاً باطل ہے ۔

} مرزا قادیانی کا الہام ہے:

میں اس عورت کو سزا دونگا و یل لہا مرأت و بعلہا ۔

اس عورت اور اس کے خاوند کے واسطے عذاب ہے۔ یہ ایک مرزائی بھید ہے جس پر کوئی مرزائی روشنی ڈال سکتا ہے۔ دو سال سے یہ الہامات ہو رہے ہیں مگر وہ بے چارے بے گناہ مرد و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت اب (۱۹۰۷ء) تک صحیح سلامت ہیں ہاں قادیان سے ضرور نکالے گئے۔

} ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مرزا قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت پیش گوئی کی کہ

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ہوگی۔ اور اس وقت جب پیش گوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ (جنگ مقدس)۔

پندرہ مہینے گذر گئے مگر نہ عبداللہ آتھم اس عرصہ میں مرا، نہ اس نے عاجز انسان (مسیح) کو خدا بنانے سے رجوع کیا، نہ اس کو سخت ذلت پہنچی اور نہ بعض اندھے سوجاکھے ہوئے، نہ لنگڑے چلے، نہ بہرے سننے لگے۔ مگر میعاد گذرنے کے بعد مرزا قادیانی نے یہ کہہ دیا کہ عبداللہ آتھم ڈرتا رہا اس واسطے موت ٹل گئی۔ اور اتنی ہی بات پر عجیب عجیب رنگ آمیزیوں کے ساتھ سینکڑوں صفحہ لکھ مارے۔ کیا کذاب ہونے کا ثبوت اس سے بھی کوئی بڑھ کر ہوسکتا ہے۔

} ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو مرزا قادیانی نے مرزا احمد بیگ کی لڑکی کی نسبت الہامات شائع کئے:

انا زوجنا کھا ہم نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔

فسیکفیکھم اللّٰہ و یردّ ھا الیک لا تبدیل لکلمات اللّٰہ انّ ربک فعّال لما یرید۔ اللہ ان کے مقابلہ پر تجھے کفایت کرے گا اور اس کو تیرے پاس واپس لائے گا۔ اللہ کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ بے شک تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے۔

مگر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ بھی تھا کہ اگر وہ لڑکی کسی اور جگہ بیاہی جائے گی تو اس کا خاوند روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائے گا اور اس کا والد تین سال تک اور ان کے گھر پر تنگی اور تفرقہ اور مصیبت پڑیں گے۔ پھر ۱۸۹۲ء میں اس لڑکی کا نکاح سلطان محمد سے ہوا جس کو پیش گوئی کے مطابق ۲۱۔ اگست ۱۸۹۴ء کو فوت ہو جانا چاہیے تھا مگر وہ فوت نہیں ہوا اور اب تک (۱۹۰۷ء) زندہ ہے۔ پہلے ایک سپاہی تھا اب نان کمیشن افسر ہے اور اس بیوی سے کئی بچے ہو چکے ہیں۔ مرزا احمد بیگ ضرور تین سال کے اندر فوت ہوا باقی تمام دعوے خاک میں مل گئے۔

} ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی، ملا محمد بخش اور ابوالحسن تبّتی کی ذلت اور عذاب کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابت بڑے زبردست الفاظ میں پیشگوئی کی کہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک تیرہ ماہ میں وہ سخت ذلیل ہوں گے اور عذاب شدید میں مبتلا۔ تب وہ اپنے کئے پر پچھتائینگے۔ اللہ کے عذاب سے کوئی ان کو بچا نہ سکے گا۔ مگر وہ آج اگست ۱۹۰۷ء تک سلامت اور باعزت موجود ہیں (ابوالحسن ۱۳۵۹ھ میں فوت ہوئے)۔

} ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو ایک زبردست نشان آسمانی کی نسبت پیش گوئی کہ وہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک نازل ہوگا اور وہ بطور سلطان کے ہوگا جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں مردود ملعون بے دین کا فر اور خائن۔ وہ تین سال بھی گذر گئے اور کوئی زبردست آسمانی نشان ایسا ظاہر نہ ہوا جو دلوں پر قبضہ کر لیتا۔

} ۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو کشتی نوح ایک کتاب شائع کی جس میں بڑے زور شور کے ساتھ یہ شائع کیا کہ طوفان طاعونی میں قادیان کشتی کی طرح محفوظ رہے گی اور بے حد دعووں کے ساتھ، تمام مسلمانوں نیچریوں عیسائیوں اور آریاؤں کو للکار کر کہا کہ آؤ میرے مقابلہ پر کسی دوسری بستی کو تو طاعون سے ایسا بچا کر دکھاؤ جیسا کہ میرے ذریعہ سے خرق عادت کے طور پر قادیان بچائی گئی ہے مگر جب مارچ واپریل ۱۹۰۴ء میں ۲۸۰۰ کی آبادی میں سے ۳۲۳۔ آدمی طاعون سے ہلاک ہو گئے تو جھٹ نسبتاً کا لفظ پکڑ لیا اور انّی احافظ کلّ من فی الدار کا الہام شائع کر دیا مگر خاص ان کے گھر میں بھی پیراں دتہ، مرزا کا خاص ملازم، طاعون سے فوت ہوا اور محمد اسحاق کو پلیگ ہوا۔ اب اس کی یہ صورت رہ گئی انّی احافظ کلّ من فی الدّار و احافظک خاصة۔ میں ان سب کی حفاظت کرونگا جو گھر میں ہیں اور خاص کر تیری حفاظت کرونگا۔

} مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت ایک پیش گوئی شائع کی کہ وہ قادیان میں میری پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔ مگر اس تحدی کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ گئے۔

} الکلب یموت علی الکلب۔ ایک مولوی کی نسبت کہ وہ کتا ہے اور کلب کے عدد یعنی ۵۲ سال کی عمر میں فوت ہو جائے گا۔ مگر وہ ستر سال کی عمر کو پہنچ چکے۔

} مرزا قادیانی کو الہام ہوئے۔

لک الخطاب العزت۔ قیصر ہند کا شکریہ

ملکہ معظّمہ قیصر ہند کی جشن جوبلی کے مقام پر یہ الہامات شائع کئے۔ مگر آج تک کوئی نتیجہ نہیں۔

} سید امیر علی شاہ صاحب رسالدار میجر سردار بہادر سے ۵۰۰ روپئہ پیشگی لے کر دعا کے ذریعہ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرزند نرینہ دلانے کا وعدہ کیا جس کی میعاد ۱۵۔ اگست ۱۸۸۹ء تک تھی مگر نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوا۔

} ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو ایک تباہی خیز زلزلہ کی بابت پیش گوئی کی اور یہ لکھا کہ وہ ایسا زلزلہ ہوگا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گذرا۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ کے بعد شائع کیا، زلزلہ آنے کو ہے۔ پہلے اپریل ۱۹۰۴ء میں قیامت خیز زلزلہ کے خوف سے میدانوں میں خیمہ زن ہو گئے تھے پھر مارچ ۱۹۰۶ء کو زلزلہ آنے کو ہے، والے الہام کے بعد میدانوں میں چلے گئے اور مریدوں کے لئے اشتہارات جاری کر دیئے کہ وہ بھی خیموں میں رہیں۔ الغرض دونوں دفعہ چند مہینے انتظار کے بعد گاؤں واپس چلے گئے۔ اور اب دنیا کے کسی حصہ سے زلزلہ کی خبر آئے تو فوراً شائع کر دیتے ہیں کہ زلزلہ کا نشان پورا ہو گیا۔

محض یہ کہہ دینا کہ زلزلے آئینگے یا پچاس ساٹھ زلزلے آئیں گے کوئی پیشگوئی نہیں کیونکہ زلزلہ ہمیشہ آتے ہی رہتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر جان ملنی (جو علم زلازل میں ایک مشہور و معروف شخص ہیں) نے ایک چٹھی اخباروں میں شائع کرائی ہے جس میں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ خیال کرنا غلط ہے کہ گذشتہ بارہ مہینوں میں زمین غیر معمولی زلازل سے ہلائی گئی زمین میں ہر سال پچاس ساٹھ زلزلے آتے ہیں جن میں سے زیادہ تر غیر آباد قطعات میں واقع ہوتے ہیں۔ اکیلے جاپان کو بارہ سو صدمہ سالانہ پہنچتے ہیں ایسے صدمہ لندن میں دو صدیوں میں ایک دفعہ ہوتا ہے (آبزرور ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء)

کثرت زلازل کے متعلق مرزا اور مرزائیوں کی شیخی اور لن ترانیوں کا یہ کافی جواب ہے۔

} ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو مرزا قادیانی نے ایک طول طویل اشتہار میں مولوی سعد اللہ نومسلم لودھیانوی کی نسبت الہام ذیل شائع کیا۔ انّ شانئک ھو الا بتر۔

۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو مولوی سعد اللہ صاحب کا انتقال ہوا تو جھٹ مرزائیوں نے اپنے اخباروں اور رسالوں میں شور محشر برپا کر دیا کہ وہ ابتر مرا۔ ایک تو سلسلہ اولاد کے لحاظ سے دوسرے اپنی امیدوں میں نامرادی کے لحاظ سے۔ سوم، باوجود جوان اور قوی الجثہ ہونے کے مرزا کی زندگی میں فوت ہوا۔ ان ہر سہ امور کا نہایت معقول جواب ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۷ء میں چھپا تھا جس کو ہم باختصار اس جگہ درج کرتے ہیں:۔

اس مضمون میں اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے ... دروغ گوئم برروئے تو کی مثال کو بالکل صادق کر دکھایا ہے۔ منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان قوی الجثہ لکھا ہے حالانکہ وہ پنشن یاب تھے جو گورنمنٹ کے قاعدہ سے کسی طرح مضبوط اور قوی الجثہ اور کم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر نہیں ہو سکتے۔ پھر مرحوم کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرتا ہے مگر افسوس کہ مولوی عبدالکریم، کرشن جی کے امام سے نہیں کرتا جس کی نسبت حضرت کو کئی ایک الہام ہوئے تھے کہ بیماری سے صحت یاب ہو گا مگر آخر کار وہ اسی بیماری سے مرا۔ خیر یہ تو اس کی معمولی لاف وگزاف ہے اب سنیئے! اصل مضمون کا جواب۔

ہم بتلاتے ہیں کہ کرشن جی کی پیش گوئی بالکل جھوٹی ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی کا الہام تھا کہ منشی مرحوم ابتر ہوگا اور ابتر کے معنی ہیں جس کی اولاد نہ ہو۔ چنانچہ مفردات راغب (جس کو حکیم نور الدین قابل اعتماد لغت قرآنی جان کر حوالے دیا کرتے ہیں) لکھا ہے فقیل فلان ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه۔ یعنی ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پیچھے اولاد نہ ہو۔ اور سنیئے قاموس میں ہے: الّذی لا عقب له و لا نسل له یعنی ابتر وہ ہے جس کی اولاد اور نسل نہ ہو۔ اور صراح میں ہے: بے فرزند شدن

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت لکھا کرتے ہیں کہ میرا اس پر عمل ہے سنئے فقہ کی کتاب ردالمختار جلد۵ص ۴۵۵ پر ہے۔ العقب عبارة عمن و جد من الو لد بعد مو ت ا لا نسان یعنی عقب اس کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے۔ پس ان حوالہ جات کے لانے سے ثابت ہوا کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ اولاد ہو وہ ابتر نہیں۔ چنانچہ تم خود ہی لکھتے ہو کہ منشی مرحوم نے حکیم نور الدین کے بیٹا مرنے پر حکیم کے لئے ابتر ہونے کی آرزو کی تھی جن کے جواب میں یہ آیت ابتر والی نازل ہوئی تھی، منشی سعد اللہ مرحوم کے ہاں جوان لڑکا ہے پھر وہ ابتر کیسے ہوئے۔

چونکہ مرزائیوں کو معلوم تھا کہ منشی صاحب کے ہاں لڑکا ہے جس کی عمر خدا کے فضل سے ۱۹ برس کی ہے اور وہ دفتر سرکاری میں ملازم ہے اور اس کی نسبت بھی حضرت حاجی عبدالرحیم خان ساکن کوم ضلع لدھیانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے اور عنقریب شادی ہونے والی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا اس لئے بڑی چالاکی اور ہوشیاری اور مکاری سے اس بات کو تسلیم کر کے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے یہ بڑ ہانک دی کہ لڑکا ہے مگر آگے کو اس کے اولاد نہیں، اس لئے منشی صاحب ابتر ہیں۔ تف ہے ایسی نبوت پر اور لعنت ہے ایسی بے جا حمایت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا یہی تمہاری ایمان داری ہے کہ پیش گوئی تو منشی سعد اللہ کے بے اولاد ہونے کی، کی جاوے اور ثبوت اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جائے: شرم چہ کنی ست کہ پیش مرداں بیاید

یہاں تک تو ابتر اور جوان موت مرنے کا جواب آ گیا، اب رہا دوسرا شق کہ وہ اپنی امیدوں میں نامراد مرا۔ مرزا کو اپنے بامراد رہنے کا بڑا گھمنڈ اور دعوی ہے حالانکہ اس کو اس قدر کامیابی بھی نہیں ہوئی جو دیانند سوامی کو قوم ہنود میں اور سرسید کو مسلمانوں میں ہوئی۔ آج تک مرزا اور مرزائیوں کے ہاتھ پر اس قدر ہندو عیسائی سکھ آریہ اور مشرک مسلمان نہیں ہوئے جس قدر اور عام مولویوں کے ہاتھ پر ہوتے ہیں۔ ریاست پٹیالہ میں ایک مولوی محمد اسحاق صاحب کے ہاتھ پر سینکڑوں لوگ مسلمان ہو چکے ہیں۔ نہ مسلمانوں کا عیسائی ہونا مسدود ہوا بلکہ ہزاروں مسلمان ہر سال عیسائی ہوتے جاتے ہیں۔ مسلمان یتامی کی بھی انجمن حمایت اسلام نے دست گیری کی مگر مرزا کو سوائے اپنے لنگر اور منارہ اور بہشتی مقبرہ اور توسیع مکان اور عیش و تنعم کے کچھ اور فکر ہی نہیں۔ ہاں منشی سعد اللہ مرحوم اور دیگر علمائے اسلام کو جو کامیابی ہوئی وہ ظاہر ہے کہ دجالی طوفان جو سیلاب کی طرح بڑھنا چاہتا تھا اس کو ہر طرف سے بندھ لگ گئے باوجودیکہ دجالیت کی حمایت میں ساٹھ ہزار اخبار اشتہارات اور رسائل ماہوار شائع ہوتے ہیں اور ایک دو لاکھ کے قریب دجالی گرگے یا ایجنٹ یا ذریت شیطان کی طرح جا بجا پھیلے ہوئے ہیں مگر پھر بھی تیس کروڑ مسلمانان عالم میں سے اس وقت انتیس کروڑ اٹھانوے لاکھ شیطانی مکائد سے بچے ہوئے ہیں اور محض دو لاکھ کے قریب پھنسے ہیں۔ یہ تعداد ہالوے صاحب کے مرہم اور حبوب کے خریداروں سے بھی بدرجہا کم ہے جس نے اشتہار بازی کے ذریعہ سے اپنے مرہم اور حبوب کے اس قدر خریدار پیدا کر لئے تھے کہ مرتے ہوئے تین کروڑ روپیہ خیرات دے کر مرا تھا۔ اگر علمائے کرام اس وقت اسلام کی حفاظت نہ کرتے تو آج تک تمام مرتد ہو جاتے بلکہ مکہ مدینہ اور بیت المقدس میں بھی دجال کا قدم جا پہنچتا۔ مرزا نے اس کے متعلق حقیقۃ الوحی میں حسب ذیل لکھا ہے:

اور وہ پیش گوئی جس میں، میں نے لکھا تھا کہ سعد اللہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے روبرو مرے گا۔..وہ انجام آتھم کے عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے۔

یا ربنا افتح بیننا بکرامۃ　　　یا من یری قلبی و لب لجائی

اے میرے خدا مجھ میں اور سعد اللہ میں فیصلہ کر یعنی کاذب کو صادق کے سامنے ہلاک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردے۔ وہ علیم وخبیر ہے جو میرے دل کو اور میرے اندر کی پوشیدہ باتوں کو دیکھتا ہے

یا من اری ابوا به مفتوحة للسّائلین فلا ترد دعائی

اے میرے خدا میں تیری رحمت کے دروازے دعا کرنے والوں کیلئے کھلے دیکھتا ہوں

پس جو میں نے سعد اللہ کے حق میں دعا کی اس کو قبول فرما اور ردّ نہ کر۔

مگر جب انجام آتھم کو از اول تا آخر دیکھا تو صفحہ ۲۸۲ پر ان شعروں کا ترجمہ حسب ذیل ملا:

یا ربنا افتح بیننا بکرامته یا من یری قلبی و لب لجائی

اے خدا در ما بکرامت خود فیصلہ کن اے آنکہ دل مرا و مغز پوست مرا می بینی

یا من اری ابوا به مفتوحة للسائلین فلا ترد دعائی

اے آنکہ درہائے او را برائے سائلان کشادہ می بینم دعائے مرا ردّ مکن

اب ناظرین غور فرمائیں کہ اول تو تتمہ حقیقۃ الوحی میں ان شعرونکا ترجمہ کرتے وقت الفاظ بڑھا دیئے، یعنی کاذب کو صادق کے سامنے ہلاک کر۔ یعنی میری زندگی میں سعد اللہ کو ذلت کی موت دے، اصل الفاظ میں سعد اللہ کے مرنے یا مرزا کی زندگی میں مرنے کا ذکر نہیں ہے۔

دوم یہ مرزا کی ایک بددعا ہے نہ کہ پیش گوئی۔ اور اس کی جبلی عادت ہے کہ تمام مسلمان علماء و فضلاء کو ہمیشہ کوستا رہتا ہے جب کوئی مرجاتا ہے تو اپنے کوسنے اور سبّ وشتم کو پیشگوئی بنالیتا ہے۔

سوم اپنی طرف سے اکثر پیش گوئیاں کرتا رہتا ہے جب کوئی پیش گوئی پوری نہ ہو تو اس کو اپنی آرزو میں شمار کرلیتا ہے چنانچہ مولوی محمد حسین اور انکے رفقاء کی نسبت حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۸۷۔۱۸۸ میں لکھتا ہے:

صرف میری طرف سے دعا تھی کہ اتنی مدت میں ایسا ہو۔ سو خداوند تعالی اپنی وحی کا پابند ہوتا ہے، اس پر فرض نہیں جو اپنی طرف سے التجا کی جائے بعینہ اس کو ملحوظ رکھے۔

پس جو دعا یا بددعا اتفاقاً پوری ہوگئی وہ پیش گوئی بن گئی اور جو پوری نہ ہوئی اس کا کوئی ذکر نہیں۔

آج کل ڈوئی رسول امریکہ کی وفات پر مرزائی شادیانے بجا رہے ہیں مگر آج تک پیش گوئی کا الحکم یا بدر نے کوئی پتہ نہیں دیا کہ وہ کب اور کن الفاظ میں کی گئی تھی۔ تا کہ اصل الفاظ سے انجام کا مقابلہ کیا جائے۔ ہاں مرزا نے اپنے الفاظ میں ضرور اس کو مباہلہ کے واسطے مدعو کیا تھا اور اس طرح پر تو اس نے انجام آتھم میں ایک سو چار مشائخ کے نام گنا کر کل علماء اور مشائخ کو مباہلہ کے واسطے مدعو کیا تھا اور جتلا دیا تھا کہ اگر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ میں میرے مقابلہ پر آئے تو سب کے سب ایک سال کے اندر فنا ہو جائیں گے یا مہلک امراض میں مبتلا۔ اور اگر ان تمام میں سے، خواہ ہزار دو ہزار ہی کیوں نہ ہوں ایک بھی بچا رہا، تو میں جھوٹا۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اگر نہ آئے اور نہ تکفیر و تکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مرینگے۔ ڈوئی بھی گویا کہ اسی فہرست میں شامل تھا کیونکہ اسی قسم کے متحد یانہ الفاظ میں اپنی طرف سے اس کو بھی مدعو کیا تھا، نہ کسی خاص الہام کی بنا پر۔ جب کہ اس فہرست میں سے ایک سال کے اندر کوئی نہ مرا، بلکہ چند ایک مرے بھی تو وہ مرزا کے روسیاہ کرنے کو سال سال کے بعد مرے، تو مرزا جھوٹا ٹھہرا۔ پھر یہ کیسی بے شرمی ہے کہ ایک ایک کی موت کو پکڑ کر مرزائی بغلیں بجانے لگ جاتے اور ڈینگیں مارتے ہیں۔ مثلاً منشی سعد اللہ کی موت پر، جو اس مباہلہ سے بارہ سال بعد قدرتی طور پر واقع ہوئی، مرزائیوں نے جھٹ ان کا نام فہرست مباہلہ میں دس نمبر پر پیش کر کے ظاہر کر دیا کہ اس کے ساتھ مباہلہ ہو چکا تھا اس لئے وہ صادق کے سامنے مر گیا حالانکہ دعوی یہ تھا کہ اگر ایک سال کے اندر ایک بھی ان میں سے زندہ رہا تو میں جھوٹا۔ ایسا ہی ڈوئی کی موت پر لن ترانیاں اور بے حد لاف و گزاف ہے۔ جب مرزا کا کوئی الہام پیش نہیں کر سکتے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ (دوئی) کاذب نبی تھا اس لئے مرزا کے سامنے جو سچا نبی ہے فوت ہو گیا۔ اگر یہ قطعی اصول ہے کہ صادق کے سامنے تمام کاذب فنا ہو جائیں تو، پھر مسیلمہ سچا اور نعوذ باللہ محمد ﷺ کاذب نبی ٹھہرے۔ نعوذ باللہ۔ کیا مرزا کے مرنے کے بعد مدعیان الہام یا فہرست مباہلہ میں سے جو شخص زندہ رہ جائیں گے وہ سب صادق ہونگے اور مرزا کاذب ٹھہریگا؟ پس جب تک کلام الہی سے کسی کی موت کا تعین نہ ہو جائے اس کا پہلے یا پیچھے مرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

} منشی الہی بخش اکاؤنٹنٹ کے انتقال پر اسی طرح غل غپاڑہ شروع کر دیا گیا اور الہام ذیل کو موت کی پیش گوئی قرار دے دیا:

بر مقام فلک شدہ یا رب۔ گر امیدے وعلم مدار عجب۔ بعد ۱۱۔

اس کے ساتھ اربعین کے صفحہ ۲۱ کے حاشیہ پر نوٹ ہے:

میں نہیں جانتا کہ گیارہ دن ہیں یا گیارہ ہفتہ یا گیارہ مہینے، مگر بہر حال ایک نشان میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا جو آپ کو سخت شرمندہ کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کر کے آپ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے۔

اصل الہام اور مرزا کی تفسیر میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو یہ ثابت کرے کہ منشی الٰہی بخش مرحوم، مرزا قادیانی سے پہلے فوت ہو جائینگے۔ موت کی طرف اشارہ تک نہیں، بلکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی نشان مرزا کی بریت میں ظاہر ہوگا جس سے سخت شرمندہ ہوگا۔ گویا کہ وہ زندہ رہے گا۔ پھر یہ بات اڑاتے ہیں کہ وہ موسی ہونے اور فرعون کو غرق کرنے کا مدعی تھا مگر خود ہی طوفان میں غرق ہو گیا اور نامراد دنیا سے چل دیا حالانکہ وہ خود عصائے موسی کے سرورق پر اس کی تردید کر چکا ہے کہ میرا ہرگز ہرگز یہ دعوی نہیں کہ میں موسی ہوں۔ ہاں ایک خواب میں اس نے دیکھا تھا کہ تین ٹکڑوں کا پتنگ تیس تار کی ڈور پر اڑایا گیا ہے جس کو انہوں نے عصائے موسی کے ذریعہ سے اتار لیا۔ سو اس خواب کے بعد مرزا کا رسالہ ضرورۃ الامام معہ خط عبدالکریم و معافی ٹیکس پہنچا جس کے تیس صفحے تھے۔ سو یہ تیس تاروں کی ڈور والا تین ٹکڑوں کا پتنگ تھا جس کی تردید مرحوم نے ایک نہایت ہی زبردست کتاب میں کی اور خواب کی بنا پر اس کا نام عصائے موسی رکھا۔ جو سراسر قرآن اور احادیث صحیحہ سے لبریز ہے مگر ان کو مرزا قادیانی، گند اور کیچڑ سے بھری ہوئی یا سنڈاس پاخانہ سے بھرا ہوا کہتا ہے۔ پس الٰہی بخش مرحوم نے اس کتاب کو کمال خوبی کے ساتھ پورا کیا اور شائع کرا دیا۔ یہی اس کی مراد تھی جس میں وہ کامیاب ہوا۔..مگر مرزا اپنی ساری مرادوں میں نامراد رہا۔ مثلاً تکمیل براہین احمدیہ، منن الرحمان، تفسیر کتاب عزیز، کسر صلیب، اصلاح اندرونی اور اشاعت اسلام میں ناکام و نامراد رہا۔

اب رہا الٰہی بخش مرحوم کی موت سے مرزا کی بریت۔ تو اس کی موت سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ مرزا نے براہین کی نسبت کوئی بدعہدی نہیں کی بلکہ وہ اس کی تین سو دلائل اور تین سو جزو بکمال وتمام چھپوا کر شائع کر چکا۔ کیا اس نے پانچ ہزار کا مال اپنی بیوی سے لے کر اس کے نام پر جدی باغ بہ نیت فاسد تیس سال کے واسطے رہن نہیں کیا؟ کیا سراج منیر کا پیشگی چندہ لے کر اس نے خورد برد نہیں کیا؟ کیا اس کو چھپوا کر مفت شائع کر دیا؟ کیا امیر علی شاہ رسالدار میجر سے ۵۰۰ روپئہ پیشگی دعائے فرزند نرینہ کے واسطے نہیں لیا تھا؟ یا اس میں نامراد نہیں رہا؟

ہاں مرحوم الٰہی بخش کی موت نے مرزا کی اس پیش گوئی کو ضرور جھوٹا کر دیا جس میں مرزا نے بڑے زور کے ساتھ شائع کیا تھا کہ مولوی محمد حسین اور الٰہی بخش صاحبان اس پر ایمان لے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں گے چنانچہ وہ پیش گوئی اعجاز احمدی کے صفحہ ۵۱ پر اشعار میں معہ ترجمہ حسب ذیل ہے:

اقلب حسین یھتدی من یّظنہ   عجیب و عند اللّٰہ ھین و ایسر

کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائے گا۔ عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے

ثلاثۃ اشخاص بہ قد رأیتھم   و منھم الٰھی بخش فاسمع و ذکر

تین آدمی اس کے ساتھ اور ہیں ایک ان میں سے الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ ملتانی ہے پس سن اور سنا دے

مگر تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰۳ پر بڑی چالاکی سے یہ لکھ دیا کہ جب الٰہی بخش مبتلائے طاعون ہوا اور موت یقیناً سامنے آئی اور سخت دکھ اس کو پہنچا تو وہ اپنی غلطی پر متنبہ ہوا ہوگا۔

پھر اس خیال کو واقعی امر بنا کر لکھا ہے:

چنانچہ اس واقعہ سے بہت پہلے میرے پر خدا نے ظاہر کر دیا تھا کہ وہ ان خیالات فاسدہ پر قائم نہیں رہے گا اور آخر ان خیالات سے رجوع کریگا۔

اب ناظرین سابقہ الفاظ اور موجودہ الفاظ کا خود مقابلہ کر لیں اور واقعی حالت سے ان کو ملا لیں۔ منشی عبدالحق کے مکان پر ان کا انتقال ہوا۔ یا حیّ یا قیّوم برحمتک استغیث اخیر دم تک ان کی زبان پر جاری تھا۔

نتیجہ۔ الہامات بالا کے الفاظ اور ان کے نتائج پر مجموعی نظر کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا کے الہامات شیطانی ہیں اور ابن صیاد کے الہامات سے مشابہ کیونکہ اول تو عموماً ان میں اسی کبر اور تمنا کا اظہار ہوتا ہے اور قرآن مجید وانبیاء و رسل کی شان میں بھی فرماتا ہے و ما ارسلنا من قبلک من رّسول و لا نبیّ الّا اذا تمنی القی الشّیطان فی امنیتہ یعنی ہر ایک رسول اور نبی کے ساتھ یہ کیفیت ہوئی ہے کہ جب وہ کچھ تمنا کرے تو شیطان اس کی آرزو کے مطابق القاء کر دیتا ہے۔ پس جب انبیاء اور رسل کا یہ حال ہے جو نفس پرستی سے مطلق معصوم ہوتے ہیں تو مرزا قادیانی کے تو سارے الہامات شیطانی ہوئے جو استکبار اور نفس پرستی کا پتلا ہے۔ اور دن رات اپنی کبریائی اور روپیہ کمانے کی چالوں میں غرق رہتا ہے۔

دوم۔ جن الہامات میں کسی واقعہ کی پیش گوئی ہوتی ہے وہ عموماً غلط ثابت ہوتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ ایسے جیسے کہ ابن صیاد نے اپنے الہامات کی نسبت اقرار کیا تھا کہ میرے پاس کچھ سچے اور کچھ جھوٹے خبر رساں آتے ہیں۔ کبھی دو سچے اور ایک جھوٹا اور کبھی دو جھوٹے اور ایک سچا۔ آنحضرت ﷺ نے ابن صیاد کو فرمایا تھا تجھ پر بات خلط ملط ہوگئی ایسا ہی مرزا اپنی تحدیانہ پیش گوئیوں کا انجام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر ہر ایک پیش گوئی کو رنگا رنگ حاشیوں اور تاویلوں کے ساتھ شائع کرتا ہے جیسا کہ نموتاً اوپر ظاہر کیا جا چکا۔ مگر آخر ہے نا کانا دجال، پھر یہ بھی یہ کہنے سے باز نہیں آتا کہ اس کے سارے الہام قرآنی وحی کی طرح قطعاً یقینی اور شیطانی آمیزش سے پاک ہیں۔

سوم ۔قرآنی وحی کے صریحاً خلاف ہوتے ہیں۔

چہارم ۔گو انکا اکثر حصہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے اور جن الہامات کا اکثر حصہ جھوٹ ہو وہ شیطانی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے ھل انبّئکم علی من تنزل الشّیاطین . الآیة

پنجم ۔مرزا کا بدعہد، خائن، متکبر، فحش گو، کذاب ،لعان، طعان، خود پسند، نفس پرست ہونا، خداوند عالم کی توہین انبیا اور اسلام کی تحقیر کرنا، المسیح الدجال اور کانے دجال میں بخوبی ثابت کر دیا گیا اور قرآن مجید کی اسی آیت سے ظاہر ہے کہ مفتری بدعمل لوگوں پر ہی شیطان نازل ہوا کرتے ہیں۔

ششم ۔جھوٹے وعدے دینا،، لن ترانیوں، مشیخت اور دھوکے سے پر ہونا زخرف القول اور غرور کا پورا نقشہ ہونا، شیطانی الہاموں کی خاص شناخت ہے چنانچہ قرآن فرماتا ہے:

یعدھم و یمنّیھم و ما یعد ھم الشّیطان الّا غروراً ۔ شیطان ان کو وعدے دیتا اور امید دلاتا ہے مگر شیطان جو ان کو وعدے دیتا ہے وہ جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

مرزا کے الہامات عموماً اسی قسم کے ہوتے ہیں جیسا کہ نموتاً اوپر بیان کئے گئے اور اب خود مرزا قادیانی کو بھی ان پر اعتبار نہیں رہا۔

ہفتم ۔مولوی عبدالرحمٰن صاحب لکھوا لے اور شیخ الٰہی بخش صاحب اکاونٹنٹ کے الہامات مرزا کی نسبت ہیں: و ما یعد ھم الشیطا ن ا لا غروراً ۔

ہشتم ۔ اگر مرزا کے بعض خوابات یا الہامات سچ بھی ہو جائیں تو شیطانی الہامات کا مصداق ہوں گے جیسا کہ شیطانی الہامات کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے و اکثر ھم لکا ذبو ن ۔

یا زیادہ سے زیادہ ابن صیاد کے الہامات کا نمونہ جس نے کہا تھا کہ

میرے پاس دو جھوٹے خبر رسال آتے ہیں اور ایک سچا، اور کبھی دو سچے آتے ہیں اور ایک جھوٹا۔

اور جس کی نسبت مشکوۃ نبوت ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا خلط علیک ا لا مر تجھ پر بات خلط ملط ہوگئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ براہین سے متعلق قادیانی عیاری، بددیانتی

براہین احمدیہ کی نسبت مرزا نے ۱۸۸۰ء میں شائع کیا کہ اس میں تین سو بے نظیر دلائل سے قرآن مجید کی حقانیت وافضلیت ثابت کی گئی ہے اگر کوئی شخص ان کا پانچواں حصہ بھی اپنی کتابوں میں دکھا سکے یا ہمارے دلائل کو ہی نمبروار توڑ سکے تو میں حلفیہ شرعی اقرار کرتا ہوں کہ اس کو دس ہزار روپیہ انعام دونگا۔ اس کی اشاعت کے لئے پانچ روپیہ قیمت رکھ کر پیشگی امداد چاہی اس طرح جب کافی روپیہ وصول ہوگیا تو اس کی اشاعت بند کردی اور یہ ظاہر کیا کہ یہ کتاب تین سو جز تک پہنچ چکی ہے اوراس کی قیمت دس روپیہ اور پچیس روپیہ رکھ دی جب بے حد انتظار کے بعد لوگوں نے تقاضے شروع کئے تو ایک عجیب اشتہار شائع کیا جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

> اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالیٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے اس کی تکمیل میں توقف ڈال دی تو اس میں کون سا حرج تھا۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ بطور پیشگی خریدار سے روپیہ چاہیے تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی ہے کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے دس روپے لئے گئے۔ اور جن سے ۲۵ روپے لئے گئے ہوں وہ تو صرف چند ہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل جو ...طبع ہوکر خریداروں کو دیئے گئے کچھ عجب نہیں بلکہ عین موزوں ہے۔ اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ مگر پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق شور وغوغا کا خیال کرکے دو مرتبہ اشتہار دے دیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے پاس روانہ کر دے اوراپنی قیمت واپس لے لے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کردیں اور قیمت لے لی۔ اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کرکے بھیجا مگر ہم نے قیمت دے دی۔ اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی ناز برداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس کرنے کو تیار ہیں، چنانچہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا تعالیٰ نے ہم کو فراغت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخشی۔ (اخبار بدر قادیان ۔۹۔اگست ۱۹۰۶ء)

کیا کوئی شریف باحیثیت اور باحیا آدمی ایسا سفلہ اور کمینہ اور احمق اور دنی الطبع کہلا کر واپسی قیمت کا مطالبہ کرسکتا تھا؟ واپسی قیمت کا عجب اعلان ہے۔

اب ناظرین انصاف سے اس اشتہار کی عیاریوں پر غور فرمائیں۔

دیانت کا تو یہ تقاضا تھا کہ جب براہین کی اشاعت میں دیر ہوگئی اور مرزا اس کام کو نہ کرسکا تو معذرت کے ساتھ لوگوں کا روپیہ بلا طلب واپس کر دیتا اور ان کی پریشانی و مایوسی کی بابت معافی مانگتا۔ یا افسوس کے ساتھ یہی ظاہر کرتا کہ جو صاحب پیشگی روپیہ عنایت فرما چکے ہیں ان میں سے جو اپنی امداد کو واپس لینا چاہتے ہیں ہمیں اطلاع دیں۔ بلکہ اس کے برعکس ان محسنوں کو جنہوں نے قبل از وقت کتاب کے بغیر امداد دی اور پھر بے حد انتظار کے بعد طلب حق کیا ..سفیہ وغیرہ الفاظ سے پکارا گیا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ بہت ہی کم لوگوں نے ایسے الفاظ دیکھ کر مطالبات کئے۔ قیمتی کتابوں کے خریدار عموماً اہل ثروت اور اہل دل ہوتے ہیں تو عموماً وہ کیوں مطالبہ کرنے لگے۔ اس طرح پر دو چار فی صدی کو روپیہ واپس دے کر تین سو جز کی کتاب دینے کی بجائے تیس جز میں ہی فراغت حاصل کر لی۔ محمد حسن وزیراعظم ریاست پٹیالہ نے پانچ سو روپیہ جیب خاص سے اور ۷۵، اوروں سے جمع کر کے بھیجا تھا جو براہین کے حصہ دوم میں شائع ہو چکا ہے ۔ اوروں کی رقومات شائع نہیں ہوئیں۔ کئی لوگ مرزا سے سخت بے زار ہو گئے تو انہوں نے واپسی کا کوئی مطالبہ نہیں۔

۲۔ یہ جتلا کر کہ اکثر کو کتابیں مفت دی گئیں اور اکثر کو ۵ روپیہ .. میں، سرخرو بن بیٹھے۔ کیا عمدہ حساب ہے۔... کتاب براہین ۲۷ برس میں چار دفعہ چھپ چکی ہے۔ اگر مان لیا جائے کہ اوسطاً ۵ روپیہ ہی فی کتاب وصول ہوئے تو دو ہزار کتابوں کی قیمت دس ہزار روپیہ ہوئے۔ اگر پانچ فیصدی قیمت واپس کر دی گئی ہو تو دو ہزار میں سے سو اشخاص کی قیمت واپس ہوئی یعنی کل ۵۰۰ روپیہ ۔ تب بھی ۹۹۵۰ روپیہ پس انداز ہے۔ اس حجم کی کتابوں پر زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ صرف آ سکتا ہے اس لئے یہ خرچہ نکال کر بھی آٹھ ہزار پانچ سو پچاس روپیہ پس انداز رہا جو مخلوق خدا کی امانت ہے۔ یا تو حصہ رسد سب کو واپس ہونا چاہیے یا تین سو جز و جو عرصہ ۲۷ سال سے حسب تحریر مرزا لکھے ہوئے پڑے ہیں، مکمل چھپ کر خریداران کو ملنی چاہیے۔

۳۔ اس قدر روپیہ خورد برد کر جانا، یا خریداروں کو یہ کہہ کر ٹال دینا کہ اس قدر حصص کی قمت ۵ روپیہ موزوں ہے اگر بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ پھر اگر حساب دینے بیٹھے تھے تو صحیح صحیح حساب کیوں نہ دیا کہ کل براہین اس قدر چھپی، اس پر کل اس قدر خرچ ہوا۔ مفت اس قدر گئی۔ ۵ روپیہ میں اس قدر فروخت ہوئی، دس روپیہ میں اس قدر ۲۵ روپیہ میں اس قدر۔ امداداً اس قدر وصول ہوا۔ کل اس قدر ادا کیا گیا۔ باقی اس قدر محسنین براہین کی امانت ہے۔ جس سے دنیا صحیح نتیجہ نکال سکتی۔ ایسا گول مول حساب پیش کرنا ابلہ فریبی اور دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے۔

۵۔ اپنے اعلان میں یہ جتلایا کہ بعض نے کتابوں کو خراب کر کے بھیجا اور ہم نے قیمت ادا کر دی مگر یہ نہ بتایا کہ آٹھ آنہ کی چیز کے بعض سے پانچ سو اور سو سو روپیہ لیا گیا تھا۔

۶۔ ایک انسانی تصنیف کو تنزیل قرآنی سے تشبیہ دینا اگر گستاخی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا قرآن مجید کی نسبت پیشگی روپیہ وصول کر لیا گیا تھا؟ کیا قرآن مجید کی نسبت خریداروں کو وعدہ دیا گیا تھا کہ اب اس کی طباعت میں دیر نہ ہوگی؟ کیا آپ کی براہین کی طرح قرآن مجید آنحضرت ﷺ کی تصنیف تھا؟ کیا قرآن کو ۲۷ سال تک پوشیدہ رکھا گیا تھا؟ جب مرزا خود اشتہار دے چکا کہ اس میں تین سو دلائل سے اسلام کی فضیلت کل مذاہب پر ثابت کی گئی ہے اور کتاب تین سو جز کو پہنچ گئی ہے پھر اس تمام کو شائع کیوں نہ کیا گیا؟ اگر اس میں یہ حکمت نہیں کہ اس کی اشاعت سے اپنی لیاقت اور حقیقت کا دعوی طشت از بام ہو جائے گا اور دس ہزار انعام کے مدعی کھڑے ہو جائیں گے یا خریداروں کا ہضم کیا ہوا روپیہ اگلنا پڑے گا، تو اور کیا مصلحت ہے؟

۷۔ پھر یہ ظاہر کرنا کہ خدا تعالی نے کسی مصلحت سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈال دی، تو اس میں کیا ہرج ہے۔ کیا تین سو بے نظیر اور قوی دلائل کا پوشیدہ رکھنا جن سے اسلام کی افضلیت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی کوئی مصلحت رکھتا ہے۔ کیا یہ ایسا ہی جواب نہیں جیسا ایک چور یا خونی ثبوت جرم کے بعد یہ کہہ دے کہ تقدیر نے ایسا کرا دیا میرا کیا قصور؟

۸۔ جب بعض لوگ بے حد انتظار کے بعد براہین احمدیہ یا واپسی قیمت کا مطالبہ کرنے سے جاہل احمق، سفلہ، کمینہ، دنی الطبع، سفیہ ٹھہرے تو مرزا قادیانی جس نے تھوڑے ہی دنوں بعد براہین احمدیہ کی پہلی جلد کی بابت (جو محض ایک اشتہار ہے) تمام لوگوں سے اس کی واپسی یا پیشگی قیمت کا مطالبہ سخت الفاظ میں شروع کر دیا تھا، کیا ٹھہرا؟ احمق یا جاہل یا سفلہ کمینہ، دنی الطبع یا سب کچھ؟

۹۔ پھر وہی چار جلدیں جو محض دیباچہ یا تمہید ہیں، بار چہارم چھپوا کر معراج الدین عمر اشتہار دیتا ہے کہ ستائیس سال سے یہ کتاب شائع ہو چکی ہے لیکن کسی کو اس کا مقابلہ کرنے اور انعام کا مطالبہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا حوصلہ ہی نہیں ہوا۔ کیا یہ سفید جھوٹ نہیں؟ کیا وہ تین سو دلائل بے نظیر جن کے مقابلہ کے واسطے دس ہزار روپیہ انعام رکھا گیا تھا، ان چار حصوں میں آ چکے؟ کیا کل براہین اسی قدر تھی؟ اور مرزا کا یہ شائع کرنا کہ اب کتاب تین سو جز تک پہنچ چکی ہے اس میں تین سو بے نظیر دلائل ہیں محض جھوٹ تھا؟ کیا انہی حصوں کی قیمت ۲۵ روپیہ اور سو روپیہ رکھی گئی تھی؟

۱۰۔ پھر عجیب بے حیائی اور عیاری سے وہ لکھتا ہے کہ پہلے پہل جو ۱۸۸۰ء میں حضرت مصنف نے اس کتاب کو چھپوایا تھا تو اس کی قیمت ۲۵ روپیہ رکھی گئی تھی پھر اس کا حجم اتنا بڑھ گیا کہ اگر سو روپیہ بھی قیمت رکھی جاتی تو کم تھی۔ لیکن محض ہمدردی خلائق کے لحاظ سے انہوں نے قیمت نہ بڑھائی اور کتاب ہاتھوں ہاتھ نکل گئی۔ کیا سو روپیہ قیمت کے بھی تیس جز تھے؟ پھر اپنے اڈیشن کی بابت معراج دین عمر لکھتا ہے کہ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بلا جلد صرف پانچ روپیہ اور مجلد کی؟ رکھی ہے۔ اے کانے دجالیو! کیا اسی کا نام ہے دیانت، امانت، خدا پرستی، راست بازی اور خدا ترسی۔ اگر صریح جھوٹ بولا جائے، دھوکہ دیا جائے، آٹھ آنہ کی شئے کی قیمت ۵ روپیہ رکھ کر اس کا نام ہمدردی خلائق رکھا جائے، تمہید اور دیباچہ کو پوری کتاب بنا کر پوری قیمت وصول کی جائے، پوری قیمت وصول کر کے اور سو سوا سو آدمیوں کو قیمت واپس دے کر کل کی طرف سے اپنے آپ کو فارغ البال سمجھا جائے، محض ایک دلیل کو تین سو دلائل کے برابر مشتہر کیا جائے۔ اے کانے دجالیو! کیا نجات یافتہ ہونے کے یہی دلائل ہیں۔ کیا سچے رسولوں اور امتیوں کی یہی علامات ہیں؟ کیا انہی خوبیوں کی بنا پر تمام دنیا پر فوق لے جانے، اپنے بہشتی ہونے اور دوسروں کے واسطے جہنمی ہونے کی دلیل ہے؟ کیا قبل از وقت یہ شائع کرنا کہ براہین میں تین سو بے نظیر دلائل سے اسلام کی افضلیت تمام مذاہب پر ثابت کی گئی ہے سراسر جھوٹ اور جھوٹی شیخی نہیں تھا؟ اے کانے دجالیو! کیا ایسے مکاید سے دنیا کو اپنے جال میں پھنسا لینا اور روپیہ ٹھگ لینا تمہارے انہی الٰہی کارخانہ کی عظیم الشان کامیابی کی دلیل ہے؟ کیا سچ ہے کہ دجال کانا ہوگا، مگر خدا کانا نہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں کہ تحریر بالا جو اخبارات میں شائع ہوئی تھی اس کا جواب بدر مورخہ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا جو مرزائیوں کی معقولیت اور شائستگی اور راست بازی کا نمونہ ہے۔ اس لئے لفظ بلفظ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ مرزائی تو میری تحریر اپنے رسالوں اور اخباروں میں شائع نہیں کرتے اور یک طرفہ غل گپاڑہ مارا کرتے ہیں کیونکہ کانے دجال ہیں تاکہ اصل بات دبی رہے اور مشرک طبع، انسان پرست، دام افتادوں کی تسلی ہو جائے۔ میں ہمیشہ انکے اصل الفاظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کر کے اس پر قلم اٹھاتا ہوں تاکہ حق و باطل کا مقابلہ ہو جائے۔ مگر باطل پرستوں میں یہ طاقت کہاں، ان کا تو کام ہی خیانت افتراء اور شور وغوغا ہے۔ وہ مرزائی تحریر حسب ذیل ہے:

ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیاں:

اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ نے ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابیں اسے واپس کی ہیں۔ اس پر خان صاحب یک دفعہ آگ بگولہ ہو کر ناپاک طبع لوگوں کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے اور چوہڑے چماروں جیسے ناپاک کالفاظ بولے جاتے ہیں۔ وہ بولنے لگ پڑے ہیں اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچے کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے بھی غالباً غنیمت سمجھا ہے کہ ہندوؤں کے حق میں منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے تو شاید اس کا عوض اس طرح ہو جائے کہ حضرت امامنا کے حق میں دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے پھر عوام کالانعام کو فریفتہ بنائے۔ کتابیں تو حبیب الرحمٰن نے واپس کیں اور ڈاکٹر صاحب نے گالیوں کی بوچھاڑ حضرت پر شروع کر دی۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہیں، کمینے لوگوں میں لڑائی کا ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہیں تو اس کے پیر کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ڈاکٹر مرتد نے اول سے آخر تک یہ رونا رویا ہے کہ براہین کی قیمت حضرت صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی۔ جس طرح جاہل عیسائیوں نے یہ طرز اختیار کیا ہوا ہے کہ مسئلہ جہاد، غلامی، قصہ زینب وغیرہ کے متعلق ہزاروں دفعہ تسلی بخش جواب دئے جا چکے ہیں مگر گورے اور کالے پادری سر بازار پھر وہی مرغے کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے جاتے ہیں، اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہیں باتوں کے معقول جوابات ہزاروں دفعہ سن کر پھر وہی بات رٹے چلے جاتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب میں کچھ دیانت اور امانت ہوتی تو ان کو مناسب تھا کہ اول ان لوگوں کی فہرست پیش کرتے جنہوں نے قیمت پیشگی دی تھی، جو چند ایک معدود آدمی تھے۔ اور پھر اس کے مقابل میں ان لوگوں کی فہرست بھی رکھ لیتے جن کو کتاب مفت تقسیم کی گئی تھی یا صرف برائے نام قیمت پر۔ اور پھر اس زمانہ میں لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے کیونکہ اس زمانہ میں قادیان میں کوئی مطبع نہ تھا، کام امرت سر میں چھپتا تھا، ریل بھی نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی ۔ پھر حضرت صاحب کے اشتہار پر جن لوگوں نے قیمتیں واپس لے لیں ان کی فہرست پیش کرتے ۔ پھر اس کتاب کے ذریعہ سے غیر مسلموں پر جو حجت قائم ہو چکی ہے اس کی طرف نگاہ کرتے ۔ پھر اسی براہین کے معاملہ میں مخالفین کو جو جواب وہ خود (صدق دل سے منافقانہ طور پر) دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے ، تو ان کو اس قدر دکھ نہ اٹھانا پڑتا ۔ خیر اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے ۔

ایسا ہی حضرت صاحب کے پاس چندوں کے بہت آنے یا گھر میں زیور کے ہونے پر جو کچھ مارے حسد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے ہم خیالوں کے سینوں کے اندر نار جہنم شعلہ زن ہے اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا سکتا ہے جس کے واسطے سر دست گنجائش نہیں ۔

میں نے اس وقت ایک نہائت مختصر لیکن ضروری بات کے لکھنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون میں جہاں لنگر اور مدرسہ اور میگزین اور الحکم کو بڑے بڑے چندے دینے کا احسان جتلایا ہے وہاں اس اخبار کو بھی . پانچ روپے سالیانہ چندہ عطا کرنے کا ممنون احسان بتایا ہے ۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے اس کا تو کوئی حساب نہیں رکھا جاتا ، کوئی اپنی خوشی سے کچھ حضرت کے پیش کش کرتا ہے تو وہ لیتے ہیں ورنہ وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہیں نہ جتلاتے ۔ اس واسطے اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزاروں چھوڑ لاکھوں کا جھوٹ بولنے کی بھی گنجائش ہے ۔ مدرسہ کا انتظام بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا ۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم دیکھی گئی ہو جس پر وہ ڈینگیں مار رہے ہیں ۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعووں کی حقیقت کی مثال میں صرف اس اخبار کے ہی دلیرانہ جھوٹ کا افشا کرنا کافی ہوگا ۔ آج ڈیڑھ سال سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آج تک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے ۔ ۱۹۰۵ء ، ۱۹۰۶ء کے چندے میرے سامنے لوگوں سے وصول ہوئے ہیں ۔ ۱۹۰۷ء کی بھی پیشگی قیمت بعض سے وصول ہو رہی ہے لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آج تک میرے سامنے اخبار کو نہیں دی ۔ ...

میں نے اس خیال سے کہ شائد گزشتہ سالوں میں برادر محمد افضل کو وہ پانچ پانچ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپیہ دیا کرتے ہوں پرانے رجسٹر نکال کر بھی دیکھے ہیں مگر ان سے بھی کہیں شہادت نہیں ملتی کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی قیمت ۵ روپے سالانہ دی ہو۔ رجسٹروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۰ء کی قیمت آپ نے صرف ... دی تھی اس کے بعد کے سالوں کی قیمت ... روپیہ سالانہ کے حساب سے دی تھی حالانکہ قیمت سالانہ پانچ روپئے ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ لنگر کو جو آپ نے ہزاروں روپئے دیئے ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود اس جھوٹ کی عادت کے پھر ملہم ہونے کا دعوی۔ جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیانی پر کمر باندھی ظاہر ہے، اس کے الہامات میں شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا اور رحمان کا کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کمینگی اور سفلہ پن ہے کہ میں نے یہ دیا تھا، وہ دیا تھا اور پھر اس پر جھوٹ۔ دراصل ڈاکٹر صاحب نے معلوم ہوتا ہے کہ خیال کیا ہوگا کہ وہاں کسی نے پڑتال تو کرنی ہی نہیں، چلو پیٹ بھر کر جھوٹ بولو کہ میں نے ہزاروں دیئے اور سینکڑوں خرچ کیئے۔ مگر جھوٹے کی عقل ماری جاتی ہے، ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی صرف ... روپئہ سالانہ کا چندہ لکھ مارا اور یہ سوچ لیا ہوگا کہ محمد افضل تو فوت ہو گیا ہے کون پوچھے گا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہے کہ پرانا ریکارڈ موجود ہو اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹروں کی پڑتال ہی کر بیٹھیں۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص الہی سلسلے کی مخالفت میں خم ٹھونکتا ہے اور نہیں خیال کرتا کہ اس کی ہستی کیا ہے۔ باقی آئندہ۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں کہ باقی آئندہ کی توفیق باطل کو نہ ملی اور نہ مل سکے گی بحکم جاء الحق و زھق الباطل انّ الباطل کان زھوقاً ۔ میرے سوالات کے جوابات خوب دیئے گئے اب ان پر کچھ اور لکھنے کی مجھے ضرورت نہیں ہاں اس تحریر میں جو نئے دجل کھیلے ہیں اور جھوٹ بکواس مارا ہے اس کو بتلائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اول تو مجھ سے پیشگی قیمت دینے والوں کی فہرست مانگی جاتی ہے سبحان اللہ! روپئہ تو وصول کرے مرزا، اور فہرست طلب ہو مجھ سے۔ پہلے اڈیشن کی تمام جلدیں فروخت ہو چکیں اس کا ثبوت اسی قدر کافی ہے کہ پہلے اڈیشن کے بعد براہین کئی بار چھپ چکی ہے۔ جن لوگوں نے پانچ روپئہ سے زیادہ قیمت دی ان میں سے چند ایک نام جو مجھے معلوم ہیں حسب ذیل ہیں۔

آنرایبل خلیفہ محمد حسن وزیر ریاست پٹیالہ۔ ۵۰۰ روپئہ۔ منشی الہی بخش مصنف عصائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسی۔۲۰۰ روپئہ۔ مقبول شاہ شملہ۔؟ روپئہ۔ منشی وزیر علی شملہ ۱۰ روپئہ۔ میاں چراغ دین کلرک ؟ منشی پیر بخش ۱۰ روپئہ۔ شیخ عبداللہ ۱۰ روپئہ۔ میر عبداللہ ؟ روپئہ۔ مولوی علی محمد ۱۰ روپئہ۔ داروغہ عبدالرحیم خان ۱۰ روپئہ۔ منشی غلام محی الدین ؟ روپئہ۔ منشی عبدالحق اکاؤنٹنٹ۔۱۰ روپئہ۔ ڈاکٹر سید امیر شاہ ۱۰ روپئہ۔ میاں غلام رسول ۱۰ روپئہ۔ شیخ شمس الدین ۱۰ روپئہ۔ میاں چراغ دین تاجر کتب ۱۰ روپئہ۔

اب رہا واپسی کا سوال، سو اس کی کیفیت یہ ہے کہ جو جلدیں واپس ہوئی تھیں وہ بھی فروخت ہو چکیں۔ جو باقی رہیں یا مفت دی گئیں اس کا حساب البدر کو دینا چاہیے جو مرزا کا اخبار ہے نہ کہ غیر کو۔ سچ ہے دجال کا نا ہوگا، پر خدا کا نا نہیں۔

دوم۔ مرزا قادیانی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ کسی سے کچھ طلب نہیں کرتے اور نہ جتلاتے ہیں۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ بار بار اخباروں، اشتہاروں اور پرائیویٹ خطوں میں مرزا، اور مرزائیوں کے سوالات پہنچتے ہیں۔۲۳، ۳۰ جنوری کے البدر میں شائع کیا کہ ہر ایک بیعت کنندہ پر فرض ہے کہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی وار لنگر خانہ کا چندہ روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت سے خارج کیا جائے گا۔ اب رہا جتلانا، تو یہ حق دینے والے کا ہے، نہ کہ لینے والے کا۔ لینے والہ تو، خاص کر جب بدنیتی اور بے ایمانی ساتھ ہو، ہمیشہ چھپایا کرتا ہے، نہ کہ جتایا کرتا ہے۔ سچ ہے دجال کا نا ہوگا، پر خدا کا نا نہیں۔

سوم۔ کہتا ہے کہ آج ڈیڑھ سال سے اخبار البدر کا چارج میرے پاس ہے اور آج تک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے۔ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے چندہ لوگوں سے میرے سامنے وصول ہوئے بلکہ ۱۹۰۷ء کی بھی قیمت پیشگی بعض سے وصول ہو رہی ہے لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آج تک میرے سامنے نہیں دی۔ اور پھر بقول شخصے دروغ گورا حافظہ نہ باشد اسی اخبار میں آگے چل کر لکھتا ہے کہ رجسٹروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۳ء کی قیمت آپ نے صرف .... دی تھی اور ۱۹۰۴ء کی بھی .... اور اس کے بعد کے سالوں میں ... سالانہ کے حساب سے دی تھی حالانکہ قیمت ... سالانہ ہے۔ پہلے تو لکھا کہ ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء میں ایک پائی نہیں دی پھر لکھا کہ ۱۹۰۴ء کے بعد... سالانہ کے حساب سے قیمت دی۔ دروغ گوئم برروئے تو۔

اب محمد افضل سابق منیجر البدر کی بددیانتی اور کذب کا حال ملاحظہ فرمائیے۔ میں ہمیشہ بدر کی قیمت ۵ روپئہ سالانہ کے حساب سے دیتا رہا اور ۱۹۰۵ء، ۱۹۰۶ء کی بابت محمد افضل سابق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مینیجر البدر نے کارخانہ البدر کی نازک حالت ظاہر کر کے پیشگی قیمت کی بابت درخواست شائع کی تھی۔اس پر میں نے اس کو اجازت دے دی تھی کہ ایک بار اخبار دس روپیہ میں وی پی بھیج کر مجھ سے دو سال کی قیمت پیشگی وصول کر لے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔اس بیان کی تصدیق کے لئے پوسٹ ماسٹر جنرل ڈاکخانہ جات ریاست پٹیالہ کی اصل چھٹی کا ترجمہ شائع کرتا ہوں۔

محکمہ ڈاک خانہ جات ریاست پٹیالہ نمبر ۱۲۲۱۱

از جانب لالہ رگبیر چند پوسٹ ماسٹر جنرل

بنام اسسٹنٹ سرجن عبدالحکیم خان ریاست پٹیالہ

جناب من! آپ کی چٹھیات مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۶ء، و ۵ جنوری ۱۹۰۷ء کے جواب میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ مفصلہ ذیل قیمت کے پارسل آپ کے نام قادیان سے ماہ جنوری ۱۹۰۵ء میں پہنچے تھے جو سنور کے برانچ آفس سے تواریخ ذیل پر آپ کو دیئے گئے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ جو قیمت طلب پارسل آپ کو مارچ ۱۹۰۳ء میں ملے تھے میں ان کا سراغ نہیں لگا سکتا کیونکہ اس وقت کا ریکارڈ اس وقت موجود نہیں ہے۔

پارسل نمبر ۲۳۵ قیمتی ۵ روپیہ بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۴ء

پارسل نمبر ۸۵۵ قیمتی دس روپیہ تین آنہ بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۵ء

ہر دو پارسل آپ کو ۸ جنوری ۱۹۰۵ء کو ادا کئے گئے۔

دستخط پوسٹ ماسٹر جنرل ریاست پٹیالہ

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ صادق کا جھوٹ تو خود اس کی تحریر میں دیکھو اور محمد افضل کا پوسٹ ماسٹر جنرل کی تصدیق سے۔ یہ ہر دو مرزائی تعلیمات پھیلانے کے ذمہ دار وجود ہیں۔ میں نے صادق مرتد کے نام پوسٹ ماسٹر جنرل کی تصدیق بھیج کر لکھا کہ آپ معذرت کے ساتھ اس کو شائع کریں ورنہ آپ جانتے ہیں کہ لائیبل کے واسطے یہ معاملہ کیسا صاف ہے۔ مگر جواب ندارد

ایک الحکم کا بھی قول صادق سنیئے۔ ۷ نومبر ۱۹۰۶ء کو مرزا کے کلمات اخبار البدر میں حسب ذیل شائع ہوئے۔

آج رات لنگر خانہ کے اخراجات کی نسبت ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر والوں سے بات کر رہا تھا کہ اب خرچ ماہواری لنگر خانہ کا پندرہ سو سے بھی بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لے لیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء کا اخبار الحکم یہ لکھتا ہے کہ کسی صورت میں لنگر خانہ کا خرچ تین ہزار روپئہ ماہوار سے کم نہیں۔ سالانہ جلسہ کے اخراجات کیلئے الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں کم از کم ڈیڑھ ہزار روپئہ علیحدہ طلب کیا۔ اب نہ معلوم پیر سچا ہے یا مرید... یہ کسی نے نہیں بتلایا کہ سال بھر میں مہمانوں کی اوسط کیا ہے جس کے واسطے بقول پیر ڈیڑھ ہزار روپئہ ماہوار سے زیادہ چاہیے اور بقول مرید تین ہزار سے زیادہ۔ اور سالانہ جلسہ کیلئے ڈیڑھ ہزار علیحدہ۔ کیا کوئی مرزائی حوصلہ کرکے البدر یا الحکم کے ذریعہ شائع کرسکتا ہے کہ سال گذشتہ میں مہمانوں کی اوسط یومیہ کیا رہی؟

☆ ملہمین کا قادیانی پنجے سے نکل آنا

ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں کہ اہل الہام جو دجال کے جال میں پھنس بھی جائیں آخرکار ہدایت غیبی کے ذریعہ اس کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ اس امر کی تشریح کے لئے بہت سے نظائر جمع کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس بارہ میں خود مرزا قادیانی کا اقرار بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء میں شائع ہو چکا ہے جسکو اکمل آف گولیکے نے شائع کرایا ہے اور وہ اسی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:

> ازاں بعد میں نے عرض کیا ایک نوجوان احمدی یہ الہامات سناتا ہے۔ رؤیا میں خلقت نے مجھے سجدہ کیا۔ بہشت کی سیر کی۔ اور الہام ہوا: انا النّذیر المبین فرمایا یہ بڑے ابتلاء کا مقام ہے۔ میرا مذہب تو یہ ہے کہ جب تک درخشان نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جائیں تب تک الہام کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی القاء ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں۔

خود ہی تو اپنے الہامات شائع کر چکے ہیں اور تورات سے تصدیق پیش کیا کرتے ہیں کہ اہل الہام لوگ مسیح کے مریدوں میں بکثرت ہوں گے اور خدا الہام کے ذریعہ سے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کرے گا۔ عام اعلان شائع کرتے رہے ہیں کہ جن لوگوں کو ہماری نسبت خوابات آئیں یا الہامات ہوں وہ قسمیہ ہمارے نام لکھتے اور اخباروں میں شائع کراتے رہیں۔ چنانچہ الحکم اور البدر میں مدتوں مرزا کی تائید میں لوگوں کے خوابات اور الہامات شائع ہوتے رہے۔ ایک خط میں یہاں تک لکھا کہ فطری دین ایک لعنت ہے جب تک اس کو نشانوں سے قوت نہ ملے۔ مگر جب تجربۃً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہو گیا کہ تمام اہل الہام لوگ آخرکار ہدایت ربانی سے اس کے خلاف ہی ہوتے رہے، تو صاف اقرار کرنا پڑا کہ اصل میں ایسے لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں۔ سچ ہے الحقّ یعلو ولا یعلی حق غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ آخرکار سچا اقرار منہ سے نکل ہی گیا مگر ساتھ دجالیت ضرور ملا دی۔ یعنی تمام اہل الہام لوگوں کا آخرکار اس کے مخالف ہو جانا، تو صحیح امر ہے اور مسیحیت کا جزو ہے مگر ساتھ ہی یہ کہہ دینا کہ وہ ہلاک ہوتے ہیں یہ اس کی دجالیت ہے۔ اسی واسطے مرزا کا نام المسیح الدجال ہے۔..

اب میں تمثیلاً اپنے خوابات والہامات کا مختصراً ذکر کرتا ہوں جن کے ذریعہ سے خداوند عالم نے میری رہنمائی کی اور آخرکار مجھ کو دجالی پھندے سے نجات ملی۔ ان پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ ابتداء سے مجھ کو الہامات مرزا کے برخلاف ہوتے رہے مگر اس کی مسیحیت کے جالوں نے مجھے کچھ سمجھنے نہ دیا۔ آخرکار خداوند عالم کے زبردست ہاتھ نے اپنے خاص فضل سے مجھے اس دلدل سے نکالا۔ فالحمد للہ۔

جب مجھے الہامات، مرزا کے خلاف بکثرت ہونے شروع ہوئے تب میں نے خیال کیا کہ یہ خلاف اور رنج کی وجہ سے شیطانی القاء نہ ہوں، اور میں نے دعا کی کہ اے خداوندا اپنے کلام کے طفیل میرا اطمینان فرما۔ تب آیات قرآنی واحادیث صحیحہ مرزا کی تردید میں بذریعہ خواب والہام معلوم ہونی شروع ہوئیں۔ (یہ الہام اور خواب جو کئی صفحات پر ہیں، حذف کئے جاتے ہیں۔ بہاء)

☆ قادیانی مباہلہ

ڈاکٹر عبدالحکیم بتاتے ہیں کہ مرزا نے (سو سے زائد) علماء ومشائخ کو ۱۸۹۶ء میں مباہلہ کے لئے انجام آتھم میں مدعو کیا تھا۔.... پھر اس فہرست کو الفاظ ذیل سے غیر محدود بنا دیا تھا:

بہرحال یہ تمام مکفرین اور مکذبین مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہیں جو مکفر یا مکذب ہیں۔ اور درحقیقت ہر ایک شخص جو باخدا صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنے سے کراہیت رکھتا ہے وہ مکذبین میں داخل ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۶۹)۔

اور اسی بنا پر یہ ظاہر کیا:

میں ان سب کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کیلئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدان مباہلہ میں آئیں۔ اور اگر نہ آئے اور نہ تکفیر وتکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے۔

مباحثہ کا نتیجہ جو انجام آتھم کے صفحہ ٦٦ میں بیان کیا گیا ہے، یہ ہے:

دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک سال کے اندر نازل کر اور کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا۔ کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر۔

پھر صفحہ ٦٧۔ انجام آتھم پر یہ شائع کیا:

میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب وہ تمام لوگ جو مباہلہ کے لئے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلاء میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھونگا، اگر چہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔ اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ گواہ رہ! اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو۔ اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین۔

گویا کہ تمام علماء اور مشائخ صوفی سجادہ نشین مرزا کے مباہلہ میں آچکے اور ان تمام کے خلاف مرزا کی بددعا اور لعنت ہو چکی۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ تمام ایک سال کے اندر ہلاک یا ذلیل یا مبتلائے عذاب یا سخت مریض یا اندھے یا مجذوم، مفلوج، مصروع ہوئے یا کہ نہیں۔ اگر ہوئے تو مرزا قادیانی سچا اور اگر نہیں ہوئے یا ان تمام میں سے ایک دو بھی بچ رہے تو مرزا قادیانی جھوٹا۔

مرزائیوں نے ایک سال کے اندر سب کے مبتلا ہونے کی شرط کو مطلق نظر انداز کر دیا ہے اور جو کوئی ان میں سے کبھی مر جاتا ہے یا کسی مرض یا نقصان یا ذلت میں مبتلا ہوتا ہے تو فوراً اخباروں میں شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو فلاں شخص جو مرزا کا بڑا مخالف تھا فوت ہو گیا، یا سخت بیمار ہو گیا، یا قید ہو گیا، یا اس پر عدالت سے جرمانہ ہو گیا۔ دنیا کے تیس کروڑ مسلمانوں میں سے انتیس کروڑ ستانوے لاکھ مرزا کے مخالف مکذب مکفر یا اس کے نہ ماننے والے ہیں۔ اور جب کبھی ان میں سے کوئی مر جائے، یا کسی بلا میں پھنس جائے، تو جھٹ مرزائیوں کے ہاں شادیانے بجنے شروع ہو جائیں۔ اور ستر ہزار اخباروں میں غوغا مچایا جائے کہ دیکھو فلاں مر گیا، یا ذلیل ہو گیا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرخی یہ دی جاتی ہے انّی مهین من اراد اها نتک ۔ یا، صادق کے سامنے شریر فنا ہوگیا، یا، ایک نشان ظاہر ہوا، ۔ کیا ہی سچ ہے دجال کا نا ہوگا، پر خدا کا نا نہیں ہے۔

اول تو یہ مباہلہ قرآنی مباہلہ کے خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید میں جس مباہلہ کا ذکر ہے وہ خالص توحید اور عظمت باری تعالی کے واسطے، مسیح کو خدا اور راہبوں کو رب پکارے جانے کے خلاف تھا۔ کسی نبی یا رسول نے آج تک ایسی قوم سے کبھی مباہلہ نہیں کیا جو خدا کو احد، صمد، لم یلد و لم یو لد، و لیس کمثله شئی ، ربّ العا لمین ، الرّ حمن، الرّ حیم ،ما لک یو م الدّین ماننے والی تھی اور ان کے ہاتھ میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب محفوظ اور غیر متحرف صورت میں موجود تھی جس پر وہ عامل تھے، جیسا کہ مرزا قادیانی تمام علماء و مشائخ اسلام کو محض اپنے منوانے کے واسطے مباہلہ کے لئے مدعو کرتا اور ان پر لعنتیں برساتا ہے۔ اگر کوئی مرزائی اس کی مثال انبیاء کے حالات سے پیش کر سکے تو میں ۵۰۰ روپیہ بطور انعام دینے کو تیار ہوں۔

دوم ۔ مرزا کا مباہلہ واقعی مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ساتھ ہوا تھا وہ ایک سال کے اندر ہلاک نہیں ہوئے نہ مبتلائے امراض مہلکہ۔ پس مرزا قادیانی جھوٹا ثابت ہوا۔

سوم ۔ تمام انبیاء کا خاص مشن جو قرآن مجید کی آیات بینات سے ثابت ہوتا ہے وہ ایک خدا کی پرستش اور اصلاح اعمال ہے۔ اس ثبوت کے واسطے آیات ذیل ہی کافی ہیں:

و ما امروا الّا لیعبدوا اللّٰه مخلصین له الدّین حنفاء ویقیمون الصّلٰوة و یؤتوا الزکوة و ذلک دین القیمة ۔ (۹۷:۵۔۶)

و قا ل المسیح یا بنی اسرا ئیل اعبدوا اللّٰه ربّی و ربکم (۵:۷۲)

یا قوم اعبدوا اللّٰه ما لکم من الهٍ غیره (۷:۵۹)۔ یہ قول نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ اور شعیبؑ کا ہے جو سورۃ اعراف میں بتکرار آیا ہے۔ اسی قول کا تکرار سورہ مومن و ہود میں ہوا۔

حضرت موسیٰؑ کو حکم ہوا۔ ا ذ هب الی فرعون انّه طغی فقل هل لک الی ان تزکّی، و اهد یک الی ر بّک فتخشی ۔

ان کے علاوہ کلیہ طور پر ارشاد ہے و لقد بعثنا فی کل امّةٍ رسولاً ان اعبدوا اللّٰه و اجتنبوا الطّا غو ت ۔(۱۶:۳۶)

حضرت خاتم النبیین ﷺ کا قول ہے انّما انا بشر مثلکم یو حی الیّ انّما الٰهکم اله وا حد (۱۸:۱۱۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مرزا کا خاص مشن تمام انبیاء کے خلاف ہے کیونکہ وہ تمام موحد، خدا پرستوں، علماء دین اور ذاکرین خدا کو جہنمی ٹھہراتا ہے خواہ وہ کیسے ہی عابد و زاہد کیوں نہ ہوں۔

چہارم ۔ غیر خدا کے واسطے کفار اور مشرکین کے جھگڑے انبیاء اور موحدین کے خلاف ہوتے رہے جیسا کہ مرزا قادیانی محض اپنے منوانے کے واسطے کل علمائے اسلام اور ذاکرین خدا سے جھگڑتا ہے ان کو انبیاء کی طرف سے یہی جواب ملتا تھا۔

اتحاجّوننا فی اللّه و هو ربّنا و ربكم و لنا اعما لنا و لكم اعما لكم و نحن له مخلصو ن ۔(۱۳۹:۲)

سو یہی جواب تمام مسلمانوں کی طرف سے مرزا کی دعوتوں اور مباہلوں کا ہونا چاہیے۔

پنجم ۔ مرزا تمام خدا پرستوں پر لعنت برساتا اور ان کی عام تباہی اور ہلاکت کا مشتاق ہے یہاں تک کہ اس کو الہام ہوتے ہیں: دنیا کی تباہی اور ہمارے لئے عید کا دن۔

یہ حالت اصحاب خندق کے مشابہ ہے جنہوں نے خدا پرستوں کو آتشیں خندق میں جلایا تھا جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے:

قتل اصحا ب الاخدود۔ النّار ذات الوقود ۔ا ذ هم عليها قعود۔ و هم على ما يفعلون بالمؤمنين شهود ۔ وما نقموا منهم الّا ان يّؤمنوا باللّه العزيز الحميد۔ الّذى له ملك السماوات و الارض (ہلاک ہوں آگ کی خندق والے لوگ، جس میں ایندھن جلایا گیا تھا جب وہ اس کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے جو وہ مومنین کے ساتھ کرتے تھے۔ انہوں نے ان کا کوئی جرم نہیں پکڑا مگر یہی کہ وہ اللہ کو مانتے ہیں جو تمام عزت اور خوبیوں کا مالک ہے جس کی ملکیت آسمان و زمین ہیں)۔

ششم ۔ قرآن مجید نے نصاریٰ کو دعوت توحید دی تھی:

تعا لوا الى كلمة سواءٍ بيننا و بينكم ا لّا تعبدوا الّا اللّه ۔ و لا نشرك به شيئا و لا نتّخذ بعضنا بعضاً اربا باً من دون اللّه ۔(ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے، یعنی کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی پرستش نہ کریں اور کسی شیئے کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ بعض ہم میں سے بعض کو اللہ کے سوائے رب سمجھیں)

مگر مرزا قادیانی تمام موحد اور خدا پرستوں کو عام طور پر کہتا ہے:

لعنت اللّه على من تخلف منّا و ابى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قطع وتین

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کہتے کہ مرزا قادیانی کی صداقت ثابت کرنے کی خاطر قطع وتین والی آیت مرزائیوں کی بڑی مایہ ناز دلیل ہے اور حسب معمول مرزا قادیانی نے اس کے متعلق بھی اپنی اربعین اور دوسری کتابوں میں سخت دجالیت اور کذابی سے کام لیا ہے اور سخت طول کلامی انشا پردازی تکرار اور بے جا تصرفات سے حق کو دبانا چاہا ہے۔ اس لئے پہلے تلخیصاً چند فقرات اربعین سے نقل کر کے اظہار حقیقت کرونگا۔

﴿ انّه لقول رسولٍ کریم۔ وما ھو بقول شاعر، قلیلاً مّا تؤمنون۔ و لا بقول کاھن، قلیلاً مّا تذکرّون۔ تنزیل من رّبّ العالمین۔ و لو تقوّل علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منه بالیمین۔ ثمّ لقطعنا منه الوتین۔ فما منکم من احدٍ عنه حاجزین۔ (سورہ الحاقہ)۔ اور اسکا ترجمہ یہ ہے کہ یہ قرآن کلام رسول ہے یعنی وحی کے ذریعہ سے اس کو پہنچا ہے اور یہ شاعر کا کلام نہیں، مگر چونکہ تمہیں فراست سے حصہ کم ملا ہے اس لئے تم اس کو نہیں پہچانتے، اور یہ کاہن کا کلام نہیں۔ یعنی اس کا کلام نہیں جو جنات سے کچھ تعلق رکھتا ہو۔ مگر تمہیں تدبر اور تذکر کا بہت کم حصہ دیا گیا ہے اس لئے ایسا خیال کرتے ہو۔ تم نہیں سوچتے کہ کاہن کیسی پست ذلیل حالت میں ہوتے ہیں بلکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو عالم اجسام اور عالم ارواح دونوں کا رب ہے یعنی جیسا کہ وہ تمہارے اجسام کی تربیت کرتا ہے ایسا ہی وہ تمہاری روحوں کی تربیت کرنا چاہتا ہے اور اسی ربوبیت کے تقاضا کی وجہ سے اس نے اس رسول کو بھیجا ہے۔ اور اگر یہ رسول کچھ اپنی طرف سے بنا لیتا اور کہتا کہ فلاں بات خدا نے میرے پر وحی کی ہے حالانکہ وہ کلام اس کا ہوتا، نہ خدا کا، تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی تم میں سے اس کو بچا نہ سکتا یعنی اگر وہ افتراء کرتا تو اس کی سزا موت تھی کیونکہ وہ اس صورت میں اپنے جھوٹے دعوی سے افتراء اور کفر کی طرف بلا کر ضلالت کی موت سے ہلاک کرنا چاہتا، تو اس کا مرنا اس حادثہ سے بہتر ہے کہ تمام دنیا اس کی مفتریانہ تعلیم سے ہلاک ہو۔ اس لئے قدیم سے ہماری یہی سنت ہے کہ ہم اسی کو ہلاک کر دیتے ہیں جو دنیا کے لئے ہلاکت کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہیں پیش کرتا ہے اور جھوٹی تعلیم اور جھوٹے عقاید پیش کر کے مخلوق خدا کی روحانی موت چاہتا ہے اور خدا پر افترا کر کے گستاخی کرتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم بتاتے ہیں کہ اس ترجمہ وغیرہ میں مرزا قادیانی نے زائد تصرفات سے آیت قرآنی کو اپنے خیال کے سانچے میں ڈھالنا چاہا ہے۔ اگر مفتری کو اس قصور پر ہلاک کیا جانا ضروری ہے کہ وہ دنیا کو بگاڑتا ہے تو پھر شیطان کو کیوں مہلت دی گئی جس نے ساری دنیا کو بگاڑ دیا۔ ظالم، بت پرست، قبر پرست، ستارہ پرست، چور، ڈاکو، رنڈیاں اور دیگر بدکار لوگ کیوں دنیا میں باقی ہیں جن کی بد تعلیم، بدصحبت اور بدنمونے سے تمام مخلوق تباہ ہوگئی اور بگڑ گئی۔ اور پھر آیات ذیل کے کیا معنی ہوں گے:

نمدّ ھؤلاء و ھؤلاء من عطاء ربک۔ ہم ان لوگوں کی بھی مدد کرتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی (یعنی نیکوں کی بھی اور شریروں کی بھی) تیرے رب کی عطا سے۔

و لو شاء اللّٰہ لھدا کم اجمعین۔ اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت کر دیتا۔

اور پھر واقعی دنیا میں ایسا نظر کیوں آتا ہے کہ دنیا میں ہلاک شدہ لوگ زیادہ ہیں چنانچہ خود مرزا قادیانی بھی ایک دو لاکھ مریدوں کے علاوہ تمام دنیا کو ملعون اور جہنمی قرار دیتا ہے۔

} اربعین نمبر ۳ صفحہ ۴ تا ۶ پر مرزا نے لکھا:

اللہ تعالی، آنحضرت ﷺ کی سچائی پر یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر وہ ہماری طرف سے نہ ہوتا تو ہم اس کو ہلاک کر دیتے اور وہ ہرگز زندہ نہ رہ سکتا۔ گو تم لوگ اس کو بچانے کے لئے کوشش بھی کرتے۔

استخفاف قرآن یا دلیل قرآن، کلمہ کفر ہے اور قرآن شریف کی ایک دلیل کو رد کیا جائے تو امان اٹھ جائے گا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں کہ یہ سب قول صحیح اور بالکل صحیح، مگر جناب پھر آپ ان تمام دلائل و آیات قرآنی کا استخفاف کیوں کرتے ہیں جو آپ کے دعاوی اور الہامات کے خلاف ہوں.. ہاں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہوتے ہیں اور کھانے کے اور۔

} اربعین نمبر ۳ ص ۵۔ صادقوں کے لئے آنخضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افترا کر کے آنخضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تئیس برس تک مہلت پا سکے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کہتے ہیں کہ اس کا جواب قطع وتین (نامی رسالے سے) سے لفظ بلفظ نقل کیا جاتا ہے، جو یوں ہے:

۲۳ سالہ مہلت کی قید مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کی اپنی اختراع ہے ورنہ آیت لو تقول سے جس پر ان کو بہت کچھ ناز و دار و مدار ہے یہ میعاد بالکل ثابت نہیں ہوتی اور ہم اختیار دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کسی اور ہی آیت یا حدیث سے یہ میعاد ثابت کر دیویں۔ مرزا صاحب کے اس قاعدہ ۲۳ سالہ سے ایک بڑی بھاری خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کئی سچے نبی ۲۳ سال سے پہلے ہی مر گئے یا ہلاک ہو گئے تو وہ بقول مرزا صاحب کے کاذب ہوئے اور اگر بالفرض آیت کے معنی موت لئے جائیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے نبی کو ایک دن کی بھی مہلت دیوے۔ اور کیوں اس کو فوراً ہلاک نہ کر دیوے تاکہ لوگ اس کی ضلالت سے بچ جاویں اور جب کہ بقول مرزا صاحب مسیلمہ کذاب یا کسی اور مفتری کو ۲۲ سال تک مہلت مل جانی محال نہیں ہے اور اس عرصہ تک اس کا لوگوں کو گمراہ کرنا اللہ تعالیٰ پسند رکھتا ہے، تو ۲۴ سال یعنی اور دو سال تک اس کی گمراہی کو پسند نہ کرنے کی کیا وجہ ہے۔ پس مرزا صاحب کے نزدیک اس آیت لو تقوّل کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ۲۲ سال تک مفتری کی تعلیم و تضلیل پسند فرماتا ہے اور اس کے ایک ماہ بعد پسند نہیں فرماتا۔ یہ تو ہوا مرزا صاحب کا خدا۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے خداوند تعالیٰ نے اس کو یہ حکم دیا تھا کہ مسیلمہ کذاب کا قلع قمع کیا جاوے۔ افسوس ہے آپ کی تفسیر دانی پر، مرزا صاحب کے اس معنی سے ایک اور مسئلہ بھی مستنبط ہوا کہ اگر کوئی مفتری، مامور من اللہ یا ملہم ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کی تبلیغ کو چپ چاپ ۲۲ سال تک سنتے رہنا چاہیے اور اسکی تردید وغیرہ نہیں کرنی چاہیے۔ اور اس پر قبل از ۲۲ سال ایمان بھی نہیں لانا چاہیے کیونکہ اس کی معیار شناخت بقول ان کے ۲۳ سالہ میعاد ہے۔ مگر آپ نے خود اس قاعدہ کو توڑ دیا اور باوجودیکہ ان کے دعویٰ کو ابھی دس سال ہوئے اور ۲۳ سال نہیں ہوئے آپ لوگوں کو اپنی بیعت کی ترغیب دیتے ہیں اور ادھر منشی الٰہی بخش ملہم ربانی کی تردید بھی آپ نے شروع کر دی اور ۲۳ سال تک انتظار نہیں کیا۔ (اس رسالہ قطع وتین کے شروع کے آٹھ صفحات مجھے مل گئے ہیں۔ باقی صفحات بھی مل گئے تو مکمل، ورنہ یہی آٹھ صفحات کسی مناسب مقام پر نقل کئے جائیں گے انشاءاللہ۔ بہاء)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

{ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۵۔ خدا تعالیٰ کا یہ قول محل استدلال پر ہے۔ اور منجملہ دلائل صدق نبوت کے یہ بھی ایک دلیل ہے اور خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق بھی ہوتی ہے کہ جھوٹا دعوی کرنیوالا ہلاک ہو جائے، ورنہ یہ قول منکر پر حجت نہیں ہوسکتا اور نہ اس کیلئے بطور دلیل ٹھہر سکتا ہے۔

سبحان اللہ! عجب منطق ہے۔ میں بھی چاروں طرف سے آنکھیں بند کر کے مرزا کی طرح چند کانی باتیں پیش کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ مرزا اور مرزائی اس میں کیا بولتے ہیں۔

۱۔ دنیا میں اس وقت کوئی ظالم نہیں کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

قطع دابر القوم الّذین ظلموا۔ ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔

۲۔ دنیا سے باطل دور ہو چکا کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

جاء الحق و زھق الباطل انّ الباطل کان زھوقاً حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا کیونکہ باطل تو بھاگنے والا ہی تھا۔

۳۔ دنیا سے سود اور سود خور مٹ چکے کیونکہ تیرہ صدیاں قبل قرآن میں آ چکا:

یمحق اللّٰہ الرّبا و یربی الصّدقات۔ اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے

ہر ایک ظالم ہر ایک باطل پرست اور ہر ایک سود خور مرزا کی طرح کہہ سکتا ہے کہ میں ضال نہیں ہوں، باطل پرست نہیں ہوں اور سود خور نہیں ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ کوئی ظالم، باطل پرست، سود خور دنیا میں باقی نہ ہو۔ اور چونکہ ہر ایک ظالم باطل پرست اور سود خور اپنی ناپاک تعلیم اور مثال سے دنیا کو بگاڑتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی مفتریوں کی طرح نیست و نابود کر چکا۔

۴۔ اس وقت تمام سلطنت، دولت، عزت، تجارت، حرفت اور ہر قسم کی برکت اور کثرت امت محمدیہ میں ہے اور دنیا میں آنحضرت ﷺ کا کوئی دشمن موجود نہیں۔ تمام دشمنان محمدی کی نسل منقطع ہوتے ہوتے خاتمہ ہو چکا کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے:

انّا اعطینٰک الکوثر۔ فصل لربک و انحر۔ انّ شانئک ھو الابتر

اے محمد ہم نے تجھے ہر قسم کی بہتات دی۔ پس تو اپنے رب کے واسطے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ بے شک تیرا دشمن مقطوع النسل ہے۔

پس اس دلیل قرآنی کی رو سے عیسائیوں کے ہاتھ میں نہ سلطنت ہے، نہ دولت، نہ عزت، نہ تجارت، نہ حرفت۔ نہ دنیا میں کوئی محمد ﷺ کا دشمن موجود ہے۔ بلکہ تمام یورپ سچا مسلمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور سچا مسلمان نہ ہوتا تو یورپ ننگ و ذلیل اور مقطوع النسل ہو جاتا۔ تمام عیسائی جو حضرت ﷺ سے دشمنی کرتے ہیں وہ مقطوع النسل ہیں اور جن پادریوں کی اولاد ہوتی ہے وہ حضرت ﷺ کے دشمن نہیں ہیں۔

اے کانے دجالیو! جو کچھ تم ان آیات کا جواب تجویز کرو گے وہی جواب آپ کے استدلال لو تقوّل کا ہوگا۔

} توریت میں لکھا ہے کہ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان اور معجزہ دکھلاوے اور اس نشان یا معجزہ کے مطابق جو اس نے تمہیں دکھایا، بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے کہ آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں یعنی خدا کے سوا کسی اور کا حکم منوانا چاہے یا اپنی ہی پیروی ان باتوں میں کرانا چاہے جو توریت مخالف ہیں تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھرو کہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے، تا دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے مال اور ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہیں۔ چاہیے کہ تم خداوند اپنے خدا کی پیروی کرو (یعنی اسی کی ہدایتوں کے موافق چلو۔ دوسرا شخص گو کوئی فلاسفر ہو یا حکیم ہو اس کی بات نہ مانو)، اور اس سے ڈرو اور اس کے حکموں کو حفظ کرو اور اس کی بات مانو۔ تم اسی کی بندگی کرو اور اسی سے لپٹے رہو اور وہ نبی یا وہ خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے گا۔
دیکھو توریت استثناء باب ۱۳۔ ۱ تا ۵ (اربعین نمبر ۴ ص ۷۔ ۸)

ان آیات توراتی سے تو مرزا نے اپنی جڑوں کو آپ کاٹ ڈالا۔ اول تو ان سے یہ ثابت ہوا کہ جھوٹا نبی بھی نشان اور معجزہ دکھا سکتا ہے اور اس کے مطابق بات واقع ہو سکتی ہے جیسا کہ مرزا قادیانی کے بعض نشانات پورے ہو جاتے ہیں۔

دوم، جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہے کہ اس کی تعلیم کتب مقدسہ کے خلاف ہوگی جیسا کہ مرزا قادیانی کی تعلیم سراسر قرآن مجید کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نمونۃً باب اول میں بیان کر چکے ہیں۔

سوم۔ جھوٹا نبی یا خواب بین قتل کیا جائے گا مگر مولوی چراغ الدین اور منشی الٰہی بخش جو مرزا کے زعم میں جھوٹے نبی تھے، قتل نہیں ہوئے اس لئے وہ جھوٹے نہ تھے۔ اور چونکہ ان کی تمام تعلیمات تورات وانجیل وقرآن کے مطابق تھیں اس لئے وہ اپنے دعووں میں سچے ٹھہرے۔

چہارم۔ مرزا قادیانی جھوٹا نبی یا خواب بین ثابت ہوا کیونکہ اس کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحہ کے مخالف ہے۔

} اربعین نمبر ۴ صفحہ ۸ ۔لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے ۔توریت استثناء ۱۸: ۲۰

اس آیت کے مقدم ومؤخر کو مرزا نے دور کر کے سخت دھوکہ دینا چاہا ہے جیسا کہ بے نماز لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ لا تقربوا الصّلوٰة کا حکم قرآن مجید میں ہے ہم اس پر عامل ہیں ۔یہی مقام تو مرزا کے لا طائل دعاوی کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والا اور آیت لو تقول کا مفسر ہے اس لئے ہم اس مقام کو پورے طور پر ذیل میں درج کرتے ہیں:

میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے گا تو میں اسکا حساب لونگا۔

لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا، یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۔اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں؟ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔

مفتریوں کی سزا ہم درج ذیل آیات قرآنی میں یوں دیکھتے ہیں:

و من اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذبا و قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شی و من قال سانزل مثل ما انزل اللّٰہ۔ و لو تری اذ الظّالمون فی غمرات الموت و الملائکۃ باسطوا ایدیھم۔ اخرجوا نفسکم۔ الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللّٰہ غیر الحق و کنتم عن آیاتہ تستکبرون ۔(انعام :۹۳)۔

دوسری آیت فمن اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذباً او کذب بآیاتہ۔ اولئک ینالھم نصیبھم من الکتاب۔ حتّی اذا جاء تھم رسلنا یتوفّونھم قالوا این ما کنتم تدعون من دون اللّٰہ۔ قالوا ضلّوا عنّا و شھدوا علی انفسھم انّھم کانوا کافرین ۔(اعراف :۳۷)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری آیت ۔ ومن اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذبا او کذب بایاتہ انّہ لا یفلح الظّالمون (انعام : ۲۱)

چوتھی ۔ قل انّ الذین یفترون علی اللّٰہ الکذب لا یفلحون متاع فی الدنیا ثمّ الینا مرجعھم ثمّ نذیقھم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون ۔ (یونس : ۶۹۔۷۰)۔

پانچویں ۔ انّ الذین اتّخذو العجل سینا لھم غضب مّن ربّھم و ذلّۃ فی الحیوۃ الدّنیا۔ وکذلک نجزی المفترین۔ (اعراف۔۱۵۲)۔

ان آیات خمسہ متبرکہ اور امثالہا میں سے ایک پر بھی نظر ڈالنے سے صاف روشن ہوتا ہے کہ مفتریان کے لئے اللہ کے دربار میں جو سزا مقرر ہے وہ ذلت وخواری ونا کامیابی ہے۔ اور یہ بھی روشن ہے کہ بعضوں کو یہ ذلت ان کی موت اور جان کنی کے وقت ملائکہ کے ہاتھوں سے ملتی ہے اور یہ بھی روشن ہے کہ جو ان کا نصیب نوشتہ میں ہے یعنی رزق اور عمر، وہ ان کو پہنچتے رہتے ہیں۔ ان میں کمی نہیں ہوتی، نہ رزق کی تنگی اور نہ اجل مسمی میں کوتاہی ۔ ان آیات شریفہ میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے سزائے موت نکلتی ہو بلکہ سارے قرآن میں بھی اس کا پتہ نہیں اور شریعت میں جو مدعی نبوت وامثالہ کے لئے سزا مقرر ہے اس لئے نہیں کہ وہ مفتری علی اللہ ہے بلکہ اس لئے کہ اس نے ایک نص قطعی ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین کا انکار کیا اور مرتد ہوا۔ پس مرتدین کی ذیل میں بسزائے ارتداد قتل کیا جائے نہ بسزاء افتراء ۔ یہی سبب ہے جو مرزا صاحب بھی سوائے لو تقوّل علینا کے کوئی دوسری آیت جس میں مفتری کی سزا جان سے مارنا ہو، نہیں لاسکے۔

اربعین نمبر۴ میں دو آئتیں لائے ہیں ایک کے معنی میں خود لفظ مرنا زیادہ کر دیا یعنی قد خاب من افتری کا ترجمہ یوں کر دیا کہ، مفتری نامراد مرے گا، باوجود کہ خاب کے معنی میں موت داخل نہیں ہے۔

دوسری آیت کا اخیر وہی ہے جو ہم آیات خمسہ میں پورا پورا لکھ آئے ہیں۔ یعنی فمن اظلم ممّن افتری ... اولئک ینا لھم نصیبھم من الکتاب حتّی اذا جاءتھم رسلنا یتوفونھم....۔

اس میں سے مرزا صاحب نے اولئک ینا لھم نصیبھم من الکتاب اخیر تک چھوڑ دیا۔ اربعین نمبر۳ میں اس کو نہیں لکھا کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ مفتریوں کو ان کا نصیب نوشتہ سے پہنچ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہے یعنی عمر اور رزق جو ان کے واسطے ہے وہ ان کو دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب فرشتے جان لینے کو آتے ہیں تو ان کو زیر حراست کرتے ہیں دوسری جگہ اس آیت کے اخیر میں صرف انّه لا یفلح الظّا لمون ہے یعنی وہ ظالم مفتری کامیاب نہیں ہوتے ۔مرزا صاحب نے یہ عبارت اخیر سے گرا دی اور تمام آیت کو جو ان کے دعوی کی مخالف تھی چھوڑ دیا۔ دعوی یہ تھا کہ صدہا جگہ قرآن میں پاؤ گے کہ خدا مفتریوں کو ہلاک کرتا ہے مگر ایک آیت بھی پیش نہ کر سکے بجز لو تقوّل کے۔ یہ تو قرآن ہے، احادیث میں بھی جہاں ان دجالوں کذابوں کا ذکر ہے آنحضرت ﷺ نے ان کے خروج کی خبر دی ہے اور ان کی ہلاکت اور کوئی عذاب آسمانی کی ان کے حق میں پیش گوئی نہیں فرمائی و انّه سیکون فی امّتی کذا بو ن ثلا ثون کلّھم یزعم انّه نبیّ اللّه و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ ان کے قتل و ہلاکت کا کچھ ذکر نہیں فرمایا بلکہ و لا تزا ل طا ئفة من امّتی علی الحقّ ظاھر ین لا یضرّ ھم من خالفھم حتّی یا تی امر اللّه ۔ جس میں صاف اشارہ ہے کہ اسی اہل حق طائفہ کے ہاتھ سے وہ کذاب مفتری ذلت وخواری اٹھائیں گے اور ان پر حجت قائم ہوگی اور اہل حق غالب رہیں گے۔

☆ ردّ حقیقت الوحی

(ڈاکٹر عبدالحکیم کہتے ہیں) کانے دجال کا مسودہ میں ختم کر چکا تھا کہ مرزا قادیانی کی کتاب حقیقت الوحی میری نظر سے گذری۔ اول تو یہ کتاب سراسر فضول ہے کیونکہ اس میں بار بار انہیں مضامین کا ذکر ہے جو سینکڑوں دفعہ مرزا کی کتابوں، رسالوں، اشتہاروں، اخباروں اور دیگر مرزائی تصنیفات میں تکرار کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں اور جن کا ذکر تمام مرزائیوں میں دن رات دیوانوں کی طرح ہوتا رہتا ہے اور یہ باتیں عموماً تمام مرزائیوں کو ازبر ہو چکی ہیں۔

دوم ۔ یہ کتاب خودغرضی کا کامل آئینہ ہے کیونکہ اس کتاب کا اصل صرف (خرچہ) زیادہ سے زیادہ چھ آنہ فی جلد ہوسکتا ہے اور دو آنہ منافع لگا کر آٹھ آنہ ہو جاتے ہیں مگر مرزا نے پانچ روپئہ قیمت رکھ دی۔ ... یوں بلا کسی محنت وتردد کے مرزا نے اس اناپ شناپ تحریر سے چار ہزار روپئہ نقد کما لیا۔

سوم ۔ اصول رفاہ عام کے لحاظ سے اس کی قیمت اصل مصارف سے کچھ ہی زیادہ ہونی چاہیے تھی مگر افسوس کہ مرزا کا دعوی تو یہ ہے کہ وہ فنا فی اللہ ہے وہ خدا کے راستہ پر اپنا سب کچھ قربان کر چکا ہے اس نے نفس کو کلیۃً ہلاک کر دیا ہے مگر عملی اسلام، عیسائیوں کے برابر بھی نہیں رکھتا جن کو وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کہتا ہے۔ عیسائی لوگ تو مذہبی کتابوں کو قریب قریب اصلی قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں مگر مرزا عموماً دس گنی قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ کیا سود در سود کی نسبت اس میں زیادہ خودغرضی نہیں ہے؟ اگر سود اس بنا پر حرام ہے کہ بلا تردد زیادہ منافع لیا جاتا ہے اور خودغرضی اور بیدردی پیدا ہوتی ہے تو پھر کیا حرام نہیں کہ اسلامی خدمت کے روپیہ سے ایک کتاب اناپ شناپ چھپوا کر دس گنی قیمت وصول کی جائے؟ کیا تمام انبیاء ایسا ہی کیا کرتے تھے؟

} پہلے باب میں مرزا نے یہ بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کو سچے خواب آجاتے ہیں اور بعض الہام سچے ہو جاتے ہیں خواہ وہ کیسے ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہو، ان کو خدا سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔

} دوسرے باب میں یہ بیان ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو بعض اوقات سچے خواب آتے اور سچے الہام ہو جاتے ہیں ان کو خدا سے کچھ تعلق بھی ہوتا ہے۔

} تیسرے باب میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو خدا تعالیٰ سے اکمل واصفی طور پر وحی پاتے اور کامل طور پر شرف مکالمہ ومخاطبہ ان کو حاصل ہوتا ہے۔ خوابیں بھی ان کو فلق الصّبح کی طرح سچی آتی ہیں اور خدا تعالیٰ سے اکمل اور اتم طور پر محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔

یہ ہر سہ امور بدیہی الثبوت ہیں ہر صحیح الفطرت انسان ان کو خود بخود تسلیم کر سکتا ہے مگر مرزا صاحب نے بے حد تکرار اور طوالت کے ساتھ ان سادہ اصول کو کئی صفحات میں پھیلا دیا ہے مگر ان کے متعلق ایک ضروری مسئلہ کو بالکل مس نہیں کیا وہ یہ کہ جن لوگوں کے دماغ فطرتاً الہامات اور خوابات کے مناسب ہیں وہ خاص مشغلہ اور توجہ سے اس ملکہ کو بہت ترقی دے سکتے ہیں خواہ ان کے دیگر عمل کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً جس شخص کا دماغ فطرتاً الہامات وخوابات کیلئے موزوں ہے اگر وہ ہمیشہ اپنے خوابات والہامات کا چرچا رکھے اور سوتے ہوئے یا اور اوقات میں اللہ کو اس کے مبارک ناموں سے پکارتا رہے، لوگوں میں اپنی عزت بڑھانے کے واسطے ہمیشہ اپنے رب سے اس امر کا طالب اور خواہاں رہے کہ اس کو غیب کی خبریں ملتی رہیں، تو کثرت سے اس کو غیب کی خبریں ملتی رہیں گی خواہ اور طرح پر وہ بددیانت، بدعہد، فاسق، فاجر، کذاب، مسرف اور عیار ہی کیوں نہ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی مومن یا غیر مومن، نیک یا بد، سچے یا جھوٹے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے انا لا نضیع اجر العاملین پس جو قانون میں محنت کرتا ہے وہ آخر کار مقنن بن جاتا ہے جو ڈاکٹری میں محنت کرتا ہے وہ ڈاکٹر بن جاتا ہے۔ جو مسمریزم میں محنت کرتا ہے وہ مسمریزر بن جاتا ہے۔ جو خوش نویسی میں محنت اٹھاتا ہے وہ خوش نویس بن جاتا ہے۔ جو زراعت میں محنت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے وہ اس کا پھل پالیتا ہے۔ خواہ وہ مومن ہو یا غیر مومن، نیک ہو یا بد، خدا رسیدہ ہو یا مردود۔ اسی طرح جو شخص ہمیشہ خدا سے اخبار غیب کا طالب رہتا ہے، ہر مشکل کے وقت اضطراری دعائیں کرتا ہے تو ضرور اس کو غیب کی خبریں ملتی ہیں اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں خواہ وہ دراصل مومن ہو یا غیر مومن ہو۔..مشرکوں کے حالات میں ہے:

اذا رکبو فی الفلک دعو اللّٰہ مخلصین لہ الدّین فلمّا نجا ھم الی البرّ اذا ھم یشرکون (جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں اللہ کو خالص دین کے ساتھ پکارتے ہیں پس جب ہم ان کو حفاظت سے خشکی پر لے آتے ہیں تو وہ وہیں شرک کرنے لگتے ہیں)۔

پٹیالہ میں ایک سردار کنہیا سنگھ ... ہیں ان کو کثرت سے خواب آتے ہیں جن میں غیب کی خبریں بکثرت ہوتی ہیں اور عظیم الشان تغیرات کی نسبت اس کو قبل از وقت خبر مل جاتی ہے۔ ایسا ہی لالہ بھگوان داس .. ہیں جن کو بڑے معاملات میں قبل از وقت خواب آتے ہیں۔ پس جب تک کسی شخص کے معاملات اور اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں، اس کے ہر فعل سے ایثار، ہمدردی اور راست بازی ثابت نہ ہو اس وقت تک محض کثرت رؤیا صادقہ والہامات غیبیہ اس کی ولایت کی دلیل نہیں ہو سکتے۔ اس اصول کو مرزا نے عمداً بدنیتی سے بیان نہیں کیا کیونکہ اس سے اس کی تردید ہوتی تھی۔ بلکہ تمام کتاب میں اپنی پیش گوئیوں کا ہی ذکر کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ خدا کا برگزیدہ ہے، وہ اعلیٰ درجہ کے نبیوں اور رسولوں میں سے ہے، حالانکہ اس نے براہین کی نسبت لمبے چوڑے اشتہارات دے کر تمام روپیہ پیشگی وصول کیا مگر تین سو جز میں سے محض تیس جز، تین سو دلائل میں سے محض ایک دلیل شائع کر کے ایسا دم بخود ہوا کہ ۲۸ سال سے اس کتاب کا نام تک نہ لیا۔ سراج منیر کی مفت اشاعت کے واسطے ۱۴۰۰ روپیہ چندہ وصول کر کے خورد برد کر گیا۔ چند سال کے بعد سراج منیر شائع ہوا اور آٹھ گنی قیمت پر فروخت کیا گیا۔ وغیرہ

دماغ ایسا آتشین اور قلب ایسا کینہ توز اور دل ایسا عالم سوز ہے کہ دنیا کی تباہی اور مرزا کے واسطے عید کا عید ہے۔.. یہاں تک کہ کتابوں میں دعائیں شائع کی جاتی ہے کہ طاعون پھیلے اور مرزا کے مخالف ہلاک ہوں۔ پھر طاعون پھیلنے پر خوشیاں منائی جاتی ہیں جب کہ اس کے ظاہری اعمال اخلاق اور دین کا یہ حال ہے کہ اس قدر بغض اور کینہ عیسائیوں اور آریوں کو بھی امت محمدی سے نہیں جس قدر کہ مرزا اور مرزائیوں کو ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اگر اسکے بہت سے خوابات اور الہامات سچے بھی ہوتے ہیں تو وہ اس کی ولایت یا نبوت یا رسالت کی دلیل ہرگز نہیں ہو سکتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک کہ وہ تمام بنی نوع کا عموماً اور مسلمانوں کا خصوصاً سچا ہمدرد اور خیر خواہ ثابت نہ ہو جائے ۔ جب تک عملاً یہ نظر نہ آئے کہ اور لوگ نادان بچہ کی طرح دن رات اس پر بول و براز کرتے اور ہر وقت اس سے بلا کسی معاوضہ کے خدمت لیتے ہیں مگر وہ رحیم ماں کی طرح ہر وقت ان سے محبت کرتا ، ان کی خیر خواہی کرتا ان کی خدمت کرتا ان کو پالتا اور ان کے تمام دکھ خوشی کے ساتھ برداشت کرتا ہے وہ کبھی برگزیدہ خدا ، اور فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہونیکے دعوی میں سچا نہیں ٹھہر سکتا

خاتمہ حقیقۃ الوحی میں مرزا قادیانی نے معترضین کے اعتراضات کا جواب دینا چاہا ہے۔ الزامات جو واقعی طور پر خود مرزا اور مرزائیوں کی تصانیف سے المسیح الدجال میں صاف طور پر ثابت کئے گئے ہیں مثلاً:

ا۔ خلاف شرع دعاوی و الہامات ۔۲۔ رب العالمین اور انبیاء کی سخت توہین و تذلیل ۔۳۔ قرآن و حدیث و تیرہ سو سالہ اسلام کو مردہ قرار دینا ۔۴۔ اتباع محمدی ایمان باللہ اور اور تمام اعمال کو ہیچ قرار دینا بلکہ تمام علمائے اسلام اور متبعین قرآن و حدیث کو کافر اور جہنمی قرار دینا ۔۵۔ متواتر خلاف عہدیاں ۔۶۔ لمبے چوڑے اشتہارات سے روپئہ وصول کرنا ۔۷۔ فحش گوئی ۔۸۔ تمام مسلمانوں اور تمام قوموں پر لعنتیں برسانا ، اور ان کی ہلاکت پر خوشیاں منانا ۔۹۔ آرام طلبی و شکم پروری ۔۱۰۔ اپنی کتابوں کے لئے مال زکات طلب کرنا ۔ ۱۱۔ تمام مسلمانوں سے پھٹ جانا ۔۱۲۔ جھوٹی شیخی اور کبریائی ۔۱۳۔ بے حد خلاف بیانیاں ۔۱۴۔ خالی دعوے ۔۱۵۔ خالی شاعری ۔ ۱۶۔ خوش خوری ، نفس پرستی ۔۱۷۔ بے ہودہ انشا پردازی ۔۱۸۔ انبیاء کی تحقیر ۔۱۹۔ بھیک مانگنا اور جس کا چندہ تین ماہ تک نہ پہنچے اس کے اخراج کا اعلان دینا ۔۲۰۔ اس کی پیشگوئیوں میں غلو اور کذب کی آمیزش ۔۲۱۔ اس کے الہامات کا شیطانی الہامات سے مشابہ ہونا ۔۲۲۔ مسیح موعود کے متعلق جو احادیث صحیحہ ہیں ان سے مرزا کی حالت کا مطابق نہ ہونا ۔ وغیرہ

ان تمام واقعی امور کا جواب مرزا نے (حقیقت الوحی ۔ص ۱۸۲ پر) محض اس قدر دیا ہے:

> اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ عبدالحکیم اور اس کے ہم جنسوں نے مجھے سمجھا ہے تو پھر خدا تعالی سے بڑھ کر میرا دشمن اور کون ہوگا اور اگر میں خدا تعالی کے نزدیک ایسا نہیں ہوں تو پھر میں یہی بہتر طریق سمجھتا ہوں کہ ان باتوں کا جواب خدا تعالی پر چھوڑ دوں ۔

ثابت شدہ الزامات کا جواب ایسے طریق پر حلاّف کذاب لوگ تو ضرور دیا کرتے ہیں جو بات بات پر قسمیں کھایا کرتے اور خدا کو گواہ بنایا کرتے ہیں مگر قرآن مجید اور سنت انبیاء میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے جوابات کا کہیں پتہ نہیں چلتا، نہ انسانی عدالتوں اور قوانین میں واقعی شہادتوں کے خلاف ایسے بیان قبول کیئے جاتے ہیں۔

اس قدر تمہیدی بیان کے بعد اب میں مرزا کے ۲۰۸ نشانات کی طرف نظر کرتا اور چند حصوں میں تقسیم کر کے ان کا ذکر کرتا ہوں۔

{ فصل اول۔ ان نشانات کے بیان میں جو سراسر غلط ثابت ہوئے:

۱۔ عمنوائیل اور بشیر کی ولادت کی پیش گوئی جس کی نسبت کہا تھا کانّ اللّٰہ نزل من السّماء جس کی ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو اشاعت کی تھی کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہوگا۔

۲۔ بہت سی خواتین مبارکہ جو والدہ محمود کے علاوہ اسکے نکاح میں آنی تھیں۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

۳۔ ان خواتین سے (جو زوجہ دوم کے علاوہ ہوں گی) بہت نسل کا ہونا۔

۴۔ ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۳ء کو ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی اور اسکی میعاد سال آئندہ کی بہار تک بتلائی۔

۵۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو پھر شائع کیا، زلزلہ آنے کو ہے۔، خود باغ میں ڈیرہ لگایا۔

۶۔ دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔، مرزا کے کوئی مخالف بارشوں میں نہیں پکڑے گئے۔

۷۔ موت تیراں ماہ حال کو۔ بدر ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ تیراں شعبان کو کوئی (قابل ذکر۔ بہاء) موت نہیں ہوئی

۸۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کیا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔، آج ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء تک میں بالکل صحیح سلامت ہوں۔

۹۔ ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء کو شائع کیا: ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہ رہے گا۔

۱۰۔ منشی الٰہی بخش مرحوم کی نسبت پیش گوئی کہ مرزا پر ایمان لے آئے گا۔

۱۱۔ سلطان محمد کی نسبت پیشگوئی کہ وہ یوم نکاح سے ڈھائی سال کے اندر فوت ہو جائیگا۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

۱۲۔ دختر احمد بیگ کی نسبت پیشگوئی کہ اسکے ساتھ مرزا کا نکاح ہو چکا اور وہ ضرور واپس آئیگی۔ ۱۸۸۸ء

۱۳۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب پر چالیس یوم کے اندر ذلت آنے کی پیش گوئی۔

۱۴۔ مولوی محمد حسین بٹالوی، ملاں محمد بخش اور ابوالحسن تبّتی کی ۱۳ مہینہ میں ذلت کی پیش گوئی۔

۱۵۔ اما انا کا لقرآن و سیظھر علی یدی ما ظھر من الفرقان جو کچھ اصلاحیں قرآن مجید نے کیں، اس کا کروڑواں حصہ بھی مرزا سے آج تک نہ ہو سکا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔عود جوانی کا الہام مشتہرہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

۱۷۔ اردّ علیھا روحھا و ریحانھا۔ زوجہ مرزا کی تازگی اور جوانی واپس لائی جائے گی۔

۱۸۔ ۱۸ فروری ۱۹۰۷ء کا الہام۔ کلّ الفتح بعدہ

۱۹۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دل جوئی ہوگی۔ ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کا الہام

۲۰۔ عبداللہ آتھم کی نسبت پیش گوئی۔ میعاد مشتہرہ کے اندر نہ تو فوت ہوا، نہ اس نے عاجز انسان کو خدا بنانے سے رجوع کیا۔ نہ اندھے دیکھنے لگے، نہ لنگڑے چلنے لگے، نہ بہرے سننے لگے۔

۲۱۔ دسمبر ۱۹۰۲ء تک آسمانی نشان کے ظہور کی پیش گوئی جو مخالفوں کو ساکت کر دے گا۔

۲۲۔ طاعون سے قادیان کے بچے رہنے کی پیش گوئی۔ (کشتی نوح)

۲۳۔ مولوی ثناء اللہ کی نسبت پیشگوئی کہ وہ پیشگوئیوں کی پڑتال کیلئے کبھی قادیان میں نہ آئیگا۔

۲۴۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی نسبت پیش گوئی کہ وہ اس پر ایمان لے آئینگے۔ (اعجاز احمدی)

۲۵۔ الکلب یموت علی الکلب۔ ایک مولوی کی نسبت کہ وہ ۵۲ سال کی عمر میں مر جائے گا مگر اب (بوقت تحریر کانا دجال) ان کی عمر ۷۰ سال ہے۔

۲۶۔ لک خطاب العزّۃ

۲۷۔ قیصر ہند کا شکریہ

۲۸۔ سید امیر شاہ رسالدار میجر سردار بہادر سے ۵۰۰ روپئہ پیشگی لے کر فرزند دلانے کا وعدہ۔

۲۹۔ منشی سعد اللہ لودھیانوی کے ابتر ہونے کی پیش گوئی۔

۳۰۔ انّی احافظ کلّ من فی الدّار۔ خاص مرزا کے گھر میں پیراں دتہ طاعون سے ہلاک ہوا

۳۱۔ مریدوں کی طاعون سے حفاظت کا الہام تھا۔ مگر بڑے بڑے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے ، مثلاً مولوی برہان الدین جہلمی۔ محمد افضل اڈیٹر البدر اور اسکا لڑکا۔ مولوی محمد یوسف سنوری۔ عبداللہ سنوری کا بیٹا۔ ڈاکٹر بوڑھے خان۔ قاضی ضیاء الدین۔ ملاں جمال الدین سید والا۔ حکیم فضل الٰہی۔ مرزا افضل بیگ وکیل۔ مولوی محمد علی ساکن زیرہ۔ مولوی نور احمد ساکن لودھی ننگل۔ ڈنگہ کا حافظ

{ فصل دوم ان نشانات کے ذکر میں جو محض ایک زمانہ کی طرف دلالت کرتے ہیں مگر مرزا نے اپنے نشانات کی تعداد بڑھانے کے واسطے محض چالاکی سے انکو اپنی تصدیق میں پیش کر دیا ہے۔

۱۔ اذا العشار عطّلت۔ جب اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔

۲۔ اذا الصّحف نشرت۔ جب کتابیں پھیلائی جائیں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اذا النّفوس زوّ جت۔ جب لوگ ملائے جائیں گے۔

۴۔ ا ذا البحار فجّرت ۔جب دریا چیر کر چلائے جائیں گے۔

۵۔یو م ترجف الرّا جفة تتبعھا الرّا د فة جس روز کانپنے والی کانپے گی اور اس کے بعد ویسا ہی زلزلہ آئے گا۔

۶۔ و ان مّن قر یة ا لّا نحن مھلکو ھا قبل یوم القیامة او معذّ بوھا۔کوئی بستی ایسی نہیں جس کو ہم یوم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے، یا عذاب نہ دیں گے۔

۷۔ حج کا بند ہونا۔

۸۔ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔

۹۔ چھ ہزار برس کے اخیر پر مسیح موعود کا ظاہر ہونا۔ یہ تمام بناوٹ ہے کسی آیت و حدیث میں اس کی تصریح نہیں۔

} فصل سوم ان نشانات کے بیان میں جو فی الحقیقت مرزا کے مخالف ہیں مگر چالاکی سے اس نے ان کو نشان بنا لیا ہے۔

۱۔دانیال نبی کی پیش گوئی۔اس میں الفاظ ذیل قابل غور ہیں:

اور جس وقت دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائے گی ایک ہزار دوسونوے دن ہوگے۔مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سوپینتیس دن تک آتا ہے۔

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ اس کو ۱۲۹۰ھ سے شرف مکالمہ حاصل ہے پس یہی وہ مکروہ چیز ہے جس نے ہزاروں مسلمانوں کو خراب کیا۔ مبارک وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور ۱۳۳۵ سال تک آتا ہے۔

۲۔نعمت اللہ ولی کی پیش گوئی۔اس میں شعر ذیل قابل غور ہے:

مہدی وقت وعیسی دوراں ہر دو را شہسوار می بینم

اس شعر میں مہدی وعیسی دو علیحدہ وجود بیان کئے گئے ہیں مگر مرزا ان کو ایک ہی بناتا ہے۔

۳۔ انّی ا حا فظ کلّ من فی الدّار۔ یہ غلط ثابت ہوا کیونکہ اول تو خاص مرزا کے گھر میں پیراں دتہ اور عبدالکریم طاعون سے ہلاک ہوئے .... نیز بڑے بڑے مرید ہلاک ہوئے۔ نیز اب اس کے خلاف یہ الہام ہو چکا ہے انّی احا فظ کلّ من فی الدار و ا حا فظک خا صةً۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔سبحا ن اللّٰه ۔ تبار ک و تعا لی ا راد مجد ک سیقطع اباء ک و یبدو منک

۵۔ مرزا غلام قادر کا سخت بیمار ہونا ۔ان کی نسبت معلوم ہونا کہ اب ان کی زندگی محض ۱۵ یوم ہے۔ پھر دعا سے ۱۵ سال زندہ رہنا۔

۶۔ خدا تعالی کی زیارت ۔سرخی سے ایک کتاب پر دستخط کرنا اور زائد سرخی چھڑکنا جس کے چھینٹے کرتے (قمیص) پر پڑے۔ایسی بدتمیزی تقدیس باری تعالی کے خلاف ہے۔

۷۔ عباس علی صوفی مرحوم کی نسبت اصلھا ثا بت و فرعھا فی السّماء ۔وہ بعد میں مرزا کا مخالف ہو گیا اور سخت مخالفت کی حالت میں ہی مرا۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا کلمہ طیبہ کے خلاف ہے کیونکہ قرآن مجید میں یہ الفاظ کلمہ طیبہ کی نسبت ہیں اور مرزا دراصل شیطان مردود ہے جس سے اللہ کریم نے عباس علی جیسے کلمہ طیب کو نجات دی اور اس کو اس نجات سے ایسا ہی ثابت کر دکھایا کہ اس کی جڑ قائم تھی اور اس کی شاخیں آسمان میں تھیں۔

۸۔بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید   و پائے محمدیان برمنار بلندتر محکم افتاد

مرزائی احمدی ہیں نہ کہ محمدی۔

۹۔   مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جب براہین احمدیہ کی اشاعت کے واسطے میرے پاس روپیہ نہ تھا، میں نے دعا کی تو الہام ہوا:

ھزّ الیک بجذ ع النّخلة تساقط علیک ر طباً جنیاً

چنانچہ میں نے خلیفہ سید محمد حسن وزیر ریاست پٹیالہ کی طرف خط لکھا۔انہوں نے ڈہائی سو روپیہ ایک بار اور ڈھائی سو روپیہ ایک بار بھیجے۔

اس سے معلوم ہوا کہ براہین سے تمام مدعا روپیہ کمانا اور نفس پروری تھا۔سو روپیہ تو ملا اور مرزا نے پختہ کھجوریں مزے سے کھائیں مگر ستائیس سال سے براہین کا نام ندارد ہے۔

۱۰۔مرزا قادیانی کہتا ہے:

خدا تعالی نے ۱۸۸۴ء کے بعد باقی حصص براہین کا چھپنا روک دیا تھا تاکہ اس کا یہ کلام پورا ہو کہ براہین احمدیہ کو بطور نشان بناؤنگا۔سو اس عرصہ میں بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اگر پیشگوئیاں پوری ہونے سے پہلے ختم ہو جاتی تو وہ ایک ناقص کتاب ہوتی۔

یہ صاف بناوٹ ہے۔اول تو کل کتاب کا پہلے شائع ہو جانا پیش گوئیوں کی تصدیق کا منافی نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ اس کی اشاعت ساتھ کے ساتھ جب کہ اب اخباروں اور کتابوں میں ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے تکمیل براہین کے بعد بھی ہوسکتی تھی۔ دوم وہ خدا کا کون سا حکم ہے جس میں براہین کی اشاعت کو روکا گیا۔ سوم، خلاف عہدی ایک جرم ہے۔

۱۱۔ مرزا کہتا ہے:

عبدالرحمٰن لکھو کے والے کا الہام۔ مرزا صاحب فرعون۔

مگر وہ خود ہی میری زندگی میں مر گئے حالانکہ فرعون، موسیٰ کی زندگی میں مرا تھا۔

یہ بھی ایک بناوٹ ہے۔ اگر فرعون نام ہونے سے یہ امر لازمی ہے کہ عبدالرحمٰن، موسیٰ بن گئے اور ان کی زندگی میں مرزا کو غرق ہونا چاہیے تھا، تو مرزا قادیانی کے محمد نام ہونے سے لازمی ہے کہ ہندوستان کے بت خانے ہمیشہ کے واسطے منہدم ہو جائیں۔ اس کے موسیٰ نام ہونے سے لازمی ہے کہ مسلمان آزاد ہو کر کسی کنعان کے وارث بنیں۔ ابراہیم نام ہونے سے لازمی ہے کہ مرزا کو آگ میں ڈالا جائے اور زندہ رہے۔ یوسف نام ہونے سے لازمی ہے کہ وہ چاہ میں گرایا جائے غلام بنے اور قید میں پڑے۔

۱۲۔ وکذلک مننا علی یوسف لنصرف عنہ السّوء والفحشاء ولینذر قوماً مّا انذر آباءھم فھم غافلون۔

مرزا قادیانی کے متعلق یہ تمام الفاظ غلط ثابت ہوئے کیونکہ مرزا ایسی قوم میں ہے جس میں قرآن اور حدیث کے وعظ ہوتے ہیں۔

۱۳۔ مرزا قادیانی کا الہام ہے: انّی مھین من اراد اھانتک۔

اس میں کوئی تعین نہیں۔ ہندوستان کے کروڑوں مسلمان اور دیگر اقوام مرزا کی دشمن اور مرزا کی مٹی پلید کرتے ہیں۔ جب کبھی اتفاقات سے کسی پر کوئی آفت آتی ہے تو فوراً اس پر اس کو منطبق کر لیتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا کہ جس کسی نے مرزا کی توہین کی وہ ذلیل ہو جایا کرتا، جیسا کہ ان الفاظ کا ظاہری مفہوم ہے، تو بات صاف تھی۔ اگر مرزائیوں کا کسی مخالف کی ذلت پر بغلیں بجانا اور ہر ایک نکتہ چین کے ابتلاء کو اسی پیش گوئی کی تصدیق میں شائع کرنا صحیح ہے، تو مجھے حق ہے کہ جو کوئی مرزائی مرتا جائے تو میں شائع کرا دیا کروں کہ فلاں دشمن دین واصل جہنم ہو چکا کیونکہ مجھے بعض مرزائیوں کی نسبت الہام ہو چلا ہے انّھم لصالوا الجحیم وہ جہنم میں داخل ہونیوالے ہیں۔

} فصل چہارم۔ ان نشانات کے بیان میں جن کو مرزا صاحب نے بار بار درج کیا ہے تاکہ اس کے نشانات کی تعداد بڑھ جائے۔ مثلاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ شا تان تذ بحان ۔ سے عبدالرحمٰن اور عبداللطیف کی موت نمبر ۵۴ و ۱۱۳ پر ذکر ہے۔

۲۔ لیکھ رام کے ساتھ مباہلہ اور اس کی موت ۔ نمبر ۱۳۷ و ۱۲۵ پر مذکور ہے۔

۳۔ عبدالحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ اور اس کا انجام ۔ نمبر ۹۲، ۵۹ پر درج ہے۔

۴۔ نزلت الرّحمة علی ثلث العین و علی الا خرین ۔ نمبر ۱۳۵ و ۱۶۶ پر درج ہے

۵۔ چراغ دین کی نسبت الہام:

انّی اذیب من یریب ۔ میں فنا کر دونگا میں غارت کر دونگا ۔ غضب نازل کرونگا۔

اگر چراغ دین نے شک کیا۔ (دافع البلاء ص ۲۳) ۔ چنانچہ طاعون سے مر گیا۔

یہ بات نمبر ۵، و ۱۷۴ پر درج ہے۔

۶۔ ڈوئی کا مباہلہ اور اس کی موت نمبر ۳۰، و ۱۹۷ پر مذکور ہے۔

۷۔ یعصمک اللّه من عنده و لو لم یعصمک النّاس نمبر ۸۱ و ۶۳ پر مذکور ہے

۸۔ مولوی غلام دستگیر قصوری نے خود ہی کا ذب کی موت کے واسطے بددعا کی اور ہلاک ہو گیا۔

۹۔ طاعون پھیلنے کی پیش گوئی نورالحق کے صفحہ ۳۵ سے ۳۸ تک نمبر ۷۵ و ۱۵۰ پر مذکور ہے۔

۱۰۔ کثرت جماعت وزائرین کی پیش گوئی ۔ نمبر ۹۷، ۹۱، ۱۰۰ پر مذکور ہے۔

} فصل پنجم ۔ ان نشانات کے بیانات میں ہے جو فی الحقیقت کچھ بھی نہیں مگر مرزا قادیانی نے رنگ آمیزیوں اور چالاکیوں سے ان کو نشان بنا لیا ہے۔ یعنی:

۱۔ ملاں عبداللطیف کی موت ۔ اگر ایسا ایک قتل کسی کی صداقت کے لئے دلیل ہو سکتی ہے تو پچاس ہزار سے زیادہ عالم فاضل بابی جو ایران میں قتل ہو چکے وہ ہزاروں گنا سچے ہوئے۔ ابن صباح کے ہزاروں فدائی تھے۔ ایسا ہی رام سنگھ کو کے پر ہزاروں نے جان قربان کی۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہزاروں نے جان دی۔

۲۔ ملاں عبداللطیف کی شہادت کی پیش گوئی ۔ اس کے متعلق کوئی الفاظ نہیں ۔ براہین احمدیہ میں یہ الفاظ تھے۔ شا تان تذ بحان ۔ سو اس میں کسی کا نام نہیں ۔ پہلے یہی الفاظ مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپاں کئے گئے تھے۔ اگر یہ الہام رحمانی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جیسے بکری کو ذبح کیا جانا حلال ہے، ایسا ہی دونوں کی گردن زدنی جائز تھی۔

۳۔ مولوی محمد حسین کی بابت براہین میں پیش گوئی کی تھی کہ ہماری تکفیر کرے گا۔ پیش گوئی کے الفاظ ندارد، حوالہ ندارد۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔مولوی نذیر حسین مرحوم کی تکفیر کی بابت براہین میں پیش گوئی کی تھی۔الفاظ ندارد اور حوالہ ندارد

۵۔قونصل رومی کی تباہی کی پیش گوئی۔حوالہ ندارد، الفاظ ندارد۔

۶۔ براہین میں مقدمات کی فتح کی بشارت۔حوالہ ندارد، الفاظ ندارد۔

۷۔ براہین میں طاعون پھیلنے کی پیش گوئی۔حوالہ ندارد، الفاظ ندارد۔

۸۔مولوی غلام دستگیر نے خود ہی کاذب کی موت کے واسطے دعا کی اور ہلاک ہو گیا۔حوالہ ندارد۔

۹۔مولوی محمد حسن بھیں والا جو بڑا بدگو تھا، ہلاک ہوا۔کوئی پیش گوئی نہیں۔

۱۰۔مولوی نور احمد نے کتاب ...کا حاشیہ لکھتے ہوئے میرے لئے بددعا کی کسر ھم اللہ .... مگر وہ خود ہی معہ اپنے مددگار بھائی نور محمد کے مر گیا۔

۱۱۔مولوی اسماعیل علی گڈھی کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا وہ ایک سال کے اندر فوت ہو گیا۔

۱۲۔ حکیم کرم داد نے فقیر مرزا کے ساتھ مباہلہ کیا۔ایک سال کے بعد فقیر مرزا طاعون سے ہلاک ہو گیا

۱۳۔فضل داد خان نمبر دار چنگا نے محمد افضل احمدی کے خلاف ہلاکت کی بددعا کی، مگر دس ماہ کے اندر وہ خود ہی ہلاک ہو گیا۔

۱۴۔ کریم اللہ انسپکٹر ڈاکخانہ جات حلقہ گوجر خان نے محمد افضل احمدی کے روبرو مرزا کے خلاف سخت الفاظ کہے۔تھوڑے دنوں بعد اس کے گھر میں چوری ہوئی اور بہت سا مال چوری ہوا۔

۱۵۔ عبدالقادر ساکن بندر پور نے میرے خلاف مباہلہ کے طور پر ایک نظم لکھی۔اس کے چند روز بعد وہ طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

۱۶۔حافظ محمد دین ساکن موضع ننکر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے فیصلہ قرآنی اور تکذیب قادیانی رکھا مگر وہ ایک سال اور تین ماہ بعد مر گیا۔

۱۷، ۱۸، ۱۹۔ اخبار شبھ چنتک جو میرے خلاف قادیان سے نکلتا تھا اس کے اڈیٹر و منتظم یعنی سومراج، اچھر چند اور بھگت رام طاعون سے ہو گئے (یعنی طاعون کا قادیان میں ورود مرزا نے خود تسلیم کیا۔بہاء)

۲۰۔ مولوی عبدالمجید نے مباہلہ کے طور پر بددعا کی مگر وہ خود ہی فنا ہو گیا۔

۲۱۔ابوالحسن تبّتی نے بجلی آسمانی بر سر دجال قادیانی میں مباہلہ کے طور پر بددعا کی مگر وہی طاعون سے مر گیا۔((تبّتی غلطی سے لکھا گیا ہے، کیونکہ بجلی آسمانی کے نام سے ایک منظوم کتاب مولانا ابوالحسن سیالکوٹی نے لکھی تھی جسے مختصراً کتاب ہذا کے حصہ نہم میں شامل کیا گیا ہے۔بہاء)

۲۲۔منشی مہتاب علی احمدی نے فیض اللہ خان کے ساتھ مباہلہ کیا مگر فیض اللہ خان طاعون سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاک ہوا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب لکھتے ہیں کہ نمبر ۸ سے نمبر ۲۲ تک جن واقعات کو مرزا نے نشانات بتایا ہے یہ محض اتفاقات ہیں۔ ہزاروں شہروں اور دیہات میں جہاں جہاں مرزائی ہیں اکثر یہ معاملات ہوتے رہتے ہیں۔ کہیں مرزائیوں کی مسلمانوں کی ساتھ بحث ہے۔ کہیں باہمی تکفیر و تکذیب اور ملاعنت ہے۔ کہیں مرزا کی تردید دلائل سے کی جاتی ہے کہیں بد دعائیں دی جاتی ہیں اور کہیں گالیاں سنائی جاتی ہیں۔ جب ہزاروں جگہ ایسا ہوتا ہے تو دس بیس مقامات پر اموات کا ہونا بھی لازمی ہے۔ خاص کر ایسے زمانہ میں جب کہ ہندوستان میں دس بارہ ہزار اموات روزانہ پلیگ سے ہورہی ہیں، دس بیس اموات کو جو مرزا کے مکفرین مکذبین لاعنین وغیرہ میں واقع ہوئیں ان کو مرزا کے خلاف کا نتیجہ قرار دینا سراسر حماقت یا پرلے درجے کی بے حیائی اور چالاکی ہے۔ اگر یہ طریق استدلال صحیح ہے تو جس قدر مرزائی مرتے جاتے ہیں ان کی نسبت تمام مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی تکفیر تکذیب اور بدخواہی کا نتیجہ ہے کیونکہ کوئی مرزائی ایسا نہیں جس کو مسلمانوں کے ساتھ تنازع اور تلاعن کا موقعہ نہ ملتا ہو۔ کیا مرزا اور مرزائی، انبیاء اور ان کے صحابہ کے حالات سے اس قسم کی بد دعاؤں اور مباہلوں کا وجود ثابت کر سکتے ہیں۔

تاہم یہ عاجز (عبدالحکیم) ان نشانات کے جواب بھی ترکی بہ ترکی عرض کرتا ہے:

مولوی یوسف سنوری نے میری تفسیر کی نسبت سخت الفاظ کہے تھے وہ معہ فرزند خود طاعون سے ہلاک ہوا۔

محمد افضل اڈیٹر البدر نے بدنیتی سے نکتہ چینی کی تھی اس لئے وہ اور اس کا فرزند طاعون سے ہلاک ہوئے۔

عبداللہ سنوری نے مقام بسی کے ایام میں مجھ پر اتہام لگانے شرع کئے تھے اس لئے اس کا بیٹا حشمت اللہ طاعون سے ہلاک ہوا۔

محمد حسین مراد آبادی پر میری تبلیغ ہو چکی تھی اس لئے وہ وجع المفاصل کے دردناک عذاب میں مبتلا ہوا۔

سنور میں میرا ایک لیکچر ہوا جس میں، میں نے صاف طور پر بیان کر دیا کہ مرزا اور مرزائی، قرآن اور احادیث صحیحہ سے مرتد اور سنت انبیاء کے مخالف ہیں۔ میرے اس لیکچر سے اسلام کی سنور میں تبلیغ ہوئی مگر مرزائیوں نے نہ مانا، اسلئے بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے خانہ ویران ہو گئے (مثلاً ابراہیم خورد پٹواری، زوجہ برادر غلام داد۔ دختر عبداللہ، محمد اختر ولد محمد یسین)

حافظ نور محمد سکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ کو مرنے سے چار یوم پہلے خواب میں دکھایا گیا کہ جب تک ڈاکٹر عبدالحکیم سے علاج نہ کرائے گا ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ اخیر وقت ہوش تک وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے عبدالحکیم کے پاس لے چلو مگر ایک لنگڑا مرزائی اس بات پر اڑا رہا کہ ہم وہاں نہیں لے جاتے۔ اس بے چارے نے یہاں تک کہا کہ پھر میں کسی طرح نہیں بچ سکتا مگر اوروں نے نہ مانا۔

مولوی عبدالحق سامانوی نے مجھ سے نبوت مرزا کے ثبوت میں بے ہودہ بحث کی اور قرآن وحدیث سے ارتداد ظاہر کیا اس لئے اس کی اہلیہ طاعون سے ہلاک ہوگئی۔

سامانہ میں میری تبلیغ رسائل کے ذریعہ بخوبی ہو چکی مگر مرزائی بدستور قرآن وحدیث سے مرتد بنے رہے اس لئے اموات ذیل طاعون سے ہوئیں۔ غلام محمد والد برکت خیاط۔ اللہ دی زوجہ توماں خیاط۔ بی بی زوجہ چھجو خیاط۔ سوندھا ولد نبو خیاط۔ والدہ عطا محمد خیاط۔ اہلیہ شیخ نور محمد۔

محمود پور جو سامانہ کے قریب ہے اس میں حسب ذیل مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ پیرا ولد کریم بخش۔ نور محمد ولد اللہ بخش۔ کماں بانڈا۔ نور محمد ولد مولی۔ مسماۃ نذیراں زوجہ رحیم بخش۔ مسماۃ امو زوجہ عبدالکریم۔

مرزائیان ذیل کی نسبت اطلاع ہے کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوئے۔ ڈاکٹر بوڑے خان۔ برہان الدین جہلمی۔ قاضی ضیاء الدین۔ جمال الدین سید والا۔ حکیم فضل الٰہی۔ مرزا یعقوب بیگ کا بہنوئی۔ مرزا افضل بیگ وکیل اور اس کا کنبہ۔ معراج الدین عمر کی والدہ۔ حکیم محمد حسین قریشی کی لڑکی۔ ڈنگہ کا حافظ۔ مولوی محمد علی ساکن زیرہ ضلع فیروز پور۔ مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل۔

جو مرزائی طاعون سے مرتا ہے اس کا نام دعائے جنازہ کے لئے بھی الحکم والبدر میں شائع نہیں ہوتا۔ کیا کوئی مرزائی حوصلہ کر کے کل فوت شدہ مرزائیوں کی تعداد شائع کرسکتا ہے تاکہ پبلک اندازہ لگا سکے کہ مرزائیوں میں فی صدی اموات کس قدر ہوئیں۔ باقی مسلمانوں اور ہندوؤں میں کس قدر۔ مرزائیوں کا پتہ تو مرزائیوں سے ہی لگ سکتا ہے باقیوں کا نمبر جو اخبارات میں شائع ہو چکا حسب ذیل ہے:

۱۸۹۶ء۔ میں ۱۷۰۴۔ ، ۱۸۹۷ء میں ۵۶۰۰۰۔ ، ۱۸۹۸ء میں ۱۱۸۰۰۰۔ ، ۱۸۹۹ء میں ۱۳۵۰۰۰۔ ، ۱۹۰۰ء میں ۹۳۰۱۰۔ ، ۱۹۰۱ء میں ۳۷۴۰۰۰۔ ، ۱۹۰۲ء میں ۵۷۷۰۰۰۔ ، ۱۹۰۳ء میں ۵۵۱۰۰۰۔ ، ۱۹۰۴ء میں ۱۰۲۲۰۰۰۔ ، ۱۹۰۵ء میں ۹۵۱۰۰۰۔ ، ۱۹۰۶ء میں ۳۳۲۰۰۰۔ ، ۱۹۰۷ء میں ۱۰۶۰۰۶۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! اظہار حق کا حوصلہ کرو گے یا گول مول دعووں اور اناپ شناپ ٹپاروں میں ہی خیر مناؤ گے۔ مرزا کا دعوی تھا کہ میرا کوئی مخلص مرید طاعون سے نہ مرے گا۔ کیا یہ سب جو مر گئے منافق تھے اور جو بچیں گے وہی مخلص ہونگے۔ باقی سب منافق۔

۲۳۔ دہلی والی شادی کی نسبت پیش گوئی۔

الحمد للّٰہ الّذی جعل لکم الصّھر و النّسب ۔تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جس نے تمہارے واسطے ناتے اور نسب بنائے۔

اس میں دہلی والی شادی کی طرف اشارہ کہاں ہے؟

۲۴۔ عبداللہ خان اخیری عمر میں تکلیف اٹھائے گا۔ حوالہ ندارد، الفاظ ندارد

۲۵۔ مبارک احمد (بن مرزا) کی آخری حالت تھی، خدا تعالی کی طرف توجہ کی، تو دو تین منٹ کیلئے لڑکے کو سانس آنے لگا۔،

ایسے نظارے اکثر دیکھنے میں آتے ہیں، یہ نشان کیسے ہوا؟

۲۶۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم۔

یہ کوئی پیش گوئی نہیں۔ نہ کسی طرح مرزا کے لئے کوئی نشان ہے۔

۲۷۔ سردار خان نے ایک مقدمہ میں دعا کرائی اس کا اپیل منظور ہوا۔

۲۸۔ سیٹھ عبدالرحمٰن کو ذیابیطس میں کاربنکل نکل آیا۔ دعا سے صحت یاب ہو گئے۔

۲۹۔ مسمیان قاسم ورستم ومغل کے مقدمہ میں دعا کی گئی، فتح یاب ہوئے۔

۳۰۔ سید ناصر شاہ کے بارہ میں دعا کی گئی اس کی مشکلات دور ہوئیں اور ترقی ملی۔

۳۱۔ مستری نظام ایک فوجداری مقدمہ میں گرفتار ہوا۔ اس لئے ۵۰ روپیہ نذرانہ مان کر درخواست دعا کی۔ اس کے لئے دعا کی گئی اور وہ بری ہو گیا۔

۳۲۔ سید مہدی حسن کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ امید زیست نہ تھی ہماری دعا سے دوبارہ زندہ ہو گئی۔

۳۳۔ عبدالکریم جس کو دیوانہ کتے نے کاٹ لیا تھا اور کسولی پر اس کا علاج کرایا تھا مگر بعد میں اس کو تشنج کا دورہ ہوا کوئی امید زیست نہ تھی اس کے لئے دعا کی گئی اور وہ صحت یاب ہو گیا گویا کہ مردہ زندہ ہو گیا۔

۳۴۔ سید ناصر شاہ کی تبدیلی گلگت کی ہو گئی تھی، میری دعا سے ملتوی ہو گئی۔

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بتاتے ہیں کہ نمبر ۷ سے ۳۴ تک سراسر چالاکی ہے یا حماقت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہزاروں کی درخواستیں دعا کے واسطے پیش ہوتی ہیں اور سب کے واسطے دعا کی جاتی ہے تو پھر دو چار فیصدی کی کامیابی کو دعا کا نتیجہ سمجھنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ کیا یہ اسی قسم کا استدلال نہیں ہے جو بت پرست، تعزیہ پرست، قبر پرست پیش کیا کرتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص نے منت مانی تھی فلاں کو بیٹا ملا، فلاں کی نوکری ہوگئی، فلاں مقدمہ جیت گیا، فلاں کا مرض دور ہوگیا۔ مرزا نے تو چھ مثالیں پیش کی ہیں مگر ایک تعزیہ پرستوں میں اس قسم کی لاکھوں مثالیں مل جائیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ کروڑ ہا لوگ بت پرستی، مقبرہ پرستی اور تعزیہ پرستی میں غرق ہیں اور گنڈے وتعویزوں پر یقین کرتے ہیں۔

طرفہ تو یہ ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب کے رجوع کی نسبت برکات الدعا میں صاف پیش گوئی کی تھی۔ پھر اسی کو اعجاز احمدی صفحہ ۵۱ میں الفاظ ذیل سے دہرایا ہے:

> کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آجائے گا۔ کون گمان کرسکتا ہے۔ عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل وآسان ہے۔

مگر اب اس کی نسبت حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۸۷۔۱۸۸ پر کہتا ہے:

> جو کچھ مولوی محمد حسین اور ان کے رفقاء کی نسبت پیش گوئی خدا تعالی کے الہام میں لکھی گئی تھی اس کی نسبت کوئی تاریخ مقرر نہ تھی۔ صرف میری دعا میں اپنے الفاظ تھے، الہامی الفاظ نہ تھے۔ اور صرف میری طرف سے دعا تھی کہ اتنی مدت میں ایسا ہو۔ سو خدا تعالی اپنی وحی کا پابند ہوتا ہے، اس پر فرض نہیں ہے کہ جو اپنی طرف سے التجا کی جائے بعینہ اس کو ملحوظ رکھے۔

یہ ہیں مرزا صاحب کے ہتھکنڈے۔ ہزاروں کے لئے واسطے دعائیں بددعائیں شائع کرتے رہے، جس کے مطابق وقوع ہوگیا وہ ایک نشان اور خدائی قول بن گیا اور جس کے مطابق کچھ وقوع نہ ہوا وہ فوراً ذاتی آرزو اور انسانی کلام بن گیا۔

۳۵۔ محمد احسن کی بابت الہام ہوا:

> از پئے آن محمد احسن را تارک روزگاری بینم

یہ کوئی پیش گوئی نہیں۔

۳۶۔ مولوی عبداللطیف کی موت کے بعد کابل میں سخت ہیضہ پھیلا۔

اس میں بھی وہی لعنتوں اور دعاؤں والی چالاکی ہے۔ مرزا صاحب کی لڑکی عصمت کو بھی ہیضہ ہوا تھا تو پھر کیا وہ مسلمانوں کی تکفیر کا نتیجہ تھا؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں ایک پیش گوئی تھی کہ

عبدالحق کے مباہلہ کے بعد ہر قسم سے خدا تعالیٰ نے مجھے ترقی دی ہماری جماعت کو ہزار تک پہنچایا۔ ہماری علمیت کا لاکھوں کو قائل بنا دیا اور الہام کے مطابق مباہلہ کے بعد ایک اور لڑکا عطا کیا اور پھر ایک چوتھے لڑکے کیلئے مجھے متواتر الہام آئے اور ہم عبدالحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مرے گا جب تک کہ اس الہام کو پورا نہ سن لے۔ اب اس کو چاہیے کہ اگر وہ کچھ چیز ہے تو دعا سے اس پیش گوئی کو ٹال دے۔

(حقیقۃ الوحی۔ نشان نمبر ۹۲، ونشان نمبر ۱۵۹)

انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ کو جو پڑھا تو کہیں یہ پیش گوئی نہ ملی۔ اول تو مرزا کسی کتاب کے صفحوں کا حوالہ ہی نہیں دیا کرتا، اس مقام پر دیا بھی تو وہ غلط۔ جب تحریر میں یہ حال ہے تو زبانی حکایتوں میں کیا کچھ مغالطہ ہوگا۔

۳۸۔ شیخ نجفی کو یکم فروری ۱۸۹۷ء کے اشتہار میں، میں نے وعدہ دیا کہ چالیس روز تک خدا تعالیٰ میرا کوئی نشان دکھائے گا۔ سو ۶ مارچ کو لیکھرام مر گیا۔

ذاتی وعدہ کوئی شئے نہیں جب تک الہاماً وعدہ نہ ہو۔ اگر آپ کے ذاتی وعدے، الہام الٰہی کے برابر ہیں تو براہین کا وعدہ کیوں پورا نہیں کیا، حالانکہ اس کی تمام قیمت پیشگی وصول ہو چکی تھی۔ سراج منیر کا وعدہ کیوں پورا نہ کیا۔ تفسیر کتاب عزیز کا وعدہ کیوں پورا نہ کیا۔ وغیرہ۔

۳۹۔ دیانند کی موت اور آریاؤں کے زوال کی پیش گوئی

دیانند کی نسبت کوئی الہام نہیں سیھزم الجمع و یولّون الدّبر کا ایک الہام ضرور ہے۔ آریہ کی نسبت اشعار ذیل پیش گوئی قرار دیئے گئے:

شرم وحیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے — وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا — اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
میرے مالک تو ان کو خود سمجھا — آسمانوں سے پھر ایک نشان دکھا

یہ مرزا قادیانی کے شاعرانہ ترانے اور اس کے خونی دماغ اور کینہ توز قلب کے ولولے ہیں مگر ان کو بھی پیش گوئیاں قرار دے کر کہتا ہے کہ ان کے مطابق شبھ چنتک کے اڈیٹر اور مالک طاعون سے ہلاک ہوئے۔ پنجاب کے سرگروہ آریہ باغیانہ خیالات سے سزایاب ہوئے اور بعض جلاوطن کیئے گئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۔ معافی ٹیکس کی پیش گوئی۔ الفاظ ندارد

۴۱۔ ایک لڑکے کی بشارت جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ الفاظ ندارد، حوالہ ندارد۔

۴۳۔ مبارکہ بیگم کے بعد ایک لڑکے بشارت۔ الفاظ ندارد

فصل ششم۔ ان نشانات کے بیان میں جو مرزا کے آدم خور دماغ اور عالم کش قلب کا اظہار ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ مرزا ابولہب ہے۔

۱۔ آتمارام کی اولاد کی موت۔ پیش گوئی کے الفاظ نامعلوم

۲۔ لالہ چندولال مجسٹریٹ کا تنزل۔ پیش گوئی کے اصل الفاظ ندارد

۳۔ ایک ڈپٹی انسپکٹر کی موت۔ پیش گوئی کے اصل الفاظ ندارد

۴۔ نورالحق حصہ دوم کے صفحہ ۳۵ تا ۳۸ میں طاعون پھوٹنے کی بابت حسب ذیل پیش گوئی ہے:

اعلم انّ اللّٰہ نفث فی روحی انّ ھذا الخسوف و الکسوف فی رمضان آیتان نحو نشان لقوم اتبعوا الشیطان و لئن ابو فانّ العذاب قد حان

۵۔ حمامۃ البشریٰ میں طاعون پھیلنے کی دعا کی تھی سو وہ قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیلی (حقیقۃ الوحی ص ۲۳۴)

۶۔ سرالخلافہ میں مخالفوں پر طاعون پڑنے کیلئے دعا کی گئی سو اس سے کئی سال بعد طاعون کا غلبہ ہوا۔

۷۔ بعض سخت مخالف جنہوں نے مباہلہ کے طور پر لعنت اللّٰہ علی الکاذبین کہا وہ مر گئے، رشید احمد گنگوہی، شاہ دین، عبدالعزیز، مولوی محمد، عبداللہ، عبدالرحمٰن محی الدین لکھو کے والے۔

عبدالحکیم کہتے ہیں کہ اگر یہ نشان ہے تو بڑے بڑے مرزائی مولوی جو مسلمانوں کے مقابلہ میں لعنت اللّٰہ علی الکاذبین کہنے کے مشتاق تھے وہ کیوں فوت ہوئے؟ مثلاً یوسف سنوری، برہان الدین جہلمی، عبدالکریم سیالکوٹی، محمد افضل اڈیٹر بدر، حکیم فضل الٰہی، مرزا افضل بیگ وکیل، مولوی نور احمد، قاضی ضیاء الدین، ڈاکٹر بوڑے خان، ملاں جمال الدین سیدوالا، مولوی محمد علی ساکن زیرہ، ڈنگہ کا حافظ، عبداللہ سنوری کا لڑکا۔

فصل ہفتم۔ ان نشانات کے بیان میں جو بتقاضائے مسیحیت پورے ہوئے اور مرزا قادیانی نے بتقاضائے دجالیت ان کو اپنی نبوت و رسالت کا نشان بنالیا:

(پھر جناب عبدالحکیم نے مرزا کے مقابل اپنے ۳۷ خواب نقل کئے ہیں جنہیں یہاں حذف کیا جاتا ہے۔ بہاء)

فصل ہشتم ان نشانات کے بیان میں جو گول مول ہیں جس واقعہ پر چاہا ان کو منطبق کرلیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ پہلے غشی پھر بے ہوشی، پھر موت۔

عموماً موت سے پہلے غشی اور بے ہوشی ضرور ہوتی ہے۔ ایک ماہ کے بعد ڈاکٹر بوڑے خان پر اسے چسپاں کیا گیا۔

۲۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ میں بریت۔ خالی دعوی ہے۔ الفاظ ندارد

۳۔ تخرج الصّدور الی القبور۔ کیا بڑے آدمی ہمیشہ نہیں مرا کرتے۔

۴۔ قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بنادے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بید نہ پاوے

بعد میں اس الہام کو سیٹھ عبدالرحمٰن پر چسپاں کیا گیا۔

۵۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا اب ان کی دل جوئی ہوگی۔ سو بنگالہ کا لفٹنٹ گورنر سر فلر مستعفی ہو گیا۔

۶۔ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ۔

اس کے بعد نواب محمد علی خان کی بیوی دردناک مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہوگئی۔

۷۔ پچیس دن یا پچیس دن تک۔

پچیس دن کے بعد جب شہاب ثاقب نمودار ہوا تو اس پر اس پیش گوئی کو چسپاں کر لیا۔

۸۔ اردت زمان الزلزلہ۔ اس کے بعد ایک زلزلہ آیا۔

فصل نہم۔ مختلف لوگوں کے خوابات مرزا قادیانی کی تصدیق میں جن کو اس نے بطریق نشانات درج کیا ہے:

ا۔ سائیں گلاب شاہ کی پیش گوئی

۲۔ صاحب العلم سندھی کا خواب

۳۔ خواجہ غلام فرید کا خواب

۴۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا تصدیقی خواب

ہم ان کو بلا کسی جرح کے صحیح مان لیتے ہیں، ساتھ ان کے ان بزرگان کے الہامات و خوابات بھی ملاتے ہیں جن کو مرزا کے خلاف الہامات ہوئے یا خواب آئے مثلاً:

ا۔ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کو الہام ہوا: ملعون ابن ملعون

۲۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب لکھو کے والے کے الہامات ہیں:

و ما یعدھم الشّیطان الا غروراً۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اتّخذوا آ یا تی و رسلی ھزواً۔

اولئک ھم الکا فرو ن حقاً۔

و لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکر نا و اتبع ھواہ و کان امرہ فر طاً ۔

مولوی عبدالحق غزنوی کے الہامات، مثلاً: و ما کید فرعون الّا فی تبا ب۔

مولوی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کے الہامات، مثلاً: انّ اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذا ب

قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے خوابات

قاضی فضل احمد صاحب کے خوابات

اس عاجز (عبدالحکیم) کے خوابات

دانیال نبی کی پیش گوئی کہ وہ مکروہ شئے جو خراب کرنے والی ہے ۱۲۹۰ھ میں قائم کی جائے گی جو مرزا کے ظہور اور اشاعت براہین احمدیہ کا زمانہ ہے۔ جو مبارک شئے ہے وہ ۱۳۳۵ھ میں آئے گی۔

ہر دو جانب کے خوابات و الہامات پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مرزا قادیانی، المسیح الدجال ہے۔ یعنی مرزا کا وجود مسیحیت اور دجالیت کا مرکب ہے۔ بلحاظ مسیحیت کے کبھی کبھی بعض لوگوں کو اس کی نسبت اچھے خوابات آ جاتے ہیں یا الہام ہوتے ہیں، مگر کثرت سے تمام اہل الہام لوگوں کو اس کے خلاف ہی الہام ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خود بار بار اقرار کر چکا ہے کہ سارے اہل الہام لوگ آخر کار میرے مخالف ہو جاتے ہیں۔

ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ خیال کرنا کہ انبیاء ایسے ہی کذاب، بدعہد، خائن، عیار، مسرف، شیخی خور، متکبر، بدعقل، فحش گو، بد دل اور نفس پرست تھے جیسا کہ آپ ہیں، سخت درجہ کا ظلم اور پرلے درجہ کی بدعقلی اور گستاخی ہے۔ اگر آپ اب بھی نہ سمجھیں تو خدا آپ سے سمجھے گا۔ وہ اب زیادہ مہلت آپ کو نہ دے گا کیونکہ اس نے آپ کو بہت مہلت دی اور اب اس کا وہ قانون عمل کرے گا جو سورہ انعام (آیت ۴۴) میں مذکور ہے:

فلمّا نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابوا ب کلّ شیء حتی اذا فر حوا بما او توا ا خذ نا ھم بغتۃ فاذا ھم مبلسو ن پس جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر شئے کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ ہماری نعمتوں پر وہ اترانے لگے۔ تب ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور ناگہاں وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔

فصل دہم۔ مرزا کی چند عیاریوں کا ذکر جو اس نے حقیقۃ الوحی میں ظاہر کیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ پر لکھا ہے کہ بابو الٰہی بخش نے میری نسبت کتاب عصائے موسیٰ میں پیشگوئی کی تھی کہ مرزا اس کی زندگی میں طاعون سے مرے گا اور اس کی تصدیق میں عصائے موسیٰ صفحہ ۸۳ سے الہام ذیل نقل کر کے ترجمہ میں حسب منشا الفاظ بڑھائے:

سنسمه علی الخرطوم ۔ ما رمیت اذ رمیت و لکنّ اللّٰه رمی ۔

ترجمہ۔ اس مفتری کو یعنی اس مفتری کے ناک پر یا منہ پر ہم آگ کا داغ لگا دیں گے یعنی اس کو طاعون سے ہلاک کریں گے۔ یا یہ کہ جہنم کی آگ میں ڈالیں گے۔ یہ تو نے نہیں چلایا، بلکہ خدا نے چلایا۔

مگر عصائے موسیٰ کے صفحہ ۸۳ پر ان فقرات کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

شتاب داغ دیوینگے ہم اس کو اوپر ناک کے۔ نہ پھینکا تو نے جب کہ پھینکا تو نے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا۔

ا۔ دیکھئے مرزا کا کذب وافتراء۔ یہ افتراء اس واسطے ہے کہ اپنے دام افتادوں کو یہ جتلایا جائے کہ الٰہی بخش نے میرے واسطے طاعونی موت کی پیش گوئی کی تھی اور خود ہی طاعون سے مر گیا۔ چونکہ وہ خود کانے ہیں دوسری طرف نظر اٹھا کر دیکھ ہی نہیں سکتے اس لئے اس قسم کے کلمات جادو کا اثر کر جاتے ہیں۔ ایسے ہی تصرفات اور تاویلات کے ساتھ الٰہی بخش مرحوم کے ذکر کو صفحہ ۵۵ پر پھیلا کر کیا گیا ہے تاکہ اس کے کذب پر پردہ پڑ جائے۔

۲۔ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۲۳ پر لکھا ہے:

پھر ایک اور بابو صاحب کا الہام ہے جو ان کی کتاب کے صفحہ ۲۲۴ میں درج ہے اور وہ یہ ہے: ان یّقولون الّا کذبا۔ واتّبع هواه و کان امره فرطاً۔ یعنی جو دعویٰ یہ شخص کرتا ہے اس کا جھوٹا دعویٰ ہے اور اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے چلتا ہے اور وہ حد سے بڑھ گیا ہے یعنی اب اس کی ہلاکت کے دن آ گئے۔

عصائے موسیٰ کے صفحہ ۲۲۴ پر یہ الہامات نہیں ہیں، ہاں ۲۴۴ پر ضرور ہیں مگر ان کا ترجمہ اس جگہ پر یہ ہے:

وہ نرا جھوٹ بکتے ہیں وہ اپنی ہوائے نفس کا تابع ہوا ہے۔ اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔

مگر مرزا نے اس کو جھوٹا بنانے کے واسطے اپنے ترجمہ میں یہ الفاظ بڑھا دیئے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کی (مرزا کی) ہلاکت کے دن آ گئے ہیں۔

اسی کا نام ہے آنکھوں میں خاک ڈالنا۔

۳۔ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۴ پر لکھا ہے۔

اور یہ کہنا کہ قرآن شریف میں مسیح موعود کا کہیں ذکر نہیں یہ سراسر غلطی ہے کیونکہ قرآن شریف نے صریح طور پر فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں جب کہ آسمان اور زمین میں طرح طرح کے خوفناک حوادث ظاہر ہوں گے وہ عیسی پرستی کی شامت سے ظاہر ہوں گے اور پھر دوسری طرف یہ بھی فرما دیا و ما کنا معذّ بین حتی نبعث رسولاً اس سے مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی کھلے کھلے طور پر قرآن میں ثابت ہوتی ہے (خلاصہ مطلب کے طور پر)

اس مضمون میں بہت سے مغالطے دیئے گئے ہیں۔

اول تو یہ کہ قرآن مجید سے ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں آسمان اور زمین میں طرح طرح کے خوفناک حوادث ظاہر ہوں گے۔ حالانکہ کسی قرآنی آیت سے ایسا ظاہر نہیں۔

دوم یہ کہ اس زمانہ میں غیر معمولی حوادث ظاہر ہو رہے ہیں:

مثلاً طاعون ہے۔ جب کہ اس کی بابت کوئینز ڈکشنری آف میڈیسن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ میں یہ مرض چھٹی صدی عیسوی سے شروع ہو کر ۱۸۴۲ء تک رہا۔ چودھویں صدی عیسوی میں اس شدت سے ہوا کہ دس کروڑ کی آبادی میں سے چار کروڑ انسان تلف ہو گئے۔

زلازل ہیں، جب کہ ان کی نسبت انسائکلو پیڈیا بری ٹینیکا کو ملاحظہ کرو جس سے ظاہر ہے کہ ہر سال پچاس ساٹھ زلازل زمین پر آتے ہیں۔ پھر ڈاکٹر جان ملنی کی چھٹی جو اخباروں میں شائع ہوئی تھی مرزا کی نظر سے گذری ہو گی جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خیال کرنا غلط ہے کہ گذشتہ بارہ مہینوں میں زمین غیر معمولی زلازل سے ہلائی گئی۔ زمین میں ہر سال پچاس ساٹھ زلزلے آتے ہیں جن میں سے زیادہ تر غیر آباد قطعات میں واقع ہوتے ہیں۔

الغرض مرزا کی یہ صاف دھوکہ بازی ہے کہ اس وقت طاعون، زلازل، مری، قحط اور شہابوں وغیرہ کی غیر معمولی کثرت ہے۔ ہر ملک کی تاریخ اس کا ردّ کرتی ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مرزا، اور اس کے چیلے تمام کے تمام تواریخ عالم سے مطلق بے خبر ہیں بلکہ وہ دانستہ جھوٹ بولتے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو طاعون اور زلازل مرزا کی تصدیق اور تائید کے واسطے ہیں اور ایک الہام گھڑ لیا ہے جس کو وہ دہراتے ہوئے نہیں تھکتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں ایک نذیر آیا، دنیا نے اسے قبول نہ کیا، پر خداوند اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔،

بقول شخصے سوال از آسمان و جواب از ریسمان، جب تک کسی انسان کے چلن اور اخلاق میں صفائی نہ ہو اس وقت تک زلازل، وبائیں اور دیگر حوادثات اس کی بریت کی کیسے دلیل ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے میں اس جگہ پر ایک مضمون اخبار اہل حدیث امرتسر سے لفظ بلفظ نقل کرتا ہوں:

مرزا قادیانی کے دھوکہ کا اظہار

اے لوگو! خبردار ہو جاؤ قادیانی دھوکہ میں مت آؤ۔ اے ان پڑھ لوگو! تم پر افسوس۔ اے لکھے پڑھے لوگو! تم پر ڈبل افسوس۔ اس واسطے کہ جب کبھی خدا کی قدرت کا کوئی نشان آسمان سے یا زمین سے ظاہر ہوتا ہے تو قادیانی صاحب اس کو اپنا نشان بنا کر اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے پیش کرتے ہیں۔ اس کے مرید جو تاریخ سے واقف نہیں، جھٹ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ نشان مرزا صاحب کے دعوی کے ثبوت میں ظاہر ہوا ہے اور جو مرید اپنے آپ کو مولوی بلکہ ڈبل مولوی کے نام سے مشہور کر رہے ہیں وہ بھی دیدہ دانستہ ہاں ہاں کرتے جاتے ہیں اگرچہ ان پر کتب تاریخ سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ خداوند تعالی کے عجائب نشان ہمیشہ سے دنیا میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ پس میں اپنے اس دعوی کے ثبوت میں اور مریدان مرزا کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے تاریخ الخلفاء مترجم اردو سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرونگا جس میں خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشانات کا ذکر ہوگا اور تاریخ الخلفاء کا مصنف مرزا صاحب کے نزدیک معتبر ہے جس کے غیر معتمد کہنے کی مریدان مرزا کو گنجائش نہ ہوگی۔

دیکھو صفحہ ۱۵۸ میں وھو ہذا:

۲۴۳ھ میں عراق میں ایسی باد سموم چلی کہ کوفہ کی تمام کھیتیاں جل گئیں اور بغداد میں اور بصرہ میں مسافر مر گئے اور ۵۰ روز یہی قیامت کا نقشہ رہا حتی کہ ہمدان میں زراعت جل گئی اور مویشی مر گئے اور راستوں میں مسافر ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد دمشق میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ہزاروں مکان گر گئے اور خلقت ان کے نیچے دب گئی۔ انطاکیہ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزیرہ کا بھی یہی حال ہوا۔ اس واقعہ میں ۵۰ ہزار آدمیوں سے کم کا نقصان نہ ہوا ہوگا۔

پھر ۲۴۲ھ میں تارے بہت سے ٹوٹے اور بڑی رات گئی تک آسمان میں تارے ٹڈیوں کی طرح اڑتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

پھر ۲۴۳ھ میں تونس اور نواح، نیز رے، خراسان، نیشاپور، طبرستان، اصفہان میں سخت زلزلہ آیا، پہاڑوں کے ٹکڑے اڑ گئے اکثر جگہ زمین اتنی جگہ پھٹ گئی کہ آدمی سما جائے۔ مصر کے ایک گاؤں پر آسمان سے پتھر گرے جس کا وزن ۱۰ رطل کے قریب تھا۔

یمن میں پہاڑوں نے کچھ ایسی حرکت کی کہ کھیت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے حلب میں بماہ رمضان ایک پرند کو لوگوں نے یہ کہتے سنا۔ اے لوگو اللہ سے ڈر جاؤ۔ اللہ اللہ چار مرتبہ کہہ کر اڑ گیا دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے اس واقعہ کی رپورٹ صدر میں کی اور قریباً ۵۰۰۔ آدمیوں نے اس کی شہادت دی۔

دیکھو صفحہ ۱۸۶ میں وھو ہذا:

۲۴۵ھ میں تمام دنیا میں سخت زلزلے آئے شہر اور قلعہ اور پل گر پڑے اور انطاکیہ میں ایک پہاڑ سمندر میں گر گیا آسمان سے سخت ہولناک آوازیں سنائی دیں اور ... میں بہت آدمی ہلاک ہو گئے اور مکہ شریف کے چشموں کے پانی غائب ہو گئے متوکل نے عرفات سے پانی لانے کے لئے ایک لاکھ دینار دیئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۴ وھو ہذا:

عراق میں وبا پھیلی جو بربادی جنگ سے کم نہ تھی اس میں بے تعداد آدمی مرے۔ وباء کے بعد بہت سے زلزلے آئے جن میں ہزاروں جانیں تلف ہوئیں۔

دیکھو صفحہ ۱۹۷ میں ھو ہذا۔

۲۸۱ھ میں دیبل سے اطلاع آئی کہ ماہ شوال میں چاند گرہن ہوا اور عصر کے وقت سخت اندھیرا ہو گیا۔ اس کے بعد کالی آندھی آئی جس نے تین روز متواتر اندھیرا رکھا۔ اس کے بعد فرو ہونے پر ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ہزاروں گھر گر گئے یہاں تک کہ قریب ڈیڑھ لاکھ آدمی مکانات کے نیچے سے نکالے گئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۸ میں وھو ہذا۔

۲۴۵ھ میں بصرہ میں ایک آندھی آئی جس کا رنگ پہلے زرد تھا پھر سبز ہو گیا اور پھر کالی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئی اور کئی روز تک رنگ بدلتی رہی۔ اخیر میں ایک چادر گری جس کا وزن سو درم تھا۔ اسکے بعد آندھی بند ہوگئی قریباً ۵۰۰ درخت گرے اور آسمان سے سفید و سیاہ پتھر برسے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۹ میں وھو ہذا۔

۲۸۹ھ میں کئی روز تک سخت زلزلے آئے اور بصرہ میں سخت آندھی آئی ہزارہا درخت گرے۔

دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں، وھو ہذا:

۳۰۰ھ میں ایک پہاڑ زمین میں دھنس گیا اور اس کے نیچے سے پانی نکلنے لگا جس سے بہت سے قریہ ڈوب گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۱۰ وھو ہذا۔

۳۰۰ھ میں بغداد میں گرانی کی یہ حالت ہوئی کہ گیہوں کی ایک بوری تین سو دینار کو بکی لوگوں نے مردار چیزیں کھائیں۔

دیکھو صفحہ ۲۱۳ میں ھو ہذا۔

مصر میں تین ساعت برابر سخت زلزلہ رہا جس سے ہزاروں مکانات گر گئے۔ لوگوں نے بڑے خشوع خضوع سے جناب احدیت سے دعائیں مانگیں۔

پھر ۳۲۶ھ میں سمندر اتنا اتر گیا یہاں تک کہ پہاڑ نظر آنے لگے اور ایسی چیزیں نظر پڑیں جو کبھی نہ دیکھی تھیں بہت سے چھوٹے جزیرے بن گئے۔

رے اور نواح رے میں زلزلہ عظیم آیا۔ شہر طایقان خسف ہوگیا۔ کل تیس آدمی کے بچ سکے باقی سب ہلاک ہوگئے۔ رے اور مضافات میں بھی کوئی ڈیڑھ سو گاؤں خسف ہو گئے۔ شہر حلوان کا اکثر حصہ زمین میں دھنس گیا۔ زمین میں سے مردوں کی ہڈیاں باہر نکل پڑیں۔ رے میں ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ایک گاؤں ہوا میں معلق لٹک گیا اور پھر گر گیا۔ زمین سے پانی نکل آیا۔ بعض جگہ زمین میں بڑے بڑے شگاف ہو گئے اور ان سے سخت بدبو نکلی اور بعض جگہ سے دھواں۔

پھر ۳۴۷ھ میں قم اور حلوان میں پھر زلزلہ آیا اور بہت سی خلق اللہ تلف ہوگئی اور ٹیڑی آئی اور تمام غلوں اور درختوں کو صاف کر گئی۔

دیکھو صفحہ ۲۱۴ وھو ہذا۔

۲۵۰ھ میں دروازے اوج کی طرف ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کے دو سر، دو چہرہ اور دو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردنیں تھیں۔

پھر اسی سال ..ایک ستارہ چاند کے برابر نمودار ہوا اور دس راتوں کے بعد غائب ہو گیا۔ لوگ اس ستارہ کو دیکھ کر ڈرتے تھے۔

پھر ۴۶۰ھ میں رملہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ اس کو بالکل تباہ کر دیا۔ زمین سے پانی نکل آیا۔ ۲۵ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ سمندر بقدر ایک روز راہ ہٹ گیا، لوگ وہاں مچھلیاں پکڑ رہے تھے، یکا یک پانی چڑھ آیا لوگ وہیں رہ گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۲۴ وھو ہذا۔

۴۶۲ھ میں جانوروں میں سخت وبا پڑی جس میں ریوڑ غائب ہو گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۳۲ میں وھو ہذا۔

۵۳۱ھ میں ۳۰ رمضان کو بھی چاند نہ دکھائی دیا دوسرے روز لوگوں نے روزہ رکھا۔ شام کے وقت بھی چاند دکھائی نہ دیا حالانکہ مطلع صاف تھا۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

دیکھو صفحہ ۲۳۲ میں وھو ہذا۔

۵۴۵ھ یمن میں خون کا مینہ برسا۔ کئی روز تک زمین سرخ رہی اور لوگوں کے کپڑوں پر نشان باقی رہے۔

دیکھو صفحہ ۲۴۰ میں ھو ہذا:

۵۹۲ھ میں ایک بردار تارہ ٹوٹا اور اسکے بعد سخت آوازیں آئیں جس سے مکان اور دیواریں ہل گئیں۔ لوگوں نے بڑی دعائیں مانگی اور خیال کیا کہ قیامت آ گئی۔

دیکھو صفحہ ۲۴۱ میں وہو ھذا۔

۵۹۷ھ میں مصر اور شام میں اور جزیرہ میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات گر گئے اور قلعہ گر پڑے اور بصرہ کے پاس بہت سے گاؤں خسف ہو گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۴۶ میں ھو ہذا۔

۶۰۴ھ میں عدن میں ایک آگ ظاہر ہوئی جس سے شرارے رات کو سمندر کی طرف چلتے معلوم ہوتے تھے اور دن کو دریا سے دھواں اٹھتا دکھائی دیتا تھا۔

پھر ۶۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں آگ ظاہر ہوئی۔ ابو شامہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ سے خطوط پہنچے کہ شب چہار شنبہ ۳ جمادی الآخر کو مدینہ منورہ میں گرج کی آواز آئی اور پھر سخت زلزلہ آیا اور تھوڑی دیر تک برابر زلزلہ آتا رہا۔ یہ حالت ۵ جمادی الآخر تک رہی۔ پھر حرہ میں قرنطیہ کے قریب سخت آگ معلوم ہوئی۔ شہر مدینہ شریف میں ہم گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ ہمارے پاس آگ لگی ہوئی ہے لوگ قبر شریف حضور ﷺ پر حاضر ہو کر توبہ و استغفار کرنے لگے۔ یہ حالت کئی مہینہ تک باقی رہی۔

دیکھو صفحہ ۲۶۰ میں ھو ہذا۔

۷۴۵ھ میں ایسا سخت طاعون ہوا کہ اس کی مثل کبھی نہ سنا گیا۔

دیکھو صفحہ ۲۶۱ میں ھو ہذا۔

۷۵۴ھ میں طرابلس میں ایک لڑکی نصیبہ نامی تھی تین مردوں سے اسکا نکاح ہوا مگر کوئی اس پر قادر نہ ہو سکا جب اس کی عمر ۲۵ برس کی ہوئی تو اس کے پستان غائب ہو گئے۔ پھر اس کی شرم گاہ سے کچھ گوشت ابھرنا شروع ہوا۔ رفتہ رفتہ بقدر کئی انگشت کے مرد کی علامت بن گیا۔

دیکھو صفحہ ۲۶۴ میں وھو ہذا۔

۷۱۸ھ میں آفتاب اور ماہتاب دونوں کو پورا گہن لگا۔ ۱۴ شعبان کو چاند نکلا تو گہن لئے ہوئے اور ۲۸ شعبان کو آفتاب کو گہن لگا۔

تمام دینی بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی صاحب ہمت ۷۷۸ھ کے بعد کے خدا کی قدرت کے عجائب نشانات تسلسل وار درج اخبار اہل حدیث یا رسالہ مرقع قادیانی میں درج کرا دے تو میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمام لوگ خدا کی قدرت کے عجائب نشانات پڑھ سن کر قادیانی کے دھوکہ بچ رہیں گے۔

سوم۔ یہ کہنا کہ یہ حوادثات عیسی پرستی کا نتیجہ ہیں بدیہی البطلان ہے کیونکہ اگر عیسی پرستی کی وجہ سے یہ حادثات ہوتے تو چاہیے یہ تھا کہ عیسائی لوگ ہی طاعون سے بکثرت ہلاک ہوتے نہ کہ ہندو اور مسلمان۔ تمام زلازل عیسائی ملکوں میں ہی آتے، نہ کہ کانگڑہ اور فارموسا اور جاپان میں۔ قحط اور ہیضہ سے عیسائی لوگ ہی تباہ ہوتے نہ کہ ہندو اور مسلمان۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم۔ جو باتیں مشاہدہ اور تاریخ عالم کے خلاف ہوں ان کی بنا پر ہمیشہ اپنی نبوت و رسالت ثابت کرتے رہنا اور ان کو قرآن کی طرف منسوب کرنا اگر کفر و ارتداد اور ابلہ فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

۴۔شہاب ثاقب اور دمدار ستاروں کو جب کبھی وہ ظاہر ہوتے ہیں اپنی تصدیق میں دلائل قاطعہ بنا لیتے ہیں حالانکہ علم ہیئت ونجم کا یہ مسئلہ ہے کہ کروڑ ھا اجسام سورج کے گرد گھومتے رہتے ہیں جب وہ کرہ ہوائی متعلقہ زمین کے درمیان سے گذرتے ہیں تو رگڑ سے گرم اور روشن ہو جاتے ہیں بعض اوقات یہ اجسام یا ان کے اجزاء زمین پر آ گرتے ہیں ۔ ہر سال اگست اور نومبر میں ان کی بوچھاڑ نہایت کثرت سے نظر آتی ہے نومبر کی بوچھاڑ میں ہر ۳۳ سال کے بعد انتہا درجہ کی روشنی ہوتی ہے اور مہینوں میں بوچھاڑیں کم ہوتی ہیں۔ دیکھو انسائیکلو پیڈیا بری ٹانیکا۔

دمدار ستارے بھی ہمیشہ گردش میں ان میں سے ایک ایسے ہیں جو خاص مدت کے بعد ہمیشہ نظر آتے رہتے ہیں۔ لالینڈ صاحب نے سو کے قریب دمدار ستارے شمار کئے ہیں جن میں سے نصف مشرق سے مغرب کو چلتے ہیں اور نصف ان کے مخالف سمت میں۔ بعض کی دم ایک ہوتی ہے بعض کی شاخوں یا دندانوں والی۔ دیکھو ماڈرن انسائکلو پیڈیا۔

الغرض قدرت الٰہی کا یہ بھی ایک انتظام ہے کہ دمدار ستارے ایک خاص رفتار سے چلتے اور مقررہ مدتوں کے بعد بار بار نظر آتے رہتے ہیں۔ شہاب ثاقب بھی اسی کی قدرت اور نظام کے تحت اپنے اپنے اوقات پر ظہور کرتے ہیں مگر شیطانوں نے ان کو ڈھکوسلے بازیوں کا ذریعہ بنا رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے:

ولقد زیّنا السّماء الدّنیا بمصابیح و جعلنٰھا رجوماً للشّیاطین

انہیں میں سے مرزا اور مرزائی ہیں جو شہابوں اور دمدار ستاروں کی نسبت رجماً للغیب دعوی کرتے رہتے اور ان کے ظہور کو اپنی تصدیق میں پیش کیا کرتے ہیں۔

۶۔ الہامات قدیم جو پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہوئے پھر مختلف کتابوں میں شائع ہوتے رہے۔ پھر اربعین میں صفحہ ۲۳ سے ۲۸ تک شائع ہوئے انہیں کو پھیلا کر حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۷۰ سے ۱۰۸ تک شائع کر دیا۔

۷۔ خاتمہ کی پیشانی تو یہ ہے،

بعض معترضین کے اعتراضات کے جواب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر کسی معترض کی عبارتیں نقل نہیں کیں، نہ ان کے دلائل کو توڑا بلکہ اپنے ہی الفاظ میں ایک اعتراض پیش کر دیا ہے یا ایک مرید کے سوالات درج کر دیئے ہیں اور انہیں کا جواب دینا شروع کر دیا ہے۔

۸۔ عبداللہ آتھم کی پیش گوئی پر بار بار یہ جتلا کر کہ وہ ڈر گیا تھا اس واسطے میعاد میں نہیں مرا، خاک ڈالنی چاہی۔ قوم یونسؑ کے عذاب ٹل جانے کو بطور تائید پیش کیا ہے مگر آیت قرآنی نے جو وجہ تاخیر عذاب فرمائی ہے فلمّا آمنوا .. الآیہ۔ اس کی طرف خیال نہیں کیا۔ ایسا ہی حدیث بخاری کا کچھ جواب نہیں دیا جس سے ظاہر ہے کہ امیہ بن خلف باوجود ہمیشہ ڈرتے رہنے کے موت سے نہ بچ سکا۔ نہ اس بات کا کوئی جواب دے سکا کہ اگر رجوع کے معنی محض ڈرنا تھا تو پھر الفاظ ذیل کے کیا معنی تھے:

> جو فریق عمداً جھوٹ بول رہا ہے اور ایک عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ جس روز یہ پیش گوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

۹۔ لیکھ رام والی پیش گوئی کو پہلے نمبر ۱۲۵ پر بارہ صفحہ میں پھیلا دیا اور تصویر دی ہے، پھر دوبارہ اس کو نمبر ۱۳۷ میں سات صفحہ پر پھیلا کر تصویر دی ہے۔ مگر جو اس کے متعلق نقص تھا یعنی موت کا خرق عادت کے طریق سے وقوع میں آنا اور اس کا نہایت ہیبت ناک ہونا، اس کا کوئی ذکر نہیں۔

۱۰۔ حکیم کرم داد اور فقیر مرزا کے مباہلہ کو چھ صفحہ میں پھیلا دیا ہے مگر اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ مسلمانوں اور مرزائیوں کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں اکثر مباہلے ہوتے رہتے ہیں، تو پھر سب جگہ ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ کیا اس طرح کے مباہلوں کا صحابہ کرام میں پتہ ملتا ہے۔ مباہلہ کے بعد جہاں مرزائیوں میں اموات واقع ہوئیں ان کا سبب کیا ہوا؟ مثلاً زیرہ تحصیل فیروز پور میں مولوی عبداللہ صاحب کا مباہلہ علی محمد، سندھی، گھونا اور جھنڈے کے ساتھ ہوا، جو مرزائی تھے۔ یہ سب مرزائی فوت ہو گئے (شائد یہاں مسلم مباہل کا نام درست نہیں لکھا گیا ہے کیونکہ تذکرہ علمائے خان پور مؤلفہ قاضی عبداللہ خانپوری طبع لاہور میں زیرہ میں علی محمد یا محمد علی مرزائی سے ہونے والے مباہلہ میں مسلم مباہل کا نام عبدالاحد خان پوری بتایا گیا ہے۔ بہاء)۔ عبداللہ سنوری جو میرے قیام بسی کے ایام میں مجھ پر نکتہ چینی کیا کرتا تھا اسکا بیٹا طاعون سے ہلاک ہوا۔ مولوی عبدالحق سامانوی جس نے میرے ساتھ بے ہودہ بحث کی اس کی بیوی طاعون سے ہلاک ہوئی اور عبدالحق کو ابتر چھوڑ گئی۔ وغیرہ

۱۱۔ چراغ دین کی پیش گوئی کو ۱۲ صفحہ میں پھیلا دیا ہے مگر یہ کہیں ثابت نہیں کہ اس کی نسبت یہ پیشگوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ وہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا یا طاعون سے مرے گا۔ بجائے صاف بات کے اپنی معمولی الٹ پیچ اورطول عبارات سے اس کو نبھائے چلے گئے۔ اگر یہ عیاری نہیں تو اور کیا ہے؟

۱۲۔ سعد اللہ کے معاملہ کو ۳۰ صفحہ پر پھیلا دیا ہے حالانکہ ضرورت صرف اس قدر تھی کہ اس کی نسبت اپنے الفاظ میں یہ پیش گوئی ثابت کر دیتے کہ وہ میری زندگی میں مر جائے گا۔ مگر اس میں بھی اسی الٹ پیچ اور طول عبارات اور تکرار دعاوی سے اپنی ذلت پر مٹی ڈالنی چاہی ہے۔

۱۳۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔

اس میں اول تو کوئی تشریح نہیں کہ کون سی بہار میں ایسا ہوگا۔

دوم یہ ایک استمراری قاعدہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ آئے ثلج کے آنے کے دن، ایک قاعدہ کو بتلاتا ہے، نہ کہ کسی خاص وقوع کو۔ مگر اس کے ثبوت میں بھی ۱۱۔ اخباروں سے نوٹ نقل کر کے دس صفحہ بھر دیئے۔

سوم، اغلباً یہ القاء ان مضامین کے پڑھ لینے کے بعد ہوا ہے جو اخبارات میں شائع ہوئے کہ سورج کی حرارت کم ہوتی جاتی ہے اور اندیشہ ہے کہ آخر کار کل زمین یخ بستہ ہو کر تمام حیوانات ہلاک ہو جائیں کیونکہ سورج کا سیاہ داغ روز بڑھتا بڑھتا جا رہا ہے۔

۱۴۔ مسٹر ڈوئی کی پیش گوئی کو نمبر ۱۹۶ پر بارہ صفحہ میں پھیلایا ہے لیکن جو اصل بنائے پیش گوئی ہے اس کو نہیں بتلایا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو مباہلہ کے واسطے بلایا گیا اور یہ بھی جتلایا گیا تھا کہ وہ مباہلہ کے واسطے آیا تو میری زندگی میں ہلاک ہو جائے گا اور اگر نہ آیا تب بھی ایک حجت قطع ہو جائے گی یعنی اس کا عجز یورپ اور امریکہ پر ظاہر ہو جائے گا۔

مگر نہ تو اس نے دعوت مباہلہ قبول کی اور نہ مرزا نے اس کی نسبت الہاماً کوئی پیش گوئی کی۔ اپنے الفاظ میں خواہ اس نے کچھ کہا ہو یہ ایک علیحدہ امر ہے۔ اگر مرزائی لوگ اس کے تحدیانہ الفاظ کو ہی الہام قرار دیتے ہیں تو ہزاروں موقعہ ایسے ہیں جن میں واقعات اس کے تحدیانہ الفاظ کے خلاف واقع ہوئے مثلاً براہین احمدیہ، عبداللہ آتھم، بشیر، ذلت مولوی محمد حسین، صحت عبدالکریم، صحت مبارک احمد، نزول مسیح، اہل قبلہ اور کلمہ گویوں کو کافر نہ کہنا وغیرہ میں۔ تو پھر ڈوئی کے معاملہ میں اس کے تحدیانہ الفاظ کیسے کلام خدا ٹھہر سکتے ہیں۔ چونکہ ڈوئی امریکہ میں مشہور ہو چکا تھا اس لئے وہاں کے اخبارات نے مرزائی دعوت مباہلہ کو شائع کر دیا تھا۔ اب مرزا صاحب نے بے فائدہ ۳۲۔ اخبارات یورپ و امریکہ کے حوالہ جات اپنی تائید میں پیش کر دیئے ہیں جن میں وہ دعوت مباہلہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع ہو چکی تھی۔ بتیس اخبار تو کیا اگر کروڑ اخباروں کے حوالے بھی دیئے جائیں کہ ان میں دعوت مباہلہ شائع ہو گئی تھی تو اس سے یہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے کہ مرزا کا اور ڈوئی کا مباہلہ ہو چکا تھا، اس لئے وہ مرزا کی زندگی میں مر گیا۔ یا مرزا نے اس کی بابت پیش گوئی کی تھی اس کے مطابق مرا۔ ایک بے بنیاد بات پر بارہ صفحہ بھرتے چلے جانا صاف عیاری اور دھوکہ دہی کی دلیل ہے۔

۱۵۔ پچیس دن یا پچیس دن تک۔

اس میں کچھ ذکر نہیں کہ کیا ہو گا۔ گول مول الفاظ ہیں خواہ کسی طاعونی موت پر چسپاں کر لیتے خواہ کسی زلزلہ پر۔ مگر ۳۱ مارچ کو جب شہاب ثاقب کا ظہور ہوا تو اس پر فوراً چسپاں کر لیا اور باون مقامات سے مریدوں کے خطوط آمدہ درج کر کے اس کو روشن نشان بناتے چلے گئے۔ ۳۱ مارچ کو جو شہاب نمودار ہوئے مرزا کو اس کے ثبوت کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ان کا ذکر تو تمام اخبارات میں تھا، مرزا کو تو یہ ثابت کرنا تھا کہ شہاب ثاقب کی بابت فلاں فلاں اخبار یا اشتہار یا کتاب میں پیش گوئی کی گئی تھی۔

۱۶۔ بابو الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ کی موت پر تو ۵۵ صفحہ سیاہ کر دیئے اور قوت انشا پردازی کا کمال دکھایا حالانکہ دکھانا محض اس قدر تھا کہ ہم نے اس کی موت کی پیش گوئی کی تھی، یا یہ کہا تھا کہ وہ میری زندگی میں طاعون سے ہلاک ہو جائے گا، یا اس کے ساتھ کوئی مباہلہ ہوا تھا۔ مگر افسوس کہ ان کے معاملہ میں عیاری اور چالاکی کی کوئی حد نہیں رکھی۔

ہاں اس کی نسبت مرزا کا یہ الہام تو ضرور تھا کہ وہ اور مولوی محمد حسین اس پر ایمان لے آئیں گے۔ سو اس داغ کو مٹانے کے واسطے رنگ آمیزیوں اور بے بنیاد تاویلات اور تحریفات میں ہی ۵۵ صفحہ سیاہ کر دیئے۔ میں نے ان تمام صفحوں کو ہر چند غور سے پڑھا مگر سوائے بے فائدہ تکرار اور بے ہودہ تاویلات کے کچھ بھی نہ ملا۔

۱۷۔ بشیر یا عنوائیل اور خواتین مبارکہ والی پیش گوئیاں جن کے متعلق الہامات بلحاظ حجم اور تحدی کے اور باقی تمام الہامات کے مجموعہ سے بھی زیادہ تھے، ان کے متعلق کچھ بھی ذکر نہیں کیا اور لن ترانیاں خاک میں مل گئیں۔ کیا تو یہ شور وشر کانّ اللّٰہ نزل من السّماء، کیا یہ مطلق خاموشی؟

فصل یازدہم۔ دلیل خسوف وکسوف کا ابطال

انّ لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السّماوات و الارض تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے مہدی کے واسطے دو نشان ہیں جو ابتدائے پیدائش زمین و آسمان سے آج تک نہیں ہوئے یعنی قمر تو رمضان کے اول شب میں گہنا جائے گا اور سورج اس کے نصف میں گہنا جائے گا۔

یہ ایک موضوع قول ہے جس کو دارقطنی میں امام محمد باقر کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس کو مرزائی بڑے دعووں کے ساتھ ہمیشہ مرزا صاحب کی تصدیق میں پیش کیا کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک صریحاً باطل امر ہے۔

اول تو علم حدیث کی رو سے یہ ایک ضعیف قول ہے کیونکہ محدثین نے اس قول کے دو راویوں یعنی عمرو اور جابر جعفی کو کذاب اور وضاع احادیث بیان کیا ہے مگر مرزا نے اس وضعی قول کو رسائل اربعہ کے صفحہ ۴۶ پر حدیث نبی ﷺ قرار دیا اور من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعده من النّار کا مصداق بنا ہے۔

دوم ۔ یہ وضعی قول اس حدیث صحیحین کے خلاف ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے چاند اور سورج کو اللہ تعالی کی دو نشانیاں بتلا کر فرمایا ہے کہ ان کو گرہن لگنا کسی کی موت و حیات سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

سوم ۔ الفاظ کے لحاظ سے یہ قول صریحاً باطل ہے کیونکہ چاند گرہن پہلی رات کو نہیں ہوا کرتا اور نہ سورج گرہن نصف مہینہ میں ہوتا ہے مگر مرزا صاحب تحریف معنوی کر کے اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں کہ چاند اس پہلی رات کو گہنائے گا جو اس کے خسوف کی راتوں یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں میں سے پہلی رات ہے۔ اور سورج گرہن اپنے گرہن کے ایام یعنی ۲۷، ۲۸، ۲۹ تواریخ کے نصف گہنائے گا۔

چہارم ۔ علم نجوم اور ہیئت کی رو سے یہ خیال بالکل غلط ہے کہ جس ترتیب سے کسی رمضان میں چاند و سورج گرہن ایک بار ہوں پھر کبھی نہ ہوں، کیوں کہ قمری دور ۲۲۳ سال کا ہوتا ہے اور شمسی دور ۱۸ سال ۔ ..ایک دور کے بعد چاند اور سورج گرہن پھر اسی ترتیب سے واقعہ ہونے شروع ہو جایا کرتے ہیں کہ جس ترتیب سے دور گذشتہ میں واقع ہوئے تھے (حدائق النجوم، ص ۲۰۷ تا ۲۰۷ ۔ مسٹر نارمن لوکیسٹر کی اسٹرانومی ص ۱۰۲)۔

اس قاعدہ کے بموجب مسٹر کیتھ نے اپنی کتاب یوز آف دی گلوبس میں کسوف و خسوف کی جدول صفحہ ۲۷۳ سے ۲۷۶ تک شائع کی ہے اور کلیہ قواعد بیان کئے ہیں جن کی رو سے ابتداء سنہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجری سے ۱۳۱۲ھ تک جن دنوں میں اسی التزام سے چاند و سورج گرہن ماہ رمضان میں واقع ہوئے، حسب ذیل ہیں۔ (جسے ہم نے حذف کر دیا ہے۔ بہاء).....

اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ ۲۲۳ سال کے ایک دور قمری میں دس دفعہ ماہ رمضان المبارک میں چاند و سورج گرہن ہوتے ہیں۔

مرزا نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۵ پر یہی جتلایا ہے کہ مہدی موعود کے وقت میں دو دفعہ چاند سورج گرہن ...۔ ماہ رمضان میں ہونے کی حدیثوں میں خبر دی گئی ہے چنانچہ دوسری مرتبہ ان ہی تاریخوں ۱۳ و ۲۸ کو چاند سورج گرہن ملک امریکہ میں ہوا۔ حکیم نور الدین نے رسالہ نور الدین کے صفحہ ۶۸ پر لکھا ہے کہ دوسری مرتبہ ملک امریکہ میں ۱۳۱۲ھ میں ہوا تھا۔ مگر آپ نے وہ حدیث نہیں لکھی جس سے ثابت ہوتا ہو کہ مہدی کے وقت میں دو مرتبہ چاند سورج گرہن امریکہ میں ہوں گے۔ اور رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ ہجری میں جو چاند گرہن اور سورج گرہن امریکہ میں ہوئے وہ تیرھویں رات ۲۸ ویں دن میں نہیں ہوئے بلکہ چودھویں رات اور ۲۹ ویں دن کو ہوئے تھے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہندوستان میں ۱۳ و ۲۸ ہی تاریخیں تھیں۔ اس حساب سے وہ تمام کسوف خسوف جو جدول متذکرہ بالا میں دکھائے گئے ہیں (جسے ہم نے حذف کر دیا ہے۔ بہاء) سب کے سب کسی نہ کسی ملک کے لحاظ سے ۱۳ و ۲۸ تاریخوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ اور قول متنازعہ فیہ میں اول اور نصف کی قید بھی کل دنیا کے لحاظ سے باطل ہے۔

پنجم۔ جب مرزا کو یہ جتلایا گیا کہ تیرھویں اور اٹھائیسویں رمضان میں چاند و سورج گرہن اکثر ہوتے رہتے ہیں تو جھٹ چالاکی سے یہ شرط لگا دی کہ ساتھ یہ بھی

> ضروری ہے کہ اس وقت کوئی مدعی مہدویت یا رسالت (سچا یا جھوٹا) موجود ہو
>
> (رسائل اربعہ ص ۴۶)۔
>
> اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی مہدویت یا نبوت یا رسالت کے وقت میں رمضان میں کبھی کسی زمانہ میں کسوف و خسوف اس ترتیب سے جمع ہوئے تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دیوے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۹۶)۔

اب ہم جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کی غرض سے تیرہ سو سالہ ہجری میں چند ایسے مدعیان مہدویت (جن میں سے چند مدعیان رسالت بھی تھے) کا ثبوت دیتے ہیں جن کے وقت میں ماہ رمضان میں چاند و سورج گرہن اسی ترتیب سے جمع ہوئے۔ (اس حساب سے ابتدائے آفرینش سے تو ایسے گرہن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاکھوں ہو چکے ہوں گے)۔

محمد بن حنفیہؒ۔۲۱ھ سے ۸۱ھ تک۔ غایت المقصو د۔ص ۳۸۔ (۶۳ھ ۷۵ھ میں)

امام جعفرؒ۔۸۰ھ تا ۱۴۸ھ۔ غایت المقصو د۔ا۔ ۳۸۔، (و۱۰۷ھ و۱۰۸ھ)

موسی کاظمؒ۔ ۱۲۸ھ سے ۱۸۶ھ۔ ابن خلکان۔ (۱۵۲ھ میں)

حسن عسکریؒ۔ ۲۳۱ھ سے ۲۶۰ھ۔ ابن خلکان ا۔۱۴۷۔ (۲۴۱ھ و۲۴۲ھ میں)

عباس۔۷۹۰ھ میں دعوی کیا۔ عسل مصفی۔ (۷۷۶ھ، ۷۷۷ھ میں)

تو یرزی۔ صدی ہشتم کا شروع۔ حدیث الغاشیہ ص ۳۴۱۔ (۷۳۱ھ و۷۳۲ھ میں)

محمد۔ ۱۰۷۰ھ میں دعوی کیا۔ مہدی نامہ ص ۹۔ (۱۰۸۸ھ ۱۰۸۹ھ میں)

عیسی بن مہرویہ شامی۔ ۲۹۱ھ میں فوت ہوا۔ تاریخ الخلفاء ۳۵۸۔ (۲۸۵ھ و ۲۸۶ھ میں)

محمد عبداللہ مہدی۔ ۲۹۶ھ میں دعوی کیا۔ عسل مصفی، (۲۸۵ھ، ۲۸۶ھ، ۳۰۸ھ)

محمد احمد سوڈانی۔ ۱۲۹۹ھ میں دعوی کیا۔ عسل مصفی۔ (۱۳۱۱ھ، ۱۳۱۲ھ میں)

محمد عبداللہ بن عمر۔ ۱۳۰۱ھ میں دعوی کیا۔ عسل مصفی۔ (۱۳۱۱ھ ۱۳۱۲ھ میں)

محمد علی بابی۔ ۱۲۳۹ سے ۱۲۶۹ھ تک۔ عسل مصفی۔ (۱۲۶۷ھ میں)

شیخ محمد خراسانی، دسویں ہجری تک۔ ہدو یہ مہدو یہ ص ۱۶۱۔ (۹۱۰ھ، ۹۱۱ھ، ۹۵۴ھ، ۹۵۵ھ میں)

محمد سنوسی ۱۲۷۶ھ میں انتقال ہوا پھر اس کا بیٹا جانشین ہوا۔ عسل مصفی۔ (۱۲۶۷ھ میں)

ڈوئی۔ رسول امریکہ۔ ۱۳۵۲ھ میں انتقال ہوا۔ آبزور وحقیقۃ الوحی۔ (۱۳۱۱ھ و۱۳۱۲ھ میں)

مہدی شامی۔ ۱۲۱۳ھ میں دعوی کیا۔ عسل مصفی۔ (۱۲۱۰ھ، ۱۲۲۲ھ، ۱۲۲۳ھ میں)

وجہ الدین حیدر آبادی۔ ۱۳۱۳ھ میں دعوی کیا۔ عسل مصفی۔ (۱۳۱۱ھ، ۱۳۱۲ھ میں)

حسن بن صباح۔ ۴۸۳ھ میں دعوی کیا ۵۱۸ھ میں فوت ہوا۔ (۵۰۸ھ و۵۰۹ھ میں)

عبدالمومن ۴۹۰ھ سے ۵۵۸ تک، عسل مصفی (۵۰۰ھ، ۵۰۹ھ، ۵۳۱ھ، ۵۵۳ھ، ۵۵۴ھ میں)

اکبر بادشاہ ہند۔ ۹۸۷ھ سے ۱۰۱۲ھ تک۔ تاریخ ہند۔ (۹۹۹ھ و۱۰۰۰ھ میں)

محمد بن تومرت ہندی ۴۸۵ھ سے ۵۲۴ھ تک۔ ابن خلکان ۲: ۳۰۔ (۵۰۸ھ و۵۰۹ھ میں)

شمود۔ ۱۱۱۸ھ میں مدعی ہوا۔ عسل مصفی۔ ۱۱۳۳ھ، (۱۱۳۴ھ، ۱۰۸۹ھ میں)

ششم۔ اپنی معمولی چالا کی اور افتراء سے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۵ پر یہ لکھ دیا کہ مہدی موعود کے وقت میں دو دفعہ چاند و سورج کا ماہ رمضان میں گرہن ہونا احادیث میں مذکور ہے چنانچہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بار تو ۱۳۱۱ھ میں ہندوستان میں پھر ۱۳۱۲ھ میں امریکہ میں ہوا۔ اس افتراء سے اغلبًا اسکا خیال یہ ہوگا کہ اگر بالفرض کوئی صاحب کسی مدعی مہدویت یا رسالت کے وقت میں ایک بار چاند و سورج گرہن کا ماہ رمضان میں ہونا ثابت کر دیں تو اغلبًا دو بار ثابت کرنا محال ہے مگر نقشہ بالا سے ظاہر ہے بیس سے زائد مدعیوں کے وقت میں دو بار چاند و سورج گرہن ماہ رمضان میں ہوئے۔ یہ تو محض ان چند مدعیان کا بیان ہوا جو تیرہ سو سال ہجری میں زیادہ مشہور و معروف ہوئے اور جن کا نام تاریخوں میں درج ہو گیا۔ ابتداء آفرینش سے جو سچے یا جھوٹے مہدی و رسول ہوئے ان کا تو کیا حد و حساب ہے۔

ہفتم۔ ایک قول مردود کو نبھانے کے واسطے مرزا نے قرآن دانی کا بھی خوب ثبوت دیا ہے وہ کہتا ہے کہ،

> اگر اس حدیث میں مہینے کی پہلی رات مراد ہوتی تو اس جگہ ہلال کا لفظ چاہیے تھا، نہ کہ قمر کا، کیونکہ کوئی شخص اہل لغت و زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

مرزا کمپنی بتلائے کہ آیات ذیل میں کیا قمر سے مراد محض وہ چاند ہے جو تین تاریخوں سے بعد کا ہو؟

> و القمر قدّرناه منازل حتّٰی عاد کالعرجون القدیم۔
>
> قدّره منازل لتعلموا عدد السّنین و الحساب۔
>
> و القمر اذا تلاها۔

زبان عرب میں چاند کے واسطے اسم جنس سوائے قمر کے اور کیا ہے؟ کیا قرآن شریف نے لغت عرب کے خلاف قمر کا لفظ چاند کے واسطے غلطی سے استعمال کیا ہے؟

یہ ہے مرزا کی سب سے بڑی دلیل جو محدثین کے نزدیک موضوع ہے جو علم ہیئت کے لحاظ سے سراسر لغو اور باطل ہے، جو لغت عرب کی رو سے لغو اور باطل ہے، اور عام مشاہدہ کی رو سے لغو اور باطل ہے، اور جس کے متعلق مرزا اور مرزائی بار بار لاف و گزاف شائع کرتے نہیں تھکتے۔

☆☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظات وتبصرے

☆ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۵ فروری ۲۰۰۲ء میں تحریک ختم نبوت حصہ اول پر لکھا گیا:

ختم نبوت کا اطلاق صرف محمد رسول اللہ ﷺ پر ہوتا ہے اور اس کا آفاقی اور ابدی فیصلہ قرآن مجید نے ۱۴ سو سال پہلے کر دیا تھا۔ اس کے باوجود ایسے لوگ سامنے آتے رہے جو دعوی نبوت کر کے یا تو تائب ہو جاتے رہے یا اپنے کیفر کردار کو پہنچتے رہے۔ لیکن پاکستان بننے سے پیشتر مشترکہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کی حمایت اور اس کے سائے تلے جس نبوت کاذبہ قادیانیہ کا اجراء ہوا، اس کو ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے لائق ملامت جانا اور اسے اس کی خواہش کے مطابق پنپنے نہیں دیا۔ علمائے ہند نے مرزا کا ناطقہ بند کئے رکھا اور ان میں سب سے پہلے مرزائے قادیان پر فتوائے کفر لگانے والے علمائے اہل حدیث تھے۔ یعنی مولانا محمد حسین بٹالوی نے اس فتنے کو اٹھتے ہی بھانپ لیا تھا اور اپنے استاد گرامی حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلوی سے فتوی حاصل کیا اور اقصائے ہند کے علماء سے تائیدی دستخط کروائے۔

اس کے باوجود انگریزی سرپرستی میں یہ فتنہ پھلتا پھولتا رہا۔ اس کے مختلف اوقات کے مختلف دعوے علماء ہند نے ردّ کئے، بلکہ اس پر مسلسل یلغار چلتی رہی۔ علمائے اہل حدیث کے ساتھ راہ رو ملتے گئے اور قافلہ بنتا گیا۔ حنفی حضرات نے بھی اس سلسلے میں رفاقت کا حق ادا کیا اور آخر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے۔

چند سال سے یہ دعوی داری شروع ہو گئی ہے کہ ہمارے اکابر نے سب سے پہلے مرزا پر ضرب لگائی۔ ارباب دیابند اور احباب بریلی بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں اور کتابوں اور رسالوں کا ایک سیل ہے کہ امڈا چلا آتا ہے۔ ہم ان کی مساعی کے منکر نہیں مگر ان کے اولیت کے دعووں کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ہمارے عزیز ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ نے اس سلسلے میں دودھ اور پانی الگ الگ کر دیا ہے۔ ان کی کتاب تحریک ختم نبوت اس موضوع پر ہمہ پہلو ایسا مرقع ہے جس سے قاری آسانی سے نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ، کون معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں۔

کتاب کی کمپوزنگ، طباعت، تجلید، تصویب بہترین ہے۔ اس دیدہ ریزی اور جگر کاوی پر ہم ڈاکٹر بہاء الدین کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں: ہم خامہ وہم خامہ بکف جادو گرانند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مولانا محمد یحیٰ گوندلویؒ (ف جنوری ۲۰۰۹ء) (مرحوم امیر مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی) نے اپنی وفات سے چند روز پہلے (جب کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت کی ابھی چار جلدیں ہی ملاحظہ فرمائی تھیں) لکھا:

انیسویں صدی کے نصف آخر کے پہلے عشرے میں جب ہندوستان سے مغلیہ حکومت کی بساط انگریزوں نے لپیٹ دی تو اس کے سامنے مسلمانوں کو مفتوح کرنے کے کئی منصوبے تھے جن میں ایک اہم منصوبہ مسلمانوں کو ان کے دین سے بے گانہ کرنا تھا۔ سرکردہ سیاسی حضرات تو پہلے ہی اس کی جھولی میں جا گرے تھے اور اب مذہبی اور دینی عناصر تھے جن کو دبانے کے لئے تعلیمی نصاب میں تبدیلی کے ساتھ علماء سوء کو طمع اور لالچ دے کر اپنا ہم نوا بنانا تھا۔ اس کے لئے انہیں جو لوگ میسر آئے ان میں ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ مرزا صاحب نے انیسویں صدی کے آخری عشرے میں مجدد، مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا صاحب کی مختلف کتابوں کو سامنے رکھ کر ایک استفتا تیار کیا جس میں مرزا صاحب کی بحوالہ ایسی عبارتیں جمع کیں جو اسلامی تعلیمات کے متصادم نظر آئیں۔ پھر انہوں نے یہی استفتاء حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے اس پر فتویٰ طلب کیا۔ حضرت میاں صاحب اس وقت پورے برصغیر میں سب سے بڑے شیخ اور استاذ تھے۔ انحاء عالم سے لوگ ان سے حدیث پڑھنے کے لئے آتے جس کی بنا پر ان کو شیخ الکل کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا۔ حضرت میاں صاحب نے اس استفتاء کا بغور مطالعہ کیا اور پھر قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلی جائزہ لیا اور پھر ایک مدلل فتویٰ تحریر فرمایا جس میں انہوں نے مرزا صاحب کو کافر قرار دیا۔

مولانا بٹالوی نے برصغیر کے طول وعرض میں اس تکفیری فتویٰ کی تشہیر کی اور بلا امتیاز مسلک نامور علماء کرام جن میں علماء اہل حدیث، بعض علماء دیوبند، بعض علماء بریلی حتیٰ کہ شیعہ علماء بھی شامل تھے کی تصدیق طلب کی۔ جس کی وجہ سے یہ فتویٰ علماء ہند کا متفقہ فتویٰ قرار پایا۔

میاں صاحب کا یہ فتویٰ مرزا کی تکفیر پر پہلا فتویٰ تھا۔ یہ نہایت ہی موثر ثابت ہوا اس لئے کہ میاں صاحب کی شخصیت ایک مسلّمہ شخصیت تھی۔ علم وفضل اور تقویٰ و پرہیز گاری کے اعتبار سے میاں صاحب کا تمام برصغیر میں بہت بڑا مقام تھا۔ ہر صاحب بصیرت میاں صاحب کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس تکفیری فتویٰ کے بعد مرزا صاحب بوکھلا اٹھے اور سبّ وشتم پر اتر آئے۔ اس تکفیری فتوے کے بعد مرزا صاحب نے جو بھی کتاب تحریر کی اس میں حضرت میاں صاحب اور مولانا بٹالوی کو شنیع القاب سے یاد کیا اور اس فتویٰ کا ذمہ دار صرف حضرت میاں صاحب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مولانا بٹالوی کو ٹھہرایا جیسا کہ لکھتے ہیں:

اس تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا گناہ یہ ہے کہ انہوں نے اس نازک امر تکفیر میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ فتوے کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا بغیر تحقیق و تنقیح کے ایمان لے آئے ہیں۔ (روحانی خزائن۔ ج ۱۱۔ص ۴۵)

دوسرے مقام پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جرأت سے زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے کفر کا فتوی لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے مجھے گالیاں دلوائیں اور مجھے یہود ونصاری سے بدتر قرار دیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۴۵۳)

مرزا صاحب کی تحریروں کے تناظر میں غور کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ علماء اہل حدیث نے مرزا صاحب کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس نے محسوس کیا کہ یہی لوگ میرے عزائم کے سامنے سدّ سکندری کا درجہ رکھتے ہیں اس لئے کہ مرزا صاحب نے جو بھی انداز اپنایا علماء اہل حدیث نے اسی انداز سے تعاقب کیا۔ اگر مرزا صاحب نے مباہلہ کا چیلنج دیا تو مولانا عبدالحق غزنوی نے فوراً قبول کیا۔ اگر اس نے مناظرے کی راہ اختیار کی تو مولانا بٹالوی آنکھ جھپکتے اس کے سامنے آ کھڑے ہوتے۔ اگر اس نے تحریر کا میدان منتخب کیا تو اشاعۃ السنہ نے اس کا ترکی بترکی جواب دیا۔ الغرض علماء اہل حدیث نے اسے ہر میدان میں زچ کیا اور اسے ناکوں چنے چبوائے جس سے مرزا صاحب بلبلا اٹھے اور اہل حدیث کے بارہ میں جو بھی اس سے بے ہودگی کا مظاہرہ ہو سکا اس نے کیا۔ کبھی ان کو یہودیوں سے تشبیہہ دی کبھی ان کو فرعون کہا اور کبھی ہامان۔

(روحانی خزائن۔ ج ۱۷ص ۶۷)۔

الغرض اس نے علماء اہل حدیث کو شنیع الفاظ میں یاد کرنے میں کوئی کمی نہیں کی جو اس کا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب سمجھتے تھے کہ میرے اصل مخالف علماء اہل حدیث ہیں میرے خیال میں جتنی آگ بھڑکی ہوئی ہے وہ سب علماء اہل حدیث کی بھڑکائی ہوئی ہے چنانچہ خود لکھتے ہیں:

دوسرا فتنہ حقیقت میں محمد حسین بٹالوی کی طرف سے ہوا جس نے مسلمانوں کے خیالات کو اس عاجز کی نسبت بھڑکتی ہوئی آگ کے حکم میں کر دیا۔

(تحریک ختم نبوت۔ج ۱۔بحوالہ سراج منیر۔ص ۵۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متحدہ ہندوستان تک اہل حدیث کو ہی اس میدان کا شہسوار گردانا جاتا تھا۔ تقسیم کے بعد عصبیت جنون کی حد تک بڑھ گئی جس سے حقائق کو مسخ کر دیا گیا اور ایسی کتب شائع کی گئیں جن میں اہل حدیث کے کردار کو ایسے فراموش کیا گیا کہ اس جماعت کے علماء نے مرزائیت کے رد میں کچھ کیا ہی نہیں۔

زیرنظر کتاب، تحریک ختم نبوت، ان حضرات کی سعی کو اجاگر کرتی ہے جو اس میدان میں شہ سوار تھے مگر عصبیت کے اندھیرنے ان کے مسلّمہ کردار پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اللہ تعالی ڈاکٹر بہاء الدین کو جزائے خیر سے نوازے کہ انہوں نے اصل مراجع تک رسائی حاصل کر کے اس تحریک کے اصل کرداروں کو آشکارا کیا اور جو اصل حقائق تھے، ان کو طشت از بام کیا۔

تحریک ختم نبوت ایک تاریخی دستاویز کا نام ہے جس میں مؤلف موصوف نے ہر قسم کی عصبیت سے بالاتر ہو کر اس تحریک کے ہمہ جہت پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے اور جس کا بھی اس تحریک میں کوئی کردار ہے اسے واضح کیا ہے۔ اس میں مسلکی تعصب نہیں کہ یک طرفہ قلم کو حرکت دی گئی ہو، بلکہ جس نے بھی اس تحریک کے احیاء میں جو کردار ادا کیا ہے بلا افتراق مسلک اس کو واضح کیا ہے اور اس میں قطعاً اہل حدیث اور اہل تقلید کا امتیاز باقی نہیں رکھا۔

اس کتاب کا امتیازی وصف یہ ہے کہ مؤلف گرامی نے اپنے قلم کو کسی طرح بھی بے مہار نہیں ہونے دیا بلکہ وہی کچھ ذکر کیا ہے جو صحیح مراجع سے مؤلف کو ملا ہے۔

ایک وصف یہ بھی ہے کہ موصوف گرامی غیر ثابت شدہ باتوں کی احسن پیرایہ میں تردید کرتے ہیں، دل آزاری کی بجائے اسے حقائق کے تناظر میں پیش کرتے ہیں جس سے اصل واقعہ بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔ گویا کہ مورخ ہونے کے ناطہ سے مؤلف نے اپنے قلم کو غیر ثابت شدہ باتوں سے آلودہ نہیں ہونے دیا اور بے جا طوالت سے بھی مکمل اعراض کیا ہے۔

الغرض تحریک ختم نبوت اپنے موضوع میں حقائق کا ایک منبع اور مجمع ہے جو اس تحریک کی صحیح سمت کی نشان دہی کرتی ہے اور جو غیر ذمہ دار حضرات نے غیر ثابت شدہ مصنوع واقعات کو تاریخ کا حصہ بنانے کی کوشش کی ہے ان کے ابطال پر یہ دوٹوک فیصلہ دیتی ہے جس سے قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ گویا کہ یہ کتاب اپنے موضوع کے متعلقہ مواد پر بے لاگ تبصرہ کرتی ہے اور جو اصل حقیقت ہے صرف اسی پر اکتفا کرتی ہے، اپنی طرف سے تاریخ سازی کی بجائے اصل حقائق کو سامنے لاتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا شبہ زیرنظر کتاب، تحریک ختم نبوت کے موضوع پر لکھی گئی تمام کتب سے مستند بھی ہے اور اب تک جس کا ایک ایک پیرا دلائل اور حقائق سے مرصع ہے۔ مؤلف ڈاکٹر صاحب کا قلم نہایت شستہ، انداز سہل اور جاذب نظر ہے۔ قلم میں اتنا تسلسل اور روانگی ہے کہ قاری اس سے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اللہ تعالی مؤلف گرامی کی اس محنت شاقہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر اور اجر جزیل سے نوازے آمین یا الہ العالمین۔

کتبہ (مولانا) ابوانس محمد یحی گوندلوی کان اللّٰہ لہ

☆ مولانا اصغر علی سلفی ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تحریک ختم نبوت حصہ ششم طبع دہلی کی تقدیم میں فرماتے ہیں:

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصّلوۃ و السّلام علی خاتم الانبیاء و علی آلہ و صحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

اللہ تعالی کی رسالت خالدہ کے حامل رسول مکرم محمد بن عبداللہ الہاشمی ﷺ ہیں۔ آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ آپ خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں اور آپ پر سلسلہ نبوت کا خاتمہ رب العزت والجلال نے فرما دیا ہے۔ یہ عقیدہ تمام مسلمانوں کا ہے اور کتاب وسنت میں اسی کی تعلیم دی گئی ہے۔

جماہیر امت، علما سلف اور ہر دور میں افراد امت کا یہی عقیدہ اور ایمان رہا ہے باستثناء چند دجالین وکذابین ومتنبئین کے جنھوں نے کسی نہ کسی دنیوی مفاد، افتاد طبع اور حرص وطمع کے دلدل میں غرق ہونے کی وجہ سے ادعائے نبوت مختلف زمانوں میں کیا اور امت نے ان کے کذاب و دجال اور جھوٹے نبی ہونے کی قلعی کھول کر ان کے کفر و زندقہ اور الحاد و بددینی کی وجہ سے خارج عن الملت قرار دے دیا۔

آخری دور میں ہندوستان جو ادیان وملل ونحل کی آماج گاہ اور مختلف افکار ونظریات اور فلسفات کا منبع ومصدر رہا ہے اس میں ایک مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم فتنہ بن گیا۔ اس کی مختلف وجوہات تھیں اور اس کے پیچھے متعدد عوامل کارفرما تھے۔ قصر نبوت میں اس نقب زنی کے ما لہ و ما علیہ کو جاننے کیلئے اور اس سلسلہ میں پیدا ہونے والے واردات واقعات اور حالات سے بخوبی واقف ہونے کیلئے نیز اس فتنہ عظیم کے استیصال اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمے کے لئے جو کوشش صرف کی گئی ان کو کما حقہ جاننے کیلئے علماء اسلام کی خدمات کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ خصوصاً علماء اہل حدیث نے اس سلسلہ میں جس طرح ہراول دستے کا کام انجام دیا اس کو جاننا بے حد ضروری ہے کیوں کہ یہ فتنہ مضبوط استعماری قوت کا پیداوار ہونے کے باوجود اس وقت دب گیا تھا لیکن اس وقت پھر نئے زاویوں سے اس نے اپنا اثر ورسوخ اور بال و پر پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ یہ بہت فکرمندی کا باعث ہے۔ اس فتنہ کی منہ زوری کو جس طرح ہمارے اسلاف نے لگام لگایا تھا، ان کے مجاہدانہ کارناموں کا جاننا از حد ضروری ہے۔ یہ ہمہ جہت کارنامے بذات خود ہم کو احساس دلائیں گے کہ علماء امت کو کس قدر کوششیں صرف کرنی پڑی تھیں اگر صرف ایک عالم کی خدمات کو قرطاس وقلم کے حوالے سے مرتب کیا جائے تو دسیوں مجلّات تیار کرنے پڑینگے۔

اب جب کہ اس فتنہ نے عصر حاضر کے ترقی یافتہ وسائل واسالیب کو بروئے کار لاکر اسے بھرپور بڑھاوا دینے کا کام کیا ہے یہ ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔

تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں علماء اسلام اور خصوصاً علماء اہل حدیث کے کارناموں کو جاننے اور اس مشن اور تحریک کو زندہ رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ہم اس کو مرتب ومنظم طور پر امت کے سامنے پیش کریں۔ لاکھوں صفحات پر مشتمل تاریخ کی امانت کو منظر عام پر لانے کی جدوجہد کی جانی چاہیے۔ اس کا احساس ہر صاحب فکر ونظر اور اہل دین وایمان کو ہے اور اسی فکرمندی اور احساس ذمہ داری نے بہت سے علماء کو اس جانب راہوار قلم موڑنے پر مجبور کیا ہے۔

موجودہ دور میں محترم ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ نے، جو عظیم سکالر ہیں اور تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں نیز جماعتی غیرت وحمیت کے پیکر اور تحریک ختم نبوت کے روح رواں ہیں، اسلاف کے ان کارناموں کو منظر عام پر لانے کا عزم کیا ہے اور اب تک انہوں نے چھ جلدوں میں ان کارناموں کو جمع کر کے امت مسلمہ کے سامنے پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ یہ اس سلسلہ کی چھٹی جلد ہے۔ اس وقیع علمی پیش کش پر میں اپنی طرف سے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث (ہند) کے تمام اراکین کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کے حضور تشکر وامتنان کے حسین پھول پیش کرتا ہوں۔ اور محترم جناب مولانا شیر خان جمیل احمد صاحب بھی اس سلسلے میں ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے اس کام میں ڈاکٹر صاحب کا بھرپور ہاتھ بٹانے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ اور ہمیں بھی مرکزی جمعیت سے شائع کرنے کے لئے حوصلہ وتعاون دیا۔ ہم اس کیلئے ان کے اور ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ اور تمام اخوان کے شکرگزار ہیں۔ خصوصاً امیر جمعیت (ہند) جناب حافظ محمد یحیٰ بن حافظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمید اللہ صاحب دہلوی، اور دیگر ارکان و کارکنان و ذمہ داران کا شکر گزار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین ایمان وصحت کے ساتھ ان کا مبارک سایہ جماعت پر قائم و دائم رکھے اوران کے علمی فیوض سے استفادہ کا زریں موقع بخشے آمین۔ اور قارئین کرام کے لئے اسے نفع بخش بنا کر وقت اور زمانہ کے فسوں کو سمجھنے کی اور اس سے بچنے کی توفیق ارزانی کرے۔

(مولانا) اصغر علی امام مہدی سلفی

ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔ ۱۱ شوال المکرّم ۱۴۲۹ھ۔ مطابق ۱۲۔ اکتوبر ۲۰۰۸ء

☆ ڈاکٹر عبدالوہاب انصاری آف کا سگنج لکھتے ہیں:

تحریک ختم نبوت جلد ششم پڑھنے کے بعد ڈاکٹر بہاء الدین کو خراج عقیدت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ نے تحریک ختم نبوت کی چھٹی جلد ۵ مئی ۲۰۰۸ء کو ۸ ماہ میں تیار کر کے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کو اشاعت کیلئے دے دی کیونکہ آپ نے پانچویں جلد ۵ ستمبر ۲۰۰۷ء کو تیار کی تھی اور اللہ کے فضل وکرم سے چھٹی جلد مولانا اصغر علی امام مہدی حفظہ اللہ ناظم اعلی کی سرپرستی میں منظر عام پر آ گئی ہے۔ اللہ جزائے خیر دے۔ آمین۔..

مولانا ثناء اللہ سیالکوٹی حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے ڈاکٹر صاحب کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا:

> ڈاکٹر صاحب نے یہ سعادت بھی حاصل کی ہے کہ ختم نبوت کے دفاع میں ہزاروں صفحات لکھ کر اپنا نام بھی ختم نبوت کے لکھاریوں میں شامل کر لیا ہے۔ یہ اتنا بڑا اعزاز ہے جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے، کم ہے۔ یہ کام آنحضرت ﷺ کے ساتھ عقیدت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد مولانا شیر خان جمیل احمد عمری حفظہ اللہ ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے یوں عقیدت کے پھول پیش کئے:

> خرابی صحت کے باوجود ڈاکٹر صاحب کا یہ کارنامہ جہاں بالعموم اسلامی تاریخ کا اور بالخصوص تاریخ اہل حدیث کا نہ مٹنے والا حصہ بنے گا، وہیں سید ولد آدم خاتم النبیین و المرسلین نبینا محمد ﷺ سے سچی محبت وعقیدت کا بین ثبوت بھی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے خود حضور نبی کریم ﷺ سے عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احباب کی دعاؤں کے باعث اللہ تعالی کی عطا فرمودہ توفیق، بارگاہ رسالت مآب میں پیش کرنے کے لئے اودے اودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرھنوں میں ملبوس قسم قسم کی پھولوں کا گلدستہ مجھ سے بنوا رہی ہے

کتاب کے صفحہ ۱۷ سے ۶۴ تک ڈاکٹر صاحب نے مولانا اسماعیل علی گڈھی کی کتاب اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح پوری کی پوری نقل کی ہے تاکہ قارئین دیکھ لیں گے کہ اس کتاب میں جاء الحق و زھق الباطل کا لفظ نہیں ہے جب کہ مرزا کہتا تھا کہ یہ لفظ اس کتاب میں ہے (ڈاکٹر صاحب نے مرزا کا ایک اور جھوٹ پکڑا)۔ صفحہ ۴۹ پر ڈاکٹر صاحب نے ایک لمبا حاشیہ لگایا آخر میں لکھا کہ، اللہ اکبر اس تحریر یردّ بعضه بعضاً پر بھی لوگ خیال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب بڑے انشاء نگار ہیں۔

صفحہ ۶۵ سے ۹۱ تک غایت المرام، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، سے خاص خاص مضامین نقل کئے ہیں۔ ان مضامین میں قادیانی کے عیسیٰؑ کے آسمان پر ہونے کے تعلق سے بے ہودہ باتوں کا جواب بھی دیا ہے کہ وہ کیا کھاتے ہیں، کیا پیتے ہیں، کپڑے کون سیتا ہے؟ وغیرہ

مولانا محمد بشیر سہسوانی اور غلام احمد قادیانی کے درمیان دہلی میں جو تحریری مناظرہ ہوا تھا، صفحہ ۹۲ سے ۱۸۶ء تک اس کی مکمل روداد نقل کی ہے۔

اس مناظرہ کا خاص موضوع عیسیٰؑ کی حیات وممات تھا، لہذا ڈاکٹر صاحب نے اس مناظرہ کی روداد پیش کرنے کے بعد دیگر مجاہدین تحریک ختم نبوت کی تحریریں حیات وممات کے تعلق سے پیش کی ہیں۔ ازالہ اوہام میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرنے کیلئے قرآن کی ۳۰۔ آیات سے استدلال پیش کیا ہے جس پر مرزا کو بڑا ناز تھا۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے تائید الاسلام نامی کتاب میں مسکت جواب دیا جسے صفحہ ۱۸۷ سے ۲۶۸ تک نقل کیا ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے ص ۲۷۰ سے ۳۰۱ تک مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریر سے رفع عیسیٰؑ کا مطلب واضح کیا ہے۔ صفحہ ۳۰۱ سے مولانا محمد لدھیانوی کا مضمون اس موضوع کی مناسبت سے نقل کیا ہے جب کہ مولانا محمد ایک حنفی عالم ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ اس کتاب میں تحریک ختم نبوت کے سب کارکنان کی خدمات کا ذکر ہوگا، چاہیں وہ کسی مسلک سے رکھتے ہوں۔

صفحہ ۳۱۲ سے ۳۲۸ تک ڈاکٹر صاحب نے پیر مہر علی گولڑوی کی تحریر نقل کر کے قادیانی دلائل کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ جلد دوم میں بھی ڈاکٹر صاحب پیر صاحب کا ذکر کر چکے ہیں اب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جلد میں ڈاکٹر صاحب نے پیر صاحب کی تحریر سے مستفید فرمایا۔

پھر مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی کی تحریر کی روشنی میں حیات وممات مسیح کی بہت ہی عمدہ علمی بحث تحریر ہوئی ہے۔ایک جگہ شوکت صاحب نے لکھا کہ قادیانیوں سے حیات وممات مسیح میں بحث کرنا فضول ہے کیونکہ یہ لوگ قرآن وحدیث کے دلائل تو مانیں گے نہیں بلکہ ان سے مسیح موعود کے دلائل معلوم کریں، اسی میں ان کی قلعی کھل جائے گی ۔ایک جگہ (صفحہ ۳۳۴ پر) شوکت صاحب لکھتے ہیں: اس صورت میں یہودیوں اور مرزائیوں میں کیا فرق رہا؟ انہوں نے بھی مسیح کو مارا، انہوں نے بھی ،دونوں پلڑے برابر ہو گئے۔

اللہ پاک ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر دے کہ آپ نے شوکت صاحب کی تحریریں ۱۰۶ سال پرانے اخبار سے نقل کر کے قارئین تک پہنچائی ہیں۔

صفحہ ۳۴۴ سے ۳۶۳ تک ڈاکٹر صاحب نے قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی تحریر نقل کر کے بتایا ہے کہ مرزا مسیح موعود نہیں ہے اور مرزا نے جو اپنے مسیح موعود ہونے کے بارہ دلائل دیئے ہیں انہیں قاضی صاحب نے چٹکیوں میں اڑا دیا ہے۔آخر میں ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی نقل کیا کہ

> میں (قاضی سلیمان) نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں ۔میری اس پیش گوئی کو سب یاد رکھیں۔

پھر یہی ہوا کہ مرزا کو حج نصیب نہیں ہوا۔

صفحہ ۳۶۸ پر، چند قصائد مرزا کا تجزیہ،عنوان قائم کر کے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ مرزا اکثر و بیشتر عربی فارسی اور اردو میں نظمیں لکھ کر چیلنج کرتا کہ ایسی کوئی نظم لکھے تو اتنا انعام دوں گا۔لہذا ڈاکٹر صاحب نے شوکت صاحب کے اخبار سے مرزا کے ایسے قصیدوں کی قلعی کھول دی۔

صفحہ ۳۸۴ سے ڈاکٹر صاحب نے،ظل و بروز ، کا عنوان قائم کر کے مولانا احمد حسن شوکت کے حوالے سے قادیانی نبوت کا یارو پود بکھیر دیا۔صفحہ ۳۹۱ پر مولانا شوکت سے نے نقل کیا:

> ایک خبط ہوتو اس کو رویا جائے آپ کو تو آسمانی باپ نے سینکڑوں خبطوں کا مرقع بنا بھیجا ہے۔بھلا کوئی دوسرے نبی کے قالب میں حلول کر کے دنیا میں آیا ہے۔

پھر صفحہ ۴۰۰ تک مولانا ثناء اللہ امرتسری کی نفیس ولطیف تحریر سے ڈاکٹر صاحب نے قادیانی کی بروزیت وظلیت کے دلائل کو بھسم کر دیا۔

صفحہ ۴۰۶ سے ،کرشن قادیانی،عنوان قائم کر کے بتایا کہ مرزا نے کرشن ہونے کا دعوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے کیا، اور کہاں کیا۔ پھر علمائے اس کے مالیخولیائی حالات کا جائزہ اس کی تحریروں کی روشنی میں لیا ہے۔ یہ تحریر پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک جگہ ڈاکٹر صاحب نے کیا عمدہ بات نقل کی ہے کہ،

ہم نہیں جانتے کہ مرزا جی کے اللہ پاک کو کیا ہو گیا ہے کہ مرزا جی کی تضحیک کے لئے آئے دن ایسی اول فول وحی نازل فرماتا رہتا ہے۔ اگر ہم سے ملاقات ہوتی تو ہم ضرور کہتے۔ افسوس چندیں مدت خدائی کردی گاؤ وخررا نہ شناختی۔

مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تو اسے یہ بھی ثابت کرنا تھا کہ عیسیٰ کی قبر کہاں ہے؟ لہذا مرزا کبھی کہتا کہ ان کی قبر ملک شام میں ہے۔ کبھی کہتا کہ کشمیر میں ہے۔ اسی سلسلہ میں مرزا نے ۲۰۔ اگست ۱۸۹۹ء کو ملکہ وکٹوریہ کو عریضہ لکھا کہ عیسیٰؑ کی قبر کشمیر میں ہے۔ عریضہ کی تحریر یہاں سے شروع کی:

بحضور عالی شان قیصرہ ہند... سب سے پہلے یہ دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ قادر مطلق اس ہماری عالی جاہ قیصرہ ہند کی عمر میں بہت بہت برکت بخشے۔

اس عبارت پر ڈاکٹر صاحب نے کیا عمدہ نوٹ لگایا ہے کہ:

یہ عرضداشت ۲۰۔ اگست ۱۸۹۹ء کی ہے۔ اور دعا یوں قبول ہوئی کہ اس کے ایک سال چار ماہ بعد، جنوری ۱۹۰۱ء میں ملکہ فوت ہو گئی جب کہ دعا صرف برکت کی نہیں، بہت برکت بھی نہیں، بلکہ بہت بہت برکت کی تھی۔

خیر ڈاکٹر صاحب نے اس بات کی تردید (کہ عیسیٰ کی قبر کشمیر میں ہے) کے لئے اخبار شحنہ ہند سے مولانا نور احمد لکھوی کی تحقیقی رپورٹ شائع کی، کیونکہ مولانا نور احمد لکھوی خود کشمیر گئے اور وہاں کے لوگوں سے دستخط لائے کہ مرزا جھوٹ کہتا ہے ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کی کہ کشمیر میں عیسی کی قبر ہے۔ نیز ڈاکٹر صاحب نے اسی سلسلہ میں صفحہ ۴۳۳ صفحہ ۴۴۴ تک مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کی علمی ولطیف تحریر الخبر الصحیح عن قبر المسیح بھی نقل کر دی ہے۔۔

پھر ڈاکٹر صاحب نے، خدا سے برابری؛ بعض الہامات کا لغوی تجزیہ؛ قبر قادیانی؛ دعاء قادیانی؛ شفاعت قادیانی، وغیرہ عنوانات قائم کر کے ان کی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ ایسے ہی حکیم نور الدین کی بے بسی، اور مرزا محمود کی بے کسی، کے عنوان سے ان حضرات کی بے بسی ظاہر کی ہے۔ اعداد کا کھیل، کے عنوان سے قادیانی کی بے سروپا باتوں کا قاضی سلیمان منصور پوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری امرتسری وغیرہ کی تحریروں کی روشنی میں جواب دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۴۹۸ سے ۵۱۲ تک ڈاکٹر صاحب نے مباحثوں اور دعوت مباہلوں کا ذکر کیا ہے۔
۔صفحہ ۵۲۱ سے ۵۴۹ تک نے عربی فارسی واردو شعراء کا منظوم کلام در ردقادیانیت پیش کیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔صفحہ ۵۴۹ سے ۵۶۳ تک ڈاکٹر صاحب نے مولانا اللہ وسایا ڈیروی وخود کی تحقیق سے ۱۹۱۲ء تک کی تردید قادیانیت پر لکھی گئی کتابوں کی فہرست مع مختصر تعارف وتبصرہ دیا ہے۔صفحہ ۵۶۴ سے ۵۹۵ تک علماء کی سوانح کا تذکرہ ہے اس سے پہلے بھی ڈاکٹر صاحب کئی جلدوں میں سوانح لکھ چکے ہیں۔اب تک ڈاکٹر صاحب شخصیات کے عنوان سے ختم نبوت کے تقریباً ۸۱ مجاہدین کا سوانحی تذکرہ کر چکے ہیں جو معلومات میں اضافہ کا باعث ہے۔
اللہ پاک سے دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو، اور اس کام میں ان کے معاونین کو جزائے خیر دے۔آمین۔ فقط۔ڈاکٹر بہاءالدین صاحب کا عقیدت مند
ڈاکٹر عبدالوہاب انصاری کا سگنج۔یوپی۔ ۷۔اپریل ۲۰۰۹ء

☆ مولانا محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آبادی، تحریک ختم نبوت حصہ ہفتم (طبع لاہور ۲۰۰۹ء) پر یوں تبصرہ کناں ہیں:
سلسلہ تحریک ختم نبوت کا یہ ساتواں حصہ ہے جس میں تحریک ختم نبوت کے بالکل ابتدائی دور کی تحریری اور تقریری سرگرمیوں کا بیان ہے جو اس دور کی نہایت اہم دستاویزات سے نقل کیا گیا ہے۔ان دستاویزات میں مولانا عبدالمجید دہلوی کی بیان للناس، مولانا عبداللہ شاہجہان پوری کی شفاء للناس، منشی محمد جعفر تھانیسری کی تائید آسمانی، اور مولانا محمد حسین بٹالوی کے ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۸، اور ۱۲، اور ۱۳، اور ۱۵، اور ۱۶، اور ۱۷، اور ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ قابل ذکر ہیں۔
ڈاکٹر بہاءالدین حفظہ اللہ بتاتے ہیں کہ برصغیر ہند میں تحریک ختم نبوت اس وقت شروع ہوئی جب ۱۸۹۱ء کے ابتدائی مہینوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مثیل مسیح یا مسیح موعود ہونے کا دعوی منظر عام پر آیا۔اس سے پہلے، جب مرزا صاحب ملفوف انداز میں اپنے نظریات کی تبلیغ کر رہے تھے، مسلمان علماء نجی گفتگو اور دوستانہ خط وکتابت کے ذریعہ انہیں ملحدانہ عقائد سے باز رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ اور چونکہ انہوں نے اپنا تشخص مناظر اسلام کے طور پر اجاگر کیا ہوا تھا اس لئے مسلمان علماء، ابتداء سخت طرز عمل سے اجتناب کرتے رہے کہ مناظر اسلام کی تنقیص وتردید غیر مسلموں میں نامناسب نتائج کا باعث ہوگی۔تاہم چند اہل بصیرت ان کے عزائم کو تاڑ کر اسی دور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس پر تنقید بھی شروع کر چکے تھے۔ ایسے ہی ایک بزرگ مولانا نور احمد لکھوی ہیں جنہوں نے آغاز ۱۸۸۴ء میں مرزا صاحب کو لکھے جانے والے ایک خط میں اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا۔ یہ خط دستیاب نہیں ہوسکا تاہم اسکے جواب میں لکھا جانیوالا مرزا صاحب کا خط مکتوبات احمدیہ میں موجود ہے، جسے کتاب ہذا میں نقل کر کے بتایا گیا ہے کہ مولانا نور احمد لکھوی نے اپنے خط میں مرزا قادیانی کو کاذب اور مفتری کہا تھا جو (بقول مرزا) انہیں کافر کہنے کے مترادف تھا۔

۱۸۹۱ء میں تحریک ختم نبوت کے باقاعدہ آغاز سے قبل جن بزرگوں نے مرزا قادیانی کو جرح وتنقید کا نشانہ بنایا ان میں ایک مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم ہیں۔ جب مرزا قادیانی نے ہندو آریہ کو نشان نمائی کا چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ وہ ایک سال تک قادیان میں ان کے پاس آ کر رہیں اور نشان دیکھ لیں، تو مولانا محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنہ میں مرزا صاحب کو مخاطب کر کے لکھا کہ وہ امور ذیل میں سے ایک امر ضرور اختیار کریں:

۱)۔ اشتہار کی میعاد میں تخفیف کریں اور بجائے ایک سال، ایک مہینہ یا زیادہ سے زیادہ سال کا ربع (یعنی تین مہینے) میعاد مقرر کریں۔

۲)۔ یہ مناسب نہ سمجھیں تو لوگوں کو اپنے پاس بلانا ملتوی کریں۔ بجائے اس کے، ان کو گھر بیٹھے بیٹھے آسمانی نشان دکھانے کی خدا سے التجا کریں۔ اور ایسی صورتوں میں وہ نشان دکھاویں جن کا وہ دور ونزدیک سے مشاہدہ وتصدیق کرسکیں۔ مثلاً کسی عظیم الشان کے ایک وقت خاص میں مرجانے یا ایک وقت خاص میں پیدا ہونے کی پیش گوئی کریں اور اس کو بذریعہ عام اخبارات واشتہارات مشتہر کرادیں۔

۳)۔ یہ نہ ہوسکے...تو کتاب براہین احمدیہ کے باقی حصے پورے کریں۔ اور اس میں نقلی وعقلی دلائل سے دین اسلام کی تائید عمل میں لائیں۔

یہ تحریر اغلباً دسمبر ۱۸۸۵ء کی ہے جو ۱۸۸۶ء کی پہلی سہ ماہی میں اشاعۃ السنہ جلد ۸ کے نمبرے میں شائع ہوئی ہے۔ اس تحریر میں مولانا بٹالوی نے مرزا صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں چھوڑ کر براہین احمدیہ کو مکمل کریں، یعنی اسلام کی حقانیت پر اپنے موعودہ تین سو دلائل علمی دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور نشان دیکھنے دکھانے کیلئے طویل مدتیں مقرر کرنا ترک کریں۔ سال بھر کون آ کر قادیان میں رہے گا۔ اور مخالفین کو قادیان میں بلانے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ لوگوں کو گھر بیٹھے نشان دکھائے جا سکتے ہیں۔ اور کچھ کر سکتے ہیں تو ایک دو ماہ میں کر دکھائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تجاویز دراصل ملفوف انداز میں مرزا صاحب پر تنقید تھی اور انہیں براہین احمدیہ کی تکمیل کیلئے کہا گیا۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ وہ ساری عمر کچھ نہ کر سکے اور پانچ اور پچاس کے برابر ہونے کا حسابی کلیہ اپنے مریدوں کو عطا کر کے براہین احمدیہ کا مسودہ اپنی بغل میں دبائے قبر میں جا سوئے۔

مکاتیب احمد جلد اول میں مرزا غلام احمد کے ۱۸۸۷ء میں لکھے جانے والے چار خطوط بنام مولانا بٹالوی موجود ہیں جن میں مرزا صاحب نے مولانا کے چند اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ مرزا صاحب کے خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۸۷ء میں مولانا بٹالویؒ نے درج ذیل معاملات میں مرزا صاحب کے ساتھ اختلاف کرتے ہوئے ان پر تنقید فرمائی ہے:

۱۔ اسراف۔ ۲۔ مسلمانوں سے براہین احمدیہ کیلئے حاصل کردہ چندے اور پیشگی رقوم کا ذاتی مصارف میں استعمال۔ ۳۔ ایسی پیشگوئیاں شائع کرنا جن سے مسلمانوں کی ہتک ہوتی ہے، اور پیش گوئیاں شائع نہ کرنے کا مشورہ۔ ۴۔ کتابوں میں مخالفین کے بارے میں سخت زبان کا استعمال کرنا۔

مرزا صاحب نے اپنے جوابی خطوط بنام مولانا بٹالویؒ میں مخالفین کے بارے میں سخت زبان استعمال کرنے کا پہلے تو دفاع کیا ہے اور پھر کہا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں کرونگا (لیکن پھر بھی باز نہیں آئے)۔ براہین احمدیہ وغیرہ کی قیمت میں آنے والی رقوم کے بارے میں اقرار کیا ہے کہ واقعتاً انہوں نے دیگر مدّات میں انہیں استعمال کیا ہے لیکن مولانا بٹالویؒ کے دلائل سے لاجواب ہو کر کہا ہے کہ آئندہ مجھے کوئی خط نہ لکھیں۔

ڈاکٹر بہاء الدین صاحب بتاتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو ستمبر اکتوبر ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی دندناتے ہوئے دہلی میں وارد ہوئے جہاں انہوں نے علماء اسلام کو للکارا۔ اس موقع پر جو بزرگ، مرزا صاحب کے مدمقابل کھڑے ہوئے ان میں ایک مولانا عبدالمجید دہلویؒ ہیں۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے قیام دہلی ستمبر۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے دوران ان سے مباحثے کی کوشش کی۔ مرزا صاحب کی طرف سے مایوس ہو کر انہوں نے جناب محمد احسن امروہی قادیانی سے ان کے مسکن بھوپال جا کر ۱۸۹۱ء مباحثے کی ناکام کوشش کی جس کی روداد انہوں نے بعد ازاں بیان للناس کے عنوان سے شائع کی جسے زیر نظر جلد میں ہمارے مخدوم ڈاکٹر بہاء الدین نے ملخصاً نقل کر دیا ہے۔ اسی بیان للناس میں تحریک کے ایک اور کارکن مولانا سلامت اللہ جیراجپوری سے جناب محمد احسن امروہی کے ۱۸۹۱ء میں مولانا محمد بشیر سہسوانی کی روبکاری میں ہونے والے مباحثے کا ذکر ملتا ہے جسے ڈاکٹر صاحب نے مختصراً نقل کر دیا ہے۔ نیز بتایا ہے کہ بیان للناس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالمجید دہلوی نے حکیم نورالدین بھیروی سے ۱۸۹۱ء میں لاہور میں مباحثہ کی کوشش کی لیکن حکیم صاحب کے انکار کی وجہ سے یہ کوشش ناکام ہوئی۔ نیز مرزا صاحب کے سفر دہلی کے بعد بھی مولانا عبدالمجیدؒ نے مرزا صاحب کو مباحثہ کرنے کی دعوت دی تھی اور مرزا صاحب کی فتح کی صورت میں انہیں ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ (یاد رہے کہ ۱۸۹۱ء کا ایک ہزار روپیہ آج کے دور میں کئی لاکھ روپے کے برابر ہے) لیکن مرزا صاحب یہ بھاری پتھر نہ اٹھا سکے۔

زیرنظر تالیف میں جس دوسری کتاب کی تلخیص شامل کی جارہی ہے وہ شفاءللناس مصنفہ مولانا محمد عبداللہ شاہجہان پوریؒ ہے، جو جناب محمد احسن امروہی قادیانی کی اعلام الناس کے جواب میں لکھی گئی اور ۱۸۹۱ء کے اواخر (۱۳۰۹ھ) میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کی اہم ترین کتابوں میں سے ہے۔ اور اس میں اس مباحثے کی چند باتیں بھی مذکور ہیں جو مولانا اسماعیل علی گڑھیؒ نے مرزا صاحب کے دور مجددیت میں ۱۸۸۹ء میں ان سے علی گڑھ میں کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے منشی محمد جعفر تھانیسری مرحوم کی تائید آسمانی مصنفہ ۱۸۹۲ء کی تلخیص بھی کتاب ہذا میں نقل کر دی ہے۔ تائید آسمانی دراصل مرزا صاحب کے اس دعوی کا ابطال تھا کہ برصغیر کے ایک مرحوم بزرگ نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے ان کے حق میں پیش گوئی کر رکھی ہے جو ان کے فارسی قصیدے میں موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے قصیدہ مذکور مکمل نقل کر کے منشی محمد جعفر تھانیسریؒ کی زبانی بتایا ہے کہ نعمت اللہ شاہ ولیؒ کے قصیدے سے مرزا صاحب کو فائدہ تبھی حاصل ہوسکتا ہے جب وہ ۱۸۹۲ کے بعد مزید ۳۰ سال زندہ رہیں۔ کیونکہ ۱۸۹۲ء میں بقول خود دعوت حق کیلئے مامور ہوئے انہیں دس برس ہو چکے تھے جب کہ نعمت اللہ شاہ کی پیشگوئی کے مطابق انہوں نے دعوی کے بعد ۴۰ سال زندہ رہ کر ۱۹۲۲ء تک دعوت دینا تھی۔ لیکن قدرت خداوندی نے منشی محمد جعفر تھانیسری کی صداقت اور مرزا قادیانی کی بطالت کا ثبوت یوں فراہم کیا کہ مرزا قادیانی ۱۹۲۲ء تک زندہ رہنے کی بجائے ۱۴ سال قبل ۱۹۰۸ء میں چل بسے۔

ڈاکٹر صاحب نے اشاعۃ السنہ کی مذکورہ بالا فائلوں سے رد قادیانیت پر مشتمل بہت سا مواد ملخصاً نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے ردّ قادیانیت پر بنیادی کام اس وقت کر دیا تھا جب بعد کے معروف کارکنان تحریک ختم نبوت ابھی دور طالب علمی سے گزر رہے تھے۔ مولانا بٹالوی مرحوم نے بالکل ابتدائی دور میں مرزا صاحب کو للکارا۔ ان کے جھوٹ، اور افتراؤں کا جواب دیا۔ علماء حرمین سے فیصلہ کروانے کیلئے مرزا صاحب کو حرمین لے چلنے کی پیش کش

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور سفر کے اخراجات بھی ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ ساتھ ہی اپنی معیت کا وعدہ بھی دیا کہ اگر مرزا صاحب کو اپنی سلامتی کے بارے میں کوئی خدشہ ہو، تو دور ہو جائے۔ ساتھ ہی پیشین گوئی بھی کر دی کہ تم حرمین نہیں جاؤ گے۔ مرزا صاحب، مولانا بٹالویؒ کی اس پیشگوئی کے بعد ۱۵ سال تک زندہ رہے لیکن حرمین تشریف نہ لے جا سکے۔ ڈاکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ مرزا کے حرمین نہ جا سکنے کی یہ سب سے پہلی پیشگوئی تھی (جو ۱۸۹۳ء میں ہوئی) کیونکہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ کی ایسی ہی پیشگوئی ۱۸۹۸ء میں اور پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی ایسی ہی پیشگوئی ۱۹۰۰ء میں منظر عام پر آئی تھی۔

ماہنامہ اشاعۃ السنہ ہی میں مولانا بٹالوی مرحوم نے توفی کے معانی کی وضاحت کی اور اس موضوع پر مرزائی چیلنج کا جواب دے کر جوابی چیلنج دیا جس سے، مرزا صاحب زندگی بھر عہدہ برآ نہ ہو سکے اور جو انعامی رقم مرزا کیلئے رکھی گئی تھی وہ یوں ہی پڑی رہی۔ مرزا جو ہمہ وقت کشکول ہاتھ میں لئے دو دو چار چار روپے مریدوں سے جمع کرتے رہتے تھے، یہ سینکڑوں روپے، جو ان کی بہت سی ضروریات پوری کر سکتے تھے، چیلنج سے عہدہ برآ نہ ہونے کے سبب حاصل نہ کر سکے۔

۱۸۹۳ء میں مرزا قادیانی کا مباہلہ مولانا عبدالحق غزنوی سے امرتسر میں ہوا تو بعد میں انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ میں نے تو محمد حسین بٹالوی کو بھی اس موقع پر مباہلے کیلئے چیلنج کیا تھا لیکن اس نے گریز میں عافیت سمجھی۔ اس پر مرزا صاحب کے مریدوں نے مباہلہ سے مولانا بٹالویؒ کے فرار کی خود ساختہ داستان مشہور کر دی۔ مولانا تک بات پہنچی تو انہوں نے حقائق بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ گریز میں نے نہیں، مرزا صاحب نے کیا ہے۔ میں تو میدان مباہلہ میں موجود تھا، اور میں نے مرزا صاحب کو وہ الفاظ وفقرات بھی تجویز کر دیئے تھے جن پر ان سے قسم درکار تھی، لیکن مرزا صاحب نے اس قسم سے انکار کیا۔ نیز ہم تو میدان عیدگاہ (جہاں مباہلہ منعقد ہوا تھا) سے اس وقت واپس آئے تھے جب عیدگاہ کے منتظم نے ہمیں کہا کہ مرزا صاحب جا چکے ہیں، اس لئے آپ بھی تشریف لے جائیں۔ یہ داستان جلد ہذا میں نذر قارئین ہوئی ہے۔

مرزا صاحب اور انکے متبعین فتویٰ تکفیر کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے تھے کہ جو لوگ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم ہیں وہ جاہل ہیں، جب کہ مستند اور ثقہ علماء مرزا صاحب کے ساتھ ہیں، اور محمد حسین بٹالویؒ نے فتویٰ تکفیر پر لوگوں سے دھوکے سے دستخط کروائے ہیں، اور اکثر مفتی حضرات نے فتویٰ تکفیر سے رجوع کر لیا ہے۔ مولانا بٹالویؒ نے قادیانیوں کے ایک ایک افتراء اور مغالطے کی قلعی کھول کے رکھ دی اور مرزا کے آسمانی فیصلہ، حجت الاسلام اور سچائی کا اظہار، نامی کتابچوں کا بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفصل جواب بھی دیا جسے ڈاکٹر صاحب نے ماہنامہ اشاعۃ السنہ سے ملخصاً نقل کر دیا ہے۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب نے مرزا بشیر احمد قادیانی کی سیرۃ المہدی، سراج الحق نعمانی کی تذکرۃ المہدی، اور مفتی محمد صادق قادیانی کی ذکر حبیب، اور مرزا قادیانی کے مکتوبات احمدیہ کی چند روایات پر بھی تبصرہ کیا ہے اور ان کی روشنی میں مرزا صاحب کے فقہی مسلک کی وضاحت، اور اس کی عمر اور موت کا حال بیان کیا ہے۔ نون ثقیلہ کی بحث میں قادیانی پریشانی اور سرگردانی کا ذکر کیا ہے، اور جب مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ آگ ان کی غلام ہے، تو اوٹاوہ سے انہیں بارود کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر مباہلے اور پشاور سے غسل آتش کی دعوت کے آنے کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ سے نقل کر کے قادیانیوں کو آئینہ دکھایا ہے۔ نیز شاعر ختم نبوت منشی سعد اللہ لدھیانوی کا منظوم کلام بھی قارئین کی ضیافت طبع کے لئے شامل کتاب کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں اور بھی بہت کچھ ہے جسے اس مختصر تبصرہ میں نشان زد کرنا مشکل ہے۔

کتاب کی کمپوزنگ، کاغذ، طباعت اور جلد بندی کا معیار بہت بلند ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالی ہمارے مخدوم اور محسن جماعت ڈاکٹر بہاء الدین صاحب سے ایک قابل قدر کام لے رہا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی علمی تاریخ کے لٹریچر میں انتہائی گراں قدر اضافہ ہو رہا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے باب میں پرانے اور فراموش شدہ لٹریچر کا احیا بھی ہو رہا ہے اور ہمارے اور آئندہ نسلوں کیلئے رطب و یابس سے پاک مستند اور معیاری نیا لٹریچر بھی وجود میں آ رہا ہے۔ میری خواہش ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس سلسلہ کتب کے سیٹ، علماء، خطباء، معروف مدارس دینیہ کے منتہی طلباء، اساتذہ، اور دیگر اہل علم کو تحفۃً پیش کریں کیونکہ اتنی بڑی کتاب کو (جس کی آٹھویں جلد بھی شائع ہو چکی ہے) خریدنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست

اس تحریر کا اختتام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری صدر جامعہ سلفیہ بنارس کے ان الفاظ سے کرتا ہوں جو انھوں نے ہمارے ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کی مؤلفہ تاریخ اہل حدیث جلد دوم (طبع دہلی ۲۰۰۸ء) پر اپنی تقریظاتی تحریر کے اختتام پر لکھے ہیں۔ ڈاکٹر مقتدی حسن فرماتے ہیں:

محترم ڈاکٹر (بہاء الدین) صاحب کی محنت ہمت و حوصلہ اور جماعت کیلئے ان کے اخلاص وفدائیت ہی کی یہ تاثیر ہے کہ ہر طرف سے ان کے کام پر صدائے تحسین و آفرین بلند ہو رہی ہے۔۔

اس مقام پر مصنف علام کا شکریہ ادا کرنے کیلئے الفاظ و تعبیرات کا دامن بے حد تنگ ہے، لہذا اس کی جگہ اللہ رب العزت سے ان کی ہر طرح کی صحت و سربلندی کیلئے، آخرت میں اجر جزیل کیلئے، اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عظیم ومفید علمی منصوبہ کی تکمیل کیلئے بصد تضرع وخلوص دعا ہے:

اللھم احسن لہ الجزاء ، و اسبغ علیہ نعمۃ الصحۃ و العافیۃ ، و اکرمہ فی الدنیا و الآخرہ ، فانک سمیع مجیب۔

(منقول از ماہنامہ ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ مئی ۲۰۰۹ء)

☆ رانا محمد شفیق خان پسروری سینئر نائب ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، خطیب مسجد چینیانوالی لاہور، تحریک ختم نبوت کی آٹھ جلدیں ملاحظہ کرنیکے بعد، ڈاکٹر بہاء الدین کا ایک عظیم اور مثالی کام ، کے زیر عنوان رقم طراز ہیں:

ختم نبوت ، پیارے رسول اللہ ﷺ کا اعزاز بھی ہے اور امتیاز بھی۔ یہ آپ ﷺ کی عظمت وشوکت کی دلیل بھی ہے اور آپ ﷺ کی امت کا شرف وافتخار بھی۔ پہلے تمام نبی اور رسول خاص وقت ،خاص علاقے اور خاص قوم وقبیلہ کی طرف مبعوث ہوئے اور اپنا اپنا وقت گذار کر رخصت ہوتے رہے۔ بلکہ یہ بھی ہوا کہ ایک ایک وقت میں، ایک ایک علاقے اور قوم میں ایک سے زائد نبی ورسول یکجا بھی ہوتے رہے۔ جب کہ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ آقائے مکی ومدنی ﷺ پہلے انبیاء کی طرح مخصوص عہد، مخصوص قوم اور مخصوص علاقے کی بجائے اپنے بعثت کے وقت سے تا قیام قیامت ، ہر عہد اور علاقے کے ہر ذی نفس ، جنّ وبشر، کیلئے ہادی ورہبر کی حیثیت سے مبعوث ہوئے پہلے انبیاء ورسل اپنے حالات کے تقاضوں کے مطابق شریعت کے احکامات بیان فرماتے رہے جب انکا دور ختم ہوتا ،دوسرے کا شروع ہوجاتا اور وہ اپنے دور کے حالات کے مطابق رہنمائی فرماتا دین تو حضرت آدم کے وقت سے اسلام ہی رہا ،البتہ شریعتیں ہر نبی ورسول کی مختلف رہی ہیں۔ چنانچہ ایک نبی دنیا سے رخصت ہوتا تو دوسرا اس کی جگہ (یا بعد) آجاتا تھا۔ مگر جب آقائے مکی و مدنی ﷺ تشریف لائے تو اس شان سے جلوہ گر ہوئے کہ آپ ﷺ پر دین کو مکمل واتم کر دیا گیا (جب دین ہی مکمل ہوگیا تو اب کسی نبی ورسول کی ضرورت بھی کیا تھی؟) اس لئے مدینہ کے تاجدار، نبیوں کے امام، رسولوں کے سردار ﷺ کو خاتم النبیین کے اعزاز سے نوازا گیا۔ قرآن پاک اور احادیث میں واضح طور پر فرمادیا گیا ہے کہ پیارے رسول آخری نبی ورسول ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔..

چنانچہ جب برصغیر ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا تو تمام مکاتب فکر کے مسلمان تڑپ اٹھے۔ ان کی پیارے رسول اللہ ﷺ سے محبت وعقیدت نے ان کو یوں مضطرب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ وہ اپنے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ برصغیر ہند کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے ایک دینی جذبہ کے تحت مرزائے قادیان اور اس کے حاشیہ نشینوں کے مقابل ایک تحریک برپا کردی۔ یوں تو ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام مسئلہ ختم نبوت پر کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے مگر فاتح قادیان کا لقب جس رجل عظیم کے حصے میں آیا، ان کو شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ کے نام نامی سے یاد کیا جاتا ہے۔...

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی کی تحاریر و تقاریر کا عقلی و نقلی دلائل سے خوب ردّ کیا اور کئی کتابیں اس کے دعوی باطل کے خلاف لکھیں۔ آخر کار مرزا قادیانی نے مولانا سے زچ ہوکر ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو، مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا کہ آپ اپنے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب و تفسیق کرتے ہیں اور میری نسبت مشہور کرتے ہیں کہ میں مفتری اور کذاب ہوں، اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے مرجائے۔

اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد قدرت نے دکھایا کہ مرزا صاحب کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں اپنے میزبان کے گھر موت کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ جب کہ مولانا چالیس سال بعد ۱۹۴۸ء میں سرگودھا میں فوت ہوئے۔

انہی فاتح قادیان مولانا امرتسری کے خاص مرزائیت کے ردّ میں تیار کردہ ایک مبلغ، کہ جن کی ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب اور مسلک اہل حدیث کے فروغ واشاعت میں بسر ہوئی (اور ماشاء اللہ اب بھی ہورہی ہے) بابائے تبلیغ حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری حفظہ اللہ ہیں۔ انکے صاحبزادے حضرت پروفیسر محمد سلیمان اظہر (ڈاکٹر بہاءالدین) کو اللہ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ انہوں نے ختم نبوت اور ردقادیانیت کے حوالے سے ایک بے مثال انسائیکلوپیڈیا مرتب کر دکھایا ہے۔اس لحاظ سے واقعتاً ڈاکٹر صاحب الولد سرّ لابیہ کے مصداق اور نمونہ سلف ثابت ہوئے ہیں

حضرت ڈاکٹر بہاءالدین نے تحریک ختم نبوت کے نام سے یہ جو عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا مرتب کردیا ہے اور جس کی اب تک تقریباً سوا چار ہزار صفحات پر آٹھ جلدیں شائع ہوچکی ہیں (ہنوز یہ سلسلہ صادقہ جاری وساری ہے)، جس انداز سے ڈاکٹر صاحب اس کتاب کو ترتیب و تصنیف کے مراحل سے گزار رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ ایک لازوال شاہکار اور بے مثال کارنامہ ہوگا۔ مرزائیت کے حوالے سے جناب متین خالد صاحب اور مولانا اللہ وسایا صاحب نے ضخیم کام کیا ہے مگر ان میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ڈاکٹر صاحب میں نمایاں فرق یہ ہے کہ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے جو بھی کام کیا ہے وہ مسلک اہل حدیث اور علماء اہل حدیث کے امتیازات واعزازات کے حوالے سے کیا ہے اور ہر لمحہ اہل حدیث کے تشخص کو قائم بلکہ نمایاں رکھا ہے۔

ایک امتیازی شان (ڈاکٹر صاحب کے کام کی) یہ بھی ہے کہ پاکستان میں رہنے والے کو مواد جمع کرنے میں بہت آسانیاں ہیں جب کہ ڈاکٹر صاحب نے جو بھی کام کیا ہے وہ دیار غیر میں بیٹھ کر کیا ہے جہاں اس موضوع پر مواد جمع کرنا جوئے شیر بہالانے کے مترادف ہے۔

تیسرا امتیاز ڈاکٹر کے کام کا یہ ہے کہ انہوں نے بعض نایاب حوالے اور نہایت کم یاب مواد کو پہلی بار قارئین کے سامنے رکھ دیا ہے۔ خصوصاً مرزائیت کے خلاف کام کرنے والے بعض علماء نے اپنے خاص فقہی مکتب کے تعصب سے کئی حقائق کو توڑ مروڑ کر مسخ کر دیا تھا، ڈاکٹر صاحب نے احقاق حق کے فرض کو ادا کرتے ہوئے اصل حقائق سامنے رکھ دیئے ہیں اور یوں اردو خواں طبقے کے لئے کئی کہانیاں اور روایات ایک نئی صورت میں سامنے آئی ہیں۔ خصوصاً اہلحدیث علماء کی خدمات اور تحفظ ختم نبوت وتعاقب مرزائیت کے سلسلے میں اہلحدیث کی اولیات کی خوب وضاحت و صراحت کی ہے اور دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب تحفظ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کی تحریک وتاریخ کے باب میں ایک نیر تاباں کی حیثیت سے سامنے آئی ہے کہ جس نے کئی ٹمٹماتے دیئوں اور چراغوں کی لو (روشنی) کو ماند کر دیا ہے۔ یہ بات لکھتے ہوئے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ آج تک ایک مخصوص مسلک کے حاملین نے ختم نبوت کے نام پر تسلط جما رکھا تھا۔ اور وہ تحریک ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے سارا کریڈت خود سمیٹ لیتے تھے، علماء اہل حدیث میں سے صرف مولانا ثناء اللہ کا ذکر کرتے تھے، وہ بھی مجبوراً اور محض خانہ پری کے لئے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ عظیم انسائیکلو پیڈیا مرتب کر کے ان کے تسلط کو نہ صرف توڑا ہے بلکہ مرزائیت کے تعاقب میں پہلے پہل میدان میں نکلنے والے اور دنیا کو قادیانی فتنے سے آگاہ کرنے والے حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ اور مرزا قادیانی کے خلاف پہلا فتوی تکفیر جاری کرنے والے شیخ الکل فی الکل حضرت میاں نذیر حسین دہلویؒ کی شخصیت، اس حوالے سے ان کی خدمات، نیز ان کے عظیم شاگردوں اور دیگر بے شمار اہل حدیث علماء کرام مثل مولانا عبد المجید دہلویؒ، مولانا عبداللہ شاہجہان پوریؒ، مولانا محمد بشیر سھسوانیؒ، منشی محمد جعفر تھانیسریؒ، مولانا محمد اسماعیل علی گڈھیؒ، مولانا محی الدین عبد الرحمٰن لکھویؒ، مولانا نور احمد لکھویؒ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالجبار غزنویؒ، مولانا عبدالواحد غزنویؒ، مولانا عبدالحق غزنویؒ، قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ، مولانا رحیم بخش لاہوریؒ، حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادیؒ، مولانا ابو عبیدا حمد اللہ رئیس امرتسرؒ (جو سب کے سب تحریک ختم نبوت میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کے پیشرو ہیں) کی اس حوالے سے محنتوں سے دنیا کو بہترین انداز میں متعارف کرایا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب مسلک اہل حدیث کے حاملین پر ایک احسان عظیم ہے۔

میں چنداں ایسی حیثیت کا حامل نہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی اس کتاب کے حوالے سے کچھ لکھ سکوں، یہ صرف ان کے حکم کی تعمیل ہے (اور میرے لئے سعادت) کہ میں اہل حدیث جماعت پر ان کے اس احسان عظیم کے بارے میں چند حروف لکھ رہا ہوں۔ میرے نزدیک یہ کتاب ۲۶ مئی ۲۰۰۸ء کے موقع پر جب پوری دنیا میں اہل اسلام، مرزا قادیانی کی حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مدمقابل شکست و موت پر خوشیاں منا رہے تھے اور جگہ جگہ ختم نبوت کانفرنسیں کر رہے تھے ایک عظیم القدر تحفہ کی حیثیت رکھتی ہے اور مرزائیت پر اس صدی کی ایک بہترین کاوش ہے۔..

ہم یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں ڈاکٹر بہاء الدین نے یہ کتاب لکھ کر نہ صرف اہلحدیث کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے بلکہ ختم نبوت اور قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے ہاتھوں میں ایک کارآمد ہتھیار بھی تھما دیا ہے۔ حقیقتاً ہر اہل حدیث خصوصاً علماء کرام کے پاس اس عظیم انسائیکلو پیڈیا کا ہونا ضروری ہے۔ کوئی اہل حدیث لائبریری ایسی نہیں ہونی چاہیے جہاں اس کتاب کی تمام جلدیں نہ ہوں، اور کوئی لائبریری ایسی ہو، تو جان لیجئے وہ اس کے بغیر نامکمل ہوگی۔ میں اس عظیم کام کے احسن انداز سے کرنے پر حضرت بابائے تبلیغ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری حفظہ اللہ، حضرت ڈاکٹر بہاء الدین، برطانیہ اور بھارت ہر دو کی مرکزی جمعیت اہل حدیث اور پوری دنیا کے تمام اہل حدیث احباب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اخلاص قلب سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم خدمت کو شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(مولانا) رانا محمد شفیق خان پسروری

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان۔ ۲۳۔ اپریل ۲۰۰۹ء

(منقول از ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۲ تا ۸ مئی ۲۰۰۹ء؛ پندرہ روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی شمارہ اول مئی ۲۰۰۹ء ملخصاً بچند ترامیم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد، تحریک ختم نبوت جلد ہشتم، پر تبصرہ کناں ہیں:

تحریک ختم نبوت کی زیر نظر جلد میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے اشاعۃ السنہ سے انکے بعض مقالات مثل: آتھم اور قادیانی کے مباحثہ پر ریویو، جلسہ تحقیق مذاہب، پیش گوئی متعلقہ آتھم، جلسہ اعظم مذاہب؛ محمدیوں کے مقابلہ سے عیسائیوں کی گریز؛ تقریری مقابلہ؛ جلسہ اعظم مذاہب؛ بٹالوی قادیانی مراسلت ۱۸۹۸ء؛ حکم ارتداد، تلخیص واختصار کے ساتھ شامل کئے گئے ہیں۔

۱۸۹۳ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے مباحثہ کو قادیانیوں نے ظاہر کیا کہ یہ مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے مابین تھا حالانکہ اس وقت کے علماء اسلام اسے نئے اور پرانے عیسائیوں کا باہمی مباحثہ قرار دیتے تھے اور خود عیسائیوں نے بھی مباحثے سے قبل کہہ دیا تھا کہ چونکہ مرزا صاحب کو علماء اسلام، دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس لئے مرزا قادیانی کی فتح وشکست، اسلام کی فتح وشکست قرار نہیں دی جاسکتی۔ مباحثے کے بعد جب قادیانیوں نے فریقین کے پرچے شائع کئے اور اپنے پیرو مرشد کی مناظرانہ صلاحیتوں کے ترانے گائے تو مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۱۶ میں اس پر ایک بسیط اور منصفانہ ریویو کرتے ہوئے بتایا کہ کس موقع پر کس فریق کے دلائل مضبوط تھے اور کس کے کمزور۔ اور جہاں مرزا نے (مسلمانوں کی طرف سے) کوئی کمزور دلیل پیش کی تھی وہاں مناسب دلیل کون سی ہونا چاہیے تھی، اور مرزا صاحب کو یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کی طرف سے مباحثہ کا صحیح طریق کیا ہونا چاہیے تھا۔

مولانا بٹالویؒ نے مباحثے سے قبل اور مابعد عیسائیوں پر واضح کیا کہ چونکہ ہم مرزا قادیانی کو مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے اس کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست نہیں ہوسکتی۔ مسلمانوں کو الزام دینا مقصود ہو تو عیسائی حضرات کسی مسلمان اہل علم سے مباحثہ کریں، اور عیسائی مناسب سمجھیں تو وہ خود بھی ایسے مباحثے کے لئے تیار ہیں۔ پھر مباحثہ امرتسر ۱۸۹۳ء کے بعد مولانا بٹالویؒ نے عیسائیوں سے اس معاملے پر خط وکتابت بھی فرمائی۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ:

> جون ۱۸۹۴ء میں خاکسار کو فتح گڈھ جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں خاکسار کی مجلس وعظ میں پادری فتح مسیح مشنری آئے اور بعض شکوک پیش کر کے ان کے جوابات شافیہ پاکر ساکت ومنفعل ہوئے۔ اس انفعال کو دور کرنے کی غرض سے وہ اپنے بڑوں سے مباحثہ کرانے کے خواستگار ہوئے۔ ان سے مراسلت ہوئی تو وہ بھی آخر ساکت ہوئے۔

اس باب میں پادری فتح مسیح اور ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک سے ہونے والی مراسلت نقل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے اپنے آخری خط کے بعد مولانا بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ

> اس خط کا ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جواب نہیں دیا، یہ مباحثہ سے عجز و گریز نہیں تو اور کیا ہے؟ ہم الہامی نہیں اور قادیانی کی سی الہام بازی اپنا شعار نہیں۔ صرف عقل سے کہتے ہیں کہ کوئی تثلیثی عیسائی ہم سے کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔ کرے گا، تو الزام کھائے گا اور زک اٹھائے گا۔ انشاء اللہ۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۶۔ ص ۳۶۰)

ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی اکیسویں جلد میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ کا ایک مقالہ بعنوان اسلامی حکم سیاسی متعلق جہاد و قتل مرتد، شائع ہوا جس میں ان مسائل پر مرزا غلام احمد اور اس دور کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی آراء پر ریویو کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس مقالے کو تحریک کی جلد ہذا میں ملخصاً نقل کر دیا ہے۔

تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے کارکنوں میں ایک بزرگ، شیخ غلام حیدر ہیں جو چکوال میں ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ انہوں نے عشرہ کاملہ کے نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا تھا جس کے ضمنی عنوانات یوں ہیں:

مجدد اسلام؛ امام اسلام؛ وفات حضرت عیسیٰؑ؛ معجزہ یا خرق عادت؛ اباحت صلوۃ و درود؛ اباحت تصویر؛ الہام؛ گرونانک کا مسلمان ہونا؛ صراط مستقیم؛ قطعی فیصلہ۔

ڈاکٹر صاحب نے اس رسالے کو ملخصاً شامل اشاعت کیا ہے۔ نیز شحنہ ہند میرٹھ سے مولانا احمد حسن شوکتؒ کی ۱۹۰۳ء۔۱۹۰۴ء کی چند تحریریں مثل اتّبعو السّواد الاعظم؛ فاضل امروہی کے کلام میں تناقض؛ لم یبق من النّبوّۃ الّا المبشّرات بھی قارئین کی ضیافت طبع کے لئے شامل اشاعت کی ہیں۔

مزید برآں، ڈاکٹر صاحب نے حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ میر سیالکوٹی کی لاجواب تصنیف شہادۃ القرآن ملخصاً نقل کر دی ہے۔ اس کے بعض عنوانات یوں ہیں:

امکان خرق عادت؛ طریق ثبوت معجزات؛ تشریح سنّۃ اللّٰہ؛ خصائص عیسیٰؑ؛ عدم مصلوبیت عیسی؛ اثباتِ حیات و رفع عیسیٰؑ؛ تحقیق لفظ توفّی و ابواب از مادہ وفا؛ آیات توفّی مع بیان قرینہ؛ احادیث مثبتہ حیات مسیح؛ جواب آیات پیش کردہ قادیانی۔

ایک کتاب موسومہ صحیفہ آصفیہ، قادیانی مشن سے نکلی جس میں حکیم نور الدین کی طرف سے نظام دکن کی خدمت میں حوادث ارضی و سماوی عموماً اور واقع طوفان بلدہ حیدر آباد خصوصاً یاد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلا کر ممدوح کو قادیانی مشن کی تبلیغ کی گئی کہ ان واقعات حادثہ کی خبر مرزا قادیانی نے پہلے سے دی تھی اس لئے وہ مامور من اللہ اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں ۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے نظام دکن کی طرف سے صحیفہ آصفیہ کا جواب لکھا تا کہ عوام پر اصل حال منکشف ہو سکے اور اس رسالہ کا نام صحیفہ محبوبیہ رکھا جسے بعض نئے حواشی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب ملخصاً شامل اشاعت کیا ہے ۔ اس کے چند عنوانات یہ ہیں:

پیشگوئی بابت ڈپٹی آتھم؛ پیشگوئی بابت منکوحہ آسمانی؛ قادیان میں طاعون نہ آنیکی پیشگوئی؛ پیشگوئی بابت پنڈت لیکھرام؛ پیشگوئی بابت طاعون پنجاب؛ پیشگوئی بابت زلزلہ ۱۹۰۵ء؛ پیشگوئی بابت زلزلہ ثانیہ؛ پیشگوئی بابت طوفان حیدر آباد؛ پیشگوئی بابت ڈوئی؛ دیوانے کی بڑ۔

کتاب کی کمپوزنگ، کاغذ، طباعت، تجلید کا معیار نہایت عمدہ ہے ۔ اور مولانا شیر خان جمیل عمری ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے اس کے شروع میں لکھا ہے کہ:

جلد ہشتم کی تکمیل کے ساتھ یہ کتاب چار ہزار دو سو صفحات پر پھیل چکی ہے ۔ اور مؤلف محترم سے گفتگو کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ ابھی مزید دو جلدیں عنقریب سامنے آئینگی ۔ اس نوعیت کے علمی اور تاریخی کام کرنے کیلئے برسوں پر محیط منصوبے بنائے جاتے ہیں، مقصد سے لگن رکھنے والے اہل علم کے بورڈ بٹھائے جاتے ہیں، فنڈ قائم کئے جاتے ہیں، اپلیں کر کے مالی وسائل فراہم کئے جاتے ہیں، وظائف کی صورت میں مؤلفین کی معاش کے انتظامات کئے جاتے ہیں، انہیں مددگار فراہم کئے جاتے ہیں، لٹریچر کی فراہمی کیلئے دورے کئے جاتے ہیں، کاتب فراہم کئے جاتے ہیں، طباعت و اشاعت کیلئے رقوم مخصوص ہوتی ہیں ۔ غرض کیا کچھ نہیں ہوتا ۔ لیکن جب اللہ سبحانہ وتعالی کو تحریک ختم نبوت پر زیر نظر کام کروانا منظور ہوا تو اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے دوست ڈاکٹر بہاء الدین کو ان کی اپنی ذات میں انجمن بنا دیا ۔ انہیں پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی محبت سے سرشار کر کے اس عظیم منصوبے پر کام کرنے کی لگن عطا فرمائی، ترتیب و تالیف کی صلاحیتوں سے نوازا، طویل منصوبے کی تکمیل کیلئے ضروری عزم و ہمت سے نوازا، اور ایک بیمار کو اپنے لا متناہی خزانہ سے وقت کی خیرات عطا فرمائی، لٹریچر کی تلاش اور فراہمی کیلئے چند مخلص دوست مہیا کر دیئے، پاکستان میں اس کی طباعت و اشاعت کیلئے ضروری مالی وسائل فراہم کر دیئے ۔ ان جیسے بے شمار عطایا و انعامات کے شکر یئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مؤلف نے اپنے شب وروز آقائے نامدار ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کی تاریخ مرتب کرنے میں لگا رکھے ہیں۔ اللہ اس کام میں برکت ڈال کر اسے حسن قبول عطا فرمائے اور مؤلف اور معاونین کیلئے کفارہ سیئات اور توشہ آخرت بنائے۔ آمین

} حافظ عبدالحمید گوندل اڈیٹر ماہنامہ دعوت اہل حدیث حیدر آباد (سندھ) نے دعوت اہل حدیث کے ختم نبوت نمبر کے اداریئے میں اس نمبر کی تیاری کی روداد بیان کرتے ہوئے لکھا:

برادر عزیز محمد رمضان یوسف سلفی صاحب مفید مشوروں کے علاوہ گراں بہاء تعاون بھی فرمایا..اس سلسلے میں انہوں نے محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب حفظہ اللہ کی تصنیف ، تحریک ختم نبوت، کا سیٹ بھی ارسال فرمایا..تحریک ختم نبوت جو کہ ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کی عظیم تصنیف ہے،.. بلاشبہ اپنے موضوع پر انسائکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے جس میں تاریخ کے اوراق پارینہ سے حقائق کو طشت از بام کیا گیا ہے۔ یہ عظیم کام مرکزی جمیعت اہل حدیث انڈیا کے ایماء، ارادے اور مشورے سے کیا گیا اور انڈیا کی جماعت ہی اسے شایان طریقے سے شائع کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بلند پایہ علمی وتحقیقی کام ،تاریخ اہل حدیث ، کے نام سے جاری ہے جس کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ عظیم الشان علمی کام مرکزی جمیعت اہل حدیث انڈیا کے ناظم اعلی محترم مولانا اصغر علی امام مہدی السّلفی حفظہ اللہ کی زیرنگرانی انجام پا رہا ہے۔

پاکستان میں یہ کتابیں ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ کی زیرنگرانی معروف سلفی اشاعتی ادارے مکتبہ قدوسیہ لاہور کے توسط سے ظاہر و باطن کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ قارئین تک پہنچ رہی ہیں۔ باعث تحسین بات یہ ہے کہ انڈیا کی جماعت کی قیادت نہ صرف یہ کہ سلفی منہج سے بخوبی آگاہ ہے بلکہ ممکنہ وسائل بروئے کار لا کر اس کی نشر و اشاعت کے لئے بھی کوشاں ہے۔

(دعوت اہل حدیث حیدر آباد، ختم نبوت نمبر۔ اپریل ۲۰۰۹ء ص ۱۲۔۱۳)

☆ حضرت مولانا محمد یوسف انور نائب امیر مرکزی جمیعت اہل حدیث پاکستان، تاریخ اہل حدیث: ایک تاریخی کارنامہ، کے عنوان سے لکھتے ہیں:

جماعتی احباب بزرگ عالم دین بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد عبداللہ گرداسپوری مدظلہ العالی سے بخوبی متعارف ہیں۔ مولانا موصوف پون صدی سے میدان تبلیغ میں ہیں۔ پیرانہ سالی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود بحمد اللہ اب بھی جب وہ جلسوں اور کانفرنسوں کی اسٹیج پر جلوہ افروز ہوتے ہیں تو نوجوانوں کی سی آن بان کے ساتھ خطاب فرماتے اور مجمعے لوٹ لیتے ہیں جس محفل میں ہوں رونق محفل وہی ہوتے ہیں..۔ ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ انہی کے فرزند ارجمند ہیں جو قریباً نصف صدی سے ہمارے دیرینہ دوست ہیں: یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں۔

نوعمری سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو تاریخ اسلام سے گہرا شغف رہا ہے۔ جس زمانے میں وہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں استاذ رہے بہت سی چھوٹی بڑی تاریخی اہمیت کی حامل کتب اور جماعتی رسائل واخبارات میں بے حد معلوماتی مضامین ان کے رشحات قلم کے شاہکار ہیں۔ بہاولپور یونیورسٹی کے دوران اور پھر اڈنبرا یونیورسٹی برطانیہ میں جا کر یہ ذوق خوب پروان چڑھا۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد تو ماشاء اللہ ان کی ریسرچ کے جوہر جوبن پر آ گئے چنانچہ انہوں نے کئی جلدوں اور ہزاروں صفحات پر مشتمل تحریک ختم نبوت کی جس طرح تدوین فرمائی ہے اس کی نظیر قبل ازیں ناپید ہے۔ اس عنوان پر اکابر اہل حدیث کی چیدہ چیدہ تحریروں اور مناظروں کو انہوں نے یکجا کر کے بڑی خوب صورتی سے حاشیہ آرائی اور گلدستہ کی سی نگارشات کے ساتھ قلم وقرطاس کے حوالہ کیا ہے۔ اگر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے انہیں مورخ عصر کا لقب دیا ہے تو بلاشبہ یہ ان کے حسب حال ہے۔ کہاں برصغیر ہند و پاک اور کہاں برطانیہ کی لمبی مسافت پر فرد واحد کی عظیم ترین تک وتاز اور کمال کاوش جسے ایک پوری انجمن بھی بصد مشکل تکمیلی مراحل سے گذار سکے، اکیلے ڈاکٹر صاحب کا اس اہم کام کو سرانجام دینا ان کی کرامت سے کم نہیں۔ جزاہ اللّٰہ احسن الجزاء

مزید برآں زیر نظر تصنیف شہیر، تاریخ اہل حدیث، کی دو ضخیم جلدوں کی اشاعت ڈاکٹر صاحب موصوف کا ایک اور تاریخی کارنامہ ہے جب کہ تیسری جلد طباعت کے لئے تیار ہے اور اس موضوع پر مزید علمی مواد زیر ترتیب ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا ثناء اللہ سیالکوٹی امیر جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی تحریک بھی قابل ستائش ہے جن کی فرمائش پر ڈاکٹر صاحب نے اہل حدیث کی تاریخ و تدوین کا بیڑہ اٹھایا ہے جسے بڑی اولوالعزمی اور تندہی کے ساتھ وہ پایہ تکمیل تک پہنچانے میں وہ مصروف عمل ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ...

ڈاکٹر محمد بہاء الدین صاحب نے پہلی جلد میں قدامت اہل حدیث کو مدلل طور پر بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ عہد صحابہ سے لے کر تبع تابعین تک کسی تقلیدی مذہب کا وجود نہ تھا اور اس دور مبارکہ کے مسلمانوں کا طریقہ صرف عمل بالحدیث تھا۔ انہوں نے حجۃ اللہ البالغہ کا حوالہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ کا فرمان ذکر کیا ہے:

تو جان لے کہ لوگ چوتھی صدی ہجری سے قبل کسی خاص مذہب کی تقلید پر جمع نہ تھے۔

آگے چلتے ہوئے انہوں نے توحید و سنت کے مقابلے میں شرک و بدعات اور غلط رسومات کے نتیجہ میں امت کے فرقوں میں تقسیم ہو جانے کی افسوس ناک روش کا تذکرہ کیا ہے۔ ان منتشر حالات میں مسلک اہلحدیث کو صراط مستقیم قرار دیتے ہوئے اہل حدیث کا سنت نبوی کے ساتھ تمسک یہاں تک کہ آمین بالجہر، فاتحہ خلف الامام، رفع الیدین اور نماز تراویح جیسی سنتوں پر عمل پیرا ہونے سے مقلدین کی طرف سے طعن و تشنیع اور مقدمات تک قائم کیے جانے اور بہت سی دوسری کھٹن آزمائشوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

تاریخ اہلحدیث جلد دوم میں غلط فتووں کے سبب مخالفین کے جبر و تشدد اور اخراج عن المساجد جیسی ابتلاؤں کو بیان کیا ہے۔ ان پریشان کن زمانہ میں ہمارے اسلاف نے جس عزیمت اور استقامت کا مظاہرہ کیا، اسے پڑھ کر حیرانگی ہوتی ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ ہم تو ان پاکبازوں کے مارے ہوئے شکار کھا رہے ہیں جنہوں نے بے سروسامانی کے باوجود قرآن وسنت کی تبلیغ و دعوت کی راہ میں مشکلات و مصائب کو آڑے نہ آنے دیا۔ ان میں سے بعض نے تو اپنے مجاہدانہ کردار پر قید و بند کی صعوبتیں ہی برداشت نہیں کیں بلکہ کالے پانی کی سزائیں بھی جھیلیں۔

ڈاکٹر صاحب نے حوالہ جات کے ساتھ اس المیہ کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ مقلدین نے اپنے فقہی مذاہب کی تائید میں قرآن مجید کی آیات اور صحاح ستہ کی روایات میں تحریف و تاویل جیسی جسارتوں سے بھی گریز نہیں کیا۔....

بہرحال عبرت و موعظت اور عزم و عزیمت کی یہ دل گداز داستانیں انتہائی سبق آموز بھی ہیں اور ہمارے سلسلہ سلف صالحین کی جدوجہد پر فخر و انبساط کا باعث بھی ہیں۔ آج اللہ تعالی کا فضل و احسان ہے کہ ہمارا حال بھی روشن اور مستقبل بھی تابناک ہے کیونکہ فرزندان توحید کروڑوں کی تعداد میں نہ صرف برصغیر ہندو پاک اور بنگلہ دیش میں ہیں بلکہ مشرق وسطی، اور یورپی ممالک میں بھی ان کی بھاری تعداد صراط مستقیم پر گامزن ہے۔ علمی و سائنس کے اس دور ترقیات میں صادقین کی اس تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور شرک و بدعات کے بادل چھٹتے جا رہے ہیں.

فاضل دوست ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ ہمارے بے پناہ شکریے اور تحسین و تعریف کے مستحق ہیں جنہوں نے علالت طبع کے باوجود، اور دیار غیر میں بیٹھ کر ہمارے ناموروں گروہ صدق وصفا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور طائفہ منصورہ کی خدمات جلیلہ کا قطرہ قطرہ اکٹھا کر کے تاریخ اہل حدیث کی صورت میں ایک ایسا صاف ستھرا اور شفاف دریا بہا دیا ہے جس میں قارئین غوطہ زن ہو کر اپنے اندر ایک نکھار و تازگی اور بہار محسوس کریں گے اور پھر ولولہ تازہ اور جذبہ صادقہ سے سرشار ہو کر داعی الی الحق بن کر سرگرم عمل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

(مولانا) محمد یوسف انور۔ نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان۔ ممبر گورنمنٹ متحدہ علماء بورڈ پنجاب (پاکستان)۔ ۲۸ مارچ ۲۰۰۹ء

(منقول از ہفت روزہ اہل حدیث لاہور، ۲ تا ۸ مئی ۲۰۰۹ء)

☆ تحریک ختم نبوت کی جلد اول تا ششم پر محترم ملک عبدالرشید عراقی **تحریک ختم نبوت: ایک تاریخ۔ ایک حقیقت**، کے عنوان سے تبصرہ فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

.....قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی تصنیف کتاب البریہ میں اس کی تصریح کی ہے کہ ہنگامہ ۱۸۵۷ء میں وہ سولہ، سترہ سال کے تھے.....

مرزا قادیانی نے پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا اور ۱۹۰۱ء میں نبوت کی کرسی پر براجمان ہو گئے۔ اور ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں اپنے میزبان کے گھر دم توڑ گئے اور ۲۷ مئی کو قادیان میں دفن ہوئے۔

مرزا قادیانی کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی فتنہ مرزائیت کی بیخ کنی کے لئے علمائے اسلام بالخصوص علمائے اہل حدیث نے خوب خدمات سرانجام دیں اور اس سلسلے میں کتابیں بھی لکھیں، مرزائیوں سے مناظرے اور مباحثے بھی کئے۔ تاریخ کا یہ ایک روشن باب ہے۔

تحریک ختم نبوت نامی کتاب کے مصنف ڈاکٹر بہاء الدین مشہور سکالر، مؤرخ اور بلند پایہ عالم دین ہیں۔ آپ مشہور اہل حدیث عالم اور بلند پایہ خطیب حضرت مولانا عبداللہ گورداسپوری کے صاحبزادے ہیں۔ ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات۔ ایم سوشل ورک اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ علوم دینیہ کی تحصیل اپنے والد محترم مولانا عبداللہ صاحب حفظہ اللہ سے کی ہے۔ فراغت تعلیم کے بعد سیالکوٹ کے ایک کالج میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۶ء میں ڈاکٹر صاحب برطانیہ چلے گئے اور تا حال وہیں مقیم اور دین اسلام کی نشر و اشاعت اور کتاب و سنت کی ترقی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وترویج میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کو علوم اسلامیہ پر مکمل دسترس حاصل ہے۔تاریخ پر ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔تاریخ پر تنقیدی نظر رکھتے ہیں۔تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔انہوں نے مختلف موضوعات پر جماعتی رسائل وجرائد میں بے شمار مضامین لکھے۔ان کے دو ابتدائی رسائل، ا۔شیخ محمد بن عبدالوہاب اور انکی دعوت۔۲۔ برصغیر پاک و ہند میں تعلیم وترویج حدیث ،موضوع کے اعتبار سے بڑے جامع اور عمدہ ہیں جو انکے تبحر علمی، ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کا آئینہ دار ہیں۔

تحریک ختم نبوت بڑی جامع کتاب ہے۔اس وقت تک اس کی ۹ جلدیں لکھی جا چکی ہیں چھ جلدیں مطبوع ہیں۔جلد ۷، اور جلد ۸ زیر طبع ہیں اور جلد ۹ کا مسودہ تیار ہے۔یہ کتاب ہندوستان میں مرکزی جمیعت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے اور پاکستان میں مکتبہ قدوسیہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر صاحب خود شائع کروا رہے ہیں۔کتاب پر مختصراً تبصرہ پیش خدمت ہے۔

جلد اول میں مرزا غلام احمد کے حالات کے علاوہ مباحثہ لدھیانہ ۱۸۹۱ء ،مباحثہ دہلی ۱۸۹۱ء،مباحثہ لاہور ۱۸۹۲ء،مباہلہ امرتسر ۱۸۹۳ء،چیلنج مباہلہ ۱۸۹۶ء کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔نیز اس جلد میں تیرہ علمائے کرام کے حالات قلم بند کئے ہیں جنہوں نے قادیانی فتنہ کے استیصال کیلئے خدمات انجام دیں۔

جلد دوم میں مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی کا مرزا قادیانی کو دعوت مباہلہ کا حال بیان ہوا ہے، پھر مرزا صاحب کی دو کتابوں براہین احمدیہ اور ازالہ اوہام پر تبصرہ ہے۔ علاوہ ازیں اس جلد میں ۲۸ علمائے کرام کے حالات اور فتنہ قادیانی کو بیخ وبن سے اکھاڑنے میں ان کی سعی وکوشش اور استیصال کے لئے ان کی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

جلد سوم میں علمائے اہلحدیث ان کتابوں پر تبصرہ کیا گیا ہے جو قادیانی فتنہ کی تردید میں لکھی گئیں نیز اس میں ۱۸ علماء کے حالات اور قادیانی فتنہ کی تردید میں انکی خدمات کا ذکر ہے.

جلد چہارم میں مباحثہ لدھیانہ جو ۱۸۹۱ء میں مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے مابین ہوا تھا، پورے کا پورا درج کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس جلد میں جلسہ قادیان ۱۸۹۲ء، مباحثہ بٹالہ ۱۸۹۳ء،مباحثہ لاہور ۱۸۹۳ء ،حکیم نورالدین سے مباحثہ ۱۸۹۳ء پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کے علاوہ مولانا بٹالوی مرحوم نے مرزا صاحب کی حقیقۃ الوحی پر جو ریویو اپنے اشاعۃ السنہ میں کیا تھا وہ بھی درج کر دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد پنجم میں بہت سا مواد مولانا بٹالویؒ کے رسالہ اشاعۃ السنہ کی فائلوں سے نقل کیا گیا ہے ۔مولانا نے قادیانیت کی تردید میں جو مقالات لکھے اس جلد میں وہ بھی جمع کر دیئے گئے ہیں ۔

جلد ششم میں مباحثہ دہلی ۱۸۹۱ء مابین مولانا محمد بشیر سہسوانی اور مرزا قادیانی کی تفصیل بیان کرنے کے علاوہ مباحثہ میرٹھ ۱۹۰۴ء اور ۲۴ علمائے کرام کے حالات اور فتنہ قادیانیت کی تردید میں ان کی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چھ جلدوں کے کل صفحات کی تعداد ۲۹۸۶ ہے ۔

☆ تحریک ختم نبوت جلد نہم پر اپنے تاثرات میں حضرت مولانا عبد الرحمان سلفی امام جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان ، **تحریک ختم نبوت : ایک عظیم تاریخی دستاویز** ، کے عنوان سے لکھتے ہیں:

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصّلوۃ و السّلام علی سیّد المرسلین محمّد و علی آلہ و صحبہ اجمعین ۔ امّا بعد۔

اللہ سبحانہ وتعالی، اللہ تبارک وتعالی، رب العالمین، احکم الحاکمین، اللہ عزوجل وحدہ لاشریک لہ، تمام بادشاہوں کا بادشاہ اور زبردستوں کا زبردست، حاکم اعلی اور ساری کائنات کا، اور اس کائنات کے ایک ایک ذرے کا، ہر چیز کا پیدا کرنے والا، اور اس پر پورا پورا اختیار رکھنے والا ، اور مختار کل، حاجت روا، مشکل کشا ہے۔ مصائب اور پریشانیوں کو دور کرنے والا ہے۔ وہ فقط صرف اللہ تبارک و تعالی کی ذات ہے جس کے لئے ساری تعریفیں ساری حمد وثنا ہے۔ اور کروڑوں درود وسلام حضرت محمد ﷺ پر کہ جنہیں اللہ تبارک وتعالی نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس کائنات میں مبعوث فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالی نے حضرت محمد ﷺ کو بے پناہ عظمت، اوصاف وکمالات اور فضائل ومناقب سے بہرہ مند فرمایا۔ اس کے علاوہ دنیا وآخرت کی ان گنت نعمتوں سے نوازا۔ آپ علیہ السلام سید ولد آدم، امام الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں۔....

اللہ تبارک وتعالی قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے ما کان محمّد ابا احدٍ مّن رّجالکم و لکن رّسول اللّٰہ و خاتم النّبیین ۔ و کان اللّٰہ بکلّ شیء علیماً (الاحزاب: ۴۰)

تمہارے مردوں میں سے محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالی ہر چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔

امام عبد الستار محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے فوائد ستاریہ (ص ۶۷۵) میں لکھا ہے کہ :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت نص ہے اس میں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب نبی کی نفی ہوئی تو رسول کی نفی بطریق اولی ثابت ہوئی کیونکہ رسالت کا مقام نبوت کے مقام سے زیادہ خاص ہے، تو عام کی نفی سے خاص بھی منفی ہو جاتا ہے لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی ۔ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا میری مثال اور پیغمبروں میں ایسی ہے جیسے کسی نے ایک اچھا کامل گھر بنایا لیکن ایک اینٹ کی جگہ اس میں خالی چھوڑ دی تو لوگوں نے اس کی عمارت کو پسند کر کے خالی جگہ پر تعجب کیا۔ پس وہ خالی جگہ میں نے آ کر پر کر دی ۔ میرے آنے کے بعد نبوت کا محل مکمل ہو گیا ۔ قرآنی آیات اور بے شمار احادیث میں ختم نبوت کا مسئلہ ثابت ہو چکا ہے۔

مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف صاحب (تفسیر احسن البیان۔ص ۵۵۴) لکھتے ہیں:

خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل ہی کو کہا جاتا ہے ۔ یعنی آپ ﷺ پر نبوت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعوی کرے گا وہ نبی نہیں ، کذاب و دجال ہوگا۔ احادیث میں اس مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع و اتفاق ہے ۔ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا جو صحیح اور متواتر روایات سے ثابت ہے تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئینگے بلکہ نبی ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے، اس لئے ان کا نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انی عند اللّٰہ مکتوب خا تم النّبیین و ان آ دم لمنجدل فی طینتہ (مشکوۃ للالبانی رقم الحدیث ۵۷۵۹)۔ میرا خاتم النبیین ہونا اس وقت اللہ تعالی کے ہاں طے ہو گیا تھا جب آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ترجمہ) مجھے دوسرے انبیاء کے مقابل چھ باتوں پر فضیلت دی گئی ہے ا۔ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں ۔۲۔ دشمن پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے ۔۳ ۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا ۔۴ ۔ ساری زمین میرے لئے پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنائی گئی ہے ۔۵ ۔ مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے ۔۶ ۔ و ختم بی النّبییون اور نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم ہو گیا ہے (رواہ مسلم)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الّذ ی نفس محمد بیده لو بدا لکم موسی فا تبعتمو ہ و ترکتمو نی لضللتم عن سواء السّبیل ولو کان حیّا و اد رک نبوّتی لا تّبعنی . رواہ دارمی اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر آج موسیٰ تشریف لے آئیں اور تم لوگ میرے بجائے انکی اتباع شروع کر دو، تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے۔اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے

ایک موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا تھا:

لو کان بعدی نبیّ لکان عمر بن الخطا ب . رواہ ترمذی ۔ میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ عمرؓ بن خطاب ہوتے۔

قرآنی آیات اور مذکورہ بالا احادیث سے نبی ﷺ کا خاتم النبیین ہونا واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ ان قطعی دلائل کے باوجود اگر کوئی ختم نبوت کے مسئلے کو نہیں سمجھتا تو وہ سراسر گمراہی کے راستے پر چل رہا ہے۔اسے اپنی اصلاح کرنا چاہیے۔

تحریک ختم نبوت کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا جب اسود عنسی جیسے ملعون نے اپنی جھوٹی نبوت کا دعوی کیا تھا۔ پھر مختلف ادوار میں کئی جھوٹے پیدا ہوئے جنھوں نے ختم نبوت کی چوکھٹ میں نقب لگانے کی کوشش کی اور ذلیل وخوار ہوئے ۔عرب سے یہ فتنہ برصغیر میں بھی آیا اور انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبے قادیان سے مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں یہ فتنہ پھیلا اور اس نے بڑھ چڑھ کر اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا اور آئے روز اپنے جھوٹے دعووں اور لا یعنی پیش گوئیوں سے امت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کی کوشش کی ۔ مرزا قادیانی کے دعوی نبوت پر اسلامی حلقوں نے بے پناہ نفرت کا اظہار کیا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ پہلے عالم دین تھے جو خم ٹھونک کر مرزا کے مقابلے پر آئے اور انہوں نے مرزا کو آڑے ہاتھوں لیا اور اس کی جھوٹی نبوت اور جھوٹے دعووں کی قلعی کھول کر رکھ دی ۔ پھر قادیانی فتنے کی بیخ کنی کے لئے فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تحریری تصنیفی اور مناظروں کے ذریعہ بے پناہ خدمات سرانجام دیں اور وہ اس میدان میں اسقدر آگے نکل گئے کہ مرزائی انہیں اپنا سب سے بڑا مخالف سمجھنے لگے۔

ان علمائے کرام کے علاوہ دیگر اہل حدیث علماء نے بھی مختلف ادوار میں مرزائیت کا خوب رد کیا اور مرزائی مبلغوں کو ناکوں چنے چبوائے ۔ جن دنوں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجدد، مسیح، مہدی اور نبی ہونے کا دعوی کیا تھا اس دور میں ہمارے دادا مولانا عبدالوہاب محدث دہلوی، دہلی میں فروکش تھے اور انہوں نے وہاں اپنے مدرسہ دارالکتاب والسنہ صدر بازار دہلی میں درس وتدریس اور وعظ وتبلیغ کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کو دیکھ کر اپنے وعظ وتقریر میں اس کی خوب تردید اور مخالفت کی تھی اور مرزا قادیانی کو یہود ونصاری کا ایجنٹ اور امت مسلمہ کا دشمن قرار دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے جن علمائے اسلام کو ایک اشتہار میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا، اس اشتہار میں اس نے مولانا عبدالوہاب دہلوی مرحوم کا نام ۳۵ ویں نمبر پر لکھا تھا۔

پھر اسی طرح ہمارے والد گرامی حضرت مولانا عبدالستار محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے سرگرم عمل رہے اور انہوں نے اس سلسلے میں مرزائیوں سے کئی کامیاب مناظرے بھی کئے اور حیات مسیح کے نام سے ایک بہت ہی عمدہ کتاب بھی لکھی

بلاشبہ تحریک ختم نبوت کی داستان بڑی طویل اور دلچسپ ہے اور بہت سے تاریخی حقائق و واقعات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ علمائے اہل حدیث نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ایک عرصے سے ضرورت تھی کہ تحریک ختم نبوت کی صدسالہ تاریخ کو صحیح حقائق کی روشنی میں مرتب کر دیا جائے۔ اس مبارک کام کیلئے اللہ تبارک وتعالی نے تحریک ختم نبوت کے بانی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے اول المکفرین، مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاقے سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر بہاء الدین صاحب حفظہ اللہ کو توفیق دی اور انہوں نے کئی جلدوں پر محیط، تحریک ختم نبوت، کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب کر دی۔ اس وقت اس کتاب کی طبع شدہ ابتدائی چھ جلدیں میرے سامنے ہیں۔ ان میں ۱۸۹۱ء سے ۱۹۱۲ء تک کی تحریک ختم نبوت کے اہم واقعات، تاریخی حقائق، اس تحریک کا پس منظر، مرزا غلام احمد کی کتابوں سے اس کے کفریہ عقاید ونظریات، افکار، ہفوات، کذبات کو نقل کر کے اس کا ردّ کیا گیا ہے۔ اس دور کے اولین مجاہدین ختم نبوت کا خوب صورت تذکرہ کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے خلاف پہلا فتوی کفر مرتب کرنے والے مولانا محمد حسین بٹالوی کے فتوی کفر کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ علمائے اہلحدیث کی مرزائیت کے خلاف تحریری، تقریری اور مناظرانہ سرگرمیوں کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ مولانا بٹالوی کے ماہنامہ اشاعۃ السنہ کا بہت سا حصہ، جو مرزائیت کے رد میں تھا، اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہل حدیث سے مرزائیت کے رد میں شائع ہونے والا بہت سا مواد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ علمائے اہل حدیث کی بہت سی نادر اور نایاب تحریریں اس کتاب میں شامل کر دی گئی ہیں۔ ڈاکٹر بہاء الدین کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے جو انہوں نے یہ کتاب لکھ کر انجام دیا ہے۔ قاموسی نوعیت کی اس تاریخی دستاویز کو پڑھ کر علمائے اہل حدیث کی دین اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے لئے کی گئی مساعی کا خوب صورت پہلو نکھر کر سامنے آتا ہے۔

جنوری ۲۰۰۹ھ محرم ۱۴۳۰ھ کے صحیفہ اہل حدیث کراچی میں مولانا محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آبادی کا ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کے حالات و واقعات اور تصنیفی خدمات پر ۲ قسطوں میں مضمون پڑھنے سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے تاریخ اہل حدیث پر بھی کام شروع کر رکھا ہے اور اس کی ..دو جلدیں، جو ۱۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہیں، مکتبہ ترجمان دہلی ہندوستان سے شائع ہو چکی ہیں۔ اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے جماعت اہل حدیث کے عقائد، دین خالص کا تعارف، قرآن و حدیث کی اولیت و اہمیت، سلفیت کا مفہوم، اہل حدیث کی تعریف، اہلحدیث کے عقاید وغیرہ پر عمدگی سے گفتگو کی ہے اور اہل حدیث کے عقاید کو اکابرین جماعت کی کتابوں سے کھول کر بیان کیا ہے۔

تاریخ اہل حدیث اور تحریک ختم نبوت لکھ کر ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے جماعت اہل حدیث پر احسان عظیم کیا ہے۔ امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے قلم کو رواں رکھیں گے اور ان کا رہوار قلم جماعت اہل حدیث کی مساعی اور علمائے اہل حدیث کے کارناموں کو ضبط کتابت میں لانے کے لئے حرکت میں رہے گا۔ میں ان دونوں کتب کی تصنیف و اشاعت پر اپنی جماعت کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی اور ایمان کی حالت میں رکھے۔ آمین۔ (مولانا) حافظ عبدالرحمٰن سلفی۔ ۴ فروری ۲۰۰۹ء۔

(منقول از صحیفہ از اہل حدیث کراچی۔ شمارہ اول مئی ۲۰۰۹ء۔ ملخصاً)

☆ حضرت مولانا محمد یوسف انور نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، تحریک ختم نبوت جلد نہم میں، **تحریک ختم نبوت: ڈاکٹر محمد بہاء الدین کی عظیم تاریخی خدمت،** کے عنوان سے لکھتے ہیں:

عقیدہ ختم نبوت ہر مسلمان پر واضح ہے، امت مسلمہ کی اجتماعیت اسی عقیدے سے وابستہ ہے۔ اگر کوئی شخص ختم نبوت کی نفی کرتا ہے یا اس میں کمی بیشی کا مرتکب ہوتا ہے تو گویا وہ اسلام کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت عمارت میں نقب زنی کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے
و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین (الاحزاب) کہ حضور مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ نہ صرف اللہ کے رسول ہیں بلکہ تمام انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں، اور خود آپ ﷺ نے فرمایا ہے: انا خاتم النّبیین لا نبیّ بعدی (الحدیث) (میں انبیاء کے ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

اللہ تعالی اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے ان فرامین کے تحت تمام امت کا ختم نبوت کے عقیدہ پر اجماع واتحاد ہے جس سے اختلاف یا انحراف متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے اخراج ہے۔ امت کا اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعوی کریگا تو وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ امت اس پر بھی متفق ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جنہیں زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا ہے، ان کا نزول دوبارہ ہوگا، مگر نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے امتی کی حیثیت سے

سرزمین ہند میں جب قادیان کے مرزا غلام احمد نے جھوٹی نبوت کا دعوی کیا تو علمائے امت نے اس فتنہ کے سد باب کے لئے بھرپور کردار ادا کیا، اور اس عظیم جد و جہد میں علمائے اہلحدیث کی خدمات سرفہرست اور امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ آغا شورش کاشمیری مرحوم نے اپنی زندگی کی آخری تصنیف تحریک ختم نبوت میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی سب سے پہلے سرکوبی کرنیوالے مولانا محمد حسینؒ بٹالوی اہل حدیث تھے جنہوں نے جگہ جگہ مرزا کا پیچھا کرکے اس کے مذموم عقائد اور دعاوی کو باطل ثابت کیا۔ انہوں نے اپنے استاد گرامی میاں نذیر حسینؒ محدث دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوکر ایسے غلط عقائد اور دعوے کرنے والے شخص کے بارے میں کفر کا فتوی حاصل کیا جب کہ دیگر مکاتب فکر ابھی سوچ بچار کررہے تھے اور مرزا کے گمراہ کن عقائد کے صغرے کبرے بنانے میں مصروف تھے۔ انہی دنوں سردار اہلحدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری نے تو قادیان جاکر مرزا کو للکارا لیکن اسے مولانا موصوف کا سامنا کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ اس سلسلہ میں قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ اور مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی کی تحریری وتقریری کاوشوں کو کون نظر انداز کرسکتا ہے۔...

اکابر علمائے اہل حدیث نے قادیانی فتنے کے خلاف جوتگ وتاز کی اس کی تفصیل سے ان علماء کی تصانیف اور رسائل وجرائد بھرے پڑے ہیں اللہ تعالی جزائے خیر دے ہمارے دیرینہ دوست جناب ڈاکٹر محمد بہاء الدین کو جنہوں نے دیار مغرب میں بیٹھ کر ان سب کو تحریک ختم نبوت کے نام سے کئی جلدوں میں ایک مبسوط صورت میں نہ صرف یکجا کردیا بلکہ اپنی کمال ذہانت وفطانت سے مرزا کے اکاذیب پر ایسی گرفت کی کہ اس کی نظیر قبل ازیں دیکھنے میں نہیں آئی۔ انداز تحریر بھی ایسا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس و دلآویز کہ جس کی چاشنی سے لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

فتنہ مرزائیت کے خلاف علمائے اہل حدیث کی خدمات پر مشتمل ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی مؤلفہ تحریک ختم نبوت کی چھ جلدیں اس وقت ہمارے سامنے ہیں۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۱۲ء تک کے دور کی چھ ضخیم جلدوں کی یہ تاریخ ہندوستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے دہلی سے شائع کی ہے اور پاکستان میں مکتبہ قدوسیہ لاہور کے زیر اہتمام ڈاکٹر صاحب نے خود شائع کروائی ہے۔ مزید دو جلدیں زیر طبع ہیں اور تین جلدیں اس وقت ترتیب وتسوید کے مختلف مراحل میں ہیں۔ .. بلاریب ڈاکٹر صاحب کی یہ قابل قدر کاوش موضوع کے لحاظ سے ایک انسائیکلو پیڈیا کی حامل ہوگی ہمارے اکابر کی ان گنت تحریروں کو جمع کرنا اور انہیں ماہ وسال کی ایک ترتیب وتزئین سے آراستہ گلدستہ تیار کرنا بڑے جان جوکھوں کا کام تھا اور پھر انگلینڈ کے بھی ایک دور افتادہ مقام پر رہائش پذیر ہو کر سارا مواد اکٹھا کرنا اور بھی کارے دارد تھا جسے ڈاکٹر صاحب بڑی جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالی انہیں صحت کے ساتھ ہمت وتوفیق عطا فرمائے کہ وہ اسے اپنے عزم و ارادہ کے مطابق اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

جامعہ سلفیہ میں تدریسی اور تنظیمی وانتظامی کئی ایک امور کی نگرانی کے ساتھ ساتھ تصنیفی طور پر ان کی اس دور کی کاوشوں کی حسین یادداشتیں اب بھولی بسری یادوں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ جامعہ کے بعد بہاولپور یونیورسٹی میں جا کر ان کی صلاحیتوں کو بفضلہ تعالی چار چاند لگ گئے جس کا پورا پورا اظہار بقول اقبال: مغرب کی وادیوں میں گونجی اذان ہماری، کے مصداق اس طرح ہوا کہ اللہ تعالی نے اس ظلمت کدہ میں انہیں اسلام کی روشنی کے ایک مینار کے طور پر اجاگر فرما دیا اور آج کے دور انحطاط میں عظیم الشان دینی کاز کی انجام دہی کی توفیق مرحمت فرما دی:

ایں سعادت بزور بازو نیست　　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(مولانا) محمد یوسف انور فیصل آباد۔ ۳۱ جنوری ۲۰۰۹ء

☆☆☆

وصلّی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقه محمد وعلی آله واصحابه اجمعین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

احتساب قادیانیت۔جلد ۸۔مجلد تحفظ ختم نبوت ملتان

احتساب قادیانیت۔جلد ۹۔مجلس تحفظ ختم نبوت۔ملتان۔

الفتح الربانی فی الردعلی القادیانی۔شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی۔مطبع انصاری دہلی۔۱۳۱۱ھ

المسیح الدجال۔ڈاکٹرعبدالحکیم پٹیالوی، مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال۔ جولائی ۱۹۰۶ء

الہامات مرزا۔ مولانا ثناءاللہ امرتسری۔طبع سوم۔امرتسر ۱۹۰۴ء

الہامات مرزا۔مولانا ثناءاللہ امرتسری۔طبع ششم۔امرتسر ۱۹۲۸ء

تائید آسمانی۔منشی محمد جعفر تھانیسری۔ اختر ہند پریس امرتسر۔جولائی ۱۸۹۲ء

ذکرالحکیم نمبر ۴۔ڈاکٹرعبدالحکیم پٹیالوی۔مطبع عزیزی ترآوڑی ضلع کرنال۔مئی ۱۹۰۶ء

سیرت مسیح موعود۔عبدالکریم سیالکوٹی

عہد نامہ عتیق وجدید

کانادجال۔ڈاکٹرعبدالحکیم پٹیالوی۔ مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال۔طبع اول۔

کلمۃ الفصل۔مرزامحمود احمد قادیانی

کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی۔ قاضی فضل احمد لدھیانوی۔ دہلی پنچ پریس لاہور

کیتھولک انسائیکلو پیڈیا

مرقع قادیانی (۱۹۰۷۔۱۹۰۸ء)۔مولانا ثناءاللہ امرتسری۔طبع بصورت رسالہ ۱۹۱۷ء

ہفوات مرزا۔مولانا ثناءاللہ امرتسری۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف:

براہین احمدیہ پانچ حصے ؛سرمہ چشم آریہ؛شحنۂ حق؛فتح اسلام؛توضیح مرام؛ازالہ اوہام؛آسمانی فیصلہ؛ نشان آسمانی؛آئینہ کمالات اسلام؛جنگ مقدس؛شہادۃ القرآن؛کرامات الصادقین؛حمامۃ البشری؛ نورالحق؛انوارالاسلام؛ضیاءالحق؛نورالحق؛آریہ دھرم؛نورالقرآن؛ست بچن؛انجام آتھم؛سراج منیر؛استفتاء؛ضرورۃ الامام؛نجم الہدی؛راز حقیقت؛تریاق القلوب؛خطبہ الہامیہ؛تحفہ گولڑویہ؛اربعین دافع البلاء؛نزول المسیح؛کشتی نوح؛اعجاز احمدی؛مواہب الرحمٰن؛حقیقۃ الوحی؛چشمہ معرفت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی

ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی

مکتوبات احمدیہ

تذکرہ (مجموعہ الہامات مرزا)۔

اخبارات ورسائل:

اخبار الحکم قادیان

اخبار بدر قادیان

رسالہ ریویو آف ریلی جنز

ماہنامہ ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

پندرہ روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان دہلی

ماہنامہ دعوت اہل حدیث حیدرآباد۔سندھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکتبہ قدوسیہ